68

(3)

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ

خلیفہ دوم

(خلیفۃ اللہ حضرت میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام)

کی سیرت اور آپ کے جانشینوں اور اولاد کا تذکرہ

الموسوم

والیانِ ولایت

(حصہ دوم)

مولفہ

حضرت فقیر محمد نورالدین صاحب عربیؒ

زیر اہتمام

فقیرِ میراں سید مشتاق حسین کاظمی

اہل اپل گوڑہ (مصدق آباد)

https://theimammehdi.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	والیانِ ولایت (حصہ دوم)
نام مصنف	:	حضرت فقیر محمد نور الدین عربیؒ
سن اشاعت اول	:	جنوری 2000ء
سن اشاعت دوم	:	مئی 2011ء
کمپیوٹر کتابت	:	SAN کمپیوٹر سنٹر، نئی سڑک، چنچل گوڑہ۔فون 24529428
طباعت	:	دائرہ پریس، چھتہ بازار، حیدر آباد
قیمت	:	-/100 روپے

..........ناشر..........

ادارہ تنظیم مہدویہ

806-8-16 نیو ملک پیٹ، حیدر آباد 500024 آندھرا پردیش، انڈیا

فون نمبر 9885237858 - 24561433

ملنے کا پتہ

☆ جناب فقیر میراں سید مشتاق حسین صاحب کاظمی فون نمبر 9399964459

☆ ادارہ تنظیم مہدویہ 806-8-16 نیو ملک پیٹ، حیدر آباد۔۲۴

☆ SAN کمپیوٹر سنٹر، صوبہ دار امیر علی خاں روڈ (نئی سڑک) چنچل گوڑہ، حیدر آباد

https://theimammehdi.com

فہرست مضامین

عرض ناشر	مقصود علی خاں	6
یہاں سے وہاں تک	فقیر میراں سید مشتاق حسین کاظمی	8
باب اول	حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایتؒ	9

باب دوم

1- حضرت بندگیمیاں سید جلالؒ	54
2- حضرت بندگیمیاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ	54
3- حضرت بندگیمیاں سید جلال بن حضرت سید شہاب الدین شہاب الحقؒ	66
4- حضرت بندگیمیاں سید خوند سعید بن حضرت سید شہاب الدین شہاب الحقؒ	67
5- حضرت بندگیمیاں سید یحیٰ بن حضرت سید شہاب الدین شہاب الحقؒ	70
6- حضرت سید برہان الدین بن حضرت سید اللہ بخش بن سید یحیٰ	74
7- حضرت بندگیمیاں سید عیسیٰ بن حضرت شہاب الحقؒ	77
8- حضرت میاں سید سلام اللہؒ	78
9- حضرت سید میرانجی عرف سیدو میاں بن میاں سید سلام اللہؒ	83
10- حضرت سید حبیب اللہ بن میاں سید سلام اللہؒ	90
11- حضرت سید جلال الدین بن میاں سید سلام اللہؒ	91
12- حضرت سید ولی ابن حضرت شہاب الحقؒ	96
13- حضرت سید عبدالقادر عرف سید قادن	97
14- حضرت سید احمدؒ بن حضرت بندگیمیاں سید خوند میر صدیق ولایتؒ	98
15-حضرت سید اللہ بخش بن حضرت بندگیمیاں سید خوند میر صدیق ولایتؒ	100
16-حضرت سید شریف تشریف اللہؒ بن حضرت بندگیمیاں سید خوند میر صدیق ولایتؒ	101
17-حضرت سید سعد اللہ بن حضرت بندگیمیاں سید تشریف اللہ	105
18-حضرت راجے محمدؒ بن حضرت میاں سید سعد اللہ	111
19-حضرت سید طاہر بن حضرت میاں سید راجے محمد	115

https://theimammehdi.com

20-حضرت سید میراں بن حضرت میاں سید راجے محمد 116
21-حضرت سید اشرف غازی بن میاں سید میراںؒ 117
22-سید عبدالقادر قادر شاہ میاں نورانی بن میاں راجے محمد 123
23-حضرت ابوسعید سید محمود عرف مرشد میاں صاحب بن میاں سید عبدالحئی حافظ میاں 126
24-حضرت سید عبداللطیف بن حضرت بندگمیاں سید تشریف اللہؒ 127
25-حضرت بندگیمیاں سید عبدالوہاب بن حضرت بندگمیاں سید تشریف اللہؒ 132
26-حضرت میاں سید یسین بن میاں سید عبدالوہاب 138

تیسرا باب

27-حضرت بندگیمیاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؒ 140

چوتھا باب

28-حضرت بندگیمیاں سید ابراہیم بن حضرت خاتم المرشدؒ 156
29-حضرت بندگیمیاں سید غیاث الدینؒ بن میاں سید ابراہیم 156
30-حضرت بندگیمیاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین 157
31-حضرت بندگیمیاں سید راجو شہید بن میاں سید غیاث الدین 160
32-حضرت بندگیمیاں سید مرتضیٰ بن میاں سید ابراہیم 161
33-حضرت بندگیمیاں سید موسیٰ بن میاں سید ابراہیم 164
34-حضرت بندگمیاں سید علی ستون دین بن حضرت خاتم المرشدؒ 167
35-حضرت میاں سید عطن بن حضرت بندگیمیاں سید علی ستون دین 168
36-حضرت میاں سید محمود بن حضرت بندگیمیاں سید علی ستون دین 174
37-حضرت میاں سید محمد روشن میاں بن حضرت سید اسمعیل موسیٰ میاں 176
38- حضرت میاں سید حسین عرف سے میاں بن میاں سید عبدالحئی 178
39-حضرت میاں سید عثمان فرزند حضرت خاتم المرشدؒ 181
40-حضرت میاں سید قطب الدین عرف خوب میاں پالن پوری 186
41-حضرت میاں سید عبدالحئی بن میاں سید ہاشم 191
42-حضرت میاں سید مبارک بن حضرت خاتم المرشدؒ 194
43-حضرت سید میراں ستون دین بن حضرت خاتم المرشدؒ 195

https://theimammehdi.com

44- حضرت میاں سید اشرف بن حضرت سید میراں ستون دین 200
45- حضرت میاں سید داؤد بن میاں سید اشرف 206
46- حضرت میاں سید حسین بن میاں سید داؤد 207

پانچواں باب

47- حضرت بندگیمیاں سید نور محمد خاتم کارؒ بن حضرت خاتم المرشدؒ 211
48- حضرت بندگیمیاں سید احمد بن حضرت خاتم کارؒ 221
49- حضرت بندگیمیاں سید عالم بن میاں سید احمد 222

چھٹا باب

50- حضرت بندگیمیاں سید عیسیٰ مرشد الزماں بن حضرت سید نور محمد خاتم کارؒ 226
51- حضرت میاں سید محمود بن حضرت میاں سید عیسیٰ 228
52- حضرت میاں سید نور محمد عرف بڑے میاں بن حضرت میاں سید محمود 229
53- حضرت میاں سید عزیز محمد بن حضرت میاں سید نور محمد 231

ساتواں باب

54- حضرت بندگیمیاں سید موسیٰ بن حضرت بندگیمیاں سید عزیز محمد 233
55- حضرت میاں سید محمد عبدالجلیل عرف جلال شاہ میاں بن حضرت سید موسیٰ 240
56- حضرت میاں سید سعد اللہ عرف بڑے سید نجی میاں بن حضرت سید محمد عبدالجلیل 243
57- حضرت میاں سید منور عرف روشن میاں بن حضرت میاں سید سعد اللہ 245
58- حضرت میاں سید سعد اللہ عرف سید نجی میاں مولاناد کن بن حضرت سید منور 247
59- حضرت میاں سید یعقوب عرف من صاحب میاں بن حضرت سید سعد اللہ سید نجی میاں 249
60- حضرت میاں سید عثمان بن حضرت میاں سید سعد اللہ 249
61- حضرت میاں سید محمد میاں صاحب اکیلوی بن حضرت سید یعقوب من صاحب میاں 251
62- حضرت سید عبدالجلیل میاں بن حضرت سید محمد میاں صاحب 253
63- حضرت میاں سید محمود میاں صاحب اکیلوی 255
64- حضرت میاں سید نور محمد اکیلوی بن حضرت میاں سید عزیز محمد 255

https://theimammehdi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

حضرت محمد نورالدین عربی صاحب مرحوم کی تصنیف ''والیانِ ولایت'' کا دوسرا حصہ بفضل تعالیٰ آپ کے ہاتھوں میں ہے لیکن افسوس اس کا ہے کہ جو شخصیت اس منفرد قومی اثاثہ کی اشاعت کا عظیم بار تنہا برداشت کر رہی تھی آج وہ ہم میں نہیں ہے۔ وہ شخصیت تھی مخلص قوم جناب سید حسین صاحب میرین انجنیر ہانگ کانگ کی' جو ملازمت سے سبکدوشی کے بعد مذہبی کتب اور دوسرے مذہبی سرمایہ کو انگریزی زبان میں منتقل کرنے میں مصروف تھے' تاکہ نوجوان نسل اپنی مذہبی شناخت اور تاریخ سے واقف ہو کر اپنے ایمان وعقیدہ کو استحکام دے سکے۔ اس سلسلہ میں کئی ایک اردو مضامین کو آپ نے انگریزی میں منتقل کیا اور یہ مضامین ماہنامہ ''نورولایت'' میں شائع ہوئے۔ آپ کی اچانک رحلت سے جہاں یہ کام رک گیا ہے وہیں قوم ایک مخیر شخصیت اور ادارہ تنظیم مہدویہ اپنے ایک خیر خواہ سے محروم ہوگئی۔ مرحوم کو ادارہ تنظیم مہدویہ اور نورولایت سے جو دلی رغبت تھی اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اس ''عاشق والیانِ ولایت'' پر اپنی رحمت کی بارش ہمیشہ نازل فرماتا رہے۔ آمین

جناب سید حسین صاحب مرحوم کو حضرت محمد نورالدین عربی صاحب سے بے حد عقیدت تھی۔ آپ کی دلی خواہش تھی کہ حضرت مرحوم کی تمام تخلیقات منظر عام پر آجائیں تاکہ قوم ان سے صحیح طور پر استفادہ کر سکے۔ اسی جذبہ کے تحت انہوں نے اپنی حیات ہی میں ''تصوف کی باتیں'' اور ''والیان ولایت'' حصہ اول شائع کروایا۔ بعد میں والیان ولایت کا دوسرا حصہ بھی تکمیل پایا۔ اب چونکہ پہلا حصہ اور دوسرا حصہ ختم ہو چکا ہے۔ اس کو ان کے بھائی فقیر میراں سید مشتاق حسین کاظمی نے دوبارہ چھپوانے کا اہتمام کیا ہے۔

https://theimammehdi.com

یہاں اس بات کا اعادہ ضروری ہے کہ حضرت محمد نور الدین عربی صاحب نے والیان ولایت (حصہ اول) کی تمہید ہی میں اس بات کی صراحت کر چکے ہیں کہ خاتم سلیمانی، اخبار الاسرار، پنج فضائل، تذکرۃ الصالحین، تذکرۃ المرشدین اور دیگر قومی کتب سے استفادہ کر کے وہ والیان ولایت لکھے ہیں۔ اس کے آگے صاحب تصنیف نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ "جو حالات مجھے ملے اور مجھے معلوم تھے میں نے انہیں شریک کیا ہے۔ اگر کسی خانوادے کے حالات اس میں نہ پائے جائیں تو سمجھئے کہ اس خاندان کے افراد نے اپنے حالات اور شجرے مجھے نہیں دئے۔ حالانکہ میں نے اپنی اس خواہش کا ایک اعلان چھپوا کر تقسیم بھی کر دیا تھا"

والیان ولایت (حصہ دوم) حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ کی سیرت اور آپ کے جانشینوں اور اولاد کے تذکرہ پر مشتمل ہے یہ سات ابواب پر مشتمل ہے اس کا مطالعہ تقویت ایمان اور عقیدت کو پروان چڑھانے میں ممد و معاون ہوگا۔

ادارہ شکر گذار ہے محترمہ مسعودہ حسین صاحبہ کا جنہوں نے اپنے شوہر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کتاب کی پہلی اشاعت میں مخلصانہ تعاون فرمایا تھا۔

قومی افراد سے خواہش ہے کہ والیان ولایت حصہ اول، دوم اور سوم کا نہ صرف مطالعہ جاری رکھیں بلکہ اپنے اپنے بچوں، بھائیوں، بہنوں اور دوستوں کو پڑھ کر سناتے رہیں تاکہ قوم کا ہر فرد اپنی مذہبی تاریخ اور بزرگوں کے حالات سے واقف ہو سکے۔ نیز حضرت محمد نور الدین عربی صاحب جنہوں نے خلوص نیت کے ساتھ بے لوث سخت کوشش و محنت سے یہ کتاب تحریر فرمائی ہے وہ ثمر آور ثابت ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہم سب کو راسخ العقیدہ ہو کر خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کے پیام و تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

مقصود علی خاں

سرپرست ادارہ تنظیم مہدویہ

۱۵/مئی ۲۰۱۱ء

https://theimammehdi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہاں سے وہاں تک

ہاں تو جناب میں آپ ہی سے مخاطب ہوں.......... ابھی ابھی دوران گفتگو آپ ہی نے کہا تھا کہ اپنے تعلق سے کچھ فرمائیں۔

سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اپنے تعلق سے کہاں سے شروع کروں !.......... خیر سنیئے.......... میری پیدائش ۱۱/ اکٹوبر ۱۹۴۰ء اپل گوڑہ ضلع میدک میں ہوئی۔ خاندانی سلسلہ حضرت امام سید موسیٰ کاظمؒ (اہل بیت) سے ملتا ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک چلتے ہوئے ذات اقدس رسول کریم ﷺ میں ضم ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ خاندان کاظمی کہلاتا ہے۔ میرے جدِ اعلیٰ سید حسن جمدھڑی گوکاک میں مدفن ہیں (ان کا ذکر دادا سید حسین کلاں کی قلمی تاریخ میں ملتا ہے) یہی سید حسن اور ان کے تایا سید صنعان، حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کے مرید تھے۔ اور اس بات کا بھی ہلکا اشارہ ملتا ہے کہ ان کے والد اور دادا جیون پور کے قریب ہی رہتے تھے، ہوسکتا ہے کہ ان حضرات کی ملاقات مہدی موعود علیہ السلام کی ہجرت سے قبل ہوتی رہی ہوگی۔ اور اگر ان لوگوں کے نام دیکھیں تو ایک طرح کی تصدیق بھی ہو جاتی ہے (یہ نام اس طرح ہیں سید ابراہیم، سید میراں، سید بڑے وغیرہ وغیرہ) یہ صرف اشارات ہیں اس کی کوئی قطعی دلیل نہیں۔ اس لئے کہ قلمی تاریخ (سید حسین کلاںؒ) کا مواد کہتا ہے کہ بہت سارا حصہ موسیٰ ندی کی طغیانی میں ضائع ہو گیا۔ اور دادا سید میراں اولیٰ کے پاس کتابوں کا جو اثاثہ تھا ایک جگہ رہنے سے دیمک کھا گئی۔ مگر یہ بات سند کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ کے سید صنعان اور جد اعلیٰ سید حسن جمدھڑی (ملٹری کمانڈوز) حضرت قبلہ شاہ یعقوب

https://theimammehdi.com

حسن ولایتؒ سے خاص تعلق رکھتے تھے اور انہوں نے میاں سید یوسفؒ سے بھی علاقہ لیا تھا۔ یہ وہی سید حسن ہیں جب حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ دولت آباد میں ایک آبشار کو دیکھ کر اس کی گہرائی پر تعجب کر کے بے اختیار کہنے لگے "کیا گہرا ہے اگر اس میں کوئی گر گیا (کود گیا) تو کیا ہوگا" یہ الفاظ حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ کی زبان مبارک سے نکلنا ہی تھا کہ میرے جد اعلیٰ سید حسن اس گہرے آبشار میں کود گئے اور پھر صحت مندی کے ساتھ ہنستے ہوئے اطراف کی پہاڑی تکڑوں کو پکڑ کر واپس آ گئے۔ (اس واقعہ کا ذکر سید محمود مجتہدیؒ کے پاس ان کی جو قلمی تاریخ ہے اس میں موجود ہے۔) اور میں نے حضرت پیر و مرشد سید محمود مجتہدی کی زبانی بھی یہی سنا ہے۔ ان ہی حضرات نے نشاندہی بھی کی کہ جد اعلیٰ کے فرزندان سید ابراہیم، سید حسن، سید سالار کی قبور حظیرہ مشیر آباد میں ہیں۔ اور جناب محمد نور الدین عربی صاحب کی مطبوعہ کتاب "والیانِ ولایت" حصہ اول میں حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ کے ذکر کے ساتھ میرے جد اعلیٰ سید حسن جمدھڑی کا بھی ذکر ملتا ہے۔

حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ کے دور میں ہی یہ لوگ حیدر آبادؔ منتقل ہو گئے۔ حیدر آباد ہی میں رہتے تھے چونکہ یہ حضرات سپاہیانہ زندگی گذارتے تھے اس لئے نوابانِ قطب شاہی کے پاس کارگذار تھے۔ پچاس گھوڑوں کے سوار کے سوا پیدل سپاہی بھی رکھتے تھے۔ بادشاہانِ وقت کی طرف سے ہاتھی بھی ملا تھا۔ اپل گوڑہ اور لال گڑھی کے درمیان ایک گاؤں ناگپور ہے۔ یہ لوگ اس گاؤں میں گھوڑوں کو چروانے اس چراگاہ میں بھیجتے تھے۔ پھر بعد میں انہوں نے ناگپور ہی میں مکان بنوایا اور وہیں منتقل ہو گئے۔ سید حسن کے فرزند سید ابراہیم، سید سالار، سید بابن اور سید بڑے تھے۔ سید ابراہیم کے فرزند سید حسین کے گیارہ بچے ناگپور میں فوت ہو گئے۔ اسلئے سید ابراہیم اور سید میراں اولیٰ ناگپور سے نکل کر اپل گوڑہ آبسے۔ سید میراں اولیٰ کی شادی اپل گوڑہ کے مقطعہ دار، شیخ حسین صاحب کی دختر جیو بی سے ہوئی۔

https://theimammehdi.com

(اس کی تفصیل تاریخ حسینی بقلم سید حسین کلاں فرزند سید دلاور میں مل جائے گی۔) کاتبِ تاریخ سید حسین کلاں کی اولاد سے آج کل سید اقبال حسین، سید جعفر حسین، سید خورشید حسین، سید نعمت اللہ قمر، سید واحد حسین اور سید افتخار حسین ہیں۔ اور سید میراں اولیٰ کی اولاد سے سید موسیٰ، سید منور حسین، سید میراں منشی ثانی اور سید حسن ہیں۔ اور پھر سید میراں منشی ثانی کی اولاد سے سید زین العابدین، سید حسین اور یہ فقیر میراں سید مشتاق حسین! آپ کے سامنے موجود ہے "**یہاں سے وہاں تک**" کے عنوان سے اپنے حالات لکھنے اور کہنے کی جسارت کر رہا ہے۔(۱)

پیدائش کے چند دن بعد والدین کے ساتھ ہی ان کی ملازمت جہاں جہاں رہی وہاں ساتھ رہا۔ والد صاحب پر ایک وقت ایسا آیا کہ نوکری سے برگشتہ ہو گئے۔ بچوں کی تعلیم کی خواہش اتنی بڑھی کہ نوکری سے وظیفہ لے لیا اور ورنگل کو اپنا مستقر بنایا۔ (جو کہ حیدرآباد اسٹیٹ کا ایک اچھا ضلع ہے) تمام بھائیوں کی تعلیم میٹرک تک وہیں ہوئی۔ مگر میں گریجویشن تک ورنگل ہی میں رہا۔ ۱۸ سال کی عمر میں ہی ٹیوشن پڑھانا شروع کر دیا۔ بارہویں جماعت کا امتحان دینے کے بعد گرما کی چھٹیوں میں والد کے مشورہ پر Electricity Board میں روزانہ مزدوری پر کام کرنے لگا۔ تین ماہ بعد جب کالج میں اڈمیشن مل گیا تو یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ کالج کے ابتدائی دو سال میں مسلسل "اردو اسوسی ایشن" کا سکریٹری رہا۔ دوسرے سال کے ختم پر کسی وجہ سے کالج کا سالانہ میگزین نکل نہ سکا۔

(نوٹ): (۱) مندرجہ بالا واقعات کا تفصیلی تذکرہ جناب مرشد قبلہ سید محمود مجتہدیؒ کی قلمی تاریخ میں، سید حسین صاحب بلخی کی "تاریخ حسینی" میں، عربی صاحب کی مطبوعہ تاریخ مہدی موعود علیہ السلام اور ان کی اولاد تک کے جو سلسلے ہیں جس کا نام "والیان ولایت" حصہ اول ہے اس میں اور منظوم تاریخ اہل گوڑہ بنام "کہکشاں" باب سادات کاظمی میں تفصیل سے مل جائے گی۔

https://theimammehdi.com

اس پر دوست احباب اور نائٹ کالج کے اسٹوڈنٹس کے مشورہ سے ایک سہ ماہی رسالہ ''حنا'' کے نام سے شروع کیا۔ جس کا ایڈیٹر' پرنٹر' پبلشر میں ہی تھا۔ اور اس میں میرا ایک مستقل مضمون ''اور پانچویں درویش نے کہا'' مسلسل چھپتا رہا۔ یہ سلسلہ پرچہ کے بند ہونے تک جاری تھا۔

گریجویشن کے دوسرے سال کے ختم پر مجھے تعلیم ترک کرنی پڑی۔ اور اسلامیہ ہائی اسکول ورنگل میں ایک سال تک سائنس ٹیچر کی حیثیت سے کام کرنا پڑا۔ پھر حیدرآباد آ کر بی ایس سی (B.sc) تکمیل کیا۔ اس کے بعد ہی اعزہ ہائی اسکول ملک پیٹ میں ٹیچر کی حیثیت سے کام کرنے لگا۔ اسی اثناء میں S.G.B.T کا کورس مکمل کیا۔ پھر سرکاری اسکول میں نوکر ہوگیا وہیں سے میں نے B. Ed کا کورس بھی مکمل کیا۔ ان ہی دنوں میں پالی ٹیکنک کے اسٹوڈنٹس کو ٹیوشن دیا کرتا تھا۔ مجھے پتہ چلا کہ Deploma in Mech. Engineering کا امتحان پرائیویٹ امیدوار کے تحت دیا جاسکتا ہے۔ تو میں نے اس میں دلچسپی لی۔ پہلا سال اور آخری سال تکمیل کر کے ڈپلوما حاصل کیا۔ شروع سے ہی انجنیر نگ کرنے کی بڑی خواہش تھی۔ اس کی تکمیل کے لئے اے۔ ایم۔ آئی۔ ای کے امتحان میں شرکت کرنے کی فکر میں لگ گیا۔ مگر تکمیل نہ کرسکا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ مجھے سعودی عرب جانے کے اسباب فراہم ہوگئے۔ سعودی عرب میں ۲۲ سال رہا پہلے دو سال سعودی سیمنٹ کمپنی جدہ (سعودی عرب) اور ۲۰ سال سعودی کیبل کمپنی جدہ (سعودی عرب) میں کوالٹی کنٹرول انسپکٹر کی حیثیت سے کارگذار رہا۔ ۱۹۹۸ میں حیدرآباد واپس آ گیا۔ حیدرآباد میں دو سال رہنے کے بعد ۲۰۰۰ء میں امریکہ چلا گیا جہاں ۹ سال گزارنے کے بعد ہندوستان واپس آ گیا۔

https://theimammehdi.com

مندرجہ بالا تذکرہ تعلیم اور روزگار سے تعلق رکھتا ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ ۲۰ سال کی عمر میں والد صاحب اور عربی صاحب کی ہدایت پر حضرت پیر و مرشد ابوالعائذ سید احمد منوری عرف بادشاہ میاں صاحب قبلہؒ کا مرید ہو گیا۔ آپ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد انہیں کے فرزند حضرت پیر و مرشد سید عبدالحئی راشد منوری صاحب قبلہؒ سے علاقہ لگایا۔ راشد منوری قبلہ کے اس دار فانی سے رحلت فرمانے کے بعد حضرت پیر و مرشد سید دلاور میاں صاحب قبلہ مخصوص الزماں سے علاقہ لگایا۔ ویسے ان کے والد قبلہ سے میرے اچھے مراسم تھے وہ مجھے بیٹے کی طرح چاہتے تھے۔ مختصر یہ کہ یہ زندگی کا سفر ۱۱/ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے شروع ہو کر ۲۰/ اپریل ۲۰۱۱ء تک کا ہے۔ باقی اللہ مالک

اس اثناء میں جو جو بھی واقعات پیش آئے اس کا تذکرہ اور تجزیہ بھی تو ضروری ہے میں نہیں سمجھتا ہوں ذرا طویل ہو جائے گا.......... کہیں ایسا نہ کہ ہم ہی کھو گئے داستاں کہتے کہتے (یا یوں کہو کہ) اور سننے والے سو گئے داستاں سنتے سنتے۔

بچپن ہی سے مجھے ناول پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ اور اُس زمانے میں چھپنے والے ماہنامے جاسوسی دنیا، رومانی دنیا، انور، شمیم، داستان امیر حمزہ، حاتم طائی کی کہانی، فسانہ آزاد، شمع، کھلونا وغیرہ وغیرہ بڑی پابندی سے پڑھتا تھا۔ اسی زمانے میں جماعت اسلامی کے ترجمان کے طور پر ایک پرچہ ''**تجلی**'' نکلا کرتا تھا۔ جس کے ایڈیٹر **عامر عثمانی** تھے ''تجلی'' اور اس کے علاوہ ابوالکلام آزاد کے چند مضامین پڑھنے کا اتفاق ہوا............ بس ناولوں کا شوق ختم ہو کر ادبی کتابوں میں دلچسپی شروع ہو گئی۔ پرچہ ''تجلی'' میں ایک مستقل مضمون ''میم سے میم تک'' (مسجد سے میخانے تک) چھپتا تھا۔ اُسی زمانے میں تبلیغی جماعت کا نیا نیا دور تھا ہر ہفتہ ہر مقام پر لوگ گشت کی شکل میں نکلتے۔ لوگوں کو مسجد میں جمع کرتے وعظ و بیان کرتے

https://theimammehdi.com

۔ایک دن تبلیغی جماعت والوں نے مجھے گھر پر ہی دھر لیا۔اور مجھے ان کے ساتھ گشت میں شریک رہنا پڑا۔ مسجد گیا' نماز پڑھی' کچھ بیان سنا' وہاں سے گھر آ گیا۔ پرچہ' تجلی میں'' عامر عثمانی'' صاحب کا قائم کیا ہوا عنوان ''میم سے میم تک'' ذہن میں گھومنے لگا۔اسی خطوط پر میں نے ایک مضمون طنز و مزاح کے طور پر لکھا اور عنوان بھی ''میم سے میم تک'' یعنی (مسجد سے مکان تک) یہ میرا پہلا مضمون تھا جس کو دوست احباب نے بہت پسند کیا۔اسی زمانہ کا دوسرا مضمون ''سید جو اٹھے لے کے گزٹ لاکھوں آئے'' اکبر الہ آبادی کے شعر کو عنوان بنا کر مسجدوں کی تعمیر' نماز' دینی تعلیم' اخلاقی قدروں کی حفاظت و تشہیر' اس کا مضمون کا مرکزی خیال تھا۔اور ایک مضمون ''لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی'' اس میں مرکزی خیال حجاب تھا اس وقت کالج کا ماحول' اور آج کل مسلم معاشرے میں برقع صرف پردہ بن کر رہ گیا ہے۔وہاں بغیر حجاب کے بے حیائی کے مظاہرے عام تھے۔ملاقات کے مقامات کالج کے احاطے اور گھنے جھاڑوں کے سایہ تھے۔آج بھی اسی قسم کا ماحول مسلم معاشرے میں عام ہے۔ حجاب کے ساتھ بے شرمی کے مظاہرے دن رات نظر آتے ہیں۔حجاب یعنی برقع صرف پردہ بن کر رہ گیا ہے۔حجاب ضرور ہے مگر آنکھوں کے اشارے عام ہیں اب تو مل بیٹھنے کے لئے سڑک کے کنارے' بس اسٹانڈ' سیل فون اور فاسٹ فوڈ کے مرکز ہیں۔ یہ تمام مضامین '' حنا'' میں چھپنے والا مسلسل مضمون ''اور پانچویں درویش نے کہا'' کے تحت خریدنے اور پڑھنے والوں کی نذر کئے جاتے۔

گرمائی چھٹیوں میں ہم تینوں بھائی امی اور بہنوں سے ملنے اپل گوڑہ آئے تھے۔ اس وقت ہمارے دادا سید حسین بقید حیات تھے۔میں ان کے ساتھ اکثر بیٹھا رہتا۔ایک بار وہ میرے ہاتھ میں کتاب دیکھ کر پوچھنے لگے.......... یہ کیا ہے؟.......... ان کے پوچھنے پر

https://theimammehdi.com

میں نے کہا یہ کتاب "ترجمانِ غالب" اور دوسری "کحل الجواہر" ہے، اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ آٹھ دس دن کے بعد والد صاحب گاؤں آئے۔ ان کے آنے کے دوسرے دن دادا نے والد صاحب کو بلوایا اور کہنے لگے دیکھا منشی (والد کی عرفیت) تیرا بیٹا کیا پڑھ رہا ہے۔ اس وقت میں بارہویں جماعت میں تھا۔

اسی زمانہ میں عربی صاحب کی کتاب "تصدیق و عمل" (فقہ اور احکام ولایت) چھپ چکی تھی۔ عربی صاحب میرے والد سید میراں منشی بچپن کے دوست تھے۔

کیا ہائے اس دوست نے انتقال
جو ساتھی رہا میرا چالیس سال
اسے اہل عالم ہیں سب جانتے
کہ منشی و عربی یہ دو دوست تھے

(از "کہکشاں" صفحہ نمبر ۲۵۰)

"تصدیق و عمل" کو دوسری بار ۱۹۸۲ء میں عربی صاحب کی فرمائش پر میں نے چھپوائی۔ دوسری بار جب چھپ رہی تھی تو عربی صاحب سے میں نے خواہش کی کہ آپ مصنف ہیں اس میں مزید کچھ اضافہ کریں تو کتاب میں اور خریداروں میں دلچسپی کا سامان فراہم ہو جائے گا۔ اور اس ایڈیشن کو خریدنے میں خریدار گریز نہیں کریں گے اس پر انہوں نے چوبیسواں باب "متفرقات" کے نام سے قائم کر کے نئے ایڈیشن میں شامل کیا۔ (جو صفحہ نمبر ۱۹۲ سے ۲۰۰) پر ہے۔

عربی صاحب سے نہ صرف روحانی تعلق بلکہ دلی لگاؤ بھی ہے۔ اسی جذبہ کے تحت "والیان ولایت" کا پہلا حصہ تقریباً جب ختم ہو گیا تو اس کو دوبارہ چھپوانے کا میں نے انتظام کیا مصنف کی تحریر میں اضافہ و ترمیم کرنے کا کسی کو جواز نہیں۔ مگر اضافہ کی جدت کو برقرار

https://theimammehdi.com

رکھتے ہوئے ایک مضمون ''**عربی صاحب کی کہانی کچھ میری اور کچھ اُن کی زبانی**'' لکھ کر شامل کردیا تا کہ پڑھنے والوں کو ان کے روزمرہ زندگی میں وقوع ہونے والے واقعات کا بھی علم ہو اور ان کے رہن سہن، تعلیمی مصروفیت اور مذہبی استقامت کا عملی پہلو کا اظہار ہو کر محفوظ ہو جائے۔

دوران ملازمت مجھے D.E.O کے تحت فیل خانہ ہائی اسکول حیدرآباد پر تعین کیا گیا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ اس اسکول میں اردو جاننے والے حساب اور سائینس کے ٹیچر کی ضرورت تھی۔ ان کو ٹرینڈ ٹیچر نہیں مل رہے تھے۔ D.E.O شریمتی سروجنی دسرتھ رام کی ایک بار مجھ سے ملاقات ہوگئی اس پر انہوں نے علی آباد ہائی اسکول سے تبادلہ کر کے فیل خانہ ہائی اسکول پر تعین کر دیا۔ یہ اسکول ٹیچرس اور مینجمنٹ کے تنازعہ کا شکار تھا اور تنخواہ گورنمنٹ کی طرف سے راست دی جاتی تھی۔ ایک بار ایسا ہوا کہ چند دوسرے اسکول کے ٹیچرس فیل خانہ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر سید یٰسین بیابانی صاحب سے ملنے آئے ان سے بھی میری ملاقات رہی، یہ سلسلہ چلتا رہا۔ پتہ چلا کہ ایسے آٹھ اسکول حیدرآباد میں ہیں۔ تین پرانے شہر میں، دو سکندرآباد میں، دو عنبر پیٹ میں، ایک کاچی گوڑہ میں اور یہ فیل خانہ اسکول۔ اس طرح یہ آٹھ ایڈیڈ اسکول Direct Payment کے تحت ڈی۔ ای۔ او کے کنٹرول میں ہیں۔ ان تمام ٹیچرس سے مل کر رویندرا بھارتی تھیٹر میں ایک میٹنگ مقرر کی، اسی میٹنگ میں Direct Payment School Association کے نام سے ایک سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا۔ سیکریٹری مقرر کرنا تھا میرا نام سیکریٹری کی حیثیت سے چن لیا گیا۔ اب پھر میرا کام یہی تھا کہ ہر اسکول پھرنا، میٹنگیں منعقد کرنا، حالات کا تجزیہ لینا اور مینجمنٹ سے ملتے رہنا بہر حال اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مینجمنٹ کے اندرونی بے قاعدگیوں کا پتہ گورنمنٹ کو ہونے

https://theimammehdi.com

لگا۔اس پر فیل خانہ ہائی اسکول کے مینجمنٹ نے ہیڈ ماسٹر سے ناراض ہو کر ان پر عدالتی کاروائی کی اور ان کے خلاف انجکشن آرڈر لیا۔ میں اور میرے ساتھیوں نے اپنی طرف سے وکیل مقرر کر کے نہ صرف انجکشن آرڈر کو برخواست کروایا بلکہ وہ ٹیچرس جو مینجمنٹ سے ملے ہوئے تھے' مخفی طور پر غیر قانونی کام کر رہے تھے۔ D.E.O کا Spot inspection کر کے معطل کروادیا۔

۱۹۷۶ء میں مجھے سعودی عرب جانا پڑا اسی سال ماہ رمضان المبارک میں دوگانۂ لیلۃ القدر مکہ مکرمہ یعنی حرم شریف میں ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے ساتھ دو اور ساتھی تھے۔ (سید اقبال حسین دوسرے سردار خاں صاحب چنچل گوڑہ کے)۔ دو تین سال تک یہ عمل رہا۔ کبھی دس کبھی پندرہ آدمی جدہ سے جانے کا پروگرام بناتے' کعبۃ اللہ میں جمع ہوتے' نماز دوگانہ لیلۃ القدر باجماعت ادا کرتے۔

۱۹۸۲ء میں جب احباب کی تعداد زیادہ ہونے لگی' اور حرم میں ایک جگہ جمع ہونا مشکل مسئلہ بن گیا' تو پھر یہ طئے پایا کہ جدہ ہی میں نماز ادا کی جائے۔ جدہ میں پہلی بار'' جناب محمد عمر چاند صاحب مشیر آباد'' کے مکان پر' ان ہی کی امامتؑ میں ''دوگانۂ لیلۃ القدر'' ادا کیا گیا۔ ۱۹۸۵ء میں حج کے موقع پر تین مرشدین کرام (حضرت پیر و مرشد سید نصرت عالم صاحب' حضرت پیر و مرشد سید نصرت المجتہدی صاحب' حضرت پیر و مرشد سید خدا بخش میاں جی صاحب) آئے ہوئے تھے۔ جدہ میں ابراہیم صاحب سکندرآبادی کے مکان میں ان تینوں مرشدین کرام کے آمد کے اعزاز میں دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جدہ میں مقیم مہدوی بھائیوں کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ اختتام جلسہ سے قبل مرشدین کرام نے مشورہ دیا کہ اسی طرح (پندرہ دن) میں ایک بار جمع ہونے کا انتظام کی جائے تو' ربط باہمی قائم ہو کر' ایک

https://theimammehdi.com

دوسرے سے ملنے کے ساتھ رہنے کے اسباب خود بخود فراہم ہو جائیں گے۔

دوسرے پندرہ دن میں جب احباب جمع ہوئے تو یہ طئے پایا کہ ایک جماعت کا قیام عمل میں لایا جائے جس کا نام ''دائرہ مہدویہ جدہ'' تجویز کیا گیا۔ پروگرام ترتیب دینے کا اور مل بیٹھنے کا مقام آپس میں طئے کیا گیا۔ مجھے سکریٹری چنا گیا۔ بعد میں محمد عمر چاند صاحب کو صدر اور جناب سید خوندمیر صاحب کو نائب صدر چنا گیا۔ جب تک میں جدہ میں رہا برابر دائرہ مہدویہ جدہ سے منسلک رہا۔ ہر پندرہ دن میں ایک عنوان دیا جاتا۔ اس پر اظہار خیال کرنے ہر ایک کو موقع دیا جاتا۔ احباب میں جناب محمد نور صاحب' جناب سید خوندمیر صاحب' جناب محمد عمر چاند صاحب' جناب محمد چاند رازؔ صاحب' جناب سید بشیر صاحب سجاوندی قابل ذکر ہیں۔ میرا کام تو جلسہ کی شروعات کرنا' کاروائی چلانا اور عنوان کے تحت کچھ نہ کچھ کہنا اور سنانا تھا۔

۱۹۷۸ء کا زمانہ ہوگا کہ ایک شب برادرم محمد ابراہیم صاحب مشیر آباد مکہ مکرمہ جا کر واپس آئے اور کہنے لگے کہ آج کعبۃ اللہ دروازہ کھلا تھا مجھے اندر جانے کا موقع ملا۔ اور میں نے کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھی۔ یہ سنتے ہی مجھے بھی شوق پیدا ہوا اسی وقت مکہ مکرمہ چلا گیا۔ رات بھر دعا کرتا رہا یا اللہ مجھے بھی یہ سعادت نصیب کر کے کل طرح آج بھی کعبۃ اللہ کا دروازہ کھل جائے۔ بس نماز فجر کے تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھولا گیا۔ اس میں تعمیر چل رہی تھی۔ لوگوں کا ہجوم اندر جانے کے تڑپ رہا تھا میں بھی ان میں شامل ہو گیا۔ خدام دروازہ پر کھڑے لوگوں کو اندر کھینچ رہے تھے۔ میں بھی بڑی مشکل سے اپنا ہاتھ خدام کی طرف بڑھایا وہ مجھے اوپر کھینچ لیا اور کہا کہ اِدھر اُدھر مت دیکھو' نماز پڑھو اور دیوار پر تھوڑی سی سمنٹ لگاؤ اور جاؤ............ میں نے ایسا ہی کیا نگاہیں نیچے تھیں اور پھر نماز پڑھنے کا شوق' اندر کتنے لوگ داخل ہوئے ان سب سے میں بے خبر تھا۔ جب میں نیچے آیا تو تھوڑی دیر کے بعد دروازہ

https://theimammehdi.com

بند کر دیا گیا۔ شاید اسی سال ایسا ہوا ہوگا اور اس سے قبل اس کا کوئی پتہ نہیں۔ اس لئے کہ بعد میں دیکھا گیا کہ جب بھی کوئی تعمیری کام ہوتا کعبۃ اللہ کے اطراف لکڑی کے تختے لگا دیئے جاتے اس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اب بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔

۱۹۷۹ء میں برادر ابراہیم صاحب، رحیم الدین، برادر شجیع الدین، شرزہ صاحب اور وحید خاں صاحب کے اکثر ملنے اور بات کرنے کا موقع رہتا۔ ایک بار اس میں یہ بات طئے ہوئی کہ حیدرآباد میں عربی تعلیم، قرآن خوانی اور حفظ کا انتظام کیا جائے اس کے لئے ٹیچر کی ضرورت ہے، بچوں میں شوق پیدا ہونے کے لئے انکو ہر ماہ وظیفہ مقرر کیا جائے۔ پندرہ بیس حضرات سے ہر ماہ پچاس ریال سعودی جمع کرنے کا اقرار لے کر کام شروع کیا۔ ابتداء میں وحید خاں صاحب اور شرزہ صاحب اس کے ذمہ دار تھے بعد میں عبدالمجید آرکیٹکٹ نے اس کی ذمہ داری لے لی۔ ۱۹۸۸ء میں جب میں حیدرآباد مستقل آ گیا تو بڑی خواہش ہوئی کہ بچوں سے ملوں۔ تعلیم کیسی چل رہی ہے، مدرسہ کہاں ہے دیکھوں؟ مگر کچھ پتہ نہ چلا۔

جب میں سعودی عرب جا رہا تھا اُسی وقت حضرت پیر و مرشد عبدالحئی راشد منوری صاحبؒ نے مجھے ہر قسم کی اجازت دے دی تھی (نماز پڑھانا، میت کو غسل دینا، مشت خاک دینا، تسبیح و سلام ادا کرنا) جس وقت جدہ میں جناب محمد عثمان صاحب عرف بابن میاں کا انتقال ہوا۔ حضرت پیر و مرشد ابوتراب الحاج سید مسعود میاں صاحب قبلہ وہاں پر ہی تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ کارِ خیر میں شریک رہا۔ میرے بڑے بھائی سید حسین (بابا) جو کہ چیف انجنیر تھے جب ان کا انتقال ہانگ کانگ میں ہوا تو وہاں سے میت حیدرآباد لانے کے لئے کئی قانونی باتیں حائل ہو رہی تھیں، اسی لئے وہاں پر ہی تدفین کا انتظام کرنا پڑا۔ میں نے ہی غسل دیا، نماز پڑھائی اور مشت خاک بھی دی۔ اب تو میں حضرت پیر و مرشد سید دلاور

https://theimammehdi.com

میاں صاحب مخصوصی سے علاقہ لگا چکا ہوں۔انہوں نے بھی مجھے ہر بات کی اجازت دے رکھی ہے۔مگر میں نے ان کاموں میں کبھی پہل نہیں کی۔ویسے حضور اکرم ﷺ کی سیرت کا ہر باب ایک دعوت اور اسلام کے متوالوں کے لئے ایک سبق ہے میں نے آپ کی سیرت مبارکہ سے جو سبق حاصل کیا وہ یہ کہ **خاموش تبلیغ اور صبر و تحمل** یہی چیزیں ہیں جو کامیابی کا راستہ فراہم کرتی ہیں۔لوگوں کو ہم خیال بناتی ہیں۔کسی تحریک کو آگے بڑھانے میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہیں۔اس پر شروع سے کاربند تھا اور کاربند ہوں۔اسی وجہ سے سعودی عرب (جدہ) میں ہو یا امریکہ (شکاگو فلوریڈا) میں ہر جگہ پہچانا جاتا ہوں۔ہر کوئی میرے نام سے واقف ہے۔سعودی عرب میں ''ماما'' کے نام سے اور امریکہ میں ''مشتاق بھائی'' کے نام سے پکارا جاتا ہوں۔

سعودی عرب کے قیام کے دوران ''دائرہ مہدویہ جدہ'' کے تحت ہر پندرہ دن میں ایک بار احباب کو مخاطب کرنے کا موقع ملتا رہا۔اور امریکہ (شکاگو) میں سیرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام کے جلسہ میں سیرت پر ایک مضمون پڑھ کر سنانے کا موقع بھی فراہم ہوا۔ویسے میرے مضامین جماعت کے قیام کی کارکردگی کے علاوہ عام اخلاقی، سماجی، جماعتی اور شریعتی عنوان کے تحت ہوتے ہیں۔ان کی تعداد کم و بیش چالیس تک ہے۔جس میں سے کئی، نور حیات، نور ولایت، نور بصیرت، فضیلت اور اخباروں میں چھپ چکے ہیں۔(۱)

برادران عزیز دوران گفتگو ایک شعر یاد آ گیا۔

ہر بات پر کہتے ہو کہ تم کیا ہو
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

نوٹ: (۱) مضامین کو عنقریب کتابی شکل دی جا کر شائع کی جائے گی۔

https://theimammehdi.com

آپ حضرات کو یہ شعر بے محل نظر آ رہا ہوگا مگر بتا دوں .... میں نے دوسروں سے جو التفات، جو خلوص جو محبت حاصل کی ہے وہ سب میرے دل پر" کالنقش فی الحجر" ہے۔ میرے اپنے مجھے ہر وقت یہی کہتے رہے اور ان سے یہی سنتا رہا ہوں کہ .... **تم کیا ہو؟** .... واقعی میں کچھ نہیں ہوں میری اپنی کچھ حقیقت نہیں ہے اللہ تعالیٰ جس سے جو کام لینا چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ ہم تو اس بڑے درخت کے سایے میں پروان چڑھنے والے چھوٹے چھوٹے خودرو پودوں کے مانند ہیں۔ .... یہ کہاوت بڑی مشہور ہے، بڑھ کا درخت بڑا گھنا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے، وہ اپنے سایے میں دوسرے درختوں کو پھلنے اور پھولنے کے مواقع ضرور دیتا ہے، مگر اپنے سے اونچا ہونے نہیں دیتا۔ اور اگر اتفاق سے کوئی درخت اونچا ہو بھی جائے تو اس کا شمار طفیلی میں کیا جانے لگتا ہے۔ میرے تعلق سے تو میں یہی سمجھتا ہوں میرے اپنے چاہنے والے۔ قریبی ہوں کہ دور کے یہاں تک کہ احباب خانہ بھی یہ کہنے سے گریز نہیں کرتے کہ .... **تم کیا ہو**۔

آخری بار معذرت خواہی کے ساتھ عرض کر رہا ہوں میری اپنی خواہش کے تحت یہ دو خواب آپ سن لیں۔ وہ اس لئے کہ ان کا تعلق روح کی گہرائیوں سے ہے۔ جو کہ بھولے نہیں جاتے۔

امریکہ کے دورانِ قیام میں، میں نے ایک خواب دیکھا۔ وہ یہ کہ ایک پہاڑی مقام ہے کوئی مجھ سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں۔ "تم کو معلوم ہے ہمارا زادِ راہ کیا تھا۔ بس تھوڑے سے ستّو اور پانی کی چھاگل۔ ہم ایک غار کی طرف جا رہے تھے کہ ایک عجیب خلقت (ریچھ) خوفناک انداز میں ہم پر حملہ کرنے آ رہا ہے۔ وہ قریب آ ہی رہا تھا کہ ایک شیر نمودار ہوا جس نے ریچھ پر حملہ کر دیا۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو کر لڑنے لگے۔ شیر نے ریچھ کو اٹھا کر پھینک دیا اور اس پر سوار ہو گیا۔" میں نے خواب میں شیر اور ریچھ کی لڑائی بھی

https://theimammehdi.com

دیکھی ہے۔ ریچھ ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا کہ میں نقصان نہیں پہنچاؤں گا مجھے چھوڑ دو۔ اور پھر آواز آرہی تھی کہ ''ہم کو قدموں کی آہٹ معلوم ہوئی' بازو جو غار تھا اس میں ہم چھپ گئے۔ بڑی دیر کے بعد باہر دیکھا تو ہم سے تھوڑی دور پر دو حضرات بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم جیسے ہی غار سے باہر آئے یہ دونوں ہماری طرف پلٹے اور کہنے لگے ہم آپ کی حفاظت کے لئے ہیں'' میں ان دونوں کو انسانی شکل میں دیکھا ہے۔ مگر وہ دو حضرات کی صرف آواز ہی سنتا رہا۔ میں جب آواز کی طرف توجہ دیتا تھا تو مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔ مگر اب کیا دیکھ رہا ہوں کہ یہ دو حضرات آہستہ آہستہ جارہے ہیں راستے میں ایک چشمہ تھا وہاں پر ایک پتھر پر بیٹھ گئے۔ پیر پانی میں چھوڑ دیئے ہیں۔ میں نے صرف ان کے جسم کا پچھلا حصہ ہی دیکھا ہے۔ اتنے میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ایک خوبصورت پرندہ جس کی خوبصورتی کا اظہار الفاظ میں نہیں کرسکتا' اڑتا ہوا ان کے اطراف منڈلانے لگا اور وہ کچھ کہہ رہا تھا۔ جس کو میں نہ سن سکا اور نہ سمجھ سکا۔ ساتھ ہی نیند سے بیدار ہوگیا سوچنے لگا کیا خواب تھا' وہ کون تھے' وہ پرندہ کیا تھا۔ سوچتے سوچتے آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے بڑی دیر تک روتا رہا۔ ساتھ ہی دل کو یقین بھی ہونے لگا کہ یہ ذات مبارکہ حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین ہی کی ہے۔ میں نے ان کی صرف آواز ہی سنی ہے ان کے چہروں کو نہ دیکھ سکا۔ میں نے خواب میں دو جانوروں کو اور دو اشخاص کو بڑی اچھی طرح دیکھا ہے۔ ان کا چہرہ اب بھی دل و دماغ میں محفوظ ہے۔ وہ پرندہ بھی میں نے دیکھا ہے مگر کیا کہہ رہا تھا اب تک معمہ بنا ہوا ہے۔ آپ کا چشمے میں پیر چھوڑ کر چٹان پر بیٹھنا اور پرندے کا آپ کے اطراف اڑتے ہوئے منڈلانا وہ منظر آج بھی نگاہوں میں پھر رہا ہے۔

دوسرا خواب جو میں نے حیدرآباد میں دیکھا ہے وہ کچھ اس طرح کا ہے۔

میں اپنے مکان کے کمرہ میں بیٹھا ہوں کمرے کا دروازہ بند ہے۔ والد صاحب باہر کرسی پر بیٹھے ہیں اتنے میں ایک صاحب گھر میں داخل ہوئے اُن میں اور والد صاحب میں

https://theimammehdi.com

زور زور سے بات ہونے لگی۔ وہ صاحب غصہ میں باہر چلے گئے۔ پھر ساتھ ہی واپس آئے ان کے ہاتھ میں ہتھیار تھا وہ والد صاحب پر اٹھا کر کہنے لگے میری بات پر دھیان دو اس پر عمل کرو ورنہ انجام برا ہوگا اور پھر واپس چلے گئے۔ میں فوراً کمرے کے باہر نکلا کیا دیکھ رہا ہوں کہ والد صاحب بڑے ہی غصے میں ہیں اور رنج وغم کی کیفیت کے شکار ہیں۔ میں ان سے پوچھا یہ کون تھے اور کیا چاہ رہے تھے اس پر انہوں نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ صاحب تمہارے چچا کی طرف سے آئے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ بکریاں' جانور اور مکان سب مجھے دیدو۔ تم نے حساب برابر نہیں کیا ہے' حالانکہ میں نے حساب کر کے برابر ان کا حصہ دیا تھا۔ میں بڑی دیر تک گم سم رہا پھر والد صاحب سے کہنے لگا ہم یہاں نہیں رہیں گے۔ کہیں اور چلے جائیں گے یہ مقام خطرے سے خالی نہیں۔ اس پر والد صاحب راضی ہو گئے' ہم صبح ہی صبح بکریاں اور سامان لے کر گھر سے نکلے۔ چچا کا مکان راستے میں پڑتا تھا میں وہاں رک گیا اور والد صاحب سے کہا کہ چلتے چلتے ان سے مل لیں اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ میں گھر میں گیا چچا کو ساتھ لایا جیسے دونوں بھائی قریب ہوئے میں والد سے لپٹ گیا۔ اور چچا کو مخاطب ہو کر کہنے لگا یہ تمام سامان جانور' بکریاں آپ لے لو' میرے والد پر ظلم نہ کرو۔ وہ خاموش مجھے دیکھتے رہے۔ میں اور والد وہاں سے روانہ ہو گئے' چلتے چلتے ایک گاؤں پہنچے۔ ایک جھاڑ کے نیچے ہم بیٹھ گئے۔ والد کہنے لگے کہ بیٹے اب تو کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا ہوگا اور کیسا ہوگا؟............ میں نے ان کو ہمت دلائی' ان کو جھاڑ کے نیچے ہی چھوڑ کر گاؤں کی طرف چلا گیا۔ شام میں واپس آیا والد صاحب وہاں پر ہی تھے' میں نے کچھ مزدوری کی تھی' اس سے کچھ کھانے کا سامان بھی ساتھ لایا تھا۔........... بس ایسے کام چلتا رہا۔ چند دن میں ہی رہنے کے لئے مکان کا بندوبست ہو گیا' پھر آہستہ آہستہ جانور خریدے گئے پھر وہ مال ومتاع کی افراط ہونے لگی۔ حالات بہتر سے بہتر ہونے لگے۔ میری شادی بھی ہو گئی' چند دن بعد والد کا

https://theimammehdi.com

انتقال ہو گیا۔اس کی اطلاع ہمارے چچا صاحب کو بھی ہوئی وہ بھی ملنے آ گئے۔ چند دن رہے پھر کہنے لگے۔ بیٹا تو اکیلا ہے۔ میں بھی اکیلا ہوں۔اس کاروبار اور گھر کی دیکھ بھال ضروری ہے۔ میں یہاں ہی رہ جاتا ہوں۔

پھر ایک دن یہ ہوا کہ میں گھر کے باہر تھا اندر سے زور زور کی آوازیں آنے لگی تو میں گھر میں داخل ہوا۔کیا دیکھ رہا ہوں کہ چچا صاحب ایک نوکر کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔اور اس پر زور دے رہے ہیں کہ فلاں شخص کے پاس جاؤ اس کے پاس جو باقی رقم ہے وصول کر کے لاؤ۔دن زیادہ ہو گئے ہیں۔اس پر میں نے چچا صاحب سے کہا ایسی سختی ٹھیک نہیں پیسے آج نہیں تو کل ادا ہو جائیں گے۔ بس میرا اتنا ہی کہنا ہی تھا کہ وہ غصہ میں آ گئے' کہنے لگے اسطرح بدتمیزی سے بات نہیں کرنا **تو ابھی بچہ ہے**۔ میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ ٹھیک ہے اگر تجھے پسند نہیں ہے تو خاموش رہ یا یہاں سے چلا جا۔ یہ سب کاروبار میرے بھائی کا ہے۔ ان کی اس گفتگو اور رویہ سے میں بڑا رنجیدہ ہوا' خاموش ان کے پاس سے اٹھا اور کمرے میں آ گیا۔............ میں نے بیوی کو بلوایا اور کہنے لگا مجھے اس ماحول سے نفرت ہو رہی ہے چلو یہاں سے کہیں اور چلے جائیں گے۔اس پر بیوی مجھے دیکھتی رہی اور کہنے لگی یہ سب ہمارا ہے' اس کو ایسا ہی چھوڑ دیں گے؟............ میں تو نہیں جاؤں گی اور نہ کوئی چیز ان کو دوں گی۔ اب تو یہ سب چھوڑ کر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں بڑی دیر تک خاموش سوچتا رہا پھر اٹھا بیوی سے کہا' تم یہیں رہو میں تو یہاں نہیں رہوں گا۔............ گھر سے باہر نکل گیا اور جدھر قدم اٹھے اُدھر جانے لگا۔ چلتے چلتے ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔اور اپنی تنہائی پر غور کرنے لگا۔............ مگر دل مطمئن تھا کہ کچھ نہ کچھ ہو گا۔

نیند سے بیدار ہو گیا سوچنے لگا کہ یہ خواب کچھ عجیب طریقے کا ہے دوسرے دن میں نے حضرت پیرومرشد دلاور میاں صاحب مخصوصی سے اس کا ذکر کیا۔انہوں نے خواب

https://theimammehdi.com

سنا اور کہنے لگے مشتاق بھائی! خواب میں بکریاں دیکھنا گویا یہ حلال کمائی ہے۔..........تم نے تو اس کو بھی چھوڑ دیا۔ اللہ خیر کرے، تم اللہ ہی کے احاطے میں رہو گے...... پریشان مت ہو۔

بس یہی ہے زندگی کی تگ ودو

"یہاں سے وہاں تک"

اب تو خواب میں ہی نہیں بلکہ حقیقت میں، میں نے سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔ "ترک دنیا" کر دیا ہوں۔ لوگ تو مرنے کے بعد چھوڑتے ہیں میں نے زندگی ہی میں سب کچھ چھوڑ دیا ہوں۔

جینا کا ارادہ کس کو ہو مرنے کی تمنا کون کرے
چاہے یہ دنیا ہو وہ دنیا اب دنیا' دنیا کون کرے

اب تو کچھ باقی نہیں رہا!..........اپنی زندگی کے حالات اور کیا بیان کروں۔

والسلام

از : فقیرِ میراں سید مشتاق حسین کاظمی (اہل اپل گوڑہ)

بتاریخ : ۸/مئی ۲۰۱۱ء

Cell:9399964459

https://theimammehdi.com

باب اول

حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ

حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایت حامل بار امانت رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا امام مہدی موعود علیہ السلام کے ہم جد اور حسینی سادات سے ہیں ۔ حضرت میراں علیہ السلام کا اور آپ کا سلسلہ نسب امیر سید نعمت اللہ بن امیر سید اسمعیل بن حضرت امام موسیٰ کاظم کے پاس مل جاتا ہے ۔ امیر سید نعمت اللہ بغداد سے مرو (ترکستان) آئے پھر وہاں سے بخارا تشریف لے گئے ۔ امیر سید نعمت اللہؒ کی اولاد بخارا سے ہندوستان آئی ۔ میراں علیہ السلام کے اجداد شہر جونپور (مشرقی ہند) میں جاکر بسے اور بندگی میاں کے اجداد نے آگرہ کے قریب بیانہ میں قیام کیا جس کو باڑی بھی کہتے تھے ۔ حضرت بندگی میاں سید خوند میر کا سلسلہ نسب یہ ہے " حضرت بندگی میاں سید خوند میر بن سید موسیٰ بن سید خوند میر بن سید جلال بن سید خوند میر سعید بن سید عبداللہ بن سید عبدالقادر (المعروف سید قادن) بن سید عیسیٰ بن سید احمد بن سید حیدر بن سید نجم الدین بن امیر سید نعمت اللہ بن امیر سید اسمعیل بن حضرت امام موسیٰ کاظمؒ بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ " ۔ حضرت بندگی میاں سید خوند میر کی والدہ ماجدہ کا نام بوا تاج ہے آپ ملک مودود کی صاحبزادی اور ملک یعقوب باڑی وال کی پوتی ہیں ۔

ملک یعقوب کا سلسلہ نسب حضرت عبدالرحمن بن حضرت ابوبکر صدیق سے جا ملتا ہے ایک روایت ہے کہ آپ سادات حسینی سے ہیں اور حضرت یحییٰ منیری کی اولاد میں ہیں ۔

حضرت بندگی میاں سید خوند میرؒ کی ولادت باسعادت ۸۸۶ھ کو ہوئی جب حضرت بندگی میاں سید خوند میر کی عمر تین سال کی ہوئی آپ کے والد سید موسیٰؒ کی شہادت واقع ہوئی ۔ والد کی شہادت کے بعد حضرت بندگی میاں سید خوند میر کی پرورش آپ کے ننھیال میں ہوئی

https://theimammehdi.com

مگر بندگی میاںؓ بچپن ہی سے دنیا سے متنفر اور خدا کی طرف راغب تھے۔ اگر آپ کو کہا جاتا کہ والد کا نصب حاصل کر لیں تو آپ فرماتے کہ ہم نے اپنے خدا کو دیکھا ہے اس لئے ہم نوکری بھی اپنے خالق کی کریں گے۔ جب ملک نصیر الدین مبارز الملک کی خواہش پر سلطان محمود بیگڑہ نے میاں سید موسیٰ کا نصب حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے چھوٹے بھائی میاں سید عطن کے نام کر دیا اور مبارز الملک ان کو لے کر پٹن آئے تو سب لوگ ان کے استقبال کے لئے گئے مگر میاں سید خوندمیرؓ حجرہ کے اندر دروازہ بند کر کے بیٹھے رہے نہ مبارز الملک سے ملے نہ اپنے بھائی کی صورت دیکھی۔ لوگوں کو سخت تعجب ہوا۔ پوچھنے پر فرمایا کہ میرا بھائی طالب دنیا بن کر آیا ہے میں اس کی صورت نہیں دیکھنا چاہتا۔ اس جواب نے لوگوں کو حیرت استعجاب میں غرق کر دیا۔ مبارز الملک نے آپ کے والدین کا منصب میاں سید عطن کو دلادیا اور آپ کو اپنا منصب دلانا چاہتے تھے مگر آپ اس کو لینے راضی نہ ہوئے اس لئے مبارز الملک نے اپنے خویش و اقاریب کے مشورہ سے یہ بات طئے کی کہ میاں کو مرید کرادیا جائے تاکہ وہ اپنے پیر کے حکم کی تعمیل میں دنیاوی منصب قبول کر لیں۔ چنانچہ اس کا ذکر میاں سے کیا گیا چونکہ میاں کو خدا کی طلب تھی آپ مرید ہونے راضی ہوگئے ملک بخن آپ کو ہمراہ لے کر شاہ مودود چشتی کے پاس آئے جو بہت شہرت رکھتے تھے۔ میاں نے وہ تمام چیزیں جو نذرانے کے طور پر لائے تھے شاہ مودود چشتی کی خدمت میں پیش کر دیں۔ شاہ مودود چشتی نے کہا میں آج میاں سید خوندمیر کو مرید نہیں کروں گا کیونکہ تمام باڑی والوں کا سلسلہ شیخ احمد کھٹوؒ سے ہے کل مبارز الملک سے دریافت کر کے مرید کروں گا۔ میاں کو یہ سن کر سخت تکلیف ہوئی۔ جب ملک بخن واپس ہوئے میاں نے راستہ میں ملک بخن سے کہا میں ملک شاہ مودود چشتی کے مرید نہیں ہوں گا جو شخص دنیا میں مبارز الملک سے پوچھ کر مرید کرتا ہے وہ کل قیامت کے دن ان ہی سے پوچھ کر مرید کی شفاعت کرے گا" کچھ عرصہ کے بعد میاں مبارز الملک کے مشورہ سے ملک بخن بندگی میاں کو حضرت شیخ احمد کھٹوؒ کے خلیفہ کے پاس لے گئے وہاں جاکر دیکھا کہ خلیفہ صاحب جو شخص مرید ہونے آتا ہے اس کا ہاتھ شیخ احمدؒ کی قبر پر رکھکر کہتے ہیں کہ تمہارے ہمارے پیر یہی ہیں۔ یہ دیکھکر حضرت بندگی میاں کا دل ناراض ہوگیا۔ اور فرمانے لگے کہ پیر

https://theimammehdi.com

تو حاضر چاہیئے تاکہ مرید کی مشکل کو حل کر سکے یہ کام قبر سے کیسے ہو سکتے ہیں ۔ یہ فرما کر واپس ہو گئے اس کے بعد مبارز الملک نے بندگی میاں کو شیخ ماہ کے پاس جن کا لقب شیخ الاسلام تھا بھیجا بادشاہ گجرات شیخ ماہ کا مرید تھا جب ملک بخن اور بندگیمیاں شیخ ماہ کے پاس پہونچے تو انہوں نے بندگیمیاں کو دیکھ کر کہا کہ ماشاء اللہ سید خوند میر خوب جوان ہوئے جب میں بادشاہ کے پاس جاؤں گا تو اس سے کہکر آپ کے والد کا منصب آپ کو دلاؤں گا ۔ یہ سنتے ہی بندگی میاں اٹھ کر کھڑے ہوئے اور شیخ سے اجازت لئے بغیر واپس ہو گئے ۔ شیخ ماہ پریشان ہو گئے ملک بخن نے ان کو تسلی دی اور خود بھی واپس آگئے اور مبارز الملک سے واقعہ کہا ۔ القصہ بندگی میاں نے دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں کی بلکہ مرشد کامل کی تلاش ہی میں رہے ۔ اس اثنا میں حضرت مہدی علیہ السلام ۸۸۷ میں جونپور سے ہجرت کے بعد مختلف مقامات پھرتے ہوئے ڈابول بندر سے حج کو تشریف لے گئے وہاں ۹۰۱ ھ میں اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا وہاں سے واپس کھنبات آکر احمد آباد آئے اور ۹۰۳ ھ میں وہاں دوبارہ دعویٰ کیا وہاں سے اخراج پر سانتیج سے ۹۰۳ میں پٹن کی طرف آئے جب شہر پٹن کو دیکھا فرمایا یہاں عشق کی بو آرہی ہے اور فرمایا نہروالہ مومنوں کی کان ہے اور پٹن تشریف آکر خان سرور تالاب کے کنارے قاضی خاں کے روضہ میں نزول اجلال فرمایا اور ملک گجرات کی نسبت فرمایا کہ عشق جونپور سے اٹھا، گجرات پر برسا اور فرہ میں مدفون ہوا ۔ یہ تمام بشارتیں حضرت بندگی میاں کے تعلق سے ہیں ۔ کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں کو مرد گجراتی فرمایا ہے ۔ جہاں حضرت مہدی علیہ السلام نے نزول اجلال فرمایا تھا اس کے قریب ہی شاہ رکن الدین مجذوب رہتے تھے انہوں نے آپ کے آنے کے بعد آپ کے اور آپ کے یار و اصحاب کے لئے موز و روٹیاں ضیافت کے طور پر بھیجیں " ان کے خادم سامان ضیافت ٹوکروں میں لے کر آئے اس وقت حضرت ملک بخن اپنی مرحوم بیوی پر فاتحہ پڑھنے اس روضہ میں آئے تھے ان خادموں کو روٹی اور موز لے جاتے ہوئے دیکھ کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شاہ رکن الدین نے حضرت امام علیہ السلام کی ضیافت کی ہے یہ سن کر وہ حضرت مہدی علیہ السلام کے اصحاب کی طرف آئے اور ان سب کو مستغرق بحق پایا پھر آگئے بڑے حضرت مہدی علیہ السلام اپنے خیمہ سے باہر نکلے

https://theimammehdi.com

ملک کو دیکھتے ہی فرمایا آئے ملک برخوردار (یہ ملک بخن کے گھر کا نام تھا) اپنا نام سنتے ہی ملک بخن کے ہوش اکھڑ گئے کہ یہ نام صرف گھر کے لوگ جانتے ہیں، خدمت میں حاضر ہو کر تلقین سے مشرف ہوئے اور عرض کیا یہاں ایک طلب خدا ایسا اور ایسا ہے (یعنی بندگیمیاں کا نام نہ لے کر ان کی تعریف کیے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں بھائی ملک برخوردار خدا نے بندہ کو اسی کے لئے یہاں بھیجا ہے یہ بات سن کر ملک بے حد خوش ہوگئے اور واپس آکر بندگیمیاں سے کہا کہ تم جیسا پیر چاہتے ہو خدا نے بھیج دیا ہے۔ حضرت بندگیمیاں یہ سنتے ہی حضرت مہدی موعود کی خدمت میں جانے تیار ہوگئے اور نذر کرنے کی غرض سے دو اشرفیاں ساتھ لے لیں حضرت ملک بخن کے ساتھ عصر کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام کی نزول گاہ پر پہونچے اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام حجرہ میں تھے بندگیمیاں کے پہونچتے ہی فرمان خدا سے بندگیمیاں کے استقبال کے لئے باہر تشریف لائے اور دیکھتے ہی فرمایا آؤ میرے بھائی سید خوندمیر کسی نے کہا میراں جی ان کا نام سید خوندمیر ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا خیر جی ہمارے بھائی سید خوندمیر صدیق ہیں۔ پھر فرمایا بندہ اور یہ ایک جدی حسینی سید ہیں" بندگیمیاں سید خوندمیر نے جب حضرت مہدی علیہ السلام کو دیکھا اور حضرت کی نظر مبارک بندگیمیاں پر پڑی تو بندگیمیاں بیہوش ہوگئے حضرت مہدی علیہ السلام فوراً آپ کے قریب آئے اور بندگی میاں کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا بھائی سید خوندمیر یہ روش بیہوشی ہمارے خاندان کی نہیں ہے ہوشیار ہو جاؤ" ہوشیار ہونے کے بعد بندگی میاں نے عرض کیا" پھوٹو میری آنکھیں اگر میں نے مہدی کو دیکھا میں نے تو اپنے خدا کو دیکھا" حضرت مہدی علیہ السلام نے سن کر فرمایا" خدا ہو سو خدا کو دیکھے" پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں کا سر اپنے گود میں لے کر پسخوردہ دیا۔ پھر ناک سے ناک ملا کر اپنے دم جاں بخش سے آپ کو زندہ جاوید کر دیا بندگیمیاں میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو گئی اور اسی حالت میں آپ نے عصر مغرب اور عشاء کا نمازیں ادا فرمائیں۔ نماز عشاء کے بعد جب حضرت مہدی علیہ السلام سلام پھیرنے کھڑے ہوئے اور لوگ حلقہ باندہ کر آپ کو گھیر کر کھڑے ہوگئے اس وقت امام علیہ السلام نے بندگی میاں سے کہا بھائی سید خوندمیر جو معاملہ ہوا ہے کہو بندگی میاں نے عرض کیا کہ

https://theimammehdi.com

حضور پر سب روشن ہے فرمایا ہاں لیکن اپنی زبان سے آشکار کر کے کہو تاکہ تمام بھائی سنیں۔ بندگیمیاں نے عرض کیا عصر پڑھتے وقت حضور الہیٰ سے چار فرشتے آئے اور بندہ کے سر پر آرہ رکھکر بندہ کے دو تکڑے کر دیئے اور جسم کو بشری کثافت سے پاک کر کے خوبصورت اور نورانی بنایا اور ارشاد خداوندی ہوا اے سید خوندمیر تم نے دیکھا ہم نے تمہاری ذات سے کس قدر بشری کثافت دور کی ہے اور کیسی پیاری صورت بنائی ہے اس بات کا ہمارا تم پر احسان ہے اس احسان کے بدلے میں تم ہمارے لئے کیا تحفہ لائے ہو۔ بندہ نے عرض کیا خداوندہ کو نہ بی بی ہے نہ اولاد جو تیرے حضور پیش کرے۔ ارشاد ہوا ہم تو وہی لیوے جو ہماری راہ میں سر دیوے۔ بندہ نے عرض کیا خداوندا ایک سر تو کیا اگر سو سر بھی ہوں تو تیرے نام پر تیرے راستے میں تصدق کر ڈالوں اس کے بعد دست قدرت سے بندہ کا سر علحدہ ہو گیا اور بندہ نے عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں بغیر سر کے پڑھیں عشاء کے بعد بندہ کا سر دست قدرت سے کندھوں پر آگیا اور ارشاد خداوندی ہوا۔ اے سید خوندمیر یہ سر ہم نے تیرے تن پر امانت رکھا ہے جب ہم طلب کریں دیدے پھر ارشاد ہوا جو چاہتا ہے طلب کر ہم عنایت کریں گے بندہ نے عرض کیا بندہ تجھ سے تیری ذات کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ فرمان ہوا ہم نے اپنی ذات تجھے عنایت کی اور تیری درخواست قبول فرمائی یہ تمام کیفیت بندگی میاں سے سن کر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بھائی سید خوندمیر تم پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے چراغ بتی اور روغن موجود تھا لیکن اس کو سلگانا باقی تھا۔ اب اس کو چراغ ولایت محمدیؐ سے روشن کر دیا گیا ہے پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت اللہ نور السموات والارض تا آخر پڑھ کر فرمایا کہ سید خوندمیر کے حق میں ہے اور اس کا بیان کیا جب سلام پھیرنے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام اپنے حجرہ میں تشریف لے جانے لگے تو بندگی میاں نے کہا بندہ حضرت کی خدمت میں رہ کر فیض باطنی سے مشرف ہوتا رہے گا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بھائی سید خوندمیر اب تم بندہ ف کی رضا سے اپنے گھر جاؤ۔

بندگی میاں کے حضرت مہدی علیہ السلام کے مرید ہو جانے اور مہدی علیہ السلام کے ساتھ آپ کی کمال عقیدت و فدائیت دیکھ کر بندگیمیاں کے نانا ملک نصیر مبارز الملک کو

https://theimammehdi.com

خوف ہوا کہ مبادا بندگی میاں گھر بار چھوڑ کر حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ ہو جائیں اس لئے جب پٹن کے علمائے سو کی تحریک پر سلطان گجرات کی جانب سے حضرت مہدی علیہ السلام کے اخراج کا حکم بحثیت صوبہ دار پٹن ملک نصیر کو ملا تو انہوں نے اس فرمان کو حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں پیش کرنے کا ارادہ کیا چونکہ حضرت مہدی علیہ السلام کو بھی خدا کا حکم پٹن سے آگے بڑھنے کے لئے ہو چکا تھا۔ بندگی میاں ملک بخن اور آپ کے دیگر اقربا نے ملک نصیر سے کہا کہ حضور خود جانے والے ہیں لہذا فرمان اخراج بتا کر حضرت کی ناراضی نہ مول لیں لیکن ملک نصیر نے فرمان سلطانی پیش کر ہی دیا فرمان دیکھ کر حضرت مہدی علیہ السلام نے ملک نصیر سے کہا کہ ملک نصیر یہ سو بھاگ کا ٹوکرا تم نے کیوں اٹھایا، ادھر مہدی علیہ السلام روانہ ہو گئے۔ ادھر ملک نصیر نے بندگی میاں کو از روئے محبت گھر میں نظر بند کر کے ایسا انتظام کیا کہ باہر نہ کل سکیں۔ پٹن سے اخراج پر حضرت مہدی علیہ السلام بڑلی تشریف لائے اور گاؤں کے باہر تالاب کے کنارے قیام فرمایا اور اپنے دعویٰ موکد کا اظہار مجمع عام میں فرمایا اس روز حضرت صدیق ولایت جس حویلی میں نظر بند تھے اس پر سے رسی کے ذریعے نیچے اترے اور عین اس وقت بڑلی پہونچ گئے جبکہ حضرت مہدی علیہ السلام دعویٰ موکد کا اظہار فرمانے والے تھے۔ بندگی میاں کو دیکھ کر کسی نے کہا کہ سید خوندمیر آ رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت مہدی علیہ السلام آگے بڑھے اور فرمایا بھائی سید خوندمیر آو بہت اچھے آئے خدائے تعالیٰ اپنا مقصود آپ پورا کرتا ہے تمہاری ذات سلطاناً نصیراً ناصر ولایت مصطفیٰؐ ہے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور فرمایا سید محمد بن سید عبداللہ عرف سید خاں کی مہدیت کا انکار کفر ہے پھر اپنے پوست مبارک کو "دو انگلیوں سے پکڑ کر فرمایا اس ذات کی مہدیت کا جو شخص انکار کرے وہ کافر ہے۔ یہ سنتے ہی سب سے پہلے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے امنا و صدقنا کہا اور تمام صحابہ نے بھی جو تعداد میں ۳۶۰ تھے ہم آہنگی سے آمنا و صدقنا کہا بڑلی سے روانہ ہو کر حضرت مہدی علیہ السلام جالور جیسلمیر اور نگر ٹھٹھ ہوتے ہوئے ۹۰۸ھ میں ناصرپور کاہہ پہونچے وہاں سے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ نعمتؓ، بندگی میاں عبدالمجید نور نوشؓ، بندگی میاں

https://theimammehdi.com

یوسف ، بندگی میاں شیخ محمد کبیر اور بندگی میاں نظام غالب وغیرہ صحابہ کو اپنے اپنے اہل و عیال اور دیگر مصدقوں و طالبان خدا کو لانے کے لئے گجرات جانے فرمایا اس وقت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے بھی فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر تم بھی جاؤ بندگی میاں نے عرض کیا بندہ کو گجرات جانے سے کیا غرض ہے نہ مجھے مانباپ ہیں نہ بی بی ہے نہ اولاد تو فرمایا کہ تمہارے جانے میں خدائے تعالیٰ کا کچھ مقصد ہے ۔ بندگی میں نے فرمایا اگر خوندکار فرماتے ہیں تو فرماں سر آنکھوں پر ۔ پس گجرات جانے والی جماعت کے ساتھ بندگی میاں نے ۹۰۸ میں گجرات پہونچ کر پٹن شریف میں باڑی والوں کے باغ میں اقامت فرمائی اور بندگیمیاں شاہ نعمت احمد آباد تشریف لے گئے جب حضرت مہدی علیہ السلام کا قیام پٹن شریف میں تھا حضرت میاں سید محمود کو آپ نے کسب کرنے کی اجازت دی تھی اور حضرت میراں سید محمود چاپانیر جاکر سلطانی ملازمت اختیار کرلی تو آپ کے اخلاق و اوصاف سے سلطان محمود بیگڑہ اس قدر معتقد ہو گیا تھا کہ آپ کے رخصت طلب کرنے پر بھی اجازت نہ دیتا تھا ۔ اس اثناء میں بندگیمیاں پٹن شریف ہی میں ٹھہرے رہے ۔ ایکبار حضرت میاں سید محمود نے خاتمین علیہما السلام کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں یہ جگہ تمہارے لایق نہیں ہے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر مکان کے دروازے کے باہر کھڑا کر دیا میراں سید محمودؒ نے خواب سے ہشیار ہو کر خود کو دروازے کے باہر پایا اور حضرت میراں علیہ السلام کی خدمت میں جانے کا تہیہ کرلیا اور پھر مکان میں قدم نہ رکھا بلکہ باہر ٹھہرے ہوئے سامان سفر مہیا کرواکر چاپانیر سے روانہ ہوگئے ۔ اسی زمانے میں بندگیمیاں شاہ نعمتؓ احمد آباد سے مہدی علیہ السلام کی جانب روانہ ہوئے اور میراں سید محمود کی روانگی کی کیفیت سن کر بندگیمیاں سید خوندمیرؓ بھی پٹن سے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں جانے کے لئے روانہ ہوئے ۔ اور جو اصحاب کے گجرات آئے ہوئے تھے وہ بھی اس سفر میں شریک ہوگئے ۔ یہ سب اصحاب رادھنا پور آکر ایک دوسرے سے ملے حضرت میراں سید محمودؓ کے پاس یہاں پہونچنے تک زاد راہ ختم ہو گیا ۔ احمد آباد کے عقید تمندوں اور بادشاہ کی بہن راجے سون اور بادشاہ کی شہزادی کی جانب سے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے ساتھ اور دوسری بہن راجے مراد بی ساکن پٹن ۔ اور باڈی وال امرا کی جانب سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے

https://theimammehdi.com

ہمراہ حضور مہدی علیہ السلام میں پیش کرنے بہت سے فتوح للہ بھیجی گئی تھی ۔ میراں سید محمود نے زاد راہ ختم ہونے کی وجہہ بندگی میاں شاہ نعمتؓ سے بطور قرض کچھ طلب کیا حضرت شاہ نعمتؓ نے فرمایا بندہ امانت دار ہے یہ مال مہدی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرنے کا ہے دے نہیں سکتا ۔ یہ سن کر حضرت میراں سید محمودؓ بہت دیگر ہوگئے ۔ بندگیمیاں سید خوندمیر اس کے تھوڑی ہی دیر بعد یہاں تشریف لائے ہیں اور سن کر میاں سید محمودؓ بھی یہاں آئے ہوئے ہیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں جارہے ہیں ۔ یہ سن کر بندگی میاں آپ کے پاس آئے اور آپ کو بلایا ۔ حضرت رنجیدہ اور متفکر تھے فرمایا جہاں بھائی نعمت ٹھہرے ہیں وہاں جاکر ٹھہرو ۔ یہ سن کر بندگی میاں کو بہت حیرت ہوئی بعد میں دریافت پر شاہ نعمت سے میراں سید محمودؓ کی جو گفتگو ہوئی تھی اس کا علم ہوا ۔ تو آپ نے باصرار تمام میراں سید محمود کو باہر بلایا اور کہا کہ نماز عصر کا وقت فوت ہورہا ہے میراں نے فرمایا بھائی نعمت کے ساتھ نماز پڑھ لو تو کہا کہ میں کس کی نماز پڑھوں جب صاحب نماز خفا ہے ۔ یہ سن کر میراں سید محمود باہر آئے دونوں نے ایک دوسرے کی قدمبوسی کی اور گلے ملے پھر بندگی میاں نے پورا مال جو حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرنے کا تھا وہ سب میراں سید محمود کی خدمت میں پیش کردیا اور فرمایا کہ بندہ اب سبکدوش ہوگیا کہ مہدی کو یہیں پایا ۔ یہ سن کر میراں سید محمود بہت خوش ہوگئے اور کہا کہ کیا سامان اب تک اتارا نہیں گیا ۔ بندگی میاں نے فرمایا آپ کی اجازت کے بغیر کیسے اتار سکتے ہیں، یہ سن کر میراں اور زیادہ خوش ہوئے اور پھر سب کے سب وہاں سے آگے روانہ ہوئے ۔ بی بی کدبانو (اہلیہ میراں سید محمودؓ) حاملہ تھیں بندگی میاں نے ان کے لئے پالکی کا انتظام کیا اور کچھ دور گھوڑوں پر سفر کرنے کے بعد پھر میراں سید محمود بندگیمیاں اور حضرت شاہ نعمت ایک گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے تاکہ گفتگو میں راستہ آسانی سے کٹے ۔ اس سفر میں بندگی میاں ہر منزل پر پہلے خود پہونچ کر وہاں ٹھہرنے کا انتظام کرتے اس طرح یہ قافلہ فرح مبارک پہونچ گیا حضرت مہدی علیہ السلام کو میراں سید محمود کے آنے کی بہت خوشی ہوئی میراں سید محمود نے یہاں آنے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام سے بندگی میاں کی خدمت کرنا اور آرام پہونچاتے ہوئے یہاں تک لانے کا ذکر بڑے

https://theimammehdi.com

تحسین بھرے الفاظ میں کیا حضرت مہدی علیہ السلام نے سن کر فرمایا کیوں نہ ہو یہ تمہارے برادر حقیقی ہیں۔ بندگیمیاں جب پٹن جاکر باڑی والوں کے باغ میں ٹھہرے تھے مبارز الملک کا منہ کبھی نہیں دیکھا کیونکہ انہوں نے باوجود منع کرنے کے اخراج کا شاہی فرمان حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں پیش کر دیا تھا۔سیدین کے فرہ پہونچنے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کی حیات طیبہ چھ ماہ ہوئی ہے اس چھ ماہ میں آپ دن بھر میراں سید محمود کے حجرہ میں اور رات بھر حضرت بندگی میاں کے حجرہ میں رہتے اور دونوں کو واحدانیت و احدیت اور اسرار الہیٰ کی تعلیم خدا کے حکم سے دیتے۔اور دونوں کو بڑی بڑی بشارتوں سے نوازا اور دونوں کو مسلمان تام فرمایا۔اور ذاتی بھی فرمایا۔میراں سید محمود کو سیر نبوت کی اور بندگیمیاں سید خوندمیر کو سیر ولایت سے ممتاز کیا۔سیدین کے فرہ آنے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کے بیان قرآن کا نہج بدل گیا۔نکات اور حقائق بیان ہونے لگے صحابہ نے خوش ہوکر تبدیل نہج کے متعلق پوچھنے پر فرمایا کہ اس بیان کے حامل آگئے ہیں اب کس کے لئے اٹھا رکھوں"۔

حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت بندگی میاں کو بے شمار بشارتیں دی ہیں حضرت سید قطب الدین خوندمیری عرف خوب میاں صاحب پالن پوری نے (جو اس مولف کے مرشد ہیں) مختلف کتب نقلیات میں سے بندگی میاں کے متعلق بشارتوں کا انتخاب کر کے جن میں حضرت مہدی علیہ السلام کے فرامین مبارک ہیں اس کو ایک کتاب کی شکل دی اور اس کا نام سراج منیر رکھکر اس کو چھپوادیا، اب یہ کتاب کمیاب ہے۔ان میں سے بعض بشارتیں یہ ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا" بھائی سید خوندمیر تمہارے آخر وقت پر بندہ ہوگا یا بندہ کے آخر وقت پر تم ہوگے"۔آیت شریفہ **ثم اورثنا الکتاب الدین** تا آخر پڑھکر فرمایا کہ اس آیت میں بیان شدہ تینوں خصلتیں میاں سید خوندمیر میں ہیں"۔فرمایا میاں سید خوندمیر رات دن مسافر ہیں ہر روز عرش مجید سے آتے جاتے ہیں۔ایک دن میاں حمید فہیم نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا میرانجی میاں سید خوندمیر اور میاں عبدالمجید دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر باتیں کرتے ہیں اور جس طرح چاہیئے ذکر میں نہیں بیٹھتے۔حضرت مہدی علیہ السلام

https://theimammehdi.com

نے فرمایا ذکر میں مشغول بیٹھنا تمہارا کام ہے ان کا کام دوسرا ہے تم کا سب ہو اور ان کے لئے عطا ہے " ۔ فرمایا میاں سید خوندمیر ولایت کے اسد اللہ الغالب ہیں نیز فرمایا جس طرح بندہ کے آگے تصحیح ہوتی ہے اسی طرح میاں سید خوندمیر کے آگے ہوگی "

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے وصال مبارک کے بعد حضرت بندگی میاں کو امام علیہ السلام کی روح مبارک سے ارشاد ہونے لگا کہ تم گجرات چلے جاؤ ۔ بندگی میاں عرض کرتے ہیں میراں جی بندہ کا گجرات میں کیا کام ہے مگر پھر بھی گجرات چلے جانے کا ارشاد ہوتا رہا اور فرمان ہوا کہ جس طرح فالذین ہاجروا الخ میں ہجرت اخراج اور ایذا کا ظہور جس طرح گجرات میں ہوا ہے قاتلوا و قتلوا کا ظہور بھی گجرات میں ہوگا ۔ بندگی میاں نے اس بات کا ذکر حضرت ثانی مہدیؓ سے کیا حضرت ثانی مہدیؓ نے بھی اس سے اتفاق کیا ۔ بہر حال حضرت بندگی میاں حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے دسویں روز اپنے سر کے بال منڈوا کر حضرت امام علیہ السلام کے روضہ میں دفن کر دیئے اور ایک جماعت کے ساتھ گجرات روانہ ہوئے اور گجرات آکر موضع کامل پور میں قیام فرمایا ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے وقت حضرت ، بندگیمیاں کی عمر ۲۴ سال کی تھی ۔ مہدی علیہ السلام کے بعد آپ بیس سال باحیات رہے اس بیس سال میں آپ کا اخراج ستائیس مقامات سے کرایا گیا آپ کے مقامات اخراج یہ ہیں ۔ کامل پور ، یہاں آپ کا آنا متعدد بار ہوا ہے ۔ حوالی پٹن ، سلطان پور ، بندر جیول ، موضع مندل ، بھولارہ ، جالور ، پٹن واگلا ، مکھن پور ، مارکرد ، بھدرے والی ستیہ ، کارگر تھرہ بندو کھمبات ، جھنجوواڑدیا ، ولاواڑد ، جھالادور ، کھانبیل ، سدراسن ۔ کامل پور میں آپ کے بیان قرآن کی شہرت بہت ہوئی جو حضرت مہدی علیہ السلام کے بیان کی شان رکھتا تھا ۔ تمام علمائے سو آپ کے دشمن ہوگئے ۔ جب آپ کامل پور آئے یہاں آپ کے قیام سے تمام بڑی وال بہت خوش ہوگئے اور انہوں نے سب سے مل کر سنت نبی ادا کرنے اور نکاح کرلینے کی خواہش کی ۔ آپ نے راضی ہوکر اپنی خالہ بی بی خدیجہ کی بیٹی بی بی عائشہؓ بنت میاں ملک جی سے ۹۱۲ ھ میں عقد فرمایا ۔ اس وقت بندگی میاں کی عمر ۲۵ سال اور بی بی عائشہ کی عمر ۱۲ سال کی تھی ۔ آپ کے بیان کی مخالفت میں علمائے سو نے حکام ملک سے شکایت کر کے آپ کا اخراج کامل پور سے

https://theimammehdi.com

کرا یا۔ آپ وہاں سے نکل کر حوالی پٹن میں آکر مقیم ہوئے۔یہاں آپ کے بھائی سید عطنؓ، حضرت مہدی علیہ السلام کے مرید تھے ترک دنیا کر کے آپ کی خدمت میں آگئے اور دیگر بے شمار لوگ بندگی میاں کے آنے پر آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے۔ پھر یہاں سے اخراج پر آپ سلطان پور آئے اور یہاں قیام کیا۔ یہاں راناکانتہ جو ہندو راجا تھا مگر اندرونی طور پر خدا کا طالب تھا، اس نے اپنے پیر سے اپنا مدعا بیان کیا۔ اس نے کہا تیرا مدعا اس پیر سے ہوگا جو میرے بعد آئے گا جب بندگی میاں سلطان پور آئے راناکانتہ خدمت میں آیا بیان قرآن سنا اور آپ سے گفتگو کی اور مسلمان ہو کر آپ کا مرید ہوگیا اور اپنے مقصد کو پہونچا۔ لیکن دو تین روز کے بعد ہی اس کا انتقال ہو گیا۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے وصال کے ایک سال بعد حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ بھی فرہ سے گجرات آگئے اور بھیلوٹ میں دائرہ قائم کیا۔ جب بندگیمیاں کو معلوم ہوا تو سلطان پور سے حضرت ثانی مہدیؓ کے پاس آئے اور رہ جانا چاہا۔ مگر حضرت ثانی مہدیؓ نے اصرار کر کے آپ کو واپس کیا آپ واپس چلے گئے پھر پورے دائرے کو لے کر آئے اور فرمایا پہلے اکیلا آیا تھا۔ اب پورے دائرے کو لے کر آیا ہوں۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا بھائی سید خوندمیر حضرت مہدی علیہ السلام نے جو میرے لئے فرمایا ہے وہ تمہارے لئے بھی فرمایا ہے اس کے علاوہ جو کام تمہارے سپرد کیا ہے (یعنی قاتلوا وقتلوا کی تکمیل) وہ یہاں رہنے پر کیسے پورا ہوگا۔ اس کے بعد بندگی میاںؓ پھر جدا ہو گئے۔ جب ظالموں نے شاہی حکم سے حضرت ثانی مہدیؓ کو قید کروادیا تو بندگی میاںؓ حضرت ثانی مہدیؓ کے پاس گئے اور کہا کہ قید خانہ توڑ کر آپ کو لے جاتا ہوں حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا ہم چور نہیں ہیں جو اس طرح جائیں ہاں کوئی تدبیر کرو تو بندگی میاں نے بادشاہ محمود بیگڑہ کی بہنوں کو ثانی مہدی کی قید کا حال بیان کیا تو (یہ دونوں بہنیں مصدق تھیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ کی مرید ہوئی تھیں) حضرت ثانی مہدی کی قید کا حال سن کر ان دونوں نے زاری شروع کر دی اور مکان سے نکل کر صحن میں دھوپ میں جا کر بیٹھ گئیں۔ اور رونا پلانا شروع کیا اور کھانا پانی چھوڑ دیا۔ بادشاہ یہ سن کر پریشان ہو گیا۔ اور حضرت ثانی مہدیؓ کی رہائی کا حکم دیا۔ جب بندگی میاں کا

https://theimammehdi.com

دائرہ بندر جیول میں تھا۔ میاں کو سخت فاقہ کشی سے سابقہ پڑا۔یہاں تک کہ آپ کے ۵۰ ۴ فقیر فقرو فاقہ کی مشقت سے شہید ہوگئے۔آپ نے ان کو ایک کھیت میں دفن کرادیا۔ کھیت والے نے پریشان ہو کر آپ سے شکایت کی آپ نے فرمایا قبریں کھود کر لاشیں باہر پھینک دو۔جب اس نے (جو لاشوں کو خود گڑتے ہوئے دیکھا تھا) قبریں کھودیں تو کسی قبر میں سے بھی کوئی لاش نہ نکلی بلکہ کسی کا کفن بھی نہیں ملا۔وہ پریشان اور حیرت زدہ ہو کر آپ کے پاس آیا اور کیفیت بیان کی آپ نے فرمایا ان لوگوں نے خدا کے لئے اپنی جانیں خدا پر نثار کی ہیں ۔یہ سب عشق ، محبت الہیٰ کی تپش سے نور میں منتقل ہوگئے تھے۔قبر میں کیسے رہتے بندہ نے اس ہاتھ دیا خدا نے اس ہاتھ لیا یہ حال دیکھ کر کھیت والا مصدق مہدی ہو کر دائرہ میں داخل ہو گیا۔اسی مقام پر حضرت ملک حماد اپنی بیوی بوامنان کے ساتھ ترک دنیا کر کے آگئے اور فقر و فاقہ و مشقت و ایذا میں شریک ہوگئے۔بوامنان کے ماموں نے یہاں کے فاقوں اور اضطرار کی کیفیت سن کر بہت ساز و مال و سامان اور کپڑے وغیرہ بوامنان اور ملک حماد کو بھیجے سامان کے ساتھ بوامنان کی دایہ آئی تھی اس نے یہ سب سامان بوامنان کو دے دیا بوامنان اور حضرت ملک حماد نے پورا سامان اللہ دیا کہکر بندگی میاں کی خدمت میں گذران دیا دایہ بوامنان کو دیکھنے اور ان سے ملنے کے لئے ان کو ڈھونڈنے لگی بوامنان کی ہیت یہاں کے فاقوں سے بدل گئی تھی بوامنان جب اس کے سامنے آئیں انہی سے پوچھنے لگی کہ بوامنان کہاں ہیں ۔بوامنان ہنسنے لگیں ان کے ہنسنے پر ان کے دانتوں پر جو سونے کی کیلیں گڑی تھیں وہ دیکھ کر بوامنان کو پہچانا اور رونے لگی بوامنان نے اس کو تسلی دی اور کہا ہم اسی حالت میں خوش ہیں ۔فتوح وصول شدہ کو بندگی میاں نے کچھ اٹھار کھا اور باقی فقرا میں سویت کر دی جو فتوح رکھ لی گئی تھی اس سے بندگی میاں حج کے لئے تشریف لے گئے اور دائرہ ملک حماد کے سپرد کیا کعبہ میں بھی سخت فاقہ کشی رہی فقرا نے حضرت سے پوچھا کیا ہم یہاں اپنی چیزیں بیچ سکتے ہیں فرمایا ہاں بیچ دو مگر جو قیمت گجرات کی ہے وہی لو زیادہ لو گے تو سوداگری ہوجائے گی جب جیول میں فاقہ کشی سے فقرائے دائرہ مرنے لگے تو بندگی میاں نے خدا سے عرض کیا خداوند فقیروں پر سخت مشقت گزر رہی ہے خدا کا فرمان ہوا اے سید خوندمیر اگر تو چاہے تو ہم جیول

https://theimammehdi.com

کے تمام درو دیوار سونے کے کر دیتے ہیں اس شرط پر کہ اس کا حساب تجھ سے نہ لیں گے "
بندگی میاں عرض کیا خداوندیہ خطرہ بندہ کی تقصیر تھی۔ان کو تیری ذات کے سوا کچھ بھی نہیں چاہیئے۔اپنے فضل و کرم سے ان کو اپنا دیدار عطا کر۔حج کے بعد آپ بندر جیول واپس آئے۔
بندر جیول میں ایک بوڑھی عورت آپ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا بیٹا کئی سال سے گم ہے دعا فرمایئے کہ وہ مل جائے حضرت نے ابراہیم شیخا کی طرف اشارہ کیا وہ حضرت ابراہیم شیخا کے پاس آئی اور کہا کہ میاں نے آپ کے پاس بھیجا ہے انہوں نے کہا جب خزانہ کے مالک کا حکم ہے تو کنجی والا کیوں بخیلی کرے فرمایا جا تیرا بیٹا گھر میں ہے۔وہ گھر آئی دیکھا کہ بیٹھا گھر میں ہے پوچھا تو کہاں تھا اور کیسے آیا۔اس نے کہا میں یہاں سے بہت دور فلاں جزیرہ میں تھا بازار گیا تھا کہ ایک ہوا ایسی چلی کہ میری آنکھیں بند ہوگئیں جب آنکھ کھولی تو دیکھا کہ میں یہاں ہوں آپ کی مقبولیت دیکھکر علمائے سونے بندر جیول سے بھی آپ کا اخراج کرایا۔یہاں سے آپ قصبہ منول کو آئے قصبہ مندل میں ملک یعقوب اور ملک اسمعیل کا کریجی اور ان کے اہل قبیلہ سب لوگ تصدیق مہدی سے مشرف ہوئے یہ دونوں کا کریج کے رہنے والے تھے ان کی والدہ ان کی شادی طئے کر کے تمام ساماں کے ساتھ ان کو اس مقام پر لے جارہی تھی جہاں ان کی شادی تھی۔اور تمام قرابت دار ساتھ تھے۔اثنار راہ میں مندل تھا جب وہاں آئے اور سنا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے مصدقوں کی ایک جماعت ہے وہ سے ملاقات کے لئے آئے بندگیمیاںؒ بیان قرآن کر رہے تھے۔ان دونوں نے سنا ختم بیان کے بعد مل کر تصدیق مہدی سے مشرف ہوگئے اور ترک دنیا کر دیا اور والدہ کو چھوڑ دیا کہ اب شادی کا ارادہ نہیں ہے۔
اہل قبیلہ سب کے سب آکر مصدق ہوگئے اور ترک دنیا کر کے دائرہ میں رہ گئے۔چند دنوں کے بعد حضرت بندگی میاں نے اپنی صاحبزادی ہدن جی کا عقد ملک اسمعیل سے کر دیا۔بھولارہ سے اخراج کے بعد آپ جالور تشریف لائے۔جالور میں آپ کا قیام چند سال رہا آپ نے فقیروں سے کہا کوئی اپنے مالدار رشتہ داروں کے گھر نہ جائے اور ان رشتہ داروں کو بھی کہا کہ جو فقیر تمہارے پاس آئیں ان کو کچھ مت دو۔دینا ہو تو ان فقیروں کو دو جو خدا کے راستہ میں محصور ہیں۔اسی دوران میں بہ عمر ۳۳ سال آپ نے بی بی فاطمہ خاتون ولایت بنت حضرت مہدی علیہ

https://theimammehdi.com

السلام سے عقد فرمایا۔جبکہ ان کی عمر ۴۵ سال کی تھی وہ بیوہ تھیں ان کے پہلے شوہر میاں ملک برہان الدینؒ کا انتقال ۹۱۵ھ میں ہوچکا تھا۔یہ نکاح ۹۲۰ھ میں ہوا ہے۔بی بیؒ سے آپ کو ایک فرزند میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدؒ پیدا ہوئے۔حضرت بندگی میاں کے استغراق کا یہ عالم تھا کہ آپ فرماتے ہیں بندہ ہر وقت اسی عالم میں رہتا ہے ضرورت کے وقت اپنے آپ کو اس عالم میں (عالم وجود) میں کھینچ لاتا ہے۔جالور میں ایک دن فتح خاں بڑو نے اپنے آدمیوں کے ذریعہ حضرت بندگی میاں کو کہلوایا پٹن سانچور اور بیرم گاؤں کے علماء جمع ہوئے ہیں۔تا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں تحقیق کریں۔آپ نے بحث پر آمادگی ظاہر کی اور مہاجرین حضرت مہدی علیہ السلام کو جمع کر کے یہ مسئلہ رکھا اور فرمایا ہم میں کوئی ایک شخص گفتگو کرے اور فرمایا اگر کوئی سوال کرے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی مہدیت کا ثبوت کیا ہے تو کیا جواب دوگے اور حضرت شاہ نظامؒ سے پوچھا شاہ نظامؒ نے فرمایا بندہ احادیث سے جواب دے گا فرمایا آپ ایک حدیث پڑھو گے وہ دو حدیث پڑھے گا حدیثوں میں اختلاف بہت ہے، شاہ دلاورؒ سے پوچھا فرمایا بندہ معلومات خدا سے جواب دے گا فرمایا بندہ مصدق ہے مان لے گا مگر مدعی نہیں مانے گا پھر شاہ نعمت سے پوچھا فرمایا بندہ ایک آیت ایک حدیث پڑھے گا اگر مان لے تو ٹھیک ہے نہ مانے تو یہ تلوار ہے، بندگی میاںؒ نے فرمایا مدعی نہیں مانے گا پھر بندگی ملک جیؒ نے فرمایا آپ کس طرح جواب دیں گے بندگی میاںؒ نے فرمایا اگر تمام بھائی اجازت دیں تو عرض کرتا ہوں۔سب نے کہا فرمایئے بندگی میاں نے فرمایا بندہ الحمدللہ کے الف سے والناس کے س تک ہر حروف اور ہر آیت سے مہدی کا ثبوت پیش کرے گا۔اس کے بعد آپ نے آیت افمن کان علی بینیہ الخ پڑھ کر اس کا بیان کیا۔اصحاب کرام بیان سن کر مبہوت ہوگئے اور فرمایا عین یہی بیان ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام سے سنا ہے حضرت شاہ دلاورؒ نے فرمایا" محمد رسول اللہؐ کو قرآن سے فضل ہے مہدی مراد اللہؑ کو بیان قرآن سے فضل ہے اور خدا نے یہ بیان ہم اصحاب میں جس کو عطا فرمایا ہے اس کو بھی فضل ہے " پھر اس کے بعد حضرت شاہ دلاورؒ اور دیگر اصحاب مہدیؑ نے حضرت بندگی میاںؒ سے آپ کی فضیلت پر بیعت کی حضرت بندگی میاںؒ نے ظاہری تعلیم کسی سے حاصل نہیں کی تھی لیکن بڑے بڑے

https://theimammehdi.com

علما کو آپ بحث میں خاموش کرادیتے ۔ کوئی آپ سے بحث نہ کر سکتا تھا ۔ جالور سے ہجرت کر کے حضرت بندگی میاں بھدرے والی تشریف لائے اور دائرہ کی بنیاد ڈالی چونکہ آپ کے تابعین نے عرصہ دراز سے پٹن میں اپنے رشتہ داروں کی صورت نہیں دیکھی تھی اور اس مقام سے پٹن شریف نزدیک ہوتا ہے اس لئے دائرہ کے بعض اصحاب کو اپنے لواحقین سے ملنے کی خواہش ہوئی ان کو معلوم تھا کہ حضرت صدیق ولایت ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیں گے اس لئے حضرت سے چھپ کر اپنے رشتہ داروں سے ملنے پٹن چلے گئے ۔ بندگی میاں کو یہ بات معلوم ہونے پر سخت رنج ہوا ۔ آپ آدھی رات کو نامعلوم طور پر دائرہ چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے اور مطلقاً آنے کا ارادہ نہیں تھا ۔ لیکن بالآخر فرمان خدا سے دائرہ میں تشریف لائے اور جو عورتیں اپنے لواحقین سے ملنے گئی تھیں ان کو بلایا اور دیر تک عذاب و عتاب کی آیتیں پڑھکر بڑے شد و مد سے بیان فرمایا ۔ "آپ پھر پیران پٹن آئے یہاں ایک دن آپ نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد تشریف لے گئے بعد نماز جمعہ شہ میر اپنے شاگردوں کو سبق دے رہا تھا ۔ آپ بھی بیٹھ گئے ملا شہ میر کسی آیت کے ضمن میں اپنے شاگردوں کی تفہیم کر رہا تھا مگر شاگرد کی تسلی نہیں ہو رہی تھی ۔ آپ نے شہ میر سے کہا کیا میں اس شاگرد کی تفہیم کر دوں ۔ ملا شہ میر نے کہا ٹھیک ہے ، آپ نے شاگرد کی تفہیم کر دی اس تفہیم کو سن کر ملا شہ میر بے ساختہ پوچھا کیا آپ سید خوندمیر ہیں ۔ فرمایا ہاں بندہ سید خوندمیر ہے " ۔ پھر شہ میر نے مہدیت کے بارے میں حضرت سے گفتگو کی اور کہا آپ دنیا میں خدا کے دیدار کو جائز کہتے ہیں ۔ حضرت نے فرمایا ہاں ۔ ملا نے کہا کیا آپ نے خدا کو دیکھا ہے ۔ حضرت نے فرمایا ہاں ۔ کہاں کس طرح ۔ فرمایا خدا نے جس طرح تم کو دو آنکھیں دیں ہیں میرے ہر بال کو خدا نے دو دو آنکھیں دی ہیں جن سے میں نے خدا کو دیکھا ملا شہ میر بے قابو ہو گیا اور کہا دنیا میں دیدار خدا کا یہی طریقہ ہے ۔

حضرت بندگی میاں کی بڑھتی ہوئی تبلیغی مساعی کو دیکھکر علمائے مخالف کو ایک آگ لگ گئی کیونکہ لوگ دھڑا دھڑ مہدوی ہو رہے تھے اور ان علماء و مشائخین کی روٹی میں زبردست گھاٹا پڑ رہا تھا ۔ پیران پٹن سے بھی آپ کا اخراج کرایا گیا ۔ آپ واگھلا تشریف لائے ۔ یہاں بھی شدت سے آپ کی مخالفت کی گئی ۔ اور آپ کا اخراج ہوا ۔ آپ جھالاوار تشریف لائے

https://theimammehdi.com

علمائے سو کی شدید مخالفت کے باوجود آپ نے اپنی تبلیغی مساعی کو کبھی نہیں روکا اور برابر دین حق کی تبلیغ میں مصروف رہے اور ہزاروں لاکھوں آدمی مہدوی ہوگئے۔ان میں سے بہت سے آدمی ترک دنیا کر کے دائرے میں داخل ہوئے اور توکل و تسلیم کو اپنا پیشہ بنالیا۔ مہدویوں میں اضافہ کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ آپ کے مرید ہی تین لاکھ کے قریب تھے۔

جھالاوار میں بندگی میاںؒ نے اپنا دائرہ ایک ویران زمین پر قائم کیا جو ناقابل کاشت تھی جب یہاں سے بھی اخراج کا حکم ہوا تو بندگی میاں نے کہا یہ زمین ناقابل زراعت اور ویران ہے یہیں رہیں گے اس جواب پر علما نے بادشاہ کو بھڑکایا کہ سید خوندمیر اب یہ چاہتے ہیں کہ بادشاہی کریں۔ بادشاہ کو سلطنت کے ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہوا اس لئے اس نے یہاں سے بھی اخراج کا حکم دیا اور کہا اگر یہاں سے نہ نکلیں تو فوج کشی کی جائے اسی شاہی حکم کا علم ملک پیارا کو ہوا جو حضرت بندگی میاں کے بہنوئی اور حضرت کی ہمشیرہ بوبوجی کے شوہر تھے اور کھانبیل ان کی جاگیر تھی اور شاہی منصب دار اور دو ہزار سواروں کے وزیر تھے یہ سن کر وہ جھالادار آئے اور بصد اشتیاق اور منت و سماجت بندگی میاں کو کھانبیل لاکر آپ کو دائرہ بنانے اپنا خانہ باغ دیدیا۔یہاں بندگی میاں ۹۲۵ھ میں آئے اور قیام کیا چونکہ ملک پیارا بہت بارسوخ امیر تھے اس لئے یہاں علما کی کچھ چل نہ سکی اور بظاہر بندگی میاں اور آپ کے ساتھیوں کو کچھ آرام ملا اور یہ فتنہ اخراج دب گیا لیکن علمائے سو نے دوسرا طریقہ اختیار کیا لیکن آنے کے بعد بندگی میاں کی تبلیغی جدوجہد اور زیادہ ہو گئ۔

آپ کھانبیل سے کبھی کبھی احمدآباد تشریف لے جاتے تھے اور نماز جمعہ و عیدین کے لئے پٹن جایا کرتے۔جب آپ نماز جمعہ یا عید کے لئے پٹن جایا کرتے یا مکھن پور جاتے امرائے وقت اپنی گاڑیاں پہلے ہی سے لاکر راستہ میں کھڑا کر دیتے اور نہایت عاجزی و خوشامد سے اس میں بیٹھ جانے عرض کرتے اور موسم گرما میں آپ پر چادر یا چھتریوں کا سایہ کرتے۔

ایک دفعہ آپ اپنے چالیس ساتھیوں کے ساتھ احمد آباد تشریف لے جارہے تھے سانبھر متی ندی کے کنارے موضع سھکج میں حضرت شیخ احمد کھٹو کا عرس ہورہا تھا اطراف و اکناف کے ملا اور عالم وہاں جمع ہوگئے تھے انہوں نے آپ کو دیکھا اور کہلوایا ہم آپ سے ثبوت

https://theimammehdi.com

مہدیت میں بحث کرنا چاہتے ہیں۔آپ یہ سن کر وہیں ٹھہر گئے اور علما سے گفتگو ہوئی مگر علما بحث میں عاجز ہوگئے اور کہا آپ ہم کو حضرت سید محمد (مہدیؑ) کا کوئی معجزہ بتلایئے حضرت بندگی میاں نے فرمایا کہ معجزات سحر اور جادو کے مشابہ ہوتے ہیں۔اس لئے حضرت سید محمد کے مہدی ہونے کا ثبوت آپ کے اخلاق ہیں۔جس طرح علمائے سلف نے ثبوت رسالت میں اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا ہے حضرت مہدی علیہ السلام خلیفتہ اللہ ہیں آپ سے معجزات کا صدور تعجب کے لایق نہیں۔اگر تم کو اسی پر اصرار ہے تو حضرت مہدی علیہ السلام کا معجزہ تو رہنے دو۔ان چالیس فقرا میں سے جو میرے ساتھ ہیں جس کسی فقیر کو حقیر سے حقیر سمجھتے ہو۔ایک لاکھ چالیس ہزار پیغمبروں میں سے تین سو تیرہ نبی مرسل اور چھ اولوالعزم ہیں۔جس نبی کا معجزہ تم چاہو ان فقرا میں سے کسی سے بھی طلب کرلو یہ سن کر علماء کے ہوش اڑ گئے ان کو یقین ہوگیا کہ ضرور حضرت کے فقرا سے ایسے معجزے کا صدور ہوسکتا ہے۔اگر معجزہ ہم دیکھ لیں تو پھر ہم کو تصدیق مہدیؑ کرنا ضروری ہوگا پس وہ سب خاموش ہوگئے۔

اس واقعہ کے عرصہ دراز بعد حضرت بندگی ملک پیر محمدؒ (فرزند حضرت خلیفہ گروہؓ) نے ایک دن اپنے فقرا اور ساتھیوں سے کہا میں جس نبی کا معجزہ چاہو بتلا سکتا ہوں۔فقرا نے عرض کیا وہ کیسے؟ فرمایا میں اس وقت بندگی میاں کے ساتھ اس جماعت میں شریک تھا جو آپ کے ساتھ احمد آباد جارہی تھی۔اور ملاؤں نے آپ سے معجزہ طلب کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ ان فقرا میں سے جس نبی کا معجزہ چاہو طلب کرسکتے ہو۔میں ان فقرا میں موجود تھا حضرت کے اس فرمانے کا اثر یہ ہوا کہ مجھ میں معجزہ بتلانے کی روحانی قوت پیدا ہوگئی جو اب تک ہے (اور ہمیشہ رہے گی)

اسی زمانے میں سانبھر متی ندی کے کنارے بارہ ہزار پٹھانوں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی اور تصدیق مہدی سے مشرف ہوئے۔تبلیغ دین کے ساتھ حدود دائرہ کی پابندی اور شریعت کا تحفظ ہمیشہ ملحوظ رہا۔بڑے بڑے امراء آپ کے قدموں پر آکر گر جاتے مگر آپ ان کی طرف ملتفت نہیں ہوتے نہ ان کا سر اٹھاتے بالآخر وہ اپنا سر خود اٹھالیتے۔

ایک دفعہ آپ باہر سے گھر میں تشریف لائے بی بی عائیشہ نے بڑیاں ڈال کر ان کو

https://theimammehdi.com

سکھانے دھوپ میں صحن میں رکھدیا تھااور بائی پھولی کو نگرانی کے لئے بٹھادیا تھا کہ کوئے نہ کھائیں ۔ بائی پھولی باندی کی بیٹی تھی ۔ حضرت نے دیکھا کہ وہ دھوپ میں پسینہ پسینہ ہو گئی ہے آپ نے اس کو اٹھایا اور گھر میں لے آئے اور اپنی بیٹی امت العزیز کو لے جاکر دھوپ میں بٹھادیا ۔ بی بی عائیشہؓ نے دیکھکر کہا ہے ہے یہ کیا کرتے ہو فرمایا اس کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس کو کس نے پیدا کیا ہے سب خدا کی مخلوق ہیں میں اپنی بیٹی کو دھوپ سے اس وقت تک نہ اٹھاؤں گا جب تک کہ وہ پسینہ پسینہ نہ ہو جائے ۔

ایک دفعہ ایام فاقہ کشی میں عین عصر کے وقت ملک فخرالدین کے پاس سے نام خدر پر کھانے کی دیگیں آگئیں آپ نے نماز عصر کے بعد تمام عورتوں مردوں اور بچوں کو کھانا کھلایا اور فرمایا آج یہی بیان قرآن ہے ۔

ایک دفعہ نماز عصر کے بعد آپ نے بچوں کو جمع کر کے ان کو بسم اللہ الحمدللہ وغیرہ آیات قرآنی پڑھائیں اور فرمایا جاؤ آج یہی بیان قرآن ہے " ۔ حضرت بندگی میاں کی تبلیغی جدوجہد میں آپ کی عملی خدمات بھی داخل ہیں آپ نے بعض رسالے بھی تحریر فرمائے ہیں ۔ سب سے پہلے آپ نے دیکھا کہ بعض دینی امور میں اختلافات کی ابتدا ہو رہی ہے تو عقیدہ شریفہ تحریر فرمایا جس سے آپ کا مقصود یہ تھا کہ عقاید مہدویہ کو تحریر کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے ۔ اس رسالے کو لکھکر آپ نے تمام اصحاب و مہاجرین کی اجماع میں پیش کیا سب نے اس کے صحیح درست ہونے کی تصدیق کی اور اس پر اپنی اپنی دستخطیں ثبت کر دیں عقیدہ شریفہ کو ام العقاید بھی کہتے ہیں حضرت میاں سید معین عالمؒ نے فارسی میں اس پر شرح لکھی ہے اور حضرت میاں سید قطب الدین خوندمیری عرف خوب میاں صاحب پالن پورؒ کا شرع عقیدہ سید خوندمیر کے نام سے اس پر اردو میں نہایت آسان و سلیس شرح لکھی ہے اور اس کو چھپوایا" ۔

جب علمائے سو نے مہدویوں پر مختلف الزامات قایم کر کے ان کے عمل و عقیدہ پر اعتراضات شروع کئے تو آپ نے رسالہ شریفہ لکھ کر ملا معین الدین پٹنی کے پاس بھجوایا ۔ جو اپنے وقت کے نامور عالم گزرا ہے ۔ اس رسالے کی تصنیف کے وقت آپ فرماتے جاتے تھے اور ملک جی مہریؒ لکھتے جاتے تھے ۔ حضرت ملک جی مہریؒ نے لکھتے ہوئے محسوس کیا کہ حضرت

https://theimammehdi.com

کو حق سے جیسی تعلیم ہو رہی ہے ویسا ہی لکھا رہے ہیں۔بندگی میاں نے فرمایا ہاں بندہ کو جیسا خدا کی طرف سے معلوم کرایا جارہا ہے لکھا رہا ہوں ۔ ختم کتاب پر آپ نے فرمایا کہ یہ رسالہ آپ زر سے لکھنے کے قابل ہے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ حضرت خلیفہ گروہ کا دائرہ جب ڈونگر پور میں تھا ہمایوں بادشاہ اپنے بھائیوں کامراں اور عسکری مرزا کے ساتھ حضرت بندگی ملک پیر محمد کے ہمراہ حضرت خلیفہ گروہؓ کی خدمت میں آیا آپ نے یہ رسالہ اس کو پیش کیا اس نے اس کو سن کر بہت پسند کیا اور شاہی کاتبوں سے آب زر سے لکھوا کر شاہی کتب خانہ میں داخل کر لیا۔بندگی میاںؒ نے اصول و عقاید مہدویہ میں مقصد ثانی لکھا جو عربی میں ہے پھر رسالہ ختم ولایت تحریر فرمایا جس میں حضرت مہدی علیہ السلام کے لقب خاتم الولایت کو ثابت کیا ہے "

جب حضرت بندگی میاں بندر جیول سے حج کے لئے تشریف لے گئے تو راستہ میں ایک چرواہا ملا جو آپ کو دیکھتے ہی پکار اٹھا" ہے کرتار ہے اوتار (تو خدا ہے یا تو پیغمبر ہے) آپ نے اس کو نزدیک بلایا اور کلمہ و تصدیق مہدی کے الفاظ پڑھ کر مسلمان و مصدق مہدی کیا وہ حج میں ساتھ ہو گیا واپسی کے بعد آپ نے رسالہ مکتوب ملتانی لکھ کر میاں محمد حاجی کے حوالے کیا اور علمائے ملتان کے پاس روانہ کیا میاں محمد حاجی ملتان گئے اس رسالے کو دیکھ کر اور میاں محمد حاجی کی تقریر سن کر (جن کو بندگی میاںؒ کی توجہ سے علم باطن عطا ہو گیا تھا) اٹھارہ علمائے ملتان نے مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی عوام تو لاتعداد مہدوی ہوئے۔

ایک رات حضرت صدیق ولایت کے پیٹ میں شدید درد ہوا اور حضرت کو خدا کی طرف سے فرمان پہونچا کہ اے سید خوندمیر ہم نے تجھے اور ان سب کو جو آج رات تیرے دائرے میں ہیں خلعتیں اور فضیلتیں عطا کی ہیں اور تیرے گوشت پوست ہڈیوں اور بال بال کو ہم نے فن کی لذت بخشی ۔ صبح کو آپ نے اپنی بہن بوا خونزا سے فرمایا سب اہل دائرہ کو خدا نے بخش دیا ہے سب سے کہو کہ دوگانہ شکرانہ ادا کریں کیونکہ خدا کے فرمان سے دائرے کے مرد بچے بوڑھے ، چھوٹے بڑے عاکف و زائر سب کے سب بخشدیئے گئے تھے اور سب کے گناہ معاف کر دیئے گئے تھے " ۔یہ ماہ ذی الحج کی ستائیسویں رات تھی اس رات کو گروہ مقدسہ میں

https://theimammehdi.com

لیلتہ الامان کہتے ہیں اسی رات کو حضرت صدیق ولایتؒ کے گھر بی بی عائیشہ کے بطن سے میاں سید تشریف اللہ پیدا ہوئے اسی وقت دائرہ عالیہ میں سخت فقر و فاقہ تھا خود بی بی عائیشہ گیارہ دن سے بھوکی تھیں گھر میں چراغ کے لئے تیل تک نہ تھا۔ لڑکا ہے یا لڑکی دیکھنے کے لئے حضرت بندگی میاںؒ نے اپنے انگر کھے کے دامن کو جلا کر بچہ کو دیکھا ہے۔ خدا کا حکم ہوا کہ اس لڑکے کی پیدائش تجھ پر ہماری تشریف ہے اس لئے فرزند گرامی کا نام حضرت بندگی میاں نے سید تشریف عرف تشریف اللہ رکھا۔

حضرت بندگی میاںؒ کا دائرہ کھانبیل میں ہونے کے بعد ملک پیارا حضرت کے مرید ہوگئے اور چند روز کے بعد ترک دنیا کر کے اپنی جاگیر وغیرہ سب اپنے فرزند ملک راجا کو دے دی۔

ملک پیارے کے ترک کرنے کے بعد علمائے سو نے اپنی ریشہ دوانیاں اور تیز کر دیں ملک پیارا بادشاہ کو ان کاموں سے باز رہنے کے لئے سمجھانے کے لئے بادشاہ کے حضور گئے واپسی میں جب وہ دربار سے باہر نکلے علمائے سو کے حکم اور اشارے پر کسی ظالم نے آپ پر اچانک حملہ کر کے شہید کر دیا لاش دائرہ کھانبیل کو لائی گئی اور حضرت صدیق ولایت نے کفن دفن کے بعد ان پر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا"۔

ملک پیارا کی شہادت کے بعد ان کے چہلم کے دن بندگی میاں نے اطراف وجوانب کے تمام صحابہ کو دعوت دی سب صحابہ کھانبیل تشریف لائے صبح کا ناشتہ ملک پیارا کے باورچی خانہ کے برہمن داروغہ کی طرف سے آیا جو بھینسوں کا دودھ اور گرم گرم کھاجے تھے۔ دوپہر کو حضرت بندگی میاں کی ہمشیرہ کی طرف سے چہلم کا کھانا جس میں مختلف قسم کی نعمتیں تھیں آیا۔ رات کو بندگی میاں نے سب کو معمولی اور سادہ غذا کھلائی۔

بی بی فاطمہ خاتون ولایت کو میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشد کی پیدائش کے بعد دوسرا بچہ پیدا ہوا جن کا نام سید اشرف رکھا گیا تھا مگر فرزند کا انتقال ہو گیا۔ شعبان ۹۲۵ھ میں بی بی فاطمہ خاتون ولایتؒ کا بھی انتقال ہو گیا۔ حضرت بندگی میاں نے بی بی کے حجرہ ہی میں بی بی کو خود غسل دے کر کفن پہنایا اور اسی حجرہ میں بی بی کو دفن کر دیا۔ بی بی عائیشہ اور بی بی

https://theimammehdi.com

فاطمہ کے علاوہ بندگی میاں کے پاس ایک سریت بھی تھیں جن کا نام اماں مرجانہ تھا مگر ان سے اولاد نہیں ہوئی۔ بندگیمیاں سید تشریف اللہ کو گودی لیا تھا۔

جس زمانے میں بندگی میاں شاہ نظام کا دائرہ بڑلی میں تھا ان کے ایک فقیر " فقیر محمد نام کا یہاں انتقال ہو گیا۔ حضرت شاہ نظام نے ان کے رشتہ داروں کو اطلاع دی اور جو کچھ ان کا ترکہ تھا ان کے قرابت داروں کو دے دیا۔ بندگیمیاں سید خوندمیر نے سن کر فرمایا اچھا نہیں کیا یہ تو فقرائے دائرہ کا حق تھا۔"

جب بندگی میاں شاہ نعمت کا دائرہ ناگور میں تھا وہاں علی دہولقیہ کا انتقال ہو گیا ان کے پاس سے پچاس فیروزیاں نکلیں بندگی میاں شاہ نعمت نے ان کو فقرائے دائرہ میں سویت کرادیا۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے سن کر فرمایا اچھا کیا یہ ان ہی کا حق تھا"۔

حضرت بندگیمیاں فرماتے ہیں جو شخص سو برس دنیا کی طلب میں رہے پھر ایک دن دنیا ترک کر کے دائرہ کی طرف آتے ہوئے مرجائے وہ مومن ہے اور جو شخص خدا کی طلب میں رہے اور اخر طلب دنیا میں دائرہ کے باہر جا کر مرجائے وہ کافر ہے۔

بندگی میاںؓ کے فقرا میں اگر کسی کا کہیں وظیفہ مقرر ہوتا اور وہ آپ سے عرض کرتا کہ اگر اجازت دیں تو جاتا ہوں اور وظیفہ لا لیتا ہوں آپ اجازت دیتے۔ آپ فرماتے ہیں نوکری کرلو مگر دنیا داروں سے بے غرض رہو۔ اگر خدا پوچھے تو بندہ کا دامن پکڑنا۔

حضرت ثانی مہدی کے انتقال کے بعد اہل بیت حضرت مہدی علیہ السلام، حضرت شاہ نظامؓ کے دائرہ میں تھے جب بندگی میاں شاہ نظام کے فرزند میاں شاہ عبداللطیف کا عقد (حضرت ثانی مہدی کے بعد) بی بی خونزا گوہر بنت حضرت ثانی مہدی سے ہوا اور وہ بی بی پر قادر نہ ہوسکے تو دونوں میں جدائی ہو گئی حضرت بی بی کد بانوؓ نے حضرت بندگیمیاں سے کہلوایا کہ ہم آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ آپ نے گاڑیاں بھیج کر تمام اہل بیت مہدی کو اپنے پاس بلالیا۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے تینوں فرزند میاں سید حمید (بی بی ملکان سے) اور میاں سید ابراہیم (بی بی بونؓ سے) اور میاں سید علی (بی بی بھان متی سے) حضرت بندگی میاں سید خوندمیر کے تربیت ہیں اور آپ ہی کی خدمت میں تھے ایک روز بندگی میاں پلنگ پر بیٹھے

https://theimammehdi.com

ہوئے تھے میاں سید حمید اور میاں سید علی آفتاب کی گرمی سے محفوظ رکھنے کے لئے بندگی میاں کے سر پر چادر پکڑے ہوئے تھے اور میاں سید ابراہیم مسواک کر رہے تھے۔ اچانک بندگی میاں شاہ نعمت آئے اور ملاقات کے بعد بیٹھے اور کہا اے میاں سید خوندمیر تم نے حضرت مہدی علیہ السلام کے فرزندوں کو اپنا خادم بنالیا ہے فرمایا اے میاں نعمت یہ فرزند عقلمند ہیں ان کے باپ (مہدی علیہ السلام) کی میراث ان کے حصہ کی میرے پاس آئی ہے دیکھا کہ اس ہنر کے سوا وہ ان کے ہاتھ نہیں آتی اس سبب سے میری خدمت کر رہے ہیں۔ اور اپنے باپ کی میراث اپنے حصہ کی مجھ سے حاصل کر رہے ہیں۔ ایک دن بی بی ملکان نے بندگی میاں کو اپنے گھر میں بلا کر چار پائی پر بٹھایا اور فرمایا سید خوندمیر بیان قرآن کرو معاف میاں نے عرض کیا کہ آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کا بیان سنا ہے میں بیان نہیں کرتا مگر بی بی نے جب اصرار کیا تو آپ نے بیان قرآن کیا۔

ایک وقت بندگی میاں شاہ نعمت بندگی میاں کے پاس آئے اس وقت بندگی میاں کے فقرا گھوڑے کی مالش کر رہے تھے حضرت شاہ نعمت نے اس پر اعتراض کیا تو فقیروں میں سے کسی نے کہا کہ اے میاں نعمت ان گھوڑوں کی لید اور پسینہ قیامت کے دن میزان میں تلے گا یہ بات سن کر حضرت بندگی میاں سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تم نے بھائی نعمت کی شان میں گستاخی کی ہے تمہارا نکاح اپنی بیوی سے ٹوٹ گیا۔ پھر ان کے رجوع لانے پر آپ نے ان کا نکاح پڑھایا اور گھر میں گئے۔

بندگی میاں کے فقیر عالم شاہ نے اپنی بیٹی اپنے دنیا دار قرابت داروں کو دی تو بندگیمیاں بہت خفا ہوئے اور ان کو دائرہ سے نکال دیا۔ ایک مرتبہ آپ بندگی ملک معروف کی علالت کے زمانے میں ان کی عیادت کے لئے نہر والہ گئے تھے مگر کسی کے گھر مہمان نہیں گئے جو کوئی ضیافت کرتا اسی جگہ جہاں آپ ٹھرے ہوئے تھے کھانا لے آتا۔

حضرت شاہ دلاور فرماتے ہیں سید خوندمیر کو چار فضل حاصل ہیں ایک فضل بیان قرآن دوسرا فضل آل رسول تیسرا فضل اہل بیت مہدی چوتھا فضل دو جوانوں کی تخصیص نیز حضرت شاہ دلاور نے فرمایا بندہ نے جنت کے دروازے پر تین چیزیں لکھی ہوئی دیکھی ہیں

https://theimammehdi.com

ایک کلمہ محمد کا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) دوسرا تصدیق مہدی (القرآن والمھدی امامنا آمنا و صدقنا) تیسری چیز محبت سید خوند میرؓ کی"۔

نقل ہے جب ام المومنین بی بی بون جیؓ حضرت مہدی علیہ السلام کی روح مبارک کے ارشاد پر فرہ سے گجرات آکر احمد آباد میں ٹھہریں اپنے فرزند بندگی میاں سید ابراہیمؓ کو مسند ارشاد پر بٹھایا۔ حضرت بندگی میاں سید خوند میرؓ کو معلوم ہونے پر بی بی کو منع کیا اور فرمایا ان کو کسی مہاجر مہدی کی خدمت میں رکھو بیؓ نے ان کو اپ کے حوالے کر دیا آپ نے ان کی پرورش کی اور بہت محبت سے رکھا اور ادب و تعظیم وغیرہ سب کچھ سکھایا۔ بندگی میاں سید ابراہیم کی شادی حضرت صدیق ولایتؓ ڈونگر پور کے جاگیردار اعتماد خان کی بیٹی سے کی اور اس میں غیر معمولی اہتمام سے کام لیا شادی احمد آباد میں مقرر ہوئی۔ شادی کی ضیافت کا غیر محدود عام انتظام کیا گیا اپنے پرائے سب نے کھایا اور محلوں میں کھانا تقسیم ہوا۔ روغن زرد (گھی) کی اس قدر بہتات تھی کہ کھانے والوں کے ہاتھ گھی سے تر ہو گئے لوگ کھا کر اپنے اپنے رومالوں میں بھی کھانا باندھ کر لے جانے لگے۔ گھی اس قدر تھا کہ ان رومالوں سے ٹپکنے لگا اور گلی کوچوں میں جا بجا روغن کے نشانات تھے بعض لوگ اس پر معترض ہوئے اور اس کو اسراف کہا۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا خصوصی انتظام اس لئے کیا گیا ہے کہ شہر میں مہدی کے فرزند کی کار خیر ہونے کی شہرت ہو اور مہدی کا نام لوگوں کی زبان پر آئے۔ اس شادی میں امیر الامرا اعتماد خان جاگیردار ڈونگر پور (واقع ملک مارو ڑر) نے نہایت عمدہ زربفت کے دو چغے اپنے داماد میاں سید ابراہیمؓ کو بھیجے۔ میاں سید ابراہیم نے ایک چغہ اپنے مرشد بندگیمیاں سید خوند میرؓ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا آپ پہن لیں بندگیمیاں نے شاندار لباس دیکھکر پہننے سے انکار کیا۔ صاحبزادے نے اصرار سے عرض کیا اگر آپ نہیں پہنتے تو میں بھی نہیں پہنتا بندگی میاں کو مہدی کے فرزند کو خوش رکھنا منظور تھا فوراً پہن لیا۔ ایک ملا ثبوت مہدی میں بحث کرنے بندگی میاں کے پاس آیا ہوا تھا حضرت نے اسی لباس سے اس سے ملاقات کی۔ وہ حضرت کے جسم مبارک پر یہ لباس دیکھ کر اس قدر متاثر ہوا کہ بے ساختہ بول اٹھا ایسے ہی بے نفس بندگان خدا کے لیئے یہ لباس زیب دیتا ہے ان کے مہدی بھی سچے اور راہ مہدی بھی سچی۔

https://theimammehdi.com

یہ کہکر تصدیق مہدیؑ سے مشرف ہو گیا۔ جب ملک پیارا کی شہادت کے بعد علمائے سو کی ریشہ دوانیاں اور زیادہ ہو گئیں اور انہوں نے بادشاہ وقت اور حکام کو اپنا ہمنوا بنالیا اور ان کو ورغلایا اور اکسایا اور نئے نئے طریقوں سے اذیت رسانی شروع کی اور اپنے طریقہ کار کو وسعت دے کر گجرات بھر کے عام مہدویوں اور مصدقوں تک اس کو پھیلایا ۔ علمائے سو نے بالاتفاق یہ باتیں عام مہدویوں کے تعلق سے عوام میں مشتہر کر دیں تاکہ وہ لوگ بھڑک کر مہدویوں پر ظلم و ستم روا رکھیں اعلان کیا کہ کسی ایک مہدوی کو قتل کیا تو سات حج کا ثواب پایا۔ یا اس نے سو رہزنوں کو مار ڈالا۔ کسی نے مہدوی کی مدد کی تو اس کی نسل منقطع کر دی جائے ۔ مہدویوں کو بوریئے میں لپیٹ کر جلادینا بہت ثواب ہے ، مہدویوں کو ایسی جگہ مار ڈالو جہاں پانی نہ ملتا ہو ۔ مہدویوں کا قتل مباح اور ثواب کا کام ہے مہدویوں کے گھروں اور مسجدوں کو جلانا ثواب کا کام ہے ۔ مہدویوں کی پیشانی پر لوہے کا پنجہ گرم کر کے داغ دینا ثواب کا کام ہے پھر ان علماء نے ان سب باتوں کا ایک محضر بنایا اور اس پر پچپن علماء کی دستخطیں لیں اور اس کو حضرت صدیق ولایت کی خدمت میں بھی بھجوایا اور کہلوایا کہ آپ کھانبیل سے کہیں اور چلے جائیں ورنہ ہم سے مقابلے کے لئے تیار رہیں ۔ حضرت بندگی میاںؓ محضرہ دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ قاتلوا و قتلوا کے ظہور کا وقت آگیا ہے ۔

جب حضرت مہدی علیہ السلام شہر ناگور میں تھے آپ نے آیت **فالذن ہاجروا واخرجوا من دیارھم واصغروا فی سبیلی و قاتلوا و قتلوا** کا بیان فرمایا (یعنی جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں ایذائیں دیئے گئے اور مارا اور مارے گئے) ان صفات کو حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی اور اپنے گروہ کی صفات اور علامت قرار دیا اور فرمایا فالذین ہاجروا ہو گیا ۔ (یعنی ہجرت پوری ہو گئی اور اخرجوا من دیارہم ہو گیا (یعنی اخراج بھی کرایا گیا) اور قاتلوا و قتلوا جو باقی ہے ماشا اللہ ہو جائے گا ۔ جب فرہ تشریف لائے تو فرمایا کہ بندہ کو خیال تھا کہ صفت قاتلوا و قتلوا (امر قتال بھی) بندہ سے ہو گی ۔ لیکن خدا کا حکم ہو رہا ہے کہ اے سید محمد تجھ پر کوئی قادر نہیں ہو سکتا اس لئے ہم نے ایک سید شایستہ کو تیرا قایم مقام کیا ہے اور اس کو تیری ذات کا بدلہ بنایا ہے اس سے امر قتال

https://theimammehdi.com

کی انجام دہی ہوگی ۔ بندگی میاں کو خیال ہوا کہ جس سے یہ صفت قاتلوا وقتلوا پوری ہوگی وہ کون ہے ؟ اس کی تحقیق ضروری ہے چنانچہ میاں یوسف کے ذریعہ یہ بات حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھی ان کے پوچھنے پر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کون پوچھ رہا ہے ، جب معلوم ہوا کہ میاں سید خوندمیر پوچھ رہے ہیں تو آپ میاں سید خوندمیر کے پاس آئے اور آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا " بھائی سید خوندمیر بندہ کی ذات کی یہ صفت تم سے ہوگی " تم اس بار ولایت کے حامل ہو ۔ اور بندگی میاںؒ کو اپنی ذات کا بدل قرار دیا اور فرمایا " تم کو بندہ کی ذات میں سیر ہے اور فرمایا ماوشما یک ذات و یک وجود ہستیم درمیان ماوشما ہیچ فرق نیست (ہم اور تم ایک ذات اور ایک وجود ہیں ہمارے تمہارے درمیان کوئی فرق نہیں ہے پھر فرمایا جو تمہاری ذات کا منکر ہے وہ بندہ کی ذات کا منکر ہے اور جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو میرا دشمن ہے وہ رسول خدا کا دشمن ہے جو رسول خدا کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے ۔

کھانبیل سے اخراج کرانے بعض سرکاری سپاہی آپ کے پاس آئے اور بڑی عاجزی سے آپ کو نکل جانے کے لئے کہا لیکن آپ نے کھانبیل چھوڑنے سے انکار کیا ان لوگوں نے کہا اگر آپ نہ نکلیں گے تو ہمارے اہل و عیال تباہ کر دیئے جائیں گے ان کی عاجزی پر آپ کھانبیل چھوڑ کر بھدرے والی آئے ۔یہاں آنے پر ظالموں نے کھانبیل میں آپ کا دائرہ اور مسجد کو جلادیا یہ سن کر بندگی میاں پھر کھانبیل آگئے اور تبلیغ دین مہدی اور بیان قرآن میں لگ گئے ۔ آپ کا بیان قرآن سننے نہ صرف عوام بلکہ بڑے علماء مشائخین اور امراء ، نواب شریک بیان ہوتے اور آکر آپ کی مجلس میں بیٹھتے اور بیان سنتے جس کو توفیق ہوتی مہدوی ہوجاتا ۔ بڑے بڑے امرا بیان سننے آتے مگر آپ کے فقرا نہ کسی کی طرف توجہ کرتے نہ ان کو تعظیم دیتے ۔ زبدۃ الملک اور امرائے جالور بیان قرآن سننے کے لئے آتے اور جہاں جگہ دیکھتے بیٹھ جاتے ۔ تعظیم کے لئے کوئی فقیر یا نوکر جو پہلے سے آکر بیٹھے ہوئے ہوتے کھڑا نہ ہوتا ۔ نماز مغرب کے بعد بعض قرابت دار نوکر نواب صاحب کے پاس سلام کو آتے ۔ نواب صاحب غصہ میں آکر کہتے تم لوگ میرے نوکر تھے سالہا سال میرا نمک کھایا پھر میری تعظیم کیوں نہیں کرتے وہ کہتے غریب پرور بندگی

https://theimammehdi.com

میاں سید خوند میر کا سکہ ہمارے دلوں پر ایسا بیٹھا ہوا ہے کہ آپ کو تعظیم نہیں دے سکتے۔ حاکم جالور میاں امن سے کہتے کہ تم تو میرے سگے ہو ریاست سے تنخواہ پاتے ہو اب تنخواہ کیسے ملے گی۔ میاں امن نے یہ سن کر تنخواہ لینا چھوڑ دیا۔ حاکم جالور تنخواہ ان کے گھر پہونچانے لگے" بندگی میاںؓ کی خاص تاکید یہی تھی کہ دنیا داروں سے بے غرض رہو۔ آپ فرماتے ہیں نوکری کرلو مگر دنیا داروں سے بے غرض رہو اگر خدا پوچھے تو بندہ کا دامن پکڑنا" اگر کسی فقیر دائراہ کا کہیں وظیفہ مقرر ہوتا اور وہ آپ سے اجازت طلب کرتا اور کہتا اگر اجازت ہو تو جاتا ہوں اور وظیفہ لالیتا ہوں۔ آپ اس کو اجازت دیتے۔ آپ فرماتے ہیں جو شخص دنیا کی طلب میں سو برس رہے پھر ایک روز ترک دنیا کر کے دائرہ کی طرف آتے ہوئے مرجائے وہ مومن ہے اور جو شخص خدا کی طلب میں آیا پھر دنیا کی طلب میں دائرہ کے باہر جاکر مرگیا وہ کافر ہے۔

آپ کے کھانبیل واپس آجانے پر پھر علمائے مخالف نے اپنی دشمنیوں کو تیز کر دیا ان کا خیال یہی تھا کہ پورے مہدویوں کو سرزمین گجرات سے مٹا دیا جائے اور مہدویوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی ان لوگوں نے اعلان کیا کہ کوئی مہدوی اپنے مہدوی ہونے کا اظہار نہ کرے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اس وقت احمد آباد اور دیگر مقامات میں مہدوی کثرت سے تھے اور بہت سے لوگ کاروبار کے لئے احمد آباد میں اقامت گزین تھے۔ بیس برس میں بائیس جگہ سے اخراج و ہجرت کی تکلیفیں اٹھانے اور چھ مرتبہ دائرہ اور مسجد جلائے جانے کے بعد حضرت بندگی میاںؓ نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اب میں اللہ کی زمین چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔ دیگر مقامات سے احمد آباد آکر کاروبار کرنے والوں میں دو بھائی بھی تھے ایک کی عمر ۱۸ سال کی دوسرے کی ۱۴ سال کی تھی۔ ایک نے رنگ کی اور دوسرے نے صابن کی دکان لگائی تھی۔ اس اثنا میں شاہی حکم کا اعلان ہوا کہ کوئی مہدوی اپنا اعتقاد مہدوی ہونے کے متعلق کھلم کھلا ظاہر نہ کرے اس اعلان کو سن کر یہ دونوں بھائی دوکانوں سے نیچے اتر آئے اور کہا کہ ہم سید محمد کو مہدی موعود تسلیم کرتے ہیں ہم نے آپ کو اللہ کا خلیفہ مان کر آپ کے دعوئ مہدیت کی تصدیق کی ہے اور ہم مہدوی ہیں" ۔ یہ سن کر سرکاری لوگوں نے ان دونوں کو پکڑ لیا۔ لیکن یہ برابر وہی کہتے رہے لاکھ کہنے پر بھی اپنی بات سے باز نہ آئے۔ انکو اس

https://theimammehdi.com

اعلان سے باز رکھنے اور سمجھانے کے لئے لوگوں نے میاں کبیر محمد کو بلایا اور ان کو بھی مہدویت سے باز آنے کہا۔ انہوں نے انکار کیا اس پر وہ شہید کر دیئے گئے لوگوں نے سمجھا کہ میاں کبیر محمد کو شہید ہوتے دیکھ کر یہ لڑکے اپنے اعلان سے باز اجائیں گے۔ لیکن ان کا اصرار برابر جاری رہا۔ لوگوں نے ان لڑکوں کی ماں کو بلایا اور اس سے کہا کہ ان کو سمجھایئے ورنہ یہ قتل کر دیئے جائیں گے۔ ماں نے سمجھانے کا وعدہ کیا پھر ان لڑکوں کے پاس آکر کہا کہ یہی وقت ہے ان منکروں سے خوف نہ کھاؤ تم شہید ہو جاؤ تو تم کو خدا کا دیدار حاصل ہو جائے گا" ماں چلے گئی تو لوگوں نے پوچھا اب کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا مہدی موعود آئے اور گئے "آمنا و صدقنا۔ ان لوگوں نے بالآخر جلاد کو بلاکر ان دونوں کو قتل کر دینے کی ہدایت کی۔ جلاد نے پہلے بڑے بھائی کو قتل کرنا چاہا بڑے بھائی نے کہا پہلے میرے چھوٹے بھائی کو قتل کر دے تاکہ وہ مجھے قتل ہوتا ہوا دیکھ کر دہشت نہ کھائے۔ جلاد نے بہر حال دونوں کو شہید کر دیا (**انا للہ و انا الیہ راجعون**) ان دونوں شہیدوں کو رنگریزوں کے محلے میں دفن کیا گیا ان کی شہادت کی خبر اطراف و جوانب میں پھیل گئی۔ کسی نے آکر یہ خبر حضرت صدیق ولایتؓ کو پہونچائی۔ حضرت کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ پھر پوچھا کیا ان شہیدوں نے استقامت سے جان دی ہے۔ کہا کہ ہاں انہوں نے نہایت استقامت سے اپنی جان خدا کے حوالے کی ہے۔ یہ سن کر حضرت صدیق ولایتؓ نے ان شہیدوں کو بشارت دی اور فرمایا یہ میری شہادت کے امام ہیں اس کے بعد حضرت بندگی میاںؓ نے ایک خط ملا کبیر کے نام سے لکھا جو علمائے گجرات میں سر برآوردہ تھا۔ تاکہ لوگ اپنی ظالمانہ حرکتوں سے باز آجائیں۔ اس مکتوب کا ترجمہ یہ ہے۔

مکتوب حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ بنام سید کبیر بسم اللہ الرحمن الرحیم حسبنا اللہ و نعم الوکیل و بہ ثقتی

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا ..... ان اللہ لقوی عزیز (الحج ۴۰)

ترجمہ آیت۔ اب ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے جن سے کافر بر سرپیکار ہیں۔ اس بنا پر کہ وہ مظلوم اور ستم رسیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ ایسے مظلوم

https://theimammehdi.com

لوگ ہیں کہ ان کو ان کے گھروں سے نکالا گیا ہے بغیر کسی حق کے۔ اگر ان کا جرم تھا تو بس یہی تھا کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ دفع نہ فرماتا رہتا تو (یہود و نصاریٰ کی خانقاہیں اور عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے منہدم کر دی جاتیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مدد فرماتا ہے جو اس کے دین کی مدد کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اس کی ذات قوت والی اور غالب ہے، اس آیت کے معنی تفاسیر میں بیان کئے گئے ہیں اور اہل علم کے قلوب پر واضح ہیں۔ اس لئے تفسیر نہیں بیان کی گئی۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مومنین کے قلوب کی تشفی و تسلی کے لئے نازل فرمائی ہے۔ اس لئے کہ یہ لوگ بلا لحاظ صورت یعنی تعداد میں کم اور کمزور تھے اور ظالموں کے ہاتھ سے ان کے لئے امن و امان کی کوئی صورت نہیں تھی۔ اور ہمیشہ ظالموں کے ظلم سے مظلومیت میں بتلا رہتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے **ان اللہ اعلیٰ نصر ھم لقدیر (سورہ ۲۲ آیت ۳۹)** ارشاد فرمایا جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئے یہ آیت ان کے لئے نصرت خداوندی کے شامل حال ہونے کی بشارت ہے۔ ان کا گناہ یہی تھا کہ وہ ہمیشہ توحید حق سبحانہ و تعالیٰ پر ثابت قدم تھے قولاً فعلاً اور اعتقاداً غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب رسولؐ کے مظلوم ہونے کی وجہ اپنی طرف سے ان کو نصرت کئے جانے کا وعدہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ان کے حق میں ہر طرح ثابت اور محقق ہوا۔ لہذا قرآن مجید اور فرقان حمید سے ظاہر ہوا کہ رسول اللہؐ کے نام لیوا اور صدقہ خواہوں میں سے جس کسی پر مظلومیت کے احوال پیش آئیں اور بغیر کسی سبب کے اذیت میں بتلا کئے جائیں۔ اگر وہ توحید پر قایم رہیں تو ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے اور ہم بھی اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے اپنے حق میں امیدوار ہیں اگر چہ کہ یہ وعدہ اصحاب رسولؐ کے حق میں مخصوص ہے۔ تاہم تبعاً یہ وعدہ تمام مومنین کے حق میں ہے اس دلیل کی رو سے ہم بھی امید رکھتے ہیں کہ ہم کو مظلوموں میں شمار کرتے ہوئے خدا کی طرف سے نصرت دیئے جانے والوں کے زمرہ میں شامل کیا جائے۔

اس لئے کہ جس دن سے حضرت سید محمد نے سرزمین گجرات میں اپنے قدم سعادت رکھے ہیں اور اپنے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ آشکار کیا ہے اور خلق کو خدا کی کتاب (قرآن) پر

https://theimammehdi.com

عمل کرنے کی دعوت دی ہے اس روز سے خلق نے آپ کی ذات سے اور ان لوگوں سے جن کو آپ کی تصدیق کا شرف حاصل ہوا مخالفت اور ناحق ایذارسانی پر کمر باندھی ہے جب کہ ان کا جرم توحید پر قایم رہنے کے سوا کچھ نہیں۔ پس ناچار یہ لوگ خدا سے استعانت چاہتے ہیں اور اس سے فتح طلب کرتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیئے جس دن سے حضرت سید محمد نے خلق کو اللہ تعالیٰ کی جانب دعوت دی خلق نے آپ سے مخالفت شروع کی سیدنا علیہ السلام نے فرمایا معلوم نہیں ہوتا کہ مخالفت کا سبب کیا ہے۔ اگر بندہ سے کوئی سہو یا غلطی ہوئی ہے تو مسلمانوں کو بحکم **انما المومنون اخوۃ** (مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں) فرض و لازم ہے کہ اس سے آگاہ کریں ہم بھی متفق ہو کر کتاب الہی اور موافقت رسالت پناہیؐ پر رجوع کریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر تم کسی امر میں باہم مختلف اور متنازع ہوگئے ہوں تو چاہیئے کہ خدا اور اس کے رسول کی جانب اس معاملے کو پھیر دو" جو شخص خدا اور سول کے ارشاد سے قدم باہر رکھے گا تو اس پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور اپنے عمل سے باز آئے اور خدا اور رسولؐ کے ساتھ موافقت اختیار کرے اور اگر خدا اور رسول سے مخالفت کرے اور اس پر مصر رہے تو ایسا شخص واجب القتل ہے۔

پچیس سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ سید محمد اور ان کے پیرو اس معنی میں فریاد کر رہے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں سے جو شخص بھی ہماری تقصیر یا نقص کا حال معلوم کرے اور بروے انصاف و از روئے حجت علمی ہم کو اس سے باز رکھے اور عنداللہ ماجور ہو۔ لیکن کسی شخص نے بھی کسی دلیل سے ہماری تفہیم نہیں کی مگر ہمیشہ اپنی حکومت کے زور اور غلبہ سے ہم پر بدعت اور ضلالت کا الزام لگاتے ہیں۔ اب ہماری مظلومیت اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ ہم میں سے بعض کو زد و کوب کیا گیا ہے، بعض کو قید کیا گیا، بعض کا اخراج کروایا گیا، مسجدیں جلائی گئیں، حجرے ویران کئے گئے اور ظالم قسم قسم کے ظلم سے پیش آرہے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے، اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعہ بعض لوگوں کو دفع نہ فرماتا تو یہود و نصاریٰ کی خانقاہیں اور عبادت خانے اور مساجد جن میں خدا کا بکثرت نام لیا جاتا ہے منہدم کر دئے جاتے اب ہم پر لازم ہو گیا ہے کہ دین خدا کی نصرت میں اپنی جانیں نثار کر دیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری

https://theimammehdi.com

نصرت فرمائے ۔ جیسا کہ اس کا ارشاد ہے بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے ۔

سنا جارہا ہے کہ احمد آباد میں فقرائے مہدویہ پر بہت زیادہ ظلم زیادتی کا سلسلہ جاری ہے تعجب ہے کہ علماء مشائخین کے ہوتے ہوئے ظالموں کی کاروائی کس طرح جاری ہے ۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ علماء مشائخین کا حکم ظالموں پر جاری ہوتا اگر ہوسکے تو ظالموں کو ظلم سے باز رکھیں اور فقرا کو ایذا ر پہونچانے سے روکیں ایک عرصہ دراز سے بغیر کسی سبب کے ہم فقیروں پر ظلم ہورہا ہے مگر اس زمانے میں انتہا کو پہونچ گیا ہے ۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ خدا واسطے مظلومین کی مدد کریں ۔ اور خدا کے دین کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور انصار خدا کے لقب سے ممتاز و سرفراز ہوں ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے ایمان والوں خدا کے انصار ہو جاؤ ۔

غرض یہ کہ برادر عزیز کو اس کے پہلے لکھا جا چکا ہے اور بالمشافہ گفتگو کی جاچکی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ برادر عزیز کو حق کی جانب خیال اور میلان ہے اور حضرت سید محمد کے دعویٰ کی حقیقت اور ہماری کیفیت سے آگاہ ہیں ۔ لہذا ظالموں کو ظلم سے روکنے کی کوشش کریں ۔ ورنہ بہ تحقیق جان لیں کہ جنگ کا فتنہ برپا ہوگا ۔ بہت سے لوگ مارے جائیں گے اس وقت ہم پر لازم ہوگیا ہے کہ اپنی عزیز جانیں خدا کی راہ میں خدا کو دیں ۔ اس کے علاوہ اس مکتوب کا پہونچانے والا شخص جو زبانی بیان کرے اس کو بھی یقین تصور کریں ۔ اس کے علاوہ دوسری کیفیت دوسرے مکتوب میں لکھی گئی ہے ۔ یہ مکتوب سید خوندمیر کی طرف سے سید کبیر کو لکھا گیا ہے "۔

یہ مکتوب حضرت بندگی ملک اللہ داد خلیفہ گروہ کے ذریعہ سید کبیر کو بھیجا گیا ۔

لیکن سید کبیر نے اس خط کا کوئی جواب نہیں دیا ۔

حضرت بندگی میاں کے تبلیغی اثرات سے آپ کے مخالف بھی آپ کی صداقت و عظمت کے قایل تھے ۔ مگر اپنے اغراض نفسانیہ کی خاطر مخالفت پر تلے ہوئے تھے ۔ بلکہ سید کبیر حضرت بندگی میاں کا خط پڑھنے کے بعد اور بھی مخالفت پر آمادہ ہو گیا ۔

جب رانا سانگا سلطنت گجرات کو تباہ کرنے آرہا تھا حضرت بندگی میاں نے اس راجا

https://theimammehdi.com

کے حملہ کی خبر سن کر بادشاہ گجرات مظفر کو لکھا کہ " میں اس شرط پر رانا سانگا سے مقابلہ کر کے اس کی تمام فوج کو بھگا دینے آمادہ ہوں کہ آپ فتح کے بعد حضرت سید محمد مہدی موعودؑ کی تصدیق کرلیں " بادشاہ بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ اس سے بہتر کیا بات ہے ؟ وہ اس شرط کو قبول کرنے اور عہد و پیمان کرنے پر رضامندی کا اظہار کرنا چاہتا تھا مگر علما مانع ہوئے اور بادشاہ کو شرط قبول کرنے اور عہد کرنے سے باز رکھا اور کہا ان کا لشکر پر غالب آنا اور فتح حاصل کرنا نہ تو کوئی مستبعد امر ہے نہ عجیب و غریب یہ لوگ بلاشبہ ایسے ہی ہیں ۔ یقیناً یہ دشمن کی فوج کو بھگا دیں گے لیکن حضور یہ بھی یقین رکھ لیں کہ کل کے روز حضور معلیٰ کو تخت سے اتار کر خود سلطان بن جائیں گے یہ سن کر بادشاہ خاموش ہو گیا اور بندگی میاںؓ کو کچھ جواب نہ بھیجا ملا سید کبیر کو خط لکھنے کے بعد مہدویوں پر ظلم و ستم جاری رہا اور بہت سے مہدویوں کو نہ صرف مارا پیٹا گیا بلکہ بعض شہید بھی کر دیئے گئے ۔ اس کے بعد حضرت بندگی میاں نے علمائے گجرات کے نام ایک استفتا روانہ کیا استفتا یہ ہے ۔

" فقیروں اور خدا پرستوں کی ایک جماعت اپنی بیویوں اور بچوں کے ساتھ حق تعالیٰ کی رضامندی کی جستجو اور ذات مطلق کی طلب میں لگی ہوئی ہے ان میں کا ہر فرد شریعت کا پابند، پرہیزگار ، متوکل ، گوشہ نشین ، تارک الدنیا اور طالب خدا تمام اوصاف حسنہ سے موصوف اور صفات حضرت محمد رسول اللہؐ سے متصف ان میں سے کسی بھی ایسے فرد پر اگر کوئی شخص کسی شرعی سبب کے بغیر قتل اور اخراج کا حکم لگائے تو اس پر کیا حکم ہوگا " ۔ ان علما نے یہ استفتا پڑھ کر اس پر غور کیا اور جواب دیتے ہوئے اسی استفتا پر لکھدیا کہ وہی حکم اس پر عاید ہوگا " جو قتل الموذی قبل الایذا کے مطابق ہے یعنی موذی کو ایذا دینے کے پہلے ہی قتل کر دو ۔ اس فتوے کے وصول ہونے پر حضرت بندگی میاں نے رنگریز شہیدوںؓ اور میاں کبیر محمد شہیدؒ کے خصوص میں ملا حمید اور ملا فاریہ وغیرہ کو قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا ۔ اس حکم کی بنا پر ملا حمید اور ملا فاریہ قتل کر دیئے گئے اس عمل سے علماء و مشائخین مہدویوں سے خوفزدہ ہو گئے یہ تمام علمائے سو ایک جگہ جمع ہوئے اور سب نے مل کر بادشاہ کو باور کرایا کہ سید خوندمیر نے بہت بڑا لشکر جمع کر لیا ہے اور ملک کی تباہی اور عالموں کی خون ریزی میں لگے ہوئے ہیں ۔ وہ

https://theimammehdi.com

آپ کا ملک لے لینا چاہتے ہیں ۔ پس ایسی من گھڑت باتیں انہوں نے بادشاہ کے سامنے پیش کیں ۔ بادشاہ نے ان کی باتوں کو سچ باور کر کے بندگی میاں کو پیام دیا کہ آپ ملک اور بادشاہت کرنے کی ہوس میں لگے ہوئے ہیں ۔ آپ میرا ملک چھوڑ دیں اور کہیں اور چلے جائیں جب یہ پیام حضرت صدیق ولایت کو ملا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا سوائے ذات خدا کے آٹھ جنت بھی بندے کے نزدیک ہیچ ہیں ۔ میں تیری بادشاہت کو کیا سمجھتا ہوں یہ سن کر بادشاہ کی غلط فہمی اور بڑھ گئی اور وہ اور زیادہ پریشان ہو گیا۔

جب حضرت صدیق ولایت نے علمائے سو ملا حمید اور ملا فاریہ کو قتل کرا دیا تو بعض اصحاب مہدی علیہ السلام نے بھی اس پر اعتراض کیا اور ایک تحریر قلمبند کر کے اس پر اپنے دستخط کئے اور لکھا کلمہ گویوں سے قتال جائز نہیں ہے ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے نفس پر تلوار چلاؤ کلمہ گو لوگوں سے لڑنے کا کوئی حکم نہیں دیا " ۔ اصحاب کرام رضی اللہ عنہ کے اس مخالفت کا علم بندگیمیاں کو پہلے سے تھا چنانچہ حضرت امام علیہ السلام کو زندگی میں ایک روز حضرت بندگی میاں نے معاملہ دیکھا کہ حضرت میراں علیہ السلام کا وصال ہو گیا ہے اور بعض صحابہ آپ سے مخالفت کر رہے ہیں ۔ اور اپنی مخالفت پر اڑے ہوئے ہیں یہ معاملہ آپ نے حضور مہدی علیہ السلام سے عرض کیا فرمایا جب کہ تم نے دیکھا ہے ایسا ہی ہے ۔ ایک وقت آئے گا کہ یہ تم سے مخالفت کریں گے اور تم سے بے دینی کی نسبت کریں گے تم مستقیم رہو ۔ حق تمہاری طرف ہو گا یہ سب رجوع کریں گے اور افسوس کریں گے بندگیمیاں نے عرض کیا میراں جی آپ فرماتے ہیں جو تمہارے نزدیک صحیح ہے وہ ہمارے نزدیک صحیح ہے اور جو تمہارا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے پھر ان کے لئے کیا حکم ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ حق تمہاری طرف ہو گا یہ سب طالبان حق ہیں اور منظور و مبشر مہدی ہیں آخر الامر تمہاری طرف رجوع و افسوس کریں گے " پس حسب بشارت حضرت مہدی علیہ السلام بندگی میاںؒ کی شہادت کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا " میاں سید خوندمیرؒ نے جو کچھ کیا حق تھا " اور حضرت صدیق ولایتؒ کے خلیفہ خاص بندگیملک اللہ داد خلیفہ گروہ کو سامنے اس کا اعتراف بھی کیا ۔ ثانی امیر حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؒ نے صحابہ کے اس اختلاف کو

https://theimammehdi.com

مبنی بر مصلحت الٰہی سمجھ کر اپنے تابعین سے تاکید فرمایا کہ اگر حضرت مہدی علیہ السلام کے مہاجروں کی فضیلت میں کوئی چشم زخ کرے اس کا ایمان صلب سے نکل جائے گا، جو عام مہاجر مہدیؑ کا دھکہ کھائے اس کی جگہ دوزخ کے سوا نہیں "اور فرمایا میرا کوئی متعلق کسی بھی صحابی کی نسبت برا بھلا نہ کہے ورنہ ایمان سے نکل جائے گا" اور فرمایا صحابہ میرے بھائی ہیں اگر وہ نوچ نوچ کر میری بوٹیاں بھی استخواں لے کر الگ کر ڈالیں تو بھی مجھے گوارا ہے۔ لیکن اگر تمہاری زبان ان کی خفگی کا باعث ہو گئی تو پھر تمہارا کہیں ٹھکانہ نہیں۔

اصحاب کرام کی مخالفت کے باوجود اور ان کے یہ کہنے کے باوجود کہ کلمہ گو سے جنگ جائز نہیں" حضرت بندگی میاں نے فرمایا جو مہدی کا مخالف ہے ہم اس کو مار رہے ہیں۔ ہم کو کسی کے مال و اسباب سے غرض نہیں ہے اور کسی ملک یا مملکت کی حاجت نہیں ہے ظالموں کے ساتھ جیسی بن آئے گی دیکھ لیں گے۔

حضرت بندگی میاں کا جواب پہونچنے پر مظفر بادشاہ نے دربار کیا اور سوال کیا کہ کون سید خوندمیر سے مقابلے کے لئے بیڑا اٹھاتا ہے۔ دربار میں سب خاموش تھے وہ جانتے تھے کہ یہ اعلان فقرا اور اہل اللہ اور متوکلین کی جماعت کے خلاف ہے۔ ان میں اکثر کو معلوم تھا کہ حضرت صدیق ولایتؓ حق پر ہیں اور اپنے قول کے سچے ہیں۔ انہوں نے حضرت کا یہ قول سن رکھا تھا کہ اگر گجرات کی تمام فوج بندہ پر چڑھائی کرے اور بندہ صرف اکیلا ہی رہے تو بھی یقین رکھو کہ پہلے روز بندہ کی ہی فتح ہوگی "۔ اس لئے وہ سب خاموش تھے لیکن ایک شقی القلب سنگدل آل رسول کا دشمن عین الملک جس کو عنیل کہتے تھے حضرت پر فوج کشی کے لئے راضی ہوا۔ اور جنگ کی تیاری کی جب یہ خبر حضرت صدیق ولایت کو ملی تو فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارت قاتلوا و قتلوا کے پورا ہونے کا وقت اور قریب آیا۔ آپ نے بی بی ملکان اور اہل بیت مہدیؑ کو کھانبیل سے پٹن پہنچوا دیا۔

فرہ میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ بھائی سید خوندمیر کو اس قاتلوا و قتلوا کی صفت حاصل کرنے کا بہت اشتیاق تھا لیکن اب خدا نے تم کو میرا بدل مقرر کیا ہے تم سے یہ صفت پوری ہوگی اور فرمایا کہ خوشی مناؤ کہ ولایت مصطفیٰ کے اس بار کی

https://theimammehdi.com

آرزو تمام انبیاءؑ اور اولیاؒ نے کی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا ہے۔ ولایت مصطفیٰ کا یہ بار جسکو عطا ہوتا ہے اس کا سر جدا تن جدا اور پوست جدا ہوتا ہے"

اس جنگ کا مطلب یہ تھا کہ تمام دنیا میں نام مہدی کا شہرہ ہو جائے اور مہدوی بغیر کسی جھجک اور ڈر کے مہدی کا نام لیتے رہیں اور پھر کوئی مہدویوں سے برسرپیکار ہو کر ان کو قتل کرنے کا ارادہ نہ کرے۔

عنیل لعین اپنی فوج لے کر چاپانیر سے احمد آباد آیا وہاں اس کا مقام دو ماہ رہا اس کے بعد علو خاں اور جھوجھار خاں اپنی فوج کے ساتھ عنیل سے آملے جب احمد آباد سے یہ لشکر روانہ ہوا بہت سے لوگ مال غنیمت کی ہوس میں اس فوج سے آملے یہاں تک کہ فوج اور آفاقی سپاہیوں کی تعداد پینتیس ہزار سے زیادہ ہو گئی۔ شوال کی آٹھ تاریخ یہ لشکر کڑی آیا جو کھانبیل سے ۳۰ میل (۴۸) کلو میٹر ہے یہاں ملک بڑا جو عنیل کی فوج میں خبر رسانی کے لئے حضرت صدیق ولایتؓ کے حکم سے ٹھہرے ہوئے تھے حضرت بندگی میاں کو خط لکھا کہ عنیل کی ٹڈی دل فوج کے مقابل آپ کے جانثار آٹے میں نمک کے مانند ہیں۔ خط پڑھکر بندگی میاںؓ نے فرمایا انشاء اللہ اٹا اڑ جائے گا اور نمک رہ جائے گا۔ ۹/ شوال کو عنیل نے میاں قاضی شہ تاج حسینی کے ہاتھ حضرت صدیق ولایت کو تحریری و زبانی پیغام دیا کہ آپ کھانبیل اور سدراسن ہی کیا بلکہ گجرات چھوڑ کر کسی اور ملک میں چلے جائیں ورنہ شاہی فوج سرپر آکھڑی ہو جائے گی لیکن بندگی میاں نے فرمایا انشاء اللہ ایسی شکست فاش دونگا کہ بھاگتے بھی نہیں بن پڑے بلکہ پہلے روز اگر مٹھی بھر فقیروں سے تمام فوج بھاگ جائے تو جان لو کہ مہدی موعود سچے ہیں"۔ یہ لشکر تو کیا اگر خود سلطان مظفر بھی چڑھ آئے تو شکست فاش کھا کر فرار ہو جائے۔ ایک مظفر تو کیا اگر ایسے سات مظفر مل کر حملہ آور ہوں تو بھی خدا کے حکم اور مہدی موعود کے صدقے سے پہلے روز بھگادوں گا۔ انشاء اللہ دوسرے روز نام مہدی پر فی سبیل اللہ اپنا سر قربان کر کے حسب لبشارت حضرت مہدی علیہ السلام تین جگہ دفن کیا جاؤں گا یقین مانو ایسا ہی ہوگا"۔ یہی ثبوت ہے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی مہدیت کا"۔

https://theimammehdi.com

حضرت بندگی میاںؒ ۱۱/ شوال منگل کے روز دائرہ عالیہ کے تمام مردوں اور عورتوں کو بلایا اور قرآن پاک کا بیان کیا اور وصیت نصیحت کے بعد فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اور روح خاتمین علیہما السلام سے ارشاد ہوا ہے کہ اے سید خوندمیر اس وقت تمہارے دائرہ میں چھوٹے بڑے مرد و عورت، مسافر و مہمان و ملاقاتی جو موجود ہیں سب بخشے گئے۔ حضرت صدیق ولایت کے دائرہ عالیہ کو یہ دوسری مرتبہ ۹۳۰ھ میں بخشش کی بشارت ہے۔ اس کے پہلے ایک بشارت بخشش کی ۲۶/ ذی الحجہ ۹۲۶ھ کو دی گئی تھی۔ بیبیوں نے عرض کیا میانجی آپ ہمارے لئے کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا اگر ظالم تم کو قید کریں تو تم شوق سے قید ہو کر ان کے ساتھ چلی جاؤ اور ان کی ایسی خدمت کرو کہ وہ خوش ہو جائیں۔ اگر بازار میں بیچیں تو بک جاؤ۔ اور جو ہنر تم کو یاد ہے وہ کر کے بتلاؤ۔ اور ایسی خدمت کرو کہ وہ خوش ہو کر تم کو آزاد کر دیں اگر وہ کہیں کہ مہدی موعود کے نام پر پلیدی اٹھاؤ تو وہ بھی اٹھا کر پھینک دو۔ حضور الہیٰ میں اس کا انصاف ہوگا۔ کبھی سر میں کنگھا مت کرو، آنکھ میں کاجل مت لگاؤ اور دانتوں کو مسی نہ لگاؤ۔ مجھے آرزو ہے کہ قیامت کے روز یہ فرمایا جائے کہ اس گروہ کو لاؤ جو ہمارے نام پر بازار اور گلیوں میں قید کئے گئے تھے" پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا جو کچھ میں نے کہا اپنے دل سے کہا لیکن اب فرمان ہو رہا ہے کہ اے سید خوندمیر اپنے اہل و عیال کو ہمارے دامن میں ڈال دے اس لئے بندہ نے اپنے تمام اہل و عیال کو خدا کے دامن میں ڈال دیا ہے اور اسی کو سونپ دیا ہے یہ باتیں بندہ یقینی طور پر کہتا ہے کہ دشمن کے گھوڑے کے سم کی گرد بھی تم کو نہیں پہونچے گی اور اللہ تعالیٰ تم کو دشمن کے زد سے محفوظ رکھے گا تم کسی طرح کا غم و افسوس نہ کرو۔ اگر ظالم تمہاری طرف آنے کا ارادہ کریں تو تم ان کی طرف ایک مشت خاک ڈال دو جس کی وجہ اللہ ان کو مقہور کر دے گا۔ بیان قرآن اور پند و نصیحت کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ نے بیبیوں اور بچوں کو کھانبیل کے قلعہ میں بھیج دیا۔ اس کے بعد آپ نے ایک درخت کی شاخ بائیں ہاتھ سے پکڑ کر فقرا سے فرمایا آؤ اور بیعت کرو سب نے اس طرح بیعت کی کہ حضرت صدیق ولایت کا ہاتھ اوپر تھا اور جانثاروں کا ہاتھ نیچے تھا۔ بیعت سے فارغ ہو کر نماز عشاء کے بعد آپ نے فقرائے حزب اللہ کو کبڈی کھیلنے کے لئے فرمایا تمام رات کبڈی میں گزر گئی فقراء کو دو

https://theimammehdi.com

جماعتوں میں تقسیم کر دیا ایک جماعت کا صدر میاں سید جلال (فرزند اکبر) کو بنایا دوسری جماعت کا صدر میاں سید شہاب الدین شہاب الحق کو۔ حضرت شہاب الحق کی جماعت جیت گئی اور میانسید جلال کی جماعت ہار گئی۔ہاری ہوئی جماعت دوسرے دن جنگ میں شہید ہوئی۔ صبح ۱۲/ شوال ۹۳۰ھ چہار شنبہ کے دن بند گیمیاں فقرائے حزب اللہ کے ساتھ ذکر اللہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔اور پہلے ہی آپ نے فرمادیا تھا کہ ابتدا دشمن سے ہو ہم مظلوم ہیں۔اتنے میں دشمن کے ایک دستہ فوج نے آکر دائرہ کی باڑ جلائی اور بعض فقیروں کو تیروں سے زخمی کیا اس وقت آفتاب نکل چکا تھا۔ بندگی میاں حالت مظلومیت میں اٹھے اور نعرہ تسبیح بلند کر کے میدان جنگ کو روانہ ہوئے۔

تاریخ ۱۲/ شوال چہار شنبہ کی صبح کو دائرہ کھانبیل سے مشرقی میدان میں دو فوجیں، صف آراہوئیں عنیل نے فوج کے تین حصے کر کے ایک حصہ پر علوخاں و جھوجھار خاں کو مقرر کیا تھااور دوسرا حصہ خاص امیروں کا رکھا۔تیسرا حصہ اپنے زیر کمان رکھا پھر دائرہ پر فوج کے ساتھ حملہ آور ہوا فقیروں پر تیر مارنے اور دائرہ کی باڑ جلانے کے بعد بند گیمیاں اور آپ کے جانثاروں نے ایک زبردست نعرہ تکبیر بلند کیا اور تسبیح کہی۔عنیل فوج لے کے میدان میں آگیا اور صف بندی کی۔ بندگی میاں نے میدان جنگ میں پہونچ کر فرمایا کہ ایک ہزار سال کے بعد جنگ برپا ہو رہی ہے یہ جنگ بدو ولایت ہے وہاں خاتم النبیؐ شریک جنگ تھے یہاں خاتم الولی کا حکم ساتھ ہے۔

پھر ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم نے بہ طفیل مہدی موعود غازیوں اور شہیدوں کو اپنے دیدار سے مشرف کیا حضرت خاتم المرشدؓ جو اس وقت حضرت کی گود میں تھے ان کی نظر جب لشکر مخالف پر پڑی لشکر رک گیا بڑھ نہیں سکتا تھا بندگی میاں نے پوچھا لشکر کیوں نہیں بڑھ رہا ہے پھر فرمایا سید نجی کی نظر کی وجہہ لشکر رکا ہوا ہے اس وقت سید نجی خاتم المرشد کم عمر اور صرف سات سال کے تھے اس عمر میں حضرت نے ان کو فیض مہدیؑ سے فیضیاب کر دیا تھا پھر حضرت خاتم المرشدؓ کو گود سے اتار کر گھر میں بھیج دیا۔اس کے بعد دشمن کی فوج آگے بڑھی اور حزب اللہ کی جماعت پوری مستعدی سے اس فوج سے گتھ گئی۔ حضرت بند گیمیاں نے اپنی

https://theimammehdi.com

تلوار چار انگل ہی کھینچی تھی کہ خدا کا حکم ہوا کہ اے سید خوند میر آسمان کی طرف دیکھ حضرت نے آسمان کی طرف دیکھا نظر آیا کہ تمام فرشتے ہاتھوں میں چار چار انگل تلواریں کھینچے ہوئے آمادہ جنگ ہیں ۔ حکم ہوا اے سید خوند میر تیری تلوار ہماری تلوار ہے اگر تو تلوار چلائے گا کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا پھر صدیق ولایت نے تلوار نیام میں کر لی اور برچھی ہاتھوں میں لی پھر ایک سپاہی عینل کا چھپ کر آیا اور آپ پر حملہ کیا آپ نے اس پر برچھی ماری وہ اس کے جسم میں گھس کر ٹوٹ گئی ۔ بندگیمیاںؓ نے ہاتھ میں کوڑا لیا جس سے آپ نے دشمن کی کئی صفیں صاف کر دیں ۔ دشمن کے کسی سپاہی نے چھپ کر حضرت بندگی ملک الہدادؓ کو زخم پہونچائے اسی اثنا میں سدی یاقوت اور سدی بلال جو عنیل کی فوج کے سردار تھے اپنی فوج سے الگ ہو کر حزب اللہ میں آملے اور حضرت بندگی میاںؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے تصدیق مہدیؑ سے سرفراز ہوئے اور ترک دنیا بھی کر دی اور شریک جنگ ہو گئے صدیق ولایت کی جماعت بہت چھوٹی تھی مگر دشمن کے ہر سپاہی کو ایسا نظر آرہا تھا کہ ہزارہا مہدوی ان سے برسرپیکار ہیں ۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہزارہا دشمن واصل جہنم ہو گئے ۔ بندگی میاں کے کوڑے کی ضرب سے دشمن کے اٹھارہ ہاتھی دو دو ٹکڑے ہو گئے ۔ دشمن نے گھبرا کر توپوں کو بتی دی مگر یہ وار الٹا پڑا خود دشمن کے سپاہی توپوں کی زد میں آکر اڑ گئے اب یہ دشمن سپاہی میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے عنیل کا فوج پر قابو رکھنا مشکل ہو گیا وہ اپنی فوج کے ساتھ کڑی کی جانب بھاگ گیا اور کئی سپاہی جدھر سینگ سمائے چلدئے ۔ میدان جنگ میں ہر طرف دشمن کی لاشیں ہی لاشیں نظر آرہی تھیں بندگی میاںؓ کا ایک سپاہی بھی شہید نہیں ہوا ۔ حالانکہ ہزارہا کی تعداد میں دشمن مارے گئے پہلے دن کی یہ جنگ ظہر کے وقت ختم ہو گئی عنیل کے بھاگتے وقت ملک بڑا کاکریجی نے طعنہ دیا کہ جناب دیکھ لیا حق پر جناب سید خوند میر ہیں یا آپ اس کو یہ سن کر سخت غصہ آیا اور ان کو قتل کرادیا ، فتح کے بعد بندگیمیاں نے دشمن کے تعاقب سے فقرا کو منع کر دیا اور فرمایا سوائے ہتھیار کے میدان جنگ سے کوئی چیز مت اٹھاؤ ۔ ورنہ جہاد کے ثواب سے محروم رہو گے آخر حضرت صدیق ولایتؓ نے جیسا فرمایا تھا آٹا اڑ جائے گا نمک رہ جائے گا ایسا ہی ہوا ۔

بعد ختم جنگ حضرت اپنے ساتھیوں کے ساتھ دائرہ کو واپس ہوئے ۔ واپسی کے وقت

https://theimammehdi.com

دشمن کے ایک چھپے ہوئے حبشی کا تیر حضرت صدیق ولایت کی آنکھ میں آلگا جو ایک آنکھ سے دوسری آنکھ تک چل گیا۔آپ نے کھینچ کر تیر کو نکالا اور کمر کا کپڑا کھول کر آنکھ پر باندھ لیا۔ سدی یاقوت اور سدی بلال نے اس حبشی کو پکڑلیا لیکن عجز وانکساری اور معافی مانگنے پر بندگی میاں نے اس کو چھوڑ دیا۔اس حبشی کے ساتھ چھپے ہوئے بہت سے حبشی تھے اور سب نے قلعہ کھانبیل کے پاس پہونچ کر قلعہ پر حملہ کر دیا۔یہاں بندگی میاں کے مقرر کردہ چالیس فقیر تھے ان کو حکم تھا کہ وہ اس لکیر کے باہر نہ آئیں جو بندگیمیاں نے ان کو ٹھہرا کر ان کے اطراف کھینچی تھی۔ان فقیروں نے اپنی اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے تیروں کے زخم کھا کھا کر اپنی جانیں جاناں کے حوالے کر دیں سب شہید ہوگئے۔لیکن لکیر کے باہر آکر حبشیوں سے مقابلہ نہ کیا جن حبشیوں نے ان فقرا کو شہید کیا تھا۔بندگی میاں کی واپسی کے وقت ان کی مٹھ بھیڑ بندگیمیاں سے ہوئی انہوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کا واسطہ دے کر امان چاہی۔بندگیمیاںؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کا نام لینے کی وجہ سے ان کو چھوڑ دیا وہ چور راستہ سے بھاگ گئے جب دروازہ قلعہ پر پہونچے چالیس شہیدوں کی لاشوں کو دیکھا بہت افسوس کیا۔آپ نے ان سب کو لمان اور دیدار کی بشارت دی اور ان پر نماز جنازہ پڑھکر کھانبیل کے حوض کے کنارے بڑا گڑھا کھود کر سب کو ایک ہی جگہ دفن کر دیا اس مدفن کا نام گنج شہیدا ہے۔

اس کے بعد ملک شرف الدین جاگیردار سدراسن سے آئے۔جب جنگ کے ختم ہونے کا حال سنا تو اپنے شریک نہ ہونے پر بہت افسوس کیا۔بندگی میاں نے فرمایا آج کی یہ نعمت ہمارے فقرا کا حصہ تھی تمہارا حصہ کل ہمارے ساتھ ہے اگر آج تم ساتھ ہوتے تو دشمن کہتے کہ فتح صرف امرائے گجرات کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

۱۲/ شوال کو چالیس فقیر شہید ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔(۱) میاں سید یعقوب، داماد قاضی خاں۔(۲) میاں شاہ جی داسچی میاں۔(۳) میاں تاج الدین۔(۴) میاں تاج الدین جالوری۔(۵) میاں حسام الدین پٹنی۔(۶) میاں قطب الدین بن رفیع الدین میاں (۷) میاں کالا بن یوسف میاں۔(۸) میاں پیر محمد بن میاں عطا (۹) میاں پیر محمد ملتانی۔(۱۰) میاں حسام الدین ماژندرانی (۱۱) میاں احمد بن ثمن۔(۱۲) میاں قاسم بن ثمن (۱۳) میاں محمود بنگالی۔(۱۴)

https://theimammehdi.com

میاں محمود مہر تراش ۔(۱۵) میاں خاں کمان گر ۔(۱۶) میاں سلیمان جالوری ۔(۱۷) میاں حاجی سلیمان سندھی ۔(۱۸) میاں بہاالدین ہندوستانی (۱۹) میاں حسن بن میاں بھائی مہاجر ۔(۲۰) میاں بھائی منگوری ۔(۲۱) میاں بڑا بن یوسف (۲۲) میاں شاہ جی سیاہ میاں سدھن ۔(۲۳) میاں سدھن ہندوستانی (۲۴) میاں ابراہیم ہندوستانی ۔(۲۵) میاں یوسف برادر علی میاں ۔(۲۶) میاں بڈھو ۔(۲۷) میاں لاڑ (۲۸) میاں حسن جالوری (۲۹) میاں آدھن (۳۰) میاں چھتہ بلوچ ۔(۳۱) میاں پیرجی جمشید ۔(۳۲) میاں شمس الدین ہندوستانی ۔(۳۳) میاں کمال الدین ہندوستانی ۔(۳۴) میاں علاؤ الدین دمواتی ۔(۳۵) میاں ابراہیم (۳۶) میاں حسن بن فیروز ۔(۳۷) میاں حسن بن علی ۔(۳۸) میاں جمال الدین ہندوستانی ۔(۳۹) میاں ملک جی داسچی ۔(۴۰) میاں عبداللہ ملتانی ۔

گنج شہیدوں کے دفن سے فارغ ہونے کے بعد ملک شرف الدین کے عرض کرنے پر بندگیمیاں سدراسن جانے تیار ہوئے ملک شرف الدین نے اپنے لوگوں کے ذریعہ گاڑیاں منگوائیں اور تمام فقرااور اہل بیت کو سدراسن لے گئے وہاں جاکر کھچڑی پکواکر سب کو کھلائی

عنیل لعین معہ فوج شکست خوردہ قرار پاکر ایک جگہ ٹھہر گیا اور تمام فراری گریہ وزاری میں لگ گئے کہ ہائے ہائے یہ کیاہوا ہم بے سروساماں فقیروں سے شکست کھاکر بھاگ کر آئے ہیں اب ہم بادشاہ کو کیامنہ بتائیں گے بہتر ہے کہ گھروں کو نہ جائیں یہیں زہر کھاکر مرجائیں ۔ پھر انہوں نے اطراف وجوانب سے دوچند آدمی جمع کئے اور ۱۴/ شوال جمعہ کے دن سدراسن پہونچے میاں سید جلال نے بندگی میاں کے پاس خبر لائی کہ ابلجی سنا جارہا ہے کے ظالموں کا لشکر پھر آگیا ہے بندگیمیاںؓ نے فرمایا الحمدللہ الذی صدقنا الوعد جب لشکر نزدیک پہونچا بندگیمیاں نے فرمایا آج ہماری شہادت ہے اور خیال ظاہر کیا کہ آگے بڑھ کر جنگ کریں اس وقت بندگی ملک اللہ داذؓ باوجود کہ آپ کو بہت سے زخم آئے تھے اٹھ بیٹھے کہ میں اس نعمت سے جدا کیسے رہوں بندگیمیاںؓ نے فرمایا زخمیو کی مرہم پٹی دائرہ کی نگہداشت اور ہمارے اہل و عیال کی پرورش تمہارے ذمہ ہے بھائی دادو کچھ فکر نہ کرو تمہارے رکھنے میں خدا کا مقصود

https://theimammehdi.com

ہے اگر تم کو شہادت کا ذوق ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری رحلت بھی ان ہی زخموں سے ہو گی اور آپ کو بہت سی بشارتیں دین اور کمال دلداری سے ان کو دائرہ میں چھوڑ دیا اور ملک شرف الدین کے ترکش لاوں کو دائرہ کے لوگوں کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا اور میاں سید جلال کو سوار کرایا اور خود بھی سوار ہوئے کسی نے کہا میاں سید جلال کو چھوڑ دینا چاہیئے فرمایا میں نے اس فرزند کو خدا کی نذر کر دیا ہے۔ جب فوج ظالم کے مقابل ہوئی تو میاں سید جلال سے فرمایا کہ نور البصر اپنے گھوڑے کو اس فوج میں ڈالدو اور خود آپ بھی بھائیوں کے ساتھ فوج اعدا کے قلب میں گھس پڑے۔ میاں سید جلال نے جو صرف چودہ سال کے تھے نہایت شیرانہ حملہ کیا اور فوج اعدا میں گھس کر وہ ہاتھ بتائے کہ صفیں درہم برہم ہو گئیں۔ سینکڑوں منکر مارے گئے لیکن یہ دشمن بہت زیادہ تھے سب نے گھبرا کر کے میاں سید جلال کو اپنے حلقہ میں لے لیا اور آپ کو پکڑ کر عنیل کے پاس لے گئے۔ اس لعین نے اس فرزند نونہال کو ذبح کر دینے کا حکم دیا ان ظالموں نے میاں سید جلال کے گلے پر چھری پھیر کر آپ کو شہید کر دیا جب بندگیمیاں نے میاں سید جلال کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ وہ کہاں ہیں۔ آپ کو میاں سید جلال کی شہادت کی خبر دی گئی اس خبر کو سن کر بندگیمیاں نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اسمعیل کے بدلے خدا نے قربانی میں دنبہ قبول فرمایا لیکن میرے فرزند کو دست بدست قبول فرمالیا میاں سید جلال کی شہادت کے بعد بندگی ملک حماد فوج میں کود پڑے اور میمنہ و میسرہ کو درہم برہم کر دیا پھر عروس شہادت سے ہم آغوش ہو گئے ان کا گھوڑا دوڑ کر دائرہ میں پہونچا۔ ان کے گھوڑے کا اور بندگی میاںؓ کے گھوڑے کا رنگ ایک تھا عورتوں نے جانا کہ بندگی میاں شہید ہو گئے ہیں۔ مگر بوا منان نے کہا یہ گھوڑا ملک اسمعیل کے باپ کا ہے اس جنگ میں بھی حضرت صدیق ولایت نے تلوار ہاتھ میں لی تھی پھر خدا کے حکم سے اس کو چھوڑ کر نیزہ ہاتھ میں لیا کسی نے کہا آج ہم بہت سے لوگوں کو مار ڈالیں گے۔ ملک گوہر جواب دیا آج ہماری شہادت ہے کیونکہ آج وہ نظران دشمنوں پر نہیں ہے جس سے دشمن بھاگ جاتے تھے۔ آج بندگی میاں کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔ مجاہدین جو سب کے سب بندگیمیاں کو گھیرے ہوئے تھے اتنی دلیری سے فوج پر حملہ آور ہوئے کہ دشمن کی

https://theimammehdi.com

فوج کو بہت دور تک ڈھکیل دیا اور سینکڑوں کو مار ڈالا ۔ فوج یکسو ہو گئی مجاہدین نے گھوڑے باہر لائے پھر دوبارہ گھوڑوں کو دوڑایا اور سینکڑوں اعداد کو مار کر پھینک دیا ۔ عنیل یہ حال دیکھکر نہایت خوفزدہ اور پریشان ہو گیا پھر اس نے اپنی فوج سے کہا کہ سید خوندمیر کے پیچھے سے حملہ کرو تم سامنے سے ان پر حملہ کر نہیں سکتے ۔ پس یہ لوگ بندگی میاں کے پیچھے پہونچے آپ کی پشت مبارک کو گرزو سنان اور دیگر ہتھیاروں سے مار مار کر زخمی کر دیا ۔ حضرت بندگی میاں نے اس حال میں شہادت کا شربت قبضہ قدرت کے ہاتھ سے نوش فرمایا ۔ بندگی میاں سید عطن نے ہر طرف اپنے گھوڑے کو پھیر پھیر کر دشمنوں کو قتل کیا ۔ میاں سید خانجی نے بھی دشمنوں کے بہت سے آدمیوں کو خاک و خون میں ملادیا اور ظالموں کی فوج کو تھس نہیس کر دیا ۔ پھر میاں سید عطن اور میاں سید خانجی دونوں نے یکبار نہایت سخت حملہ کیا یہاں تک کہ کسی کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ ان پر حملہ کرے جب عنیل نے دیکھا یہ نہایت دلیری سے فوج سے معرکہ آور ہیں پوچھا تم کون ہو میاں سید عطن نے کہا میں سید خوندمیر کا چھوٹا بھائی ہوں ۔ عنیل نے ان کو زندہ پکڑنے کی فوج والوں کو ہدایت دی ۔ میاں سید عطن نے کہا کس کی طاقت ہے جو میرے سامنے آئے یہ کہکر میاں سید عطن اور میاں سید خانجی نے پھر اپنے گھوڑے فوج میں ڈال دیئے اور تمام فوج کو آگے پیچھے کر دیا اور میمنہ و میسرہ کو درہم برہم کر دیا لیکن دشمنوں کی کثرت اور ان کی تیراندازی سے دونوں سخت زخمی ہو گئے اس حالت میں بھی دونوں حضرت صدیق ولایتؓ کی لاش مبارک کے پاس پہونچ کر پائے مقدس پر گر پڑے اور اپنی اپنی جان نثار کر دی ۔ بہت سے مجاہدین حضرت صدیق ولایت کے قدموں کے پاس آکر گر کر شہید ہو چکے تھے کوئی بھی بندگیمیاں سے دور شہید نہیں ہوا ۔ اس لئے جو حضرت صدیق ولایتؓ کی شہادت کی خبر سنتا پروانہ وار دیوانہ کی مانند اس شمع خورشید ضیاء پر خود کو فدا کر دیتا آخرالار سب اسی طرح میاں کی لاش مبارک کے اطراف گر گر کر شہید ہو گئے کوئی بھی میاں سے دور شہید نہیں ہوا ۔ اٹھارہ شہیدوں کے سر کے بال میاں کے انگوٹھے سے لپٹے ہوئے تھے پس ایک کے بعد ایک ساٹھ آدمی شہید ہوئے ملک گوہر شہ جنکو کھانبیل کی جنگ میں زخم پہونچ کر ان کے دونوں ہاتھ کہنیوں تک کٹ گئے تھے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر جمدھڑ

https://theimammehdi.com

بند ہوالئے اور گھوڑے پر بیٹھکر لگام اس کی منہ میں پکڑلی اور گھوڑا دشمنوں پر چھوڑا جو دشمن سامنے آجاتا اس کو جمدھڑ کا دہکہ دے کر مار ڈالتے اس طرح بہت سے لوگوں کو دوزخ میں بھیج دیا بالاخر میاں کی لاش مبارک کے پاس پہونچ کر شہید ہوگئے۔ بندگی میاں کے گھوڑے نے بھی جس کا نام اللہ دین تھا جب تک اس کی جان تن میں تھی اپنی ٹھوکروں سے منکروں کو مار ڈالااور بہت سوں کو اپنے دانتوں سے زخمی کر دیا۔ آخرالامراس نے بھی جان دے دی۔

بندگی میاںؒ اور آپ کے جانثاروں کی شہادت کے بعد عینل شہیدوں کو دیکھنے آیا اس کے ساتھ جو لوگ تھے ان میں ہر شخص اپنی تعریف آپ کرنے لگا کہ میں نے اس کو مارا ہے میں نے اس کو مارا ہے۔ عنیل لعین کا بھانجا بھی ساتھ تھا اس نے بندگی میاں کی نعش مبارک کی طرف لپنے پیر سے اشارہ کیا اور کہا کہ یہ سید خوندمیر کی لاش ہے" بندگی ملک حماد جو شہید ہو کر پڑے ہوئے تھے اور تلوار ہاتھ میں تھی اسی وقت اٹھکر تلوار کا ایک ہاتھ اس بھانجے پر ایسا مارا کہ وہ دو تکڑے ہو کر گر پڑا اور مر گیا۔ عنیل کے ساتھ کسی لشکری نے میاں سید خانجی کی لاش کے قریب آکر اس کی بے حرمتی کی اور آپ کے ہاتھ میں جو تلوار تھیں وہ لینی چاہی میاں سید خانجی نے اٹھ کر ایک ایسا ہاتھ مارا کہ وہ دو تکڑے ہو کر گر کر مر گیا۔ عنیل کی فوج کے سب لوگ حیرت میں آگئے اور کہنے لگے مردے بھی اٹھکر مار رہے ہیں۔ کئی آدمی ان میں سے یہ دیکھکر مصدق ہوگئے پھر لشکریوں کے کہنے پر سات شہیدوں کے سران کے تن سے جدا کئے گئے (۱) بندگی میاں سید خوندمیر۔ (۲) سید جلال۔ (۳) سید عطن۔ (۴) میاں سید خانجی۔ (۵) میاں ملک حماد۔ (۶) ملک شرف الدین۔ (۷) ملک میانجی۔ ان سروں کو ایک ٹوکرے میں رکھدیا گیا لیکن بندگی میاں کا سر کسی سے نہیں اٹھا بہت کوشش کی گئی کسی نے کہا کہ ان کے خلیفہ (ملک الہداد) کو دائرہ سے بلانا چاہیئے۔ پس حضرت خلیفہ گروہ کو دائرہ سے بلایا گیا وہ آئے بندگی میاں کے سر نے ملک اللہ دار کو دیکھ کر تبسم کی جس کو سب خاص و عام نے دیکھا پھر آپ نے بندگی میاں کا سر مبارک اٹھا کر اس کو بوسہ دیا اور ٹوکرے میں حو سر تھے ان کے اوپر رکھدیا۔ عنیل ان سروں کو لے کر روانہ ہوا ظالموں کی فوج کی واپسی کے بعد بندگی ملک اللہ داد میدان میں آئے اور تمام نعش ہائے مبارک کو اٹھا کر سدراسن کے تالاب کے کنارے

https://theimammehdi.com

چالیس پر تن نعشوں کو دفن کر دیا اور ایک ہی قبر میں سب کو رکھدیا۔ بندگیمیاںؓ کے جسد مبارک کی قبر علحدہ بنی ۔ تدفین کے بعد بی بی عائیشہؓ بندگی میاںؓ کی اہلیہ محترمہ نے حلیم یا کھچڑا پکا کر تمام اہل دائرہ کو کھلایا۔ عنیل لعین سروں کو لے کر شام کے وقت پٹن پہونچا۔ یہاں عصر کے وقت ٹوکرے میں سے ایک سر نے نکل کر اذاں دی اور سب سر ٹوکرے سے باہر آئے اور بندگی میاں کے سر نے نماز پڑھائی اس طرح ان شہیدوں کے سروں نے بندگیمیاںؓ کی اقتداء میں عصر، مغرب، عشاء کی تین نمازیں پڑھیں یہ کرامت دیکھکر بھی بعض لوگوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کرلی سروں کی ان کرامتوں کو یکھکر عنیل کو فکر ہوئی کہ اگر ایسی کوئی کرامت بادشاہ کے حضور واقع ہو تو وہ مجھے ملامت کرے گا اس لئے اس نے ان سروں سے پوست علحدہ کرا کر استخواں الگ کر دئے اور پوست میں گھانس بھر دی ۔ ملک شرف الدین اور میاں سید خانجی کے سر علحدہ واپس لائے ۔ ملک شرف الدین کے تن کو سدراسن سے لاکر جسد اور سر کو ملا کر بجوڑی والوں کے قبرستان میں دفن کر دیئے ۔ سروں کے پوست میں گھانس بھر کر ان کو چاپانیر لایا گیا اور مظفر بے ظفر کے سامنے دو سر پیش کئے گئے پھر ان کو ایک مصدق کے باغ میں شاہ راجو بن شاہ قطب عالم کے روضہ کے قریب دفن کر دیا گیا اس طرح بندگی میاں کا مدفن تین جگہ بنا۔ سدراسن پٹن اور چاپانیر اور حسب فرمان مہدیؑ سر جدا تن جدا اور پوست جدا ہوا ۔ اور امام علیہ السلام کی پیشین گوئی پوری ہوئی اور بندگی میاں کی اس شہادت پر حجت مہدی ختم ہوئی ۔ اس لئے حضرت بندگی میاںؓ کو تمام حجت مہدی کہتے ہیں ۔ اور یہ جنگ ، جنگ بدر ولایت کے نام سے مشہور ہے ۔ دنیا کی کسی تاریخ میں اس جنگ کی نظیر نہیں ملتی۔

حضرت بندگی میاںؓ بدل ذات مہدیؑ کی حیثیت سے شہید ہونے کی وجہ یہ شہادت مخصوصہ کہلاتی ہے چنانچہ بندگی میاں سید میرانجیؓ قاتلوا و قتلوا کو صفت مخصوصہ کہلا کرتے تھے

جنگ سدراسن (۱۴/ شوال ۹۳۰ھ م ۱۵/ اگست ۱۵۲۴ء) میں بندگی میاں کے ساتھ جو اصحاب شہید ہوئے ہیں ان کی فہرست یہ ہے ۔

https://theimammehdi.com

(۱) حضرت سید الشہدا حامل بار امانت بندگیمیاں سید خوند میر صدیق ولایتؓ خاتم ججت مہدیؑ (۲) میاں سید جلال (۳) میاں سید عطن (۴) میاں ملک حماد (۵) میاں سید خانجی (۶) میاں ملک جی مہری (۷) میاں ملک اسمعیل (۸) ملک یعقوب (۹) ملک گوہر شہ پولادی (۱۰) میاں ملک شرف الدین (۱۱) بندگی ملک میاں جی بیانوی (۱۲) میاں ابراہیم خاں بن سکندر خاں ۔ (۱۳) میاں ملک میراں جی بن بندگی ملک بخن (۱۴) میاں سید جلال داپچی ۔(۱۵) میاں اسمعیل داپچی ۔(۱۶) میاں سید شہاب الدین (۱۷) میاں رحمت اللہ (۱۸) میاں ملک بخن ساکن سارسا ۔ (۱۹) میاں محمود شاہ ساکن پارسا ۔(۲۰) میاں چاند سانچوری ۔(۲۱) میاں یوسف بن میاں احمد ۔ (۲۲) بندگی میاں یوسف (۲۳) میاں سلطان شاہ جالوری ۔(۲۴) فیروز شاہ بن حمزہ جالوری ۔ (۲۵) میاں معین الدین ۔(۲۶) میاں نظام الدین (۲۷) میاں تاج الدین (۲۸) میاں عمر (۲۹) میاں جلال بن مجھن (۳۰) میاں شمس الدین (۳۱) میاں حاجی (۳۲) میاں عبداللہ سندھی (۳۳) میاں میاں خان (۳۴) میاں کبیر محمد کھجاتی ۔(۳۵) میاں شیخ حمید بن میاں قاضی خاں ۔(۳۶) میاں سندھو ساکن پٹن ۔(۳۷) میاں علی آخوند ۔(۳۸) میاں قاسم ۔(۳۹) میاں احمد شہ سرکھچی (۴۰) میاں سدی بلال ۔(۴۱) سدی یاقوت ۔(۴۲) میاں عالم خراسانی ۔(۴۳) میاں حاجی محمد خراسانی ۔(۴۴) ابوالخیر ملتانی ۔(۴۵) میاں اسحاق ۔(۴۶) میاں زین العابدین ۔(۴۷) میاں علاؤالدین بن میاں خاں ۔(۴۸) میاں بخشو ۔(۴۹) میاں بخشو بن میاں بڑا (۵۰) میاں ابراہیم (۵۱) میاں پیرجی برجا ۔(۵۲) میاں نظام محمد ۔(۵۳) میاں شیخ جی کھنباتی برادر کبیر محمد (۵۴) میاں مجھن ۔(۵۵) میاں میراں پٹنی

غازیاں بدر ولایت کی فہرست یہ ہے

(۱) بندگی ملک اللہ دار خلیفہ گروہ ۔(۲) بندگیمیاں سید شہاب الدین شہاب الحق ۔(۳) میاں سید محمود خاتم المرشدؓ ۔(۴) میاں سید احمد ۔(۵) میاں سید عبدالقادر ۔(۶) میاں سید شریف تشریف حق (۷) میاں سید خدابخش (۸) میاں سید حسین بن میاں سید عطن (۹) میاں سید حسن (۱۰) بندگی ملک پیر محمد ۔(۱۱) ملک اسماعیل ۔(۱۲) ملک یوسف ۔(۱۳) ملک سلیمان بن ملک حماد ۔(۱۴) میاں سید عبداللہ بن ملک خانجی ۔(۱۵) میاں سید عمر ۔(۱۶) ملک بڑا ۔(۱۷) ملک

https://theimammehdi.com

احمد ۔(۱۸) میاں علم شاہ جالوری (۱۹) ابراہیم ولد شیخن ۔(۲۰) قاضی شہ تاج ۔(۲۱) میاں ولی بن یوسف یوسف (مصنف انصاف نامہ) ۔(۲۲) میاں حبیب بدری ۔(۲۳) میاں اسماعیل بن منگن (۲۴) میاں عبدالمومن ۔(۲۵) میاں نظام الدین (۲۶) چاند دکھنی ۔(بندگیمیاں نے اپنے کم سن فرزندوں اور بھتیجوں کا نام بھی فہرست غازیاں میں داخل کیا تھا تاکہ وہ بھی حسنہ جنگ سے بہرہ ور ہوں ۔

بندگی میاں کی شہادت کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کے جن جن اصحاب نے حضرت بندگی میاں کی تیاری جنگ دیکھ کر آپ کی مخالفت کی تھی وہ سب رجوع لائے جیسے بندگی میاں شاہ نعمتؓ بندگی ملک جی مہاجرؓ وغیرہ رضی اللہ عنہم ۔

حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کو آپ کی پہلی بیوی بی بی عائشہؓ سے چھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہوئیں ۔

(۱) میاں سید جلالؓ ۔(۲) میاں سید شہاب الدین شہاب الحق ۔(۳) میاں سید عبدالقادر عرف سید قادن ۔(۴) میاں سید شریف اللہ ۔(۵) میاں سید خدابخش ۔(۶) میاں سید احمد لڑکیوں میں (۱) بوافاطمہ ملک جی مہریؓ کو دیئے ۔(۲) امت العزیز میاس سید حسین بن میاں سید عطنؓ کو دیئے ۔(۳) بوابدر، ملک اسمعیل بن ملک حمادؓ کو دیئے ۔(۴) بواخونزا، ملک اسمعیل کا کریجی کو دیئے ۔(۵) بوارا جے رقیہ، بندگی میاں شاہ یعقوب حسن ولایتؓ کو دیئے ۔

اور بی بی فاطمہ خاتون ولایت (بنت حضرت مہدی علیہ السلام) سے دو فرزند ہوئے ایک بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدؓ حسین ولایت اور دوسرے میاں سید اشرف جو بچپن میں فوت ہوگئے ۔

https://theimammehdi.com

دوسرا باب

حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایتؓ کی اولاد

بندگی میاں سید جلالؒ بندگی میاں سید جلالؒ بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایتؓ کے بڑے فرزند ہیں حضرت بندگی میاں نے ان کو بہت لاڑ پیار سے پالا اور نام خدا پر نذر کر دیا۔ آپ کی تاریخ ولادت ۹۱۶ھ ہے اور بہ عمر ۱۴ سال سدراسن میں ۹۳۰ھ میں شہید ہوگئے، ان کی شہادت کی خبر سن کر بندگی میاں نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا جس طرح میرے فرزند کی گردن پر چھری پھری ہے مظفر کی اولاد پر چھری پھرے گی،

چنانچہ مظفر کا بیٹا سکندر شاہ عماد الملک خوش قدم کے ہاتھ سے مارا گیا، سلطان محمود شاہ دوم نے بہادر شاہ کے خوف سے خودکشی کرلی بہادر شاہ کو پرتگیزوں نے فریب سے قتل کر کے اس کی لاش سمندر میں پھینک دی سلطان محمد شاہ سوم قتل کیا گیا سلطان محمود شاہ سوم کو اس کے ملازم نے مار ڈالا احمد شاہ دوم مارا گیا مظفر شاہ کو اکبر بادشاہ نے قید کر دیا تھا بالآخر خودکشی کر کے مرگیا۔ اس کے بعد ملک گجرات سلطنت دہلی سے ملحق ہوگیا۔

بندگی میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ آپ ۹۲۰ھ میں تولد ہوئے ہیں۔ اور اس نور بصر پر حضرت بندگیمیاں کی بہت شفقت رہی ہے ایک دن ابراہیم شیخانے بندگی میاں سے کہا آپ نے میاں سید جلال کو شہیدوں میں گنا ہے کیا یہ (حضرت شہاب الحق کی طرف دیکھ کر) فرزند جانشین ہوں گے بندگی میاں نے فرمایا ہاں اے ابراہیم یہ فرزند شہنشاہ ہوگا اور مرشد مرشداں ہوگا، آپ کی شہادت کے وقت ۱۱ سال کے تھے اور حضرت بندگی ملک الہ داد خلیفہ گروہؓ کی خدمت میں ۱۴ سال رہے اور فیض کمال حاصل کیا بندگی ملک الہ دادؓ نے اپنے وقت آخر فرمایا چھابوجی نے ہم کو بہت راحت پہونچائی ہے حضرت خلیفہ گروہؓ کی حضرت شہاب الحق نے بہت خدمت کی ہے حضرت خلیفہ گروہ نے آپ کو بہت سی بشارتیں دی ہیں اور فرمایا

https://theimammehdi.com

مجھے خوشحال کیا ہے حضرت خلیفہ گروہ نے آپ کی شادی بی بی مانجے سے کر دی بندگی میاں ملک الہ داد کے حضور میں حضرت شہاب الحق ۲۵ سال کے تھے۔

بندگی ملک الہداد کے اٹھارہ خلفاو چشم سر سے اللہ کو دیکھنے والے تھے یہ سب حضرت خلیفہ گروہؓ کے بعد حضرت شہاب الحقؒ نے بندگی ملک پیر محمدؓ فرزند حضرت خلیفہ گروہؓ سے سویت لی ہے اور بندگی میاںؒ کے سب فرزند بندگی ملک پیر محمدؓ کے پاس ہی رہے مگر میاں سید حسن بن بندگی میاں سید عطنؒ علحدہ موضع بھندیلی ۔۔ میں دائرہ باندھ کر رہے یہ موضع کپڑونج کے قریب تھا وہاں میاں سید حسن ایک دن بیمار ہو گئے، حضرت شہاب الحقؒ بیمار پرسی کے لئے گئے۔ انہوں نے اپنا دائرہ حضرت خلیفہ گروہؓ کے حوالے کر کے محمودی سکوں کی تھیلیاں جو علم خاں دساڑیہ کی طرف سے آئی تھیں آپ کو دے کر سویت کرنے کہا، حضرت شہاب الحقؒ نے بہت بہت غصہ کیا کہ بندگی ملک پیر محمد کو رنج ہوگا مگر بڑے اصرار سے آپ کو سویت دینے پر راضی کر لیا جب آپ نے سویت دی تو باہر نکل کر کہا کہ میاں سید شہاب الدینؒ سویت کر رہے ہیں۔ جو بندگی میاں کا ہے وہ آکر سویت لے دائرہ میں جو لوگ تھے ان سب نے آکر سویت لی سویت کے بعد بیان قرآن بھی فرمایا اس کی اطلاع پر بندگی ملک الہ دادؓ کی اجماع کے پورے لوگ آگئے اور سب نے سویت لی بندگی ملک پیر محمدؓ نے آزردہ خاطر ہو گئے اور کہا میں نے پہلے ہی چھا باجی کو بیان قرآن کرنے کہا تھا نہیں کئے اب کیا ہے؟ اس کے بعد ملک پیر محمد جالور چلے گئے وہیں سکونیت اختیار کی حضرت شہاب الحق کے دائرہ میں جو اٹھار سو فقیر تھے ان میں اٹھارہ آدمی چشم سر سے خدا کو دیکھنے والے تھے جو حضرت خلیفہ گروہ کی خدمت سے بھی فیض یاب ہو گئے تھے۔ ان میں بندگی میاںؒ کے چھ فرزند میاں سید حسین میاں سید حسن میاں سید خانجی کے تین فرزند ملک پیر محمد ملک احمد ملک یوسف، ملک سلیمان ملک احمد قفنتاج میاں علی شیر اور میاں عجب شیر تھے موضع بھنڈلی پور میں سخت فاقہ کشی کا سامنا رہا عظمت خاں جاگیردار کے ملازم جو مصدق تھے انہوں نے حضرت شہاب الحق کا دائرہ موضع سیتھ میں بنوایا موضع سیت میں دہولقہ کی رعایا حاکموں کے ظلم و ستم سے بھاگ کر آئی وہاں کے حاکم ان کو لے جانے پانچ سو سواروں کے ساتھ آئے اور ان کو طلب کیا حضرت

https://theimammehdi.com

شہاب الحقؒ نے فرمایا ان کو سمجھا کر لے جاؤ۔ مگر انہوں نے نہیں مانا اور ظلم و زیادتی شروع کی جس کی وجہ سے جنگ واقع ہوئی جنگ میں بہت سے ظالم مارے گئے اور صلح کی درخواست کی میاں سید اسحاق میاں سید خانجی میاں سید حسن بن میاں سید عطنؒ اس جنگ میں شہید ہوئے پھر سواروں نے صلح کی درخواست کر کے حضرت خاتم المرشدؒ کا قول دینے پر دائرہ میں آیر اپنی رعایا کو سمجھا کر لے گئے اس کے بعد حضرت شہاب الحق نے موضع سنتیہ چھوڑ کر موضع کھانبیل میں آکر اپنا دائرہ باندھا موضع سنتیہ میں آپ کا قیام تیرہ سال رہا۔ ایک دن حضرت شہاب الحق اہل و عیال کو کھانبیل میں چھوڑ کر جالور گئے اور بندگی میاں ملک پیر محمدؒ نے فرمایا آپ کی محبت میں رہنے آیا ہوں فرمایا یہ کیسا طریقہ ہے اہل و عیال کو نہیں لائے بعد میں لاتا ہوں پھر اہل و عیال کو لالینے چند روز کے بعد اجازت طلب کی مگر پیر محمدؒ نے فرمایا جاؤ مگر شرط یہ ہے کہ جو کوئی ہم میں سبقت کرے وہی اس کے پاس رہے اس کے بعد حضرت شہاب الحق کو رخصت کیا پھر اپنے فرزند ملک عبدالفتح کو دائرہ دے کر حکم ارشاد دیا اور بیان قرآن کرایا اور خود کھانبیل کی طرف روانہ ہوگئے یہاں حضرت شہاب الحق گاڑیاں تیار کرا کر اپنے اہل و عیال کو لے کر نکل رہے تھے کہ ملک پیر محمد پہونچ گئے حضرت شہاب الحق ان کو دیکھ کر ٹھہر گئے پوچھا حضرت کدھر تشریف لائے ہیں فرمایا میں نے شرط کی تھی کہ میں چوں کہ پہلے آگیا ہوں اس لیے تمہاری صحبت میں ہونگا حضرت شہاب الحق دائرہ میں واپس آگئے۔

ایک روز حضرت بندگی ملک پیر محمد اور بندگی میاں سید تشریف اللہ دائرہ کھانبیل سے ایک جماعت کے ساتھ نکل کر بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کے دائرہ عالیہ واقع بڈھاسن (علاقہ کڑی) تشریف لائے اور حضرت حسن ولایتؒ سے ملاقات کی اور کچھ دیر دیدار کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ آخر یہ بات قرار پائی کہ چلو کھانبیل وہاں چھابوجی اور سیدنجی کیا کہتے ہیں پھر وہاں سے آئی ہوئی جماعت اور بندگی میاں شاہ یعقوبؒ روانہ ہو کر رات کو موضع تنجانہ (بڑودہ) میں قیام کیا اور سودے کے لئے چند فقیروں کو گاؤں بھیجا دوکان دار نے کہا یہاں دیجاموریکی جانب سے سداورت قائم ہے۔ جو مسافر آتا ہے اس کو آٹا، دال، گھی، چاول، نمک وغیرہ مفت دیا جاتا ہے فقیروں نے کہا ہم مفت نہیں لیتے دوکاندار نے اس خیال سے پیسے لینے

https://theimammehdi.com

سے انکار کیا اگر وہ بجاموری کو معلوم ہو جائے تو مجھ پر خفا ہو گا فقیر کچھ لئے بغیر اپنے مقام پر چلے گئے فقیروں کے چلے جانے کے بعد دوکان دار کو اس بات کی وہشت ہوئی کہ وہ بجاموری کو اگر معلوم ہو گیا فقیر رات بھر بھوکے رہے تو مجھے خدمت سے علحدہ کر دے گا اس لیے وہ جلدی جلدی وہ بجاموری کے پاس گیا اور فقیروں کے سداورت نہ لینے کیے کیفیت بیان کی بجاموری کو حیرت ہوئی کہ سالہا سال سے میری سداورت جاری ہے لیکن اس وقت کوئی ایسا شخص نہیں آیا جس نے مفت سیدھا لینے سے انکار کیا ہو۔ دیکھو تو سہی یہ کون لوگ ہیں اور کس رنگ میں ہیں۔ وہ بجاموری گھوڑے پر سوار ہو کر بندگان خدا کی خدمت میں آیا۔ دیر تک مذہبی مباحثہ کرتا رہا اثنا بحث میں بندگی میاں عبدالملک سجاوندی سے کہنے لگا اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کے فقیروں کے بدن پر پھٹے پرانے اور موٹے جھوٹے کپڑے ہیں، اور آپ کے جسم پر عمدہ لباس ہے آپ نے فرمایا فقیر علی العموم دائرہ میں ہی رہتے ہیں۔ ان کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی اس لئے ان کے لیے ایسا ویسا لباس کافی ہے اور ہم کو اشاعت مذہب اور ثبوت مہدیؑ کے لئے علماء اور امراء کی مجلس میں جانا پڑتا ہے اس لئے ایک جوڑا اچھا رکھتے ہیں **انما الاعمال بالنیات** (عمل کا انحصار نیت پر ہے) وہ بجاموری حضرت کی باتوں سے بہت خوش ہوا۔ وہ بجاموری قوم کا راجپوت تھا شوق مذہب میں تارک الدنیا ہو گیا تھا۔ اس نے دریافت کیا آپ لوگ یہاں سے کہاں جائیں گے حضرت نے فرمایا ہم سب کھانبیل جائیں گے وہ بجاموری نے کہا آپ لوگ کھانبیل جائیں تو میری طرف سے چھابوجی اور سید نجی کو سلام کہنا وہ مہاتما اور بڑے لوگ ہیں۔ حضرت نے پوچھا تم کو کیسے معلوم ہوا کہا مجھ کو چوتھے آسمان تک سیر حاصل ہے سیر میں چھابوجی کو دیکھتا ہوں وہ بڑی مسرت کے ساتھ آسمانوں کی سیر کر لیتے ہیں اور ادہر ادہر ملتفت نہیں ہوتے ان سے یہ بھی عرض کرنا کہ سیر کے وقت اس ناچیز کو اپنے پیچھے پیچھے رکھیں کھانبیل جا کر حضرت نے اس کا یہ پیغام چھابوجیؒ کو پہونچایا آپ نے فرمایا فتنہ خدا ہے اتنا نزدیک ہوتے ہوئے بھی یہاں آتا نہیں اور تحقیق دین کرتا نہیں۔ کشف و کرامت کا شایق اور بندہ شہرت ہے یہ سب بزرگ جب کھانبیل پہونچ کر حضرت شہاب الحق سے ملے تو حضرت بندگی میاں شاہ یعقوب نے فرمایا چھابوجی بعض بھائی کچھ کچھ کہتے ہیں لیکن بندہ کے دل کو تسکین

https://theimammehdi.com

نہیں ہوتی اگر تم کہو گے تو میرے کانوں کو ٹھنڈک ہو گی حضرت شہاب الحق نے بہت معافی مانگی اور نیستی سے کہا خواجہ زادے لوہاروں کو سوئی بیچنا کیا وقعت رکھتا ہے ۔ حضرت شاہ یعقوبؒ نے فرمایا اس مرتبہ میں جو آیا ہوں محض اسی مطلب سے کہ تمہاری زبان سے کچھ سنوں کوئی عذر مت کرو ۔اس کے بعد حضرت شہاب الحق نے اپنا حال اس طرح ظاہر کیا اور فرمایا "جب تک لوگوں کے مجمع میں رہتا ہوں اور دنیا کی لذتوں سے کچھ کھارا میٹھا بھی زبان سے معلوم ہوتا ہے لیکن جب چادر اپنے سر پر کھینچ لیتا ہوں تو عرش سے فرش تک کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی یہ سن کر حضرت شاہ یعقوبؒ بہت خوش ہوئے اور اپنا ہاتھ حضرت شہاب الحق کے قدموں کی طرف دراز کر کے فرمایا الحمد للہ ایسے برادر ہمارے درمیان ہیں خدائے تعالیٰ ان کو سلامت رکھے شہاب الحق نے بھی حضرت شاہ یعقوبؒ کی قدمبوسی کی ۔

حضرت شہاب الحق کی غذا اتنی کم تھی کہ کبھی دس لقمہ سے گیارہواں لقمہ نہیں کھایا اور کبھی ناخن گھی سے تر نہیں کئے ۔ایک دن آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ اپنے قدم صف پر رکھ کر کھینچ لیا اور فرمایا آج کچھ رخصتی عمل ہوا ہے معلوم ہوا کسی برادر نے تیل بقال سے ادھار لیا لیکن قیمت مقرر نہیں کی حضرت نے اس کی قیمت مقرر کرا کر نماز پڑھی ۔

ایک دن آپ نے تکبیر تحریمہ کہتے میں تھوڑی دیر کی پھر چند دفعہ آپ نے مکرر تکبیر کہی نماز کے بعد کسی ے عرض کیا میاں جی کیا سبب تھا کہ آج آپ نے ایسا کیا تو فرمایا بندہ سوائے اپنے پرور دگار کو دیکھے کے سجدہ نہیں کرتا ۔اب تجلی میں کچھ تاخیر تھی اس لئے تکبیر میں تاخیر ہوئی " ایک دن آپ کے دائرہ کے باہر کچھ بھانڈ آکر ٹھہرے وہ کسی راجا کے پاس جاکر اس کو اپنے کرتب بتانے کے لئے کھیل رہے تھے آپ دائرہ کے پھاٹک کے پاس پہونچ کر کھڑے ہو کر ان کا کھیل دیکھنے لگے ان کے باہمی مذاق کو دیکھ کر آپ کو ہنسی آگئی خدا کا فرمان ہوا تو ان کا کھیل دیکھ کر ہنس دیا ہے ہم نے اس جماعت کو بخش دیا اور ان کو ایمان عطا کیا خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ لوگ دوسرے دن بعد تفحص کہ یہاں کون رہتے ہیں دائرہ میں آئے اور مسلمان ہو کر بعد تصدیق مہدی حضرت شہاب الحق کی بیعت کر کے ترک دنیا کر دیا اور دائرہ میں رہ گئے اور خدا کے فضل سے ان کو ایمان حاصل ہوا ۔ایک دن آپ کے دائرہ کی دو باندیاں لکڑیاں لانے

https://theimammehdi.com

جنگل میں گئیں لکڑیوں کے گھٹے بنا کر ایک درخت کے نیچے جہاں سے دو راستے جاتے تھے بیٹھ کر باتیں کرنے لگیں اور ایک سوار کہیں جاتے ہوئے آکر دو راستے دیکھ کر راستہ دریافت کرنے ٹھہر گیا اور ان باندیوں کی گفتگو سننے لگا ایک باندی نے دوسری سے کہا بہن بارہ سال سے میری تہجد قضا نہیں ہوئی یہ سن کر سپاہی بہت متاثر ہوا ختم گفتگو پر آگے بڑھ کر پوچھا یہ راستہ کہاں جاتا ہے۔ باندیوں میں سے ایک نے کہا کہ ہم کو نہیں معلوم ہم کو ہمارے مرشد نے صرف دو راستے بتائے ہیں **فریق ، فی الجنة و فریق فی السعیر** (ایک فریق جنت میں جائے گا اور ایک فریق دوزخ میں) یہ سن کر اس سپاہی کے دل میں دنیا سے نفرت ہو گئی اس نے دل میں کہا جب عورتوں کا یہ حال ہے تو مرد کیسے ہوں گے وہ ان باندیوں کے ساتھ دائرہ میں آکر مصدق ہوا اور ترک دنیا کر کے دائرہ کی زندگی کو اختیار کر لی۔

ایک دن حضرت شہاب الحق زوال کے وقت ایک درخست کے نیچے اترے بندگی میاں ملک پیر محمدؒ بھی وہیں پہونچ کر اپنی چادر بچھا کر لیٹ گئے اور فرمایا ہوا میاں پیرو جی تمہارا بچھانا حضرت شہاب الحق یہ سن کر ہیلی کے پردے سے اپنا چہرہ باہر کیا اور فرمایا پیرو بھائی یہ کیسا بستر ہے اگر کسی کو اس کی دربانی میسر ہو تو اس کا کام تمام ہوتا ہے۔ یہ سن کر بندگی ملک پیر محمد اٹھ بیٹھے اور فرمایا چھابو جی تم دوسروں کے اسرار ظاہر کرتے ہو اپنے احوال کس لئے نہیں کہتے یہ سن کر حضرت شہاب الحق خاموش رہے پھر حضرت بندگی ملک پیر محمدؒ نے فرمایا اچھی بات ہے تم اپنا حال تو نہیں کہتے ایک بار تو حضرت سید نجی کا حال تو کہو۔ حضرت شہاب الحق نے فرمایا۔ سید نجی کا حال کیا پوچھتے ہو۔ جس وقت وہ چار سال کے تھے چوتھے آسمان تک اس طرح آتے اور جاتے تھے جیسے کوئی شخص گھر سے صحن میں آمد و رفت رکھتا ہے۔ ملک پیر محمدؒ نے پوچھا تم نے ان کا یہ حال خود دیکھا ہے یا نہیں حضرت شہاب الحقؒ نے فرمایا پیرو بھائی تم نے مجھے بہت دھوکہ دیا جو ایسا سوال کیا۔

حضرت شہاب الحق کے دائرہ میں فقیروں کے بچے غلیل سے شکار مارتے تھے بندگی عبد الملک عالم باللہ نے یہ سن کر کہلوایا کہ غلیل پکڑنا منع ہے حضرت شہاب الحق نے کہلوایا میں کس کو منع کروں اٹھارہ سو فقیر دائرہ میں ہیں " ایک وقت عالم باللہؒ حضرت شہاب الحق کے

https://theimammehdi.com

دائرہ میں تشریف لائے اس وقت بعض فقیروں کے بچوں کے ہاتھوں میں غلیل دیکھ کر فرمایا چھابوجی غلیل پکڑنا منع ہے حضرت شہاب الحق نے فرمایا اٹھار سو آدمی بندہ کے دائرہ میں ہیں ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر کردو۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شہاب الحقؒ نے فرمایا بندہ کو آخری زمانے کے مرشدین دکھائے گئے ہیں کہ آگ کے کھمبوں سے بندھے ہوئے ہیں اور آگ کی قینچیوں سے ان کی زبانیں کتری جارہی ہیں۔اس لئے کہ دنیا میں دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور خود نہ کرتے تھے" حضرت شہاب الحق یہ فرماتے تھے کہ صحبت کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ پانچ چھ مہینے میں تمام ہوجائیں۔ شرط محبت اور خدمت مرشد طالب کے دم آخر تک مطلوب کے ساتھ ہے۔

حضرت شہاب الحق کا دائرہ کھانبیل میں بارہ سال رہا شیر خان جو پٹن کا صوبہ دار اور بارہ ہزار سواروں کا سردار تھا۔(پٹن کھانبیل سے بارہ کوس ہے) وہ حضرت کا مرید تھا لیکن حضرت کے دائرہ کے کسی فقیر نے بھی کبھی اس کا نام نہیں لیا

حضرت شہاب الحقؒ کا دائرہ کھانبیل میں اور حضرت بندگی میاں بھائی مہاجر کا دائرہ دساڑہ میں تھا جو کھانبیل سے بارہ کوس دور ہے حضرت شہاب الحق سال میں دو مرتبہ کھانبیل سے دساڑہ جاتے تھے اور حضرت بھائی مہاجر سے ملاقات کرتے ۔ حضرت بندگی میاں بھائی مہاجرؒ نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر کے کہنے پر ان کو بچپن میں علم سکھایا ہے بعض لوگ حضرت شہاب الحق کو حضرت بندگیمیاں بھائی مہاجرؒ کا تربیت جانتے ہیں۔

ایک روز حضرت شہاب الحق جماعت سے نماز پڑھ رہے تھے ایک سانپ آیا ایک بھائی نے یہ خیال کر کے کہ سانپ کو نماز میں مارنا جائز ہے اس کو مار کر کاٹی پر ڈال دیا اس کے بعد دو بوڑھی عورتیں قاتل سانپ کی ماں کے پاس آکر کہنے لگیں تمہارے بیٹے نے ہمارے لڑکے کو مار دیا ہے اس نے جس سانپ کو مارا ہے وہ ہمارا بیٹا ہے اور جن ہے، بیان قرآن سننے آیا تھا۔اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ہم اس کو ذلیل و خوار کرتے مگر تم لوگ مہدی علیہ السلام کے مصدق ہیں۔اس لئے ہم مجبور ہیں جب حضرت شہاب الحق کو یہ بات معلوم ہوئی فرمایا سچ ہے کہ کوئی شخص بغیر تحقیق کے سانپ کو نہ مارے

https://theimammehdi.com

حضرت شہاب الحقؓ کو منکران مہدیؑ سے بہت نفرت تھی جس سے سنتے فلاں منکر بہت سخت ہے اور وہ ملا ہے اور مہدویوں سے بہت حسد رکھتا ہے اور ان کا دشمن ہے تو دائرہ کے بھائیوں کو بھیج کر اس کو جان سے مروا ڈالتے اور ملا اپنی محافظت میں رہتا بھائیوں کو حکم تھا کہ اس کی تلاش میں رہو۔جب ملے مار ڈالو بھائی ایسے ملاؤں کی تلاش میں چار چار چھ چھ مہینے تک ٹہریں رہتے حضرت ان کے کھانے کے لئے دائرہ سے بھجواتے۔جو بھجواتے وہی وہ لوگ کھالیتے اس طرح آپ نے بہت سے منکران مہدی کو سزادی ہے اور منکران کی طاقت نہیں تھی کہ وہ مہدویوں سے بحث و حجت کریں حضرت کی ہیبت و صولت ان پر غالب تھی۔

شہر احمد آباد میں ایک ملا واجب القتل تھا حضرت نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا بھائی اس کی تلاش میں چار مہینے شہر احمد آباد میں رہے ایک روز وہ قابو میں آگیا مگر جان کے خوف سے بھاگ کر بندگی میاں لاڑشہؓ کے گھر میں گھس گیا بھائیوں نے وہاں پہونچ کر ان کو مار ڈالا جس سے بندگی میاں لاڑشہؓ کو بہت رنج ہوا ہر وقت فرماتے کہ بندگی میاں کے فرزند کراسیہ کے جیسا کلمہ گویوں کو مار رہے ہیں۔ایک دن حضرت شاہ نظامؓ کی بہرہ عام کے روز اکثر صحابہ و تابعین جمع ہوئے تھے بندگی میاں شاہ نظامؓ کے دائرہ انوندرہ میں یہ اجتماع ہوا تھا اور اس قدر مصدق جمع ہوئے تھے کہ ہر روز تیرہ گائیں ذبح کی جاتی تھیں گرمی کے دن تھے نماز کے لئے صفیں بچھائی گئیں تھیں بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشد جماعت خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے سب لوگ بندگی میاں لاڑشہؓ کی طرف بیان قرآن سننے متوجہ تھے بندگی میاں لاڑشہ نے کہا کہ بندگی میاں سید خوندمیر کے فرزند کراسیہ کے جیسا کلمہ گویوں کو مار رہے ہیں وہ کہاں سے ہے خدا یا رسول کا حکم ہے یا میراں علیہ السلام کا فرمان ہے اور حضرت شہاب الحق کی جانب دیکھا مگر وہ خاموش رہے پھر میاں لاڑشہ نے فرمایا مجھے جواب دو حضرت سیدنجی خاتم المرشد جماعت خانہ سے اٹھ کر حضرت شہاب الحق کے نزدیک آکر بیٹھ گئے، بندگیمیاں لاڑشہ نے دیکھ کر فرمایا اب ہمارا شہرادہ آیا ہے جواب دے گا۔ حضرت سیدنجی خاتم المرشد نے کہا ہم منکروں کو آیت قرآن کی رو سے قتل کر رہے ہیں۔ بندگی میاں لاڑشہ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے حضرت سیدنجی نے یہ آیت پڑھی **وان طائفتن من المومنين اقتلو فا**

https://theimammehdi.com

صلحوا بینہما فان بغت احدہما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفی ءالیٰ امر الله بندگی میاں شاہ عبدالرحمن نے اذان کا اشارہ کیا لیکن حضرت سید نجی نے روک دیا کہ میرا جواب دو، بندگی میاں شاہ عبدالرحمن نے خود اٹھ کر اذان دے دی نماز کے بعد حضرت بندگی عبدالملک سجاوندی نے حضرت سید نجی خاتم المرشدؓ کی قدم بوسی کی اور کہا جب آپ نے قرآن کا نام لیا میں نے تین مرتبہ قرآن کی سیر کر لی مگر یہ آیت نظر نہ آئی جب آپ نے قرآن کی آیت پڑھی تو ایسا معلوم ہوا کہ خدا نے قرآن آپ ہی کو عطا کیا ہے اور فرمایا بندگی میاںؓ کے فرزند قرآن کے غواص ہیں "

نقل ہے ایک دن حضرت شہاب الحقؓ نے دیکھا کہ نماز ظہر میں ایک فقیر نہیں ہے اسکے متعلق پوچھنے پر معلوم ہوا کہ جنگل میں گیا تھا مگر واپس نہیں آیا۔ فرمایا کیا وجہ ہے جا کر اس کی تلاش کرو جب اس کی تلاش ہوئی ایک جگہ اس کو بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا اٹھا کر لائے ۔جب اس کو ذرا ہوش آیا حال دریافت کیا اس نے کہا مصری خاں یہاں شکار کے لئے آیا ہوا تھا مجھے دیکھ کر پوچھا تو کون ہے ؟ میں نے کہا حضرت شہاب الحق کا فقیر ہوں اور حضرت مہدی علیہ السلام کا مصدق ہوں اس نے مجھے خوب مارا اور تصدیق مہدی سے پلٹ جانے کہا میں نے انکار کیا اور کہا اگر مجھے پارہ پارہ کر دیں تو بھی تصدیق مہدی سے نہ پلٹوں گا، اس نے تیر میرے ہاتھ سے لے لیا اور اس کے ملازمین نے مجھے بہت مارا اور بہت جور و جفا کیا اور اپنے گھوڑے کی دم سے باندھ کر گھوڑا دوڑایا جب میں بے ہوش ہو کر قریب المرگ ہو گیا اس وقت مجھے چھوڑ کر چلا گیا حضرت شہاب الحق کو یہ سن کر بہت رنج ہوا نماز عشا کی ادائی کے بعد میاں سید سعد اللہ بن حضرت بندگی میاں سید تشریف اللہؓ کو فرمایا سوار جاؤ اور مصری خاں کو پکڑ کر لاؤ اور اس کو اتنا مارو کہ وہ چل نہ سکے میاں سید سعد اللہ ہاتھ میں نیمچہ لے کر اور نعلین چوبین پہن کر اس کے موضع انبوڑہ کو گئے جو کھانبیل سے چار کوس ہے میاں سید سعد اللہ کے جانے کے بعد حضرت شہاب الحق نے بعض فقیروں کو بھی ان کے پیچھے بھیجا۔ گیارہ آدمی گئے جب مصری خان کے گھر پہونچے پیادوں کو اس کے گھر پر متعین دیکھا آپ اس کے گھر میں گھس گئے وہ چوکی پر بیٹھا ہوا تھا اور عورتیں اس کے اطراف کھڑی ہوئی تھیں ۔ میاں سید سعد اللہ نے

https://theimammehdi.com

اس کے پیٹ پر ایک لات ماری وہ چوکی سے نیچے گر پڑا گیارہ فقیر پکڑ کر باہر لائے۔جب مصری خان کے ملازمین نے دخل دینا چاہا مصری خان نے منع کر دیا کہ اگر تم کچھ غلطی کروگے تو یہ فوراً مجھ کو مار ڈالیں گے میاسید سعد اللہ اور فقرائے دائرہ اس کو لے کر نماز صبح کے وقت کھانبیل آگئے جب حضرت شہاب الحق نماز کے لئے تشریف لائے مصری خاں حضرت کو دیکھ کر قدمبوسی کے لئے اٹھ کر آیا حضرت نے میاں سید سعد اللہ سے فرمایا سعد اللہ میں نے تجھ کو کیا نہیں کہا تھا کہ اس کو اتنا مار کہ وہ چل نہ سکے پھر آپ نے اس کو اپنے عصا سے بے دریغ مارا پھر فرمایا اس کافر کو مارو اس نے دائرہ کے بھائی کو تکلیف دی ہے فقرا نے اس موذی کو اتنا مارا کہ اس کے ہوش باختہ ہوگئے پھر حضرت نے فرمایا اس بدبخت نے حضرت مہدی علیہ السلام کی شان میں بے ادبی کی ہے اور فقیر کو گھوڑے کی دم سے باندھ کر گھوڑا دوڑایا ہے اس کے منہ میں نجاست بھر دو اور اس کو رسی سے باندھ کر اس کے گاوں کے راستہ میں ڈالدو فقیروں نے اس کے منہ نجاست بھردی اور اس کو رسی سے باندھ کر اس کے گاؤں کے راستہ میں پھینک دیا۔

حضرت شہاب الحق کے جملہ احوال و افعال واقوال ایسے تھے کہ اس زمانے کے تمام بزرگان کامل آپ کو ثانی سید خوندمیر کہتے تھے۔

ایک جادوگر نے جس نے جادو میں نہایت مہارت حاصل کر لی تھی وہ کھانبیل آیا جادو میں اس کی مہارت ایسی تھی کہ پانی پر چلتا پھرتا خلق اور اس کا تماشاہ دیکھتی ایک روز حضرت شہاب الحقؒ اس کا تماشہ دیکھنے تشریف لے گئے اس وقت وہ پانی پر چل رہا تھا۔آپ کے دیکھنے کے بعد اس کا سحر اڑ گیا اور وہ ڈوبنے لگا لوگ دوڑ کر اس کو باہر لائے (**جاء الحق و زہق الباطل**) اس نے حسد سے آپ پر جادو کر دیا وہ جادو اتنا سخت تھا کہ اسی سے حضرت شہاب الحقؒ کی رحلت واقع ہوئی وصال ۱۸ جمادی الاول ۹۷۲ھ ہے۔

حضرت شہاب الحقؒ کی خلافت کی مدت بندگی ملک پیر محمد سے جدا ہونے کے بعد ۲۵ سال ہے اس مدت میں ۱۳ سال موضع ستیہ میں گزرے اور چند روز بندبہری میں رہے اور ۱۲ سال آپ کا دائرہ موضع کھانبیل میں رہا اور اجماع بھی آپ کے پاس زیادہ ہوگئی ہر شخص

https://theimammehdi.com

امیدوار عزا اور جہاد کا تھا۔ لیکن معاندہ منکر کو مقابلے کی جرات و ہمت آپ سے نہ تھی۔
بندگی ملک پیر محمد کھانبیل سے اپنے کسی عزیز کی شادی میں کپڑے خریدنے احمد آباد تشریف لے گئے تھے۔ ناگاہ حضرت شہاب الحق پر مرض الموت طاری ہوا، بندگی ملک پیر محمدؓ کو اس کی آگاہی ہوئی آپ سراسیمہ اور بے قرار ہو کر کھانبیل کی طرف روانہ ہو گئے ابھی کھانبیل نہ پہونچے تھے کہ ملک الموت نے حضرت شہاب الحق سے قبض روح کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دی ملک الموت نے عظمت تمام سے آپ کی روح پر فتوح کو قبض کیا جب بندگی ملک پیر محمدؓ کھانبیل کے قریب آئے اور دور سے کھانبیل کو دیکھا تو فرمایا کھانبیل کی خبر نہیں ہے وہاں کوے اڑ رہے ہیں شاید کہ کھانبیل بیوہ ہو گیا ہے (کوے اڑنے سے مطلب کھانبیل کی رونق ختم ہو جانا ہے پھر بندگی ملک پیر محمدؓ نے جلدی سے پہونچ کر حضرت شہاب الحق کی نعش مبارک کو غسل دیا اور اپنے دونوں ہاتھ نیچے پکڑ کر آپ کے پاؤں کا دھویا ہوا پانی پی لیا۔ ایک بھائی نے بھی ایسا ہی کرنا چاہا تو اس کو روک دیا۔
بندگی میاں شیخ مصطفیٰ گجراتی فرماتے ہیں اگر کعبہ کے سوا سجدہ جائزہ ہوتا تو میں کھانبیل کی طرف سجدہ کرتا جب نعش حضرت شہاب الحق کو قبر میں لٹائے بندگی ملک پیر محمد نے زاری کرنا شروع کیا اور میاں سید جلال فرزند حضرت شہاب الحقؓ سے فرمایا میاں سید جلال کیا یہ بات دل میں آتی ہے کہ حضرت شہاب الحق باپ اور آپ ان کے بیٹے ہیں" میاں سید جلال نے عرض کیا چچا پیر وجی ایسا نہیں ہے بلکہ میرے دل میں آرہا ہے یہ تو مرد ربانی ہیں۔ تو کون ہے؟ بندگی ملک پیر محمدؓ نے فرمایا دیکھو سر سے پاؤں تک بندگی میاں سید خوندمیرؒ لیٹے ہوئے ہیں۔ انتقال کے وقت حضرت شہاب الحق کی عمر (۵۲) باون سال کی تھی۔
نقل ہے کہ شہر بلدہ ملک جھالا اور میں ایک سنیاسی رہتا تھا جب حضرت شہاب الحق کا انتقال ہو گیا اس نے اپنے صومعہ کا دروازہ بند کر لیا اور وہ صاحب کشف تھا وہاں کا راجا راؤ مان کھیلا اس کا بہت معتقد تھا بغیر اس کو دیکھے کھاتا پیتا نہیں تھا۔ راجا اس کے پاس آیا اور اس کو اطلاع دی گئی مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا۔ تین رات دن دروازہ بند رکھا، راجا بھوکا پیاسا بیٹھا رہا تین دن کے بعد سنیاسی نے دروازہ کھولا راجا اس کے قدموں پر گر گیا اور پوچھا

https://theimammehdi.com

تین رات دن دروازہ کیوں بند رہا اس کی وجہ کا ہے راجا نے کہا ایک مشکل عظیم آپڑی تھی پوچھا وہ کیا، کہا آسمان کا ایک ستون گر گیا ہے تین دن کے بعد اس ستون کی جگہ دوسرا ستون کھڑا کیا گیا ہے لوگوں نے پوچھا وہ آسمان کا ستون کون تھا۔ کہاں رہتا تھا کہا پرگنہ پٹن میں تحقیق پر حضرت شہاب الحقؓ کے واصل حق ہونے کی اطلاع ملی۔ تین دن کے بعد تمام اجماع نے مل کر بہت عاجزی اور انکساری سے حضرت خاتم المرشد سے بیان قرآن کی استدعا کی آپ نے قرآن کیا بیان کا سب نے سنا اور سویت لی۔

حضرت بندگی میاں سید شہاب الدین شہاب الحق کی زوجہ محترمہ مریم مکانی بی بی مانجے بنت ملک احمد بن ملک شیخ عرف شجاع الملک نہایت بزرگ اور کاملہ تھیں اور حضرت بندگی ملک الہداد اور حضرت شہاب الحق کی صحبت میں رہی ہیں اور زمرہ فقرا ایں فقر و اخراج کی زحمت گوارا کی ہے اور نہایت ہی عالی ہمت تھیں۔ حضرت شہاب الحق کے بعد آپ کا انتقال ۱۴ رجب ۹۷۳ھ کو ہوا اور قبر شریف حضرت شہاب الحق کے بازو مشرق کی طرف ہے آپ کے انتقال کا وقت حضرت خاتم المرشدؓ کا دائرہ کھانبیل میں تھا۔ آپ کے بطن سے حضرت شہاب الحق کو چھ لڑکے اور تین لڑکیاں ہوئیں ہیں (۱) میاں سید جلال (۲) میاں سید خوند سعید (۳) میاں سید یحییٰ (۴) میاں سید عیسیٰ (۵) میاں سید ولی (۶) میاں سید اسماعیل جو بچپن میں فوت ہوگئے لڑکیوں میں (۱) بوجی کساں میاں ملک یوسف بن بندگی ملک حماد کو دیئے۔ (۲) بور سلام میاں شریف محمد بن حضرت بی بی خونزا گوہر بنت حضرت ثانی مہدیؑ کو دیئے۔ (۳) بوافتح، میاں سید میرانجی بن میاں سید خدا بخش کو دیئے۔

حضرت شہاب الحق نے اپنے فرزندوں کے متعلق فرمایا ان کو جن کا مقام حاصل ہے انہی کا نام رکھا ہوں (یعنی ان کا اپنا مقام حاصل ہے)

آپ نے اپنے پانچوں بیٹوں کو علحدہ علحدہ تربیت کرایا ہے تاکہ اتحاد و اتفاق ظاہر ہو۔ میاں سید جلال کو میاں بھائی مہاجرؓ کے تربیت کرایا ہے۔ میاں سید خوند سعید کو بندگی میاں سید نجی خاتم المرشدؓ کے تربیت کرایا ہے۔ میاں سید یحییٰ کو حضرت روشن منور سے تربیت کرایا ہے اور میاں سید عیسیٰ کو اپنے سے تربیت کیا ہے اور میاں سید ولی کو حضرت شاہ یعقوب

https://theimammehdi.com

حسن ولایتؒ سے تربیت کرایا ہے لیکن ان سب فرزندوں کو صحبت آپ ہی سے حاصل ہے اور ان سب نے آپ کے بعد اپنے اپنے دائرہ الگ الگ باندہ لئے لیکن حضرت سید نجی خاتم المرشد کے پاس آمد ورفت رکھی اور آپ کی خدمت اور صحبت سے جدا نہیں رہے بعض لوگوں نے حضرت شہاب الحقؒ کے خلفا چھ شمار کئے ہیں۔ میاں سید جلالؒ، میاں سید یحییٰؒ، میاں سید عیسیٰؒ، میاں سید سعد اللہؒ، میاں سید اشرف بن حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ، میاں سید حسین بن میاں سید عطنؒ

میاں سید جلال فرزند حضرت شہاب الحقؒ بہت بزرگ کامل اور مفتدائے وقت تھے۔ حضرت بندگی میاں بھائی مہاجر کے تربیت ہیں اور صحبت اپنے بزرگ باپ حضرت شہاب الحقؒ کی رکھتے ہیں۔ حضرت شہاب الحقؒ کے وصال کے بعد میاں سید جلالؒ چند روز تک حضرت شہاب الحقؒ کی قبر مبارک کے پاس نہایت رنج والم سے بیٹھے رہے۔ دسویں روز حضرت خاتم المرشدؒ وہاں آئے اور میاں سید جلال سے کہا یہ جائے ادب ہے سونے اور بے وضو رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ میاں سید جلال نے عرض کیا چچا میاں کو معلوم ہے ولی نعمت ہمارے سروں سے اٹھ گئے ہیں درد فراق کی وجہ یہاں آکر بیٹھ گیا ہوں۔ حضرت خاتم المرشدؒ نے فرمایا میرے فرزند سید جلال میں تیرے سر پر حاکم ہوں۔ ہمارے سر پر بندگی میاںؒ کے جیسے حاکم تھے وہ اٹھ گئے ہیں پھر فرمایا اے سید جلال تو مرد کا بیٹا ہے مرد بن باپ کی مسند پر بیٹھ، میں تیری خدمت ایسی کرونگا جیسے طالب اپنے مرشد کی کرتا ہے پھر فرمایا اپنے باپ کی جگہ بیٹھو اور قرآن کا بیان کرو میں تمہارے آگے زانو تہہ کر کے قرآن کا بیان سنوں گا جیسا کوئی نیا طالب دنیا ترک کر کے آیا ہوا سنتا ہے۔ ارشاد کا حق تم کو پہونچتا ہے ہم کو نہیں۔ میاں سید جلال نے کہا چچا میاں اگر اباجی کی زباں سے کچھ سنا ہوتا تو ایسا کرنے کا خیال آتا۔ لیکن اباجی کی زبان سے ایسی بات نہیں سنی اور چچا میاں کی ذات ہمارے سروں پر ولی نعمت کی مانند ہے ہم کو خوندکار کے حضور میں بیان قرآن کیسے زیب دے سکتا ہے سچا میاں بیان قرآن فرمائیں۔

نقل ہے کہ حضرت شہاب الحقؒ نے اپنے فرزندوں کو فرمایا کہ مرشدی مت کرو لکڑیوں سے گٹھے لاکر قوت لایموت حاصل کرو اور حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ کی صحبت سے جدا

https://theimammehdi.com

رہنے سے منع کیا ہے اور حضرت کی صحبت کی ترغیب دلائی ہے اس لئے سب فرزندوں نے حضرت خاتم المرشدؓ کی صحبت اختیار کی ۔ حضرت شہاب الحقؒ کے انتقال کے بعد حضرت بندگی میاں سید خوندمیر اور حضرت بندگی ملک اللہ داد خلیفہ گروہؓ کی اجماع نے متفق ہوکر حضرت میاں سید جلال سے بیعت کی اور کہا ہم سب آپ کی نصرت میں رہیں گے ۔مگر حضرت میاں سید جلال نے فرمایا تمہاری بیعت مجھ سے ہے لیکن مگر میری بیعت چچا میاں (خاتم المرشدؓ) سے ہے میں چچا میاں کی صحبت میں رہوں گا۔ حضرت شہاب الحق کے انتقال کے بعد میاں سید جلال اور دوسرے لوگوں کے اصرار سے حضرت سید نجی خاتم المرشدؓ نے مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوکر بیان قرآن کیا اور سویت دی اور سب اجماع اپ کی طرف متوجہ ہو گئ۔

بندگیمیاں سید جلال اپنی نزع کے وقت جالور میں حضرت خاتم المرشدؓ کی ریش مبارک اپنے ہاتھ میں پکڑ کر بار بار اصرار کر کے مقام محمود کی آرزو کر رہے تھے اور صدقہ محمودا صدقہ محمودا کہہ رہے تھے اس وقت میاں سید عبدالقادر عرف سید قادن نے کہا کہ سید جلال آخر تو بھی تو کسی کا ہے اتنی عاجزی کیوں کر رہا ہے کہا خانجی چچا کیا کروں دوزخ اور جنت کی کنجیاں چچا میاں کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں ۔ حضرت خاتم المرشدؓ نے فرمایا سید جلال کو عقل نوری عطا کی گئ ہے اس کے بعد فرمایا سید جلال تیرے باپ اور تیرے دادا کی جگہ تیری جگہ ہے ۔اس کے بعد بندگیاں سید جلال کی روح پرواز ہو گئ اور آپ واصل حق ہوگئے ۔(بتاریخ ۶/ محرم ۹۸۲ھ) ۔ میاں سید جلال کو دو بیٹے ہوئے ہیں ایک میاں سید برہان الدین دوسرے میاں سید ولی جو میاں سید عیسیٰ کے ساتھ دانتی واڑہ میں شہید ہوئے ۔

بندگی میاں سید خوند سعید بن حضرت شہاب الحق رضی اللہ عنہما:۔آپ

حضرت خاتم المرشدؓ کے تربیت ہیں اور اپنے پدر بزرگوار کی صحبت میں رہ کر مبشر ہوئے ہیں پھر علاقہ حضرت خاتم المرشد سے کر کے خوشنودی کمال حاصل کی ہے آپ کی رحلت ۱۳ / جمادی الاول کو ہوئ ہے ۔آپ کو ایک فرزند سید محمد ہوئے اور خونزا پیاری اور لاڈلی دو لڑکیاں ہوئیں ۔میاں سید محمد کی شادی بی بی ملکان بنت میاں سید ولی سے ہوئ ۔ میاں سید ولی کا دائرہ دساڑہ میں تھا اس لئے یہ بھی دساڑہ ہی میں رہے ۔ملکان فاطمہ سے ان کو تین لڑکے ہوئے

https://theimammehdi.com

ایک میاں سید خوند سعید دوسرے میاں سید اسمعیل تیسرے میاں سید ولی اور تین لڑکیاں ہوئیں نسوجی، میاں سید ابراہیم بن میاں سید گاچھو کو دیئے ۔بی بی ملکان، میاں سید ہاشم بن میاں سید عثمان کو دیئے ۔میاں سید خوند سعید جھنجوواڑہ میں چوروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے لاش دساڑہ لاکر ان کو اور ان کے بیٹے سید محمد کو کہ وہ بھی ان کے ہاتھ شہید ہوگئے تھے بند گیمیاں بھائی مہاجر کے بازو رکھ دیئے ہیں ۔میاں سید اسمعیل بہت دلیر اور بہادر تھے اور طبیعت کے تیز تھے ایک دن رادھن خان میں ملک احمد سردار دساڑہ نے آپ کے ہاتھ میں برچھی دیکھ کر کہا کہ کیا اچھی برچھی ہے میاں سید اسمعیل نے کہا تمہاری نذر ہے رکھ لو رادھن خاں برچھی سامنے رکھ کر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک سپاہی نے پہونچ کر کہا کہ برچھی کہاں سے آئی کہا ایک شخص سے غصب کیا ہوں ۔یہ بات میاں سید اسمعیل کو معلوم ہوئی وہ اس کے گھر گئے اور برچھی اس سے لے لی رادھن خان نے سبب پوچھا تو کہا کہ کوئی شخص ہماری عطا کو لے سکتا ہے مگر کسی کی کیا مجال ہے کہ ہماری چیز کو ہم سے غصب کرسکے ۔میاں سید اسمعیل کو خدا نے بہت دولت عطا کی تھی ایک دن ان کی عورت سے کسی نے پوچھا کیا تمہارے گھر میں دودھ کے جانور ہیں ۔کہا اب تو کم ہیں کسی زمانے میں اتنے تھے کہ ان کے دودھ سے روز ایک من مسکہ نکلتا تھا۔علم خاں کی اولاد کا ایک غلام تھا اس نے میاں سید اسمعیل سے کچھ بحث کی میاں اس کو کچھ کہکر روانہ ہوئے اس نے میاں کے جانے کے بعد ان کو گالی دی ۔رادھن خاں اور صاحب خاں نے اپنے آدمیوں کے ساتھ گھیر کر ان کو مار ڈالا کہ اس نے ہمارے پیر کے پس پشت ان کو گالی دی ۔میاں سید اسمعیل کو ان کی بیوی بناجی بنت ملک قطب الدین سے ایک فرزند سید محمد اور ایک بیٹی بی بی بوجی ہوئے بی بی بوجی کو میاں سید اشرف بن میاں سید میراں کو دیئے میاں سید ولی بن میاں سید محمد مقتدائے وقت تھے کچھ عرصہ پالن پور اور کچھ عرصہ دساڑہ میں رہے اور اورنگ زیب کی صوبہ داری کے زمانے میں احمد آباد آکے رہے ۔یہاں سید راجو کی شہادت کے وقت آپ کا دائرہ اچاپور پرگنہ پالن پور میں تھا ۲۶/ جمادی الثانی کو انتقال فرمایا ہے اور پالن پور میں آسودہ ہیں ۔آپ کو مناجی بنت سید میراں بن حضرت خاتم المرشدؓ سے ایک فرزند میاں سید خوند سعید ہوئے اور چھ لڑکیاں ہوئیں ۔میاں سید خوند سعید

https://theimammehdi.com

فقیر متوکل اور وحید الدہر تھے۔ میاں سید راجو کے ساتھ احمد آباد میں شہید ہوئے ہیں تاریخ ۲۵
/ ربیع الثانی ہے ان کو میاں سید یحییٰ خلیفہ حضرت بندگی میاں سید نور محمدؓ کی بیٹی سے دو لڑکے
میاں سید حسن اور میاں سید معروف ہوئے۔ میاں سید حسن مالک شریعت و طریقت تھے اور
زبان گجراتی میں تیج نامہ لکھا ہے اور میاں سید راجو سے صحبت و سند رکھتے ہیں اور چند روز
ڈبھوئی میں دائرہ رہا ہے اور رحلت پالن پور میں ہوئی ہے اور پرانے مقبرے میں مدفون ہیں۔
ان کو چند لڑکے ہوئے ہیں سب وفات پاگئے۔ میاں سید معروف بہت بزرگ اور محترم تھے
اور پالن پور میں مدفون ہیں۔ آپ کی بیوی جو پالن پور کی تھیں جب ان کا انتقال ہوگیا آپ
دکن حیدرآباد چلے گئے اور بسیط پورہ حیدرآباد میں میاں سید یٰسین کی بیٹی سے شادی کئے اور
اسی جگہ سکونت اختیار کی اور یہیں واصل حق ہوگئے ان کو میاں سید یعقوب بن میاں سید عطن
کی بیٹی سے ایک لڑکی ماجان بی بی ہوئی جو میاں سید شرف الدین بن میاں سید ابراہیم کو دیئے
اور مناجی صاحبہ بنت میاں سید یٰسین سے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں۔ میاں سید خوند سعید
میاں سید گاچھو، میاں سید ولی، میاں سید محمد عرف خوزادے میاں۔ لڑکیوں میں راجے فتح
میاں سید گاچھو بن میاں سید ابراہیم کو دیئے۔ بی بی خونزا ملک منجھو بن خان محمد باڑی وال کو
دیئے۔ بوا سلام سید جی میاں بن سید راجو کو دیئے۔ بی بی مناجی میاں عبداللطیف بن میاں
نعمت بن میاں عبدالصمد بن حضرت شاہ عبدالکریم نوری کو دیئے۔ میاں سید معروف کے
دونوں بڑے لڑکے جنگ میں مارے گئے ان کو کوئی اولاد نہیں ہے اور میاں سید ولی بن میاں
سید معروف کو سید زین العابدین کی بیٹی دیئے۔ بی بی صاحب سے اولاد نہیں ہے سید محمد خوزاد
میاں کو ۱۲ سال کی عمر میں ایک فقیر جو علم تسخیر سے واقف تھا بیہوش کر کے اپنے ساتھ لے کر
چلا گیا ملک برار کے موضع کارنجہ کو لے گیا۔ وہاں ایک مصدق امیر شہر اللہ نے ان کو حاصل
کیا اور آنحضرت نے آخر عمر میں ہرواڑ میں آکر اقامت کی اور ان کے داماد سید علی سے ان کا علاقہ
تھا۔ وہیں ۱۲ / ذی الحجہ کو ان کا واصل ہوگیا ان کو ان کی بیوی اچھو صاحبہ سے دو لڑکے، چار
لڑکیاں ہوئیں۔ میاں صاحب سیدن میاں کو لڑکیوں راجے صاحبہ خوزادی بی راجے صاحبہ
کو میاں سید علی کو دیئے۔ خوزادی بی کو چھابوجی میاں کو دیئے ماں صاحب بی خوب میاں کو

https://theimammehdi.com

دیئے ۔ یہ دونوں شکور میاں گجراتی کے بیٹے ہیں ۔ کرنول میں دائرہ تھا دونوں ایک راہ میں رہزنوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۔ بی بی صاحبہ کو مٹھے میاں سید علی کو دیئے ایک روز میاں سید اسمعیل بن سید محمد نبیرہ کو شہاب الحق کے چند غلام موضع کہالو جو دائرہ سے مغرب کی طرف ہے چلے گئے تھے وہاں رات ہو گئی ایک مشرک کے گھر کی دہلیز پر سو گئے اس مشرک بیٹوں کو معلوم ہوا تو مار مار کر ان کو نکال دیا جب یہ لڑکے دساڑہ آئے تو ان کو ٹھاکروں نے غلاموں نے طعنہ دیا کہ یا تو ان کو مارو یا مر جاؤ ۔

بندگی میاں سید یحییٰ بن حضرت شہاب الحق :۔ بندگی میاں سید یحییٰ فرزند حضرت شہاب الحقؒ حضرت روشن منور کے تربیت ہیں اور صحبت اپنے والد بزرگوار کی رکھتے ہیں اور حضرت خاتم المرشدؓ کی صحبت میں رہ کر خوشنودی تمام حاصل کی ہے آپ نہایت قوی ہیکل اور خوش شکل تھے ۔ قد وقامت مین مانند صدیق ولایتؓ کے تھے آپ کا سینہ سروہی کی تلوار کے مانند چوڑا تھا اور ہاضمہ بھی آپ کا بہت قوی تھا پانچ سیر کھچڑی کھا جاتے تھے ۔ جب آپ کا دائرہ احمد نگر میں تھا ایک وقت وہاں سے بندگیمیاں سید تشریف اللہؓ کے پاس جل گاؤں جالور جانے کے لئے موضع لاکھ آکر قیام پذیر ہوئے اور مسجد میں ٹھہرے نماز عشاء کے بعد سب مصلی گھر کو چلے گئے اور حضرت نے مسجد کے ایک گوشہ میں آرام فرمایا حسن قسمت سے ایک مومن کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میاں صاحب بحثیت مسافرت مسجد میں آکر بھوکے پیاسے یوں ہی لیٹ گئے ہیں چلو جو کچھ گھر میں پکا ہے لے جاکر حضرت کو کھلاآؤں چنانچہ اس نے پانچ سیر کھچڑی اور سیر بھر روغن (گھی) دونوں لاکر حضرت کے سامنے اللہ دیا کہہ کر رکھدیا معلوم نہیں حضرت اس وقت کس رنگ میں تھے کہ سب کی سب کھچڑی اور گھی کھالیا ۔ انتقال کے وقت یہ مومن عالم بالا کے عجائبات دیکھ دیکھ کر جوش مدت میں بے ساختہ بولنے لگ گیا ۔ حاضرین نے پوچھا بھائی تم عابد و متقی تو نہیں تھے پھر یہ باتیں کیسی ۔ مومن نے کہا سچ ہے فقیر حقیر ویسا ہی تھا یہ اس کھچڑی اور روغن کا اثر ہے جو اس روز میاں صاحب کو کھلائی گئی تھی ۔

میاں سید یحییٰ اور آپ کے بھائی میاں سید عیسیٰ دونوں احمد نگر میں تھے اور دونوں

https://theimammehdi.com

بھائیوں میں یگانگت اور دوستی اس حد تک تھی کہ سفر و حضر میں ایک دوسرے سے جدا ہوتے نہ تھے۔ جب یہ دونوں شہر احمد نگر میں تھے ایک قافلہ (پٹھانوں) کا موضع سروہی کے راستہ سے آیا۔ اس وقت بندگی میاں سید محمود سید نجی کا دائرہ موضع سروہی میں تھا۔ انہوں نے ان قافلہ والوں سے حضرت خاتم المرشدؒ کے دائرہ کا حال دریافت کیا انہوں نے کہا دائرہ میں فاقہ کشی بہت ہے یہ سن کر میاں سید یحییٰ گھر میں آئے میاں سید عیسیٰ نے آپ کو کھانے کے لئے بلایا تو کہا کیا خاک کھلاؤں چچا میاں کے دائرہ میں ایسا فقر و فاقہ ہے اس کے بعد ان دونوں بھائیوں نے اپنا دائرہ میاں سید یوسف کو دے دیا۔ اور اپنے سب لوگوں کو لے جاکر جالور کی طرف روانہ ہوئے۔ برہان پور میں میاں احمد رہتے تھے یہ بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ ان کے ہمراہ ہوگئے پھر جالور سے سب حضرت خاتم المرشد کی خدمت میں سروہی آگئے۔ حضرت خاتم المرشد ان کے آنے پر بہت خوش ہوئے اور ان کو بہت سی بشارتیں دیں کچھ دنوں کے بعد میاں سید شہاب الدین ابن میاں سید عیسیٰ کی شادی میں جانے کے لئے جو دساڑہ میں میاں سید ولی بن حضرت شہاب الحق کی بیٹی سے طئے ہوئی تھی۔ حضرت خاتم المرشد سے رخصت کے طالب ہوئے کہ ہم لوگ دساڑہ جاکر اس شادی کے بعد آتے ہیں۔ حضرت خاتم المرشدؒ نے زبان مبارک سے فرمایا "جاؤ تو وداعی سلام ہے اور واپس آؤ تو خوشی ہی خوشی ہے" یہ سب خدا کے اختیار میں ہے ملاقات ہو یا نہ ہو۔ بی بی بو حضرت خاتم المرشدؒ کی اہلیہ محترمہ نے عرض کیا میاں جب برا ہے تو کیوں رخصت دے رہے ہیں۔ حضرت خاتم المرشدؒ نے فرمایا مشیت کو کیسے اٹھا رکھا جاسکتا ہے یہ دساڑہ کی جانب روانہ ہوئے موضع دایسج پہونچکر میاں سید عثمان بن حضرت خاتم المرشد کے پاس ٹھہرے وہاں کھانا کھایا۔ وہاں سے روانہ ہوئے دو تین کوس بھی نہیں گئے تھے کہ معلوم ہوا کہ میاں عثمان پر بخار کی حرارت ظاہر ہو کر فوت ہوگئے ہیں۔ یہ فوراً واپس آئے اور میاں سید عثمان کی نعش مبارک کو غسل و کفن دے کر پٹن لے جاکر دفن کیا پھر دایسج آئے پھر دساڑہ آئے میاں سید شہاب الدین کی شادی کے بعد سروہی کے ارادے سے روانہ ہوئے اور موضع چھاڑہ آئے راستہ میں سنا کہ حضرت خاتم المرشدؒ کے دائرہ کو آگ لگ گئی ہے اور تمام گھر جل گئے ہیں۔ پھر سب نے اتفاق کر کے عورتوں بچوں اور دولھا دولہن

https://theimammehdi.com

سب کو موضع جھٹارہ میں چھوڑ دیا اور یہاں سے روانہ ہوئے۔ جب موضع دانتی واڑہ پہونچے میاں سید برہان الدین بن میاں سید جلال کے ہاتھ میں ایک اعلیٰ درجے کی تلوار تھی۔ وہاں کے کولیوں کے سردار کے بیٹے نے اس تلوار کو دیکھا تھا اس کو اس تلوار کے حاصل کرنے کی فکر تھی مگر قابو نہیں پارہا تھا۔ جب ان لوگوں کے جانے کا سنا چند چوروں کے ساتھ سد راہ آکر بیٹھا جب یہ خدا پرست یہاں پہونچے اور اس بدبخت نے میاں سید برہان الدین سے کہا ذرا تلوار بتاؤ حضرت نے اس خیال سے کہ وہ تلوار لے کر بھاگ نہ جائے اس کا کمر بند پکڑ کر اس کو تلوار بتائی اس نے تلوار کھینچ کر حضرت پر وار کر دیا اور حضرت زخمی ہوگئے۔ سب بھائی دوڑے اور اس چور کو جان سے مار ڈالا۔ یہ دیکھکر سب کولی دوڑے ہوئے آئے اور جنگ واقع ہوئی کولیوں کو گاؤں سے مدد بھی آگئی اور یہ سب بھائی کہ سترہ تھے درجہ شہادت کو پہونچے اور بہت سے کولی بھی مارے گئے۔ یہ واقعہ ۱۶/ شعبدان ۹۹۴ھ کا ہے شہیدوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) میاں سید یحیٰ۔ (۲) میاں سید عیسیٰ۔ (۳) یاں سید برہان الدین۔ (۴) میاں سید موسیٰ بن سید احمد۔ (۵) سید احمد بن سید موسیٰ۔ (۶) سید پیر بن سید اسحاق۔ (۷) سید اسحاق بن سید خانجی احمد کرانی۔ (۸) سید احمد بن سید اسمٰعیل۔ (۹) میاں ذکر۔ (۱۰) میاں نعمت۔ (۱۱) میاں سلمان۔ (۱۲) میاں عبدالوہاب۔ (۱۳) میاں محمودجی۔ (۱۴) میاں سید علی۔ (۱۵) میاں چاند (۱۶) میاں محمد۔ (۱۷) میاں دولت یار۔ جب ان سب کی شہادت کی خبر حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ کو پہونچی بہت حسرت سے کہا اس بندہ کا بازو کاٹ کر مجبور کر دیئے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد حضرت سید نجی خاتم المرشد گھر میں تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے اور تمام فقیروں کو جمع کیا اور نماز جنازہ کی ندا کروائی اور ان سب شہیدوں کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ فقیروں کی دریافت پر فرمایا کہ آج یحیٰ جی و عیسیٰ جی شہید ہوگئے ہیں پھر فقرا کو ان شہیدوں کو دفن کرنے بھیجا۔ یہ فقیر جائے موقع پر پہونچے دیکھا کہ کسی نے ان تمام شہیدوں کو ایک ہی جگہ دفن کر دیا ہے۔ کسی نے خاتم المرشدؒ سے کہا کہ ان کے حق میں منکر نکیر کا سوال کس طرح ہوگا کہا سب کی طرف سے جواب دینے کے لیے ایک میاں سید یحیٰ بس ہیں"۔ حضرت شاہ نصرت کے زمانے میں کسی نے حضرت سے سوال کیا حضرت شہاب الحق نے اپنے فرزندوں کے نام ان

https://theimammehdi.com

کے مقام کے لحاظ سے رکھتے ہیں ۔ عیسیٰ کا مقام یحییٰ سے اوپر ہے پھر حضرت خاتم المرشدؓ نے جواب کے لئے یحییٰ کا نام کیوں لیا۔ حضرت شاہ نصرت نے فرمایا جب یحییٰ جواب دے سکتے ہیں تو عیسیٰ کو جواب کی کیا ضرورت ہے ۔اس جنگ میں میاں سید یحییٰ کی بیوی راجے جی کو زخم آیا اس حالت میں آپ جالور آئیں ۔ اور حضرت خاتم المرشد کے حضور میں وفات فرماکر درجہ شہادت کو پہونچیں ۔ بی بی حاملہ تھیں فرزند تولد ہوا۔ اس فرزند کا نام سید اللہ بخش ہے ۔ خاتم المرشد ان کو اپنے گود میں لے کر اپنی انگلیاں چٹاتے تھے ۔ بی بی بو نے پوچھا کہ انگلیوں کو چوس کر بچہ کیسے زندہ رہے گا۔ آپ نے اپنی انگلیوں میں سے ایک انگلی سے دودھ اور ایک انگلی سے شہید ٹپکا کر بتلایا۔

سروہی کا راجا راؤ سلطان حضرت خاتم المرشدؓ سے بہت عقیدت رکھتا تھا جب یہ واقعہ اس کو معلوم ہوا وہ حضرت خاتم المرشدؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اگر خوندکار اجازت دیں تو تمام چوروں کو تاخت و تاراج کر کے ان کا تمام مال و اسباب لوٹ کر لاتا ہوں فرمایا فقیروں کا خون اور مال مباح ہے لیکن ان فقیران دائرہ کی مظلومانہ شہادت کے بعد ان قاتل ٹھاکروں کے ہر گھر میں قدرت حق سے یہ بات پیدا ہو گئی کہ باپ اپنے پہلے فرزند کو نہیں دیکھ سکتا تھا ۔ اس لئے کہ عورت کے زمانہ حمل ہی میں وہ مرجاتا۔ آج سے ڈیڑھ سو دو سو برس پہلے ایک مقدس ہستی حضرت سید نجی میاں صاحب پالن پوریؒ کے قدموں پر ان لوگوں کے آکر گر جانے اور صدق دل سے ان قزاقوں کے معافی مانگنے پر آپ نے دعا دی اور فرمایا کہ جاؤ اج سے شوہر نہیں مرے گا لیکن تم لوگ ٹھاکر نہیں رہو گے اور کولی ہو جاؤ گے اور تمہاری رہی سہی حکومت بھی چلے جائے گی ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ان کی قوت ٹوٹ گئی ۔

میاں سید یحییٰ کو ان کی بیوی راجے بی کے بطن سے دو فرزند اور تین دختر ہوئے ۔

میاں سید اللہ بخش راجے فیروز

سید حسن بہت بزرگ اور یگانہ آفاق تھے اور حضرت بند گیمیاں سید میراں بن حضرت خاتم المرشدؓ کے تربیت ہیں ۔ آپ کو کوئی اولاد نہیں ہوئی ۔

میاں سید اللہ بخشؓ میاں سید سعد اللہ کے تربیت ہیں وار مقتدائے وقت و دل آگاہ

https://theimammehdi.com

تھے ان کو دو فرزند سید برہان الدین اور سید جلال الدین ہوئے۔سید برہان الدین قدوہ طالبان تھے ۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی گروہ میں بہت سے علما ہوئے ہیں جیسے بندگی عبدالملک سجاوندیؒ وغیرہ لیکن میاں سید برہان الدین ثبوت و دلیل مہدیت کی بحث میں مرتبہ اتم پر فائز تھے کئی ممالک کی سیر کی اور اکثر علمانے آپ کی خدمت عالی میں پہونچ کر تصدیق مہدی کا شرف حاصل کیا ہے آپ عالموں اور فاضلوں کے گھروں کو جاتے اور ان کو تصدیق مہدی کی دعوت دیتے کوئی شخص آپ سے بحث نہیں کر سکتا تھا۔تین سو کتابیں اور رسالے حضرت کے ساتھ رہتے تھے۔آپ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں اور رسالے تصنیف کئے ہیں جو فوائدے سے بھرے ہوئے ہیں۔آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کا مولود (سیرت کی کتاب) چالیس ابواب پر مشتمل لکھ کر اس کا نام شواہد الولایت رکھا ہے اور رسالہ شرح فتویٰ کہ اس میں حدیث کے اقسام کی بحث کی گئی ہے ۔بحث مہدی میں لکھا گیا ہے جو مومنوں کی ہدایت کے لئے چراغ روشن ہے اور رسالہ شواہد المہدی حجت اور دلایل قوی کے ساتھ حضرت کی تصنیف ہے جس کے دیباچہ میں اس کی تالیف کا سبب بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ "اس فقیر کی قسمت میں مسافرت تھی اس لئے اس فقیر نے ملک دکن سے گجرات اور سے ہندوستان اور ہندوستان سے لاہور (پنجاب) کابل، بلخ، بلخ سے اندخو چجلنو وہاں سے میمنہ و ماروجان، ہرات اور فرہ کو گیا اور روضہ مبارک کی زیارت سے پیر کے دن ۱۷/ رمضان ۱۰۵۲ھ میں مشرف ہوا اور امام الزماں کی زیارت کے بعد فرہ سے عراق اور روس اور شہباز اور بصرہ کو گیا وہاں سے مکہ جاکر کعبتہ اللہ کی زیارت پھر مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوا پھر عربستان سے عراق اور بغداد ہوتا ہوا شہر فراہ کو واپس آیا اور فرہ سے تقدیر الہیٰ کے تحت قلعہ کو پہونچا وہاں سے قندہار گیا اور اپنے ساتھ علمائے مصدقین کے تین سو رسالے رکھے تھے اور اکثر علمائے وقت سے ملاقات ہوتی اور بحثیں ہوتی رہتی تھیں۔ظاہر ہے کہ ایک ہی مجلس میں سب رسالوں کا پڑھنا ممکن نہ تھا اس لئے علمائے زمانہ کے جواب میں دلائل ظاہرہ کے ساتھ مصدق علماء کی کتابوں سے اللہ ملک المنان کی مدد سے کچھ انتخاب کرکے چند اوراق لکھے گئے ہیں یعنی یہ رسالہ شواہد المہدی اور رسالہ حدیقتہ الحقایق، حقیقت الحقایق اور رسالہ مجمع الفضائل و معدن الدلایل اور

https://theimammehdi.com

مولود قتال صدیق یعنی قتال نامہ یہ سب آنحضرت کی تصانیف سے ہیں۔ ۱۰۶۲ھ میں لکھے گئے ہیں اور آنحضرت نے گروہ امامؑ کی نقلیات میں دو دفتر مرتب کئے ہیں جو کم و بیش دو سو جز کے ہوں گے اس میں عجیب اور نادر نقول ہیں۔ اور آنحضرت نے ایک مکتوب گروہ مہدی کے سجادوں کے نام جو گجرات دکن اور ڈھونڈار میں تھے لکھ کر بھیجا ہے وصیت نامہ فرہ مبارک سے لکھ کر گجرات اور دکن کو بھیجا ہے وہ یہ ہے۔

وصیت نامہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح ہو کہ آج کا دن ۔۔۔ دن ہے تیسرے دن کہ دوشنبہ کا دن تھا اور ۱۲/ ربیع الآخر ۱۰۶۲ھ فرہ کی ولایت میں قبلہ گاہ محبوب اللہ حضرت شہنشاہؒ کی زیارت کے بعد سے روضہ مبارک کے جوار میں جو ماخذ بیت العتیق امام المشارق و المغارب بالتحقیق امام المہدی خاتم الولایت محمدی صلی اللہ علیہ و سلم ہے اور بندگی میاں سید شہاب الدین کی وصیت جو ترک مرشدی کے باب میں ہے اس بندہ کو پہونچی اور یہ بندہ کہ اس کا نام سید برہان الدین بن سید اللہ بخش ہے بن سید یحییٰ بن مرشد المرشدین سید شہاب الدین (شہاب الحق) سے صحت نفس اور اثبات عقل کی حالت میں، میں نے خدائے تعالیٰ سے یہ عہد باندھا ہے اور خالصاً مخلصاً بوجہ اللہ تعالیٰ مرشد المرشدین کے فرمان کے مطابق فی سبیل اللہ اگر چہ کہ میں مرشد نہیں تھا اور دعویٰ مرشدی و بڑائی کا نہیں رکھتا تھا مگر اب ملک العلوم کی مدد سے اپنے امکان کی وسعت کے ساتھ مرشدی اور پیری کو میں نے ترک کر دیا ہے اور پسخوردہ دینے سے احتراز کیا ہے مگر کسی طالب کو محض مہدی کی تصدیق پر استوار رکھنے امانت داری کے طور پر تربیت کر کے تلقین کرتا اور تعلیم دیتا ہوں اور کوئی شخص پسخوردہ طلب کرے تو سورہ فاتحہ اور درود پڑھ کر دیدیتا ہوں اس مرشدی اور پیری کے ترک کرنے کے بعد اس دوکانداری کو چھوڑ کر ملک العلام کی مدد اور دل و جان کی کوشش سے امام آخر الزماں کے فرمودہ کے موافق روضہ خلیفتہ الرحمن سے ہندوستان کی طرف متوجہ ہو رہا ہوں کہ کسی مرشد کی صحبت میں کہ اس زمانے میں حضرت بندگی میراںؑ کے فرزندوں میں یا بندگی میاںؓ کے فرزندوں میں جو حاضر ہوں پہونچوں اور ان کی خدمت سے مشرف ہو کر اور ان کی خدمت میں نئے سرے سے ترک دنیا کر کے آئے ہوئے کہ موافق رہوں انشاء اللہ تعالیٰ خود کو خلیفتہ اللہ کی

https://theimammehdi.com

جاروب کشی سے مشرف کیا تا کہ آخر زمانے کے ان جملہ مرشدوں میں جو حجگر گوشہ بندگی میاںؒ
یعنی مرشد مرشدان (شہاب الحقؒ) کو دکھائے گئے ہیں۔داخل نہ ہو سکوں انشاء اللہ تعالیٰ۔
معلوم ہوا کہ آج کم و بیش بیس سال ہوتے ہیں اس فقیر حقیر ذرہ بے مقدار کو بزرگوار اور
نامدار مرشدوں نے حکم ارشاد جملہ شرائط کے ساتھ کہ اس میں تربیت و تلقین اور سریت و
پسخوردہ دینا وغیرہ داخل ہیں دے کر جدا کیا ہے، لیکن خدا جانتا ہے کہ کسی وقت اس فقیر و
ضعیف کے دل میں یہ خطرہ نہ تھا اور نہ آئندہ ہوگا کہ یہ بندہ لایق مرشدی و مقتدائے وقت
ہے۔شاید استغفراللہ العلیٰ العظیم میں بھی ان جملہ مرشدوں سے جن کے احوال بندگی میاں سید
شہاب الدینؒ کو بتائے گئے ہیں۔ہو جاؤں۔اس لئے میں مرشدی سے معتزز رہا اور اب تک
اس نیت صادق و عزم واثق پر قایم ہوں۔ **هذا فضل الله علی و حسن توفیقه الحمد لله علی ذالک حمدا کثیرا اًوثبتنا علی دین محمد و طریق مہدی صلی الله علیه و سلم بفضل کریم** حضرت باری سے اور اس کی غفاری اور
ستاری کے سبب یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے کرم اور فضل سے اس کمینہ کو ان مرشدوں میں
جو آخر زمانے کے ہیں شمار نہ کرے اور نبیؑ اور مہدیؑ اور سیدین اور بندگی ملک کے مقبول
صدقہ خواروں اور مرشدوں میں رکھے۔انشاء اللہ تعالیٰ" (وصیت نامہ)

حضرت میاں سید برہان الدین ولادت ۱۰۰۹ھ تربیت حضرت بندگی میاں سید زین العابدین بن بندگی میاں سید حسین بن حضرت روشن منورؒ کے ہیں اور سند و صحبت کامل بندگیمیاں سید راجے محمد بن بندگیمیاں سید سعد اللہؒ سے رکھتے ہیں اور فرہ مبارک میں رسالہ شواہد المہدی کا سوال پنجم اور اس کا جواب لکھ سکتے تھے کہ جسم مبارک میں ترعت پیدا ہوئی اور ۲۶/ ذی قعدہ ۱۰۶۲ھ کو واصل حق ہو گئے اور امام علیہ السلام کی گنبد کے باہر دفن ہوئے ہیں۔
آپ حضرت بندگی میاں شاہ قاسمؒ مجتہد گروہ کا شہرہ سن کر فرہ سے ہندوستان اور دکن کو واپس آرہے تھے کہ راستہ میں معلوم ہوا کہ حضرت شاہ قاسم کا وصال ۱۰۴۴ھ میں ہو چکا ہے اس لئے پھر فرہ واپس ہو گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔

بلدہ فرہ میں آپ نے ایک شادی کی تھی اس سے دو لڑکیاں ہوئی تھیں وہیں ان کی

https://theimammehdi.com

کتخدائی بھی ہوئی ۔وہاں ان کی اولاد تھی ۔ملک دکن میں آپ کو دو لڑکے ہوئے تھے ایک سید شہاب الدینؒ دوسرے سیدن میاں ۔سید شہاب الدین بہت بزرگ اور مقتدر تھے ۲۵/ ربیع الثانی کو رحلت ہوئی ان کے ایک فرزند کا نام میانجی صاحب تھا۔میانجی صاحب کو ایک لڑکی بوانصرت ہوئی ۔

میاں سید جلال الدین بن سید اللہ بخش مقتدا تھے گجرات سے دکن آکر قیام کیا ۔آپ کے فرزند سیدن میاں ، مٹھے میاں ، سید اللہ بخش ، اچھا میاں ہیں ۔سید اللہ بخش کو ایک بیٹی ہوئی تھی اور اچھا میاں کو دو لڑکے سید ابراہیم ، سید یحییٰ ہوئے اور ایک لڑکی چاند صاحبہ ہوئی میاں سید ابراہیم اپنے ماموں میاں سید شرف الدین کے تربیت ہیں اور صحبت بھی انہیں سے رکھتے ہیں اور قدم عالیت پر مستقیم تھا اور مرشد کے بعد پالن پور سے دکن آئے اور کرگاول میں قیام کیا اور میاں سید اشرف غازیؒ سے علاقہ کیا اور وہیں واصل حق ہوئے ان کو ایک فرزند خوب صاحب دو لڑکیا ہوئی ہیں ۔خوب صاحب کو دو لڑکیاں ہوئیں ۔خوزادہ بی بی اور راجے صاحبہ ۔خوب صاحب کا علاقہ میاں سید اشرف غازی سے تھا کرگاول میں واصل حق ہوئے ہیں ۔

میاں سید یحییٰ عرف چھو میاں فقیر عالی ہمت تھے سند اور صحبت اپنے ماموں سید شرف الدین سے رکھتے ہیں ۔وہیں رحمت حق سے جاملے ہیں ۔ان کو چار لڑکے ہوئے ۔سید جی میاں ، چھابو جی میاں ، بڑے میاں ، خانجی میاں ۔میرانصاحب میاں حافظ قرآن تھے ان کو دو لڑکیاں دولت صاحبہ اور مریم صاحبہ ہوئیں ۔چھابو جی میاں کو ایک لڑکی چاند صاحبہ تھی ۔چھابو جی میاں تربیت اپنے باپ کے ہیں ۔علاقہ میاں سید اشرف غازی سے کیا ہے ۔کرگاول میں رہتے تھے نیک اخلاق اور شہرہ آفاق تھے ۔بڑے میاں کو ایک فرزند سید جی میاں ہوئے ۔خانجی میاں کو ایک بیٹا اللہ بخش میاں ہوا ۔میرانصاحب میاں حافظ ، گجرات زیارت کے لئے گئے تھے وہیں ۱۲۱۲ھ میں فوت ہوگئے اور وہیں دفن ہوئے ان کو دو لڑکے چھابو جی میاں اور مچو میاں ہوئے ۔سید یوسف مرید سید ۔۔۔کے ہیں ادھونی میں شہید ہوئے ۔

بندگی میاں سید عیسیٰ بن حضرت شہاب الحق :۔ آپ اپنے والد بزرگوار

https://theimammehdi.com

بند گیمیاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ کے مبشر و منظور ہیں اور تربیت والد کے ہیں ۔ بعد میں حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ سے علاقہ کیا اور ہدایت کا خزانہ بن گئے ۔آپ کو دو فرزند سید شہاب الدین اور سید سلام اللہ ہوئے ۔ میاں سید شہاب الدین نے اپنے والد اور چچا کی موت کے بعد موضع دساڑہ آکر قیام کیا اور روزگار میں رہے ۔ خدائے عزوجل نے اقبال بہت عطا کیا تھا ۔ گجرات کے راجاؤں ، زمینداروں اور سواروں میں وقار بہت تھا ۔ متقی اور پرہیزگار تھے جب میاں سید شہاب الدین بیمار ہو گئے تو اپنے بھائی میاں سید سلام اللہ سے کہا مجھے میری موت کے بعد کھانبیل لے جاکر حضرت شہاب الحق کے قدموں میں دفن کرنا ۔ میاں سید سلام اللہ نے عرض کیا بھائی صاحب بند گیمیاں میاں بھائی مہاجرؒ کے روضہ مقدس کو چھوڑ کر جو دساڑہ میں ہے اس کو پیٹ دے کر آپ کو کھانبیل لے جاؤں یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا ۔ اگر فرمائیں تو بند گیمیاں کے قدموں میں پٹن لے جاؤں گا ۔ میاں سید شہاب الدین نے کہا میری آرزو کھانبیل جانے کی ہے ۔ میاں سلام اللہ نے دوبارہ وہی بات کہی ۔ میاں سید سلام اللہ ان کو بنڈی میں سوار کرا کر پٹن کے ارادے سے لے کر نکلے جب کھانبیل پہونچے تو دیکھا کہ بنڈی میں میاں سید شہاب الدین واصل حق ہو چکے ہیں ۔ میاں سید سلام نے ان کو کھانبیل میں حضرت شہاب الحق کے پائین دفن کر دیا ۔ میاں سید شہاب الدین اکثر دساڑہ سے پالن پور اپنے اپنے قرابت داروں کے پاس جاتے اور آپ کے قرابت دار بھی یہاں آکر آپ سے ملتے تھے آپ کی بیوی میانسید ولی کی بیٹی اچھی بی کی رحلت دساڑہ میں ہوئی ہے ۔ حضرت صدیق ولایت کے روضہ میں پٹن لے جاکر دفن کیے ہیں ۔

میاں سید سلام اللہ اپنے باپ اور چچا کی شہادت کے بعد شادی آجے بی بنت میاں سید خوندمیر بنی اسرائیل سے کی ۔ چند روز پالن پور میں رہے اور کسب بھی کیا ہے ۔ آپ نہایت شجیع اور بہادر تھے ۔ آپ بندگی میاں سید یوسف کے تربیت ہیں ۔ لیکن ترک دنیا کے بعد میاں سید سعد اللہ کی صحبت میں چلے گئے ۔ ایک دن میاں سید سعد اللہ کے داماد سے جو ملک زادے تھے آپ کا قضیہ ہوا ۔ آپ کے ہاتھ میں تلوار تھی آپ نے ملک کو مار ڈالا ۔ اس کے بعد آپ میاں سید نور محمد حاکم الزماںؒ کے پاس آگئے ۔ میاں سید نور محمد آپ پر بہت مہربان تھے ۔ میاں سید

https://theimammehdi.com

سلام اللہ یگانہ عصر اور مقتدائے وقت تھے اور توکل و تقویٰ آپ کا مشہور تھا۔ میاں سید نور محمدؒ کے دائرہ میں کھارے پانی کی باولی تھی آپ بھی دائرہ کے باہر جاکر میٹھا پانی باولی سے لاتے۔ ایک دن جاگیردار دباراسیوں نے آپ سے کہا میری باندی آپ کے گھر پانی لادیا کرے گی، آپ نے قبول کیا۔ ایک دن اس کو میاں سید نور محمد نے دیکھا پوچھا یہ باندی کس کی ہے۔ آپ واقعہ عرض کیا تو میاں سید سلام اللہؒ کو فرمایا اس باندی کو پانی لانے سے منع کردو، اور دائرہ کی باولی سے کھارا پانی پی لیا کرو۔ آپ نے باندی کو منع کر دیا اور دائرہ کی باولی کا کھارا پانی پیتے تھے۔ پانی بہت کھارا تھا مرشد کے ارشاد کی قبولیت کی وجہ سے میٹھا ہو گیا۔ بندگی میاں سید نور محمدؒ کے دائرہ کی امامت میاں سید سلام اللہ کے سپرد تھی ایک دن میاں سید نور محمدؒ نے آپ کو فرمایا سلونا یہاں بھی امام وہاں بھی امام۔ آپ کو میاں سید نور محمدؒ نے سلونا کا خطاب دیا تھا۔ میاں سید نور محمدؒ کے خلفا میں آپ چھٹویں یا ساتویں نمبر پر ہیں۔ میاں سید نور محمدؒ کے انتقال کے بعد آپ دساڑہ آگئے اور وہیں دائرہ باندھا اور پالن پور میں بھی آپ کا دائرہ رہا ہے۔ آپ دساڑہ سے پالن پور اور پالن پور سے دساڑہ بہت س آیا جایا کرتے تھے۔ ایک دن بندگی میاں سید نور محمدؒ نے راہ خدا میں غلہ آنے پر سب دائرہ والوں کو پندرہ دن کا خرچ دیا اور میاں سید سلام اللہ کو تین دن کا خرچ دیا۔ کسی نے پوچھنے پر فرمایا کہ ان کو کشش اور صدقہ سے سب سیر ہوجائیں گے (یعنی ان پر فاقہ ہو تو پھر اللہ بھیج دے گا) میاں سید سلام اللہ اور آپ کی بیوی آجے بی نہایت کامل متواع اور متوکل تھے ہمیشہ یوم جدید رزق جدید تھا۔ جب رات ہوتی سب کچھ خرچ کر کے سوجاتے اور تمام برتن اوندھے مار دیتے تھے۔ اور طہارت اور ستنجا کی ضرورت سے زیادہ پانی نہ رکھتے تھے اور فرماتے جو خدا مشرق سے آفتاب کو چمکاتا ہوا نکالتا ہے وہ فقیر کی ضرورت کے موافق ان کو بھی دے گا۔ آپ بہت سخی تھے جب خدا دیتا مرغ سیر دیڑھ سیر گھی میں پکواتے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے عرس کے روز منکر ہو کہ موافق سب کو دعوت دے کر کھانا کھلاتے۔ آپ کی تبلیغ سے دساڑہ کے سب لوگوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کر لی اور سب آپ کے مرید ہوگئے۔

بائی کوری زوجہ ملک احمد سردار دساڑہ نے جب وفات پائی اس کا دینی علاقہ میاں سید

https://theimammehdi.com

سلام اللہ سے تھا اس نے مرنے کے پہلے میاں کو اپنے قضائے عمری اور کفارے کے پیسے للہ چھوڑ دیئے تھے۔ حضرت پالن پور میں تھے۔ حضرت کو اس کی اطلاع نہیں تھی۔ دس پندرہ دن کے بعد دساڑہ آئے، ایک مطربہ نے خدمت والا میں آکر عرض کیا، خوندکار بائی کوری مر گئی ہے اور اس نے کفارے اور عمر قضا کے پیسے خوندکار کو دینے چھوڑے ہیں۔ اس سال غلہ کی گرانی بھی تھی میاں خاموش رہے۔ اس کے بعد بائی کوری کے بیٹے وہ کفارے کا سامان لے کر آئے۔ آنحضرت نے قبول نہیں کیا بائی کوری کے دونوں بیٹے رونے لگے۔ فرمایا تمہاری ماں کا قصور نہیں ہے میں تم سے خوش ہوں لیکن یہ قبول نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک مطربہ نے اس کی خبر مجھے پہلے پہونچائی تھی جس کی وجہ میرا نفس خوش ہو گیا تھا اس لئے میں اس کو نہ لوں گا ان بھائیوں نے یہ سامان دوسرے دائرہ میں دے دیا۔

ایک روز موضع پرکانو کے باد فروش کے لڑکے کسی کام سے دساڑہ آئے۔ میاں اسمعیل بن میاں سید محمد کے غلاموں نے ان کو خوب مارا جب باد فروش کو معلوم ہوا تو کہلایا یا تو مارو یا وہیں مرجاؤ۔ ان لڑکوں نے ان غلاموں کے دروازے پر سترہ اٹھارہ دن تک بھوکے پیاسے بیٹھے رہے ان کو اٹھانے کی بہت کوشش کی گئی مگر نہ اٹھے ان کو بہت سمجھانے پر انہوں نے کہا کہ جو شخص بارہ سو کو کھانا کھلائے اور بارہ سو محمودی سکہ ان کو دے اور پھولی دیوی کا دیول بنادے تو وہ اٹھیں گے۔ کسی نے یہ کام قبول نہیں کیا وہ لوگ ستائیس دن بغیر کھانا پانی کے پڑے رہے پھر امین خان بن ملک الہداد نے بادہ فروشوں کے کہنے کو قبول کر کے یہ کام کر دیا۔ بادہ فروش وہاں سے اٹھ گئے اس زمانے میں میاں سید سلام اللہ کا دائرہ دساڑہ میں تھا۔ کسی سپاہی نے ان کو یہ خبر دی میاں نے یہ کیفیت سن کر نعوذ باللہ کہا اور فرمایا خدائے تعالیٰ ہم کو یہاں نہیں رکھے گا پھر گھر میں نہیں گئے وہیں سے روانہ ہو گئے اور آجے بی بی سے کہلایا میں انوندرہ جا کر بنڈیاں بھیجوں گا تم آجاؤ۔ جب گاؤں میں یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ امین خان کے اس کام کی وجہہ میاں یہاں سے چلے جا رہے ہیں تو تمام لوگ حضرت کے پیچھے دوڑنے لگے اور ہجوم بہت ہو گیا۔ جب زمین دساڑہ سے آگے بڑھ گئے ایک گاؤں کی زمین پر پہونچ کر پوچھا یہ کس گاؤں کی زمین ہے جب معلوم ہوا کہ دساڑہ کی زمین نہیں ہے لوگوں نے بہت عاجزی کی

https://theimammehdi.com

اور کہا ہم سے کیا قصور ہوا ہے فرمایا مسلمانوں سے کفر کا کام ہوا ہے اگر کوئی پھولی دیوی کا دیول توڑ دے اور وہاں گائے ذبح کرے اور بادہ فروشوں کی حد بندی کرے اس وقت میں وہاں آؤں گا ورنہ انوندرہ چلا جاؤں گا۔ رادھن خاں اور صاحب خاں اس کام پر راضی ہوئے لیکن میاں نے کہا اگر امین خاں یہ کام کرے تو میں دساڑہ آؤں گا۔ امین خان خاموش تھا، لوگوں نے اس کو سمجھایا میاں کا کرنا کر دے بڑی مشکل سے امین خان نے قبول کیا اور کہا امین خان کا کالا کرو۔ میاں نے فرمایا خدائے تعالیٰ امین خان کا منہ کالا کرے گا۔ اس کے بعد میاں اور سب لوگ دساڑہ کو آگئے پھر اس کے بعد امین خان بیمار ہو کر ترک دنیا کر کے مر گیا۔ میاں نے کہا اس نے میرے آگے ترک دنیا نہیں کیا میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ میاں سید مبارک بن میاں سید ہاشم جو روزگار کے لئے دساڑہ میں تھے گواہی دی کہ امین خان نے ترک دنیا کی ہے پھر میاں نے نماز جنازہ پڑھکر اس کو دفن کیا۔

بادہ فروش سنگ جی امین خان کی عیادت کے لئے آیا ہوا تھا وہ اچانک میاں کے سامنے آگیا۔ آپ نے اس کی آبرو لینے کے لئے اس کے سینہ پر عصا مارا جب اس کے لڑکے اس کا بدلہ لینا چاہے اس نے منع کیا اور حضرت کے قدموں پر گر گیا اور کہنے لگا خوندکار نے مجھے نوازا ہے اور میری مستی اور غرور کو دور کر دیا۔ میاں نے عصا اس کے سینہ سے ہٹا کر آہستہ اس کی پیٹ پر مارا۔ بادہ فروش نے خیال کیا کہ جب حضرت نے میری آبرو ریزی کی پروا نہیں کی تو وہ ضرور دیول توڑ دیں گے اور وہاں گائے ذبح کریں گے۔ ایک روز قصاب کی دوکان پر گیا اور گائے کا گوشت خرید کر رومال میں باندھ کر حضرت کے پاس آیا اور حضرت کے باہر آنے پر قدمبوسی کر کے بیٹھ گیا۔ حضرت نے پوچھا کیا ہے تو وہ رومال پیش کیا اور کہا حضرت خدا نے دیا ہے، اور کہا قصابوں کے محلے کی طرف گیا تھا دیکھا کہ گائے کا گوشت فربہ ہے خرید کر حضرت کی کندوری کے لایق سمجھکر لایا ہوں اللہ دیا، حضرت نے اس کو مطیع الاسلام خیال کر کے دیول گرانے اور گائے کاٹنے کا خیال چھوڑ دیا

ایک دن میاں نماز لیلتہ القدر کے بعد فرما رہے تھے کہ اچانک صحن مسجد میں جو درخت انار کا تھا اس کا ڈالا بغیر باد و باران کے ٹوٹ گیا۔ لوگوں کو تعجب ہوا تو فرمایا کہ جن نماز

https://theimammehdi.com

کے لئے آئے تھے ان کی واپسی پر یہ درخت ان کا بار نہ سہہ کر گر گیا اور ٹوٹ گیا ہے۔

بندگی میاں سید سلام اللہ کو بی بی راجے حمیرہ بنت بندگی میاں سید خوندمیر بنی اسرائیل (اور ہمشیرہ حضرت شاہ نصرتؓ) سے چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں۔ سید قادن، سید میرانجی عرف سیدو میاں، سید حبیب اللہ چھبجی، میاں سید جلال الدین۔ لڑکیاں راجے ملکان زوجہ میاں سید ہاشم، بوجی کساں جو ملک قطب الدین کو دیئے۔

میاں سید سلام اللہ کا انتقال ۲۲/ ربیع الاول ۱۰۴۶ھ کو پالن پور میں ہوا۔ آپ کو پٹن لے جاکر حضرت صدیق ولایت کے روضہ میں مغرب کی دیوار کے قریب دفن کر دیئے۔

سید عبدالقادر عرف سید قادن، میاں سید سلام اللہ کے فرزند ہیں۔ بہت بزرگ تھے اور تربیت و صحبت باپ سے رکھتے ہیں اور قدم عالیت پر تھا۔ آپ کا شیوہ اکثر فقر و فاقہ اور صبر و شکر تھا۔ نہایت شجاع اور تیز طبیعت تھے۔ بندگیمیاں سید نور محمدؒ کے حضور میں چند سال کے تھے حضرت حاکم الزماںؒ آپ پر بہت مہربان تھے۔ جب میاں سید سلام اللہ کو خط لکھتے تو آپ کو اور آپ کے بھائی بہنوں کو ضرور سلام لکھتے۔ آپ کا دائرہ دساڑہ میں تھا۔ پالن پور میں بھی دائرہ رہا ہے۔ آپ نے نوجوانی میں روزگار بھی کیا ہے دائرہ میں اپنی والدہ کے حضور ۱۵/ ربیع الاول ۱۰۸۴ھ کو واصل حق ہوئے ہیں۔ اور حضرت بندگی میاں بھائی مہاجرؒ کی اہلیہ محترمہ کے بازو دفن ہوئے ہیں۔ آپ کے جنازہ کی نماز آپ کے بھائی میاں سید حبیب اللہ نے پڑھائی ہے۔ آپ کے فرزند سید محمود میانجی میاں صاحب گجراتی میاں، اباجی میاں۔ گجراتی میاں باپ کے حکم سے مسند ارشاد پر تھے ان کو ایک فرزند سید یوسف شاہ صاحب میاں تھے ایک سرایت سے ایک فرزند سید حیدر ہوئے۔ سید یوسف سید برہان الدین کی صحبت میں رہے ہیں۔ دائرہ برار بالا پور میں واصل حق ہوئے۔ لاش مبارک جل گاؤں لے جاکر بندگیمیاں سید تشریف اللہؓ کے مقبرہ میں دفن کیے۔ اباجی میاں بن میاں سید قادن نہایت متوکل و متورع تھے۔

https://theimammehdi.com

میاں سید میرانجی عرف سیدو میاں بن بندگی میاں سید سلام اللہؒ:۔ قدوہ

سالکان طریقت اور زبدہ عارفان حقیقت تھے آپ کی عرفیت مرشد الزماں ہے آپ کی ولادت ۱۰۲۳ھ یا ۱۰۲۴ھ ہے بندگی میاں سید نور محمد کے حضور میں اٹھ یا نو برس کے تھے تربیت باپ کے ہیں اور صحبت بھی باپ سے رکھتے ہیں۔ باپ کے انتقال کے وقت ۳۰ سال کے تھے۔ باپ کے بعد اپنی والدہ سے اجازت لے کر دکن آکر اپنے ماموں بندگی میاں سید نصرت مخصوص الزماں کی صحبت اختیار کی ۔ اور حق صحبت ادا کیا تقریباً تیس سال تک صحبت میں رہے آپ بندگی میاں شاہ نصرتؒ کے لماں پر دکن سے گجرات آکر اپنی والدہ اور ہمشیرہ وغیرہ سب کو لے کر دکن آئے اور مرشد کے دائرہ میں رہے ۔ حضرت آجے بی بی کی حرمت و عظمت اس زمانے کے تمام مقتداؤں میں تھی آپ کے توکل و تقویٰ و زہد و ریاضت کے سب رطب اللسان تھے ۔

جب میاں سید راجوؒ عالمگیر کے طلب کرنے پر احمد آباد جانے لگے رضا طلب کرنے سب مرشدوں کے پاس گئے ۔ اس وقت آجے بی بی صاحب پالن پور میں تھیں ۔ میاں سید راجو آپ کے پاس آئے اس وقت بی بی کھانا کھارہی تھیں ۔ میاں سید راجو کے ہاتھ میں روٹی کا تکڑا دیا ۔ میاں سید راجو ساٹھی کا روزہ رکھے ہوئے تھے ۔ وہ روٹی منہ میں رکھ لی ۔ میاں خوند سعید نے کہا آپ کو تو روزہ ہے ۔ کہا اگر زندہ رہوں تو پھر ساٹھی رکھ لوں گا مگر بروقت عنایت کہاں سے پاؤں گا ۔ ایک دن حضرت سیدو میاں حجام سے اپنے چہرہ کی اصلاح بنارہے تھے ۔ حضرت شاہ نصرتؒ نے کسی کام کے لئے طلب فرمایا ۔ اصلاح آدھی بنائی تھی آپ اٹھکر خدمت میں آگئے حضرت نے اپ کو کہیں بھیج دیا چلے گئے دو روز تک اصلاح بنانے کا موقع نہیں ملا ۔ ایک وقت آپ نے تین دن کا روزہ رکھا تھا ۔ حضرت شاہ نصرتؒ نے حکم دیا سیدو میاں جاؤ چارینار سے گیہوں اٹھا کر لاؤ ۔ چارینار دائرہ معلیٰ سے ایک کوس ہے ۔ آپ بلاعذر چلے گئے افطار کے بعد آپ کی جان کو اضطرار ہوا ۔ آپ نے اپنی والدہ آجے بی بی سے سپاری کا تکڑا طلب کیا بی بی نے کہا سیدو ابھی تیرا نفس آرام طلب ہے آپ خاموش ہوگئے ۔

حضرت آجے بی بی کو اپنے انتقال کے نو مہینے پہلے سے جذبہ لاحق ہوگیا تھا اور کشف بھی حاصل ہوگیا تھا ۔ ۱۴/ شعبان کو حضرت شاہ نصرتؒ کی صحبت اور حضوری میں واصل حق

https://theimammehdi.com

ہوئیں۔وصیت کے موافق نعش کو منچپہ لے جاکر بندگی میاں سید نور محمد کے بائیں دفن کئے

بندگی میاں شاہ نصرت کے بعد حضرت کے سب خلفا نے بندگی میاں شاہ ابراہیم سے علاقہ کیا مگر حضرت میاں سید میرانجی سیدو میاں نے نہیں کیا کسی کے کہنے پر کہا کہ ہم اور میاں سید ابراہیم ایک ہی مرشد کے فقیر ہیں۔حضرت بڑے شاہ میاں نے سن کر فرمایا کیا کہہ رہے ہو حضرت شاہ نصرتؒ نے فرمایا تھا کہ اگر بندہ میاں سید نور محمدؒ کے جیسا بھائیوں کو فقیری پر کھینچے تو کوئی تاب نہ لاسکے گا مگر سید ابراہیم اور بی بی شاہ " حضرت سیدو میاں نے کہا بندہ کو سفر درپیش ہے بعد سفر کے علاقہ کروں گا۔بندگیمیاں شاہ ابراہیمؒ آپ کے علاقہ نہ کرنے سے آزردہ تھے ایک دن بندگیمیاں سید شہاب الدین بن بندگیمیاں سید عیسیٰ بن حضرت شہاب الحقؒ کی روح مبارک سے آپ کو معلوم ہوا کہ فرمارہے ہیں سید ابراہیم میرے فرزند سید میاں سے گران خاطر مت رہو۔اس پر مہربانی رکھو وہ مجھ سے ہیں اس کے بعد حضرت شاہ ابراہیم نے حضرت میاں سید میرانجی (سیدو میاں) کو بلاکر ان پر بہت مہربانی فرمائی اور ان کی پیٹ پر ہاتھ پھیرا پھر میاں سید میرانجی نے آپ سے علاقہ کر لیا۔

میاں سید میرانجی نہایت رطب اللساں اور فصیح البیان تھے آپ کے حضور میں ایک سو پچاس طالبان خدا کے تھے ان میں پینتالیس (۴۵) حضرت مہدی علیہ السلام اور بندگی میاں کی اولاد سے تھے اور ملک زادے بھی تھے ان میں بڑے شاہ میاں کے چھ بیٹے ملک یوسف ملک شرف الدین ملک اسماعیل میاں سید مصطفیٰ اور جلال شاہ میاں، میاں سید زین العابدین، میاں سید طاہر عرف خوب صاحب میاں وغیرہ تھے بعض مرشدوں نے خط لکھکر آپ سے علاقہ کیا ہے اور دساڑے کے تمام مردوں اور عورتوں کا علاقہ آپ ہی سے تھا۔سب آپ سے خوش اور آپ کے نہایت معتقد تھے آپ کی نرمی ونیستی وتواضع وفروتنی مشہور خلایق تھی۔آپ کے دائرہ میں فاقوں پر فاقے گزرتے تھے۔آپ جو کچھ ملتا سب فقرا میں تقسیم کردیتے۔ایک دن خدا نے ایک روٹی بھیجی آپ نے اس کے دیڑھ سو تکڑے کئے اور ایک ایک تکڑا ایک ایک فقیر کے حجرے پر لے جاکر خود دیا۔آپ کی بیٹی خوزادی بی نے کہا قبلہ گاہ روٹی کا یہ تکڑا کیا طاقت

https://theimammehdi.com

بخش سکتا ہے ۔آپ نے فرمایا بیٹی اس تکڑے سے ان کے پیٹ کی تسلی تو نہیں ہو سکتی لیکن وہ جانتے ہیں کہ ہمارے مرشد ہم پر مہربان ہیں ۔اور ان کو ہمارا خیال ہے میں ان کو تسلی کی باتیں کرکے خدا کی طرف کھینچتا ہوں ۔ایک دن آپ اپنی ساس کے گھر گئے ایک گھنٹہ کے بعد واپسی کی اجازت طلب کرنے پر بی بی نے کہا آج فلاں بزرگ کا عرس ہے ، کھانا کھا کر جاؤ ۔ میاں نے کہا فقیر بھوکے ہیں بغیر ان کے ایک لقمہ بھی نہیں کھا سکتا ۔بی بی کچھ پیسے دیئے اور کہا یہ فقیروں میں تقسیم کردو ۔آپ نے اپنی ساس کے پاس خاطر سے کھانا کھایا اور وہ پیسے لاکر فقیروں میں سویت کردیئے ۔ایک شخص قادر صاحب نام سجادہ تھا اس کو بادشاہ سے ایک گاؤں جاگیر میں ملا تھا اس نے ایک دن حضرت مہدی علیہ السلام کو اور آپ کی مجلس کو خواب میں دیکھا حضرت بڑے شاہ میاں کے فرزند بڑے میاں اس کے گاؤں کو گئے تھے اس نے ان سے وہ خواب بیان کیا اور کہا وہ مہدی کہاں ہے انہوں نے اس کو حضرت میاں سید میران جی (سیدو میاں) کے پاس بھیج دیا ۔جب اس نے حضرت سیدو میاں کو دیکھا تو کہا کہ میں نے خواب میں جس مہدی کو دیکھا ہے وہ یہی ہے اور قدموں پر گر گیا اور تصدیق مہدی کرکے آپ کی بیعت کرلی ۔ایک دن دائرہ کا ایک بیل بھاگ گیا سب لوگ اس کو ڈھونڈنے نکلے ۔ حضرت سیدو میاں صاحب بھی ڈھونڈتے ہوئے باہر نکلے ۔کچھ دور بنجاروں کا ایک تانڈا تھا ان کا ایک بیل اپنا بیل سمجھ کر ساتھ لے لیا وہ لوگ آکر آپ سے بیل لے لئے اور آپ کو بٹھالیا آپ کچھ دیر بیٹھے پھر اپنی کنبل ان کو دے کر دائرہ میں آگئے اتنے میں دائرہ کے فقرا بیل کو لے کر آئے ۔آپ نے اپنا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ جاکر میری کمبل لالو ۔ملک شرف الدین بنجاروں کے پاس گئے اور کہا وہ پیر ہمارے مرشد ہیں ۔ہمارا بیل مل گیا ہے پھر حضرت کی تعریف کی اور بہت سی باتیں نفع بخش کہیں اور ان کی بھی تعریف کی ان بنجاروں نے یہ سن کر بہت عذر خواہی کی اور کمبل واپس دے دیا ۔

میاں سید میرانجی صاحب علم بھی تھے علمی کام بھی کیا ہے ۔انصاف نامہ کے حاشیہ کی عبارت آپ نے انصاف نامہ سے علحدہ کرکے ایک کتاب کی صورت میں اس کو لکھا اس وقت سے حاشیہ انصاف نامہ جو در حقیقت انصاف نامہ کا دوسرا حصہ یا اضافہ انصاف نامہ ہے علحدہ

https://theimammehdi.com

لکھا جانے لگا تھا۔ عقاید مہدویہ میں آپ نے ایک مختصر کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام رسالہ فرائیض ہے اور حدود دائرہ میں بھی ایک مختصر رسالہ لکھا جس کا نام زاد النلجی ہے ان دونوں کا ترجمہ چھپ گیا ہے۔

اپنے والد بزرگوار میاں سید سلام اللہ کی وفات کے بعد میاں سید میرانجی (سیدو میاں) چند سال پالن پور میں رہے وہاں سے دساڑہ آئے اور وہاں کا دائرہ میاں سید سلام اللہ کے ایک فقیر میاں سید شریف کے حوالے کر دیا اور خود دکن چلے گئے۔

میاں سید شریف مرد دیندار، متوکل، پرہیزگار تھے اور ذکر کے غلبہ کی وجہ سے صحو و سکر کی حالت میں رہتے تھے اور مجذوب کے مانند ہوگئے تھے کشف و کرامت بھی رکھتے تھے جلالی تجلی کی وجہ آپ کی آنکھیں نہایت روشن تھیں اگر کوئی آپ کے سامنے آجاتا بے اختیار زمین پر گر پڑتا۔ جس وقت افغانوں کا لشکر آپ کے دائرہ پر آیا ایک فیلبان نے آپ کے دائرہ کا بڑ کا جھاڑ کاٹ ڈالا اس وقت دائرہ میں کوئی نہیں تھا۔ میاں سید شریف حجرہ کے باہر آئے اور غصہ سے فیلبان کی طرف دیکھا، جو شخص آپ کے سامنے آتا گر جاتا یہ دیکھکر سب بھاگ گئے۔

جب میاں سید میرانجی نے اپنے بھائیوں سید حبیب اللہ اور سید جلال الدین کی رحلت کی کیفیت سنی دساڑہ تشریف لائے۔ میاں سید حبیب اللہ کے فرزند دادا میاں کی شادی میاں سید جلال کی دختر بوجی ماں سے کی اس وقت خدا نے فتوح بے شمار پہونچائی تھی۔ آپ نے بہت خرچ کیا اور سب کو جوڑے بنائے پھر جالور جاکر بزرگوں کی زیارت کی پھر پالن پور آکر کچھ عرصہ رہے میاں سید مرتضیٰ سے آپ کو رابطہ اخلاص تھا۔ میاں سید مرتضیٰ کے دائرہ کو نوا دائرہ کہتے تھے ملک اسمعیل پالن پور میں انتقال فرماگئے ان کی وصیت کے موافق ان کو پٹن لاکر دفن کیا اس کے بعد دساڑہ آئے۔ اور دکن کا ارادہ کیا عورتیں کہنے لگیں ہم دوگانہ اور تراویح کس کے پیچھے پڑھیں۔ میاں سید برہان الدین، ملک شرف الدین کو وہاں مامور کرنا چاہا۔ انہوں نے قدموں سے جدائی گوارا نہیں کی کہا نوندرہ سے شہرادوں کو بلاکر دوگانہ تراویح پڑھ لیا کرو۔ اور سب کو خدا پر سونپ کر روانہ ہوئے۔ ملک شرف الدین اپنے قبیلے کے ساتھ ہمراہ ہوگئے۔ جب احمد آباد آئے دساڑہ کے سردار جو وہاں آئے ہوئے تھے۔ مانع ہوئے کہ ہم ہرگز

https://theimammehdi.com

قبیلے کے لوگوں کو جانے نہ دیں گے اور بہت عقیدت اور عاجزی سے مانع آکر ان قبیلوں کو دساڑہ لے آئے ۔ میاں سید میرانجی بندر کھنبات آئے ۔ وہاں سے طے منازل کرتے ہوئے حیدرآباد آئے ۔ گجرات میں آپ کو تین سال کا عرصہ گزرا ۔ حیدرآباد میں بند گیمیاں شاہ ابراہیمؒ کا انتقال ۱۰۸۹ھ میں ہو گیا ۔ میاں سید میرانجی نہایت سلیم الطبع اور عمیم الرحمان تھے ۔ متواضع اور نہایت خوش شکل تھے ۔ پاکیزہ روش اور نرم گفتار تھے اور گروہ مہدی علیہ السلام کے نسب و نسل کے نقول آپ کو بہت یاد تھے کئی رسالے تصنیف کئے ہیں اور عقاید کے باب میں چند خطوط بھی لکھے ہیں ۔ حیدرآباد سے بالاپور کو آپ تشریف جو لے گئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے فرزند میاں سید منور محمد جو برسر روزگار تھے نہایت صرف اور بے حد خرچ کرنے والے تھے جس کی وجہ قرض بہت ہو گیا جو گجراتی بھوروں کا تھا وہ حیدرآباد میں مقیم تھے جب ان کے قرض کا مطالبہ زیادہ ہو گیا میاں سید نور محمد عرف بڑے میاں اس کی تاب نہ لاکر دیور کدرہ اور چاندہ کو چلے گئے لیکن قرض خواہوں نے کہا کہ ہم نے جو کچھ بطور قرض دیا ہے سیدو میاں کے ملاحظہ سے دیا ہے انہوں نے میاں سید میرانجی سے تقاضہ شروع کیا حضرت نے ملک شرف الدین سے مشورہ کیا ان سے حضرت ہمیشہ مشورہ کیا کرتے تھے وہ کسی بہانے بالاپور برار آئے نواب شرزہ خاں کی حکومت تھی اس کے سامنے حضرت میاں سید میرانجی کے تمام حالات بیان کئے اور کہا حضرت وہاں سے ہجرت کر کے یہاں آنا چاہتے ہیں ۔ نواب نہایت عقیدت شعار اور دینداروں کا عاشق تھا نہایت خوش ہوا جب معلوم ہوا کہ حضرت پر قرض ہے اس نے آٹھ نو سو روپیہ کی ہنڈی لکھ دی وہ لے کر حضرت ملک شرف الدین حیدرآباد آئے اور ہنڈی حضرت کو دے کر قرضداروں کے قرض میں دے دی پھر حضرت نے سفر کا ارادہ کیا اور اپنے بھانجے ملک شمس الدین کے سر پر جو ملک شرف الدین کے بڑے بھائی تھے اپنا عمامہ رکھکر دائرہ ان کے حوالے کر دیا اور دائرہ کے تمام ضعیف لوگوں کو ان کے حوالے کر دیا اور بالاپور چلے گئے ۔ جب نزدیک پہونچے نواب شرزہ خاں نے سن کر پالکی بھیجدی اور خود بھی استقبال کے لئے آیا اور حضرت کو نہایت عقیدت سے لے جاکر ایک حویلی میں ٹھہرایا اس کے بعد میاں سید زین العابدین غازی توکلی بادی نے اپنا دائرہ حضرت کو

https://theimammehdi.com

اللہ دیا کہہ کر دے دیا آپ دائرہ میں آگئے۔ نواب نے اپنی بیٹی کی شادی آپ کے فرزند میاں سید عیسیٰ سے کرنی چاہی آپ راضی نہیں ہوئے۔ ان ہی ایام میں آپ بخار میں مبتلا ہو گئے اور دن بدن اضطراب زیادہ ہونے لگا۔ آپ کو آکر ایک ماہ چند روز ہوئے تھے۔ حالت مرض میں آپ نے وصیت کی کہ مجھے حضرت بندگی میاں سید تشریف اللہؒ کے روضہ مبارک جل گاؤں (جامود) لے جاکر دفن کرنا۔ پھر خلفا کو بشارتیں دیں اور ان پر نوازشیں فرمائیں۔ پھر اضطراب بہت زیادہ ہو گیا اسی حال میں قئے ہوئی ملک شرف الدین نے وہ قئے اپنے ہاتھ میں لے کر مسجد کے پیچھے لے جاکر پھینک دیا۔ اس کے بعد حضرت واصل حق ہو گئے۔ تاریخ وفات ۱۱/ رجب ۱۱۱۸ھ ہے۔ نعش مبارک جل گاؤں جامود لاکر دفن کی گئی اس سال خلق اللہ میں یہ افواہ تھی کہ اس سال دین کا ایک بادشاہ رحلت کرے گا اور دنیا کا ایک بادشاہ بھی مرے گا۔ چنانچہ اورنگ زیب عالمگیر کا سال وفات بھی یہی ہے ۱۷۰۷ء۔ حضرت کا انتقال بالاپور تشریف لانے کے چالیس دن کے بعد ہوا ہے۔ آپ کے بالاپور تشریف لانے کے ایک سال پہلے ملک شرف الدینؒ نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ بالاپور تشریف لائے ہیں اور چالیس دن کے بعد یہاں آپ کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ کے چہلم کے بعد آپ کے فرزند عیسیٰ میاں کی شادی کی بات چیت کی افواہ ہوئی۔ عیسیٰ میاں چاہتے تھے کہ یہ نسبت ہو جائے تو بہتر ہے ملک شرف الدین نے منع کرنے پر بھی نہ مانا۔ بہرحال حضرت میاں سید میرانجی کے انتقال کے چھ ماہ بعد عیسیٰ میاں بالکل راضی ہو گئے اور کسی کے منع کرنے کو خاطر میں نہ لایا پھر نواب نے عیسیٰ میاں کو دامادی کا لباس اپنے ہاتھ سے پہنایا۔ ملک شریف الدین کے کہنے پر نواب نے یہ لباس پہنایا لیکن ملک شرف الدین اور سید برہان الدین اس شادی میں نہ رہے پالن پور چلے گئے نواب نے ان کو نہایت قیمتی کپڑوں کے جوڑے بنائے۔

میاں سید میرانجی سیدو میاں کو بی بی امت الرحیم بنت حضرت شاہ نصرت سے دو لڑکے ہوئے ایک سید سلام اللہ جو بلوغ کے بعد جنگ میں کام آئے دوسرے سید جی میاں۔ دوسری بیوی اچھو بی صاحبہ سے تین لڑکے ہوئے ایک سید عیسیٰ دوسرے سید نور محمدؒ بڑے میاں تیسرے چھجو میاں اور تیسری بیوی ہدو صاحبہ سے ایک لڑکا سید یعقوب ہوئے۔

https://theimammehdi.com

میاں سید عطن مبشر اور حمیدہ صفات ہیں ۔اور پسندیدہ افعال تھے چنانچہ میاں ملک جی سے کہ بہت بزرگ تھے اور میاں سید نصرت سے فیض حاصل کیا ہے اور سماعی نقول میں وحید الدہر تھے فرماتے تھے سیدو میاں کے سب بیٹے ایک پلہ میں اور ایک پلہ میں عطن جی میاں رہیں تو عطن جی میاں کے عرفاں کا پلہ بھاری رہے گا۔سید زین العابدین کی دختر سے نسبت ہوئی تھی مگر قضائے الہیٰ سے جنگ میں مارے گئے۔

میاں سید ولی بن سیدجی میاں بن میاں سید میرانجی بہت بزرگ اور کامل تھے اور اپنے پدر عالی قدر کے تربیت میں اور صحبت میں انہی سے رکھی ہے ان کو بی بی راجے صاحب ہمشیرہ میاں سید نعمت اللہ خلیفہ حضرت میاں سے دو لڑکیاں ہوئیں آجے صاحبہ اور بی بی صاحبہ ۔

میاں سید عیسیٰ بن میاں سید میرانجی اپنے عالی قدر باپ کے تربیت ہیں اور انہی سے صحبت کامل رکھتے ہیں اور مرشد کے آخر تک رہ کر خوشنودی کمال حاصل کیا ہے اور آپ کا قدم عالیت پر تھا۔شرزہ خاں کی بیٹی آپ کی منکوحہ تھیں جو کچھ شرزہ خاں سے اس کی بیٹی کو پہونچتا تھا آنحضرت نے اس کو خود پر خرچ نہیں کیا۔ہمیشہ آپ کی آنکھ تر رہتی تھی ۔آپ کی شادی جو نواب کی لڑکی سے ہوئی اس کی معذرت کے لئے برار سے گجرات کو میاں سید برہان الدین اور ملک شرف الدین کے پاس تشریف لے گئے ہیں اور دولت آباد میں بھی قیام رہا ہے اور وہیں وفات پائی اور بند گیمیاں سید یعقوب حسن ولایت کے حظیرہ میں چار دیواری کے اندر دروازہ کے قریب مدفون ہوئے ۔آپ کو بی بی بو صاحبہ بنت چھابوجی بن شاہ برہان الدین سے دو لڑکے ہوئے ۔(۱) اچھے میاں اور (۲) سید محمد باوا صاحب میاں اور ایک بیٹی راجے سلام، سیدو میاں حافظ کو دیئے اور شرزہ خاں کی بیٹی سے تین بیٹے ہوئے ایک ابجی میاں دوسرے سیدن میاں اور تیسرے خوب میاں ۔تیسری بیوی فاطمہ سلطان سے جو قوم بافندہ سے تھی ایک لڑکی کندن صاحبہ ہوئی ۔ پھر ملک محمود بن خان محمد کو دیئے اور ایک خدمتگارہ کے پیٹ سے دو لڑکے ہوئے ۔ سید عبدالکریم اور سید عبدالرحیم ۔اچھے میاں بن سید عیسیٰ بڑی لیاقت رکھتے تھے ان کو دو لڑکے سید شہاب الدین اور سیدن میاں ہوئے ۔ چھابوجی میاں اپنے دادا میاں سید عیسیٰ کے تربیت ہیں اور اپنے خسر سیدجی میاں سے صحبت رکھتے ہیں ۔ پھر علاقہ میاں سید علی

https://theimammehdi.com

سے کیا ۔ مدک پلی میں دائرہ تھا وہیں رحمت حق سے جا ملے اور میاں سید علی ستون دین کے حظیرہ میں دفن ہوئے ۔ ان کو اولاد نہیں ہوئی ان کے چھوٹے بھائی سیدن میاں کو دو لڑکے سید محمد بابا صاحب جو اپنے دادا سیدو میاں کے تربیت ہیں اکثر عمر تجارت میں صرف کی ہے ۔ ترک دنیا کر کے ارکاٹ میں فوت ہوگئے ان کو دو لڑکے تھے شاہ صاحب میاں جو کہیں غائب ہوگئے اور سیدو میاں ۔ سیدن میاں کا علاقہ میاں سید یعقوب توکلی سے تھا اور دائرہ مدک پلی میں رہا ہے ۔ وہیں ۶/ محرم ۱۲۰۳ھ کو رحلت کی ہے اور وہیں مدفون ہیں ۔ ابجی میاں بن عیسیٰ میاں جنگ میں مارے گئے ان کو اولاد نہیں ہوئی سیدن میاں میاں سید منجو کی صحبت میں خلافت حاصل کئے ان کو ایک بیٹا سید عیسیٰ ہوا۔

سید عیسیٰ بن سید عبدالکریم فقیر متوکل تھے ۔ چند روز دائرہ عمر گہ میں تھا وہاں سے ڈونگاں میں دائرہ کیا ہے وہیں رحلت فرما کر مدفون ہوئے ۔ میاں سید نور محمد بڑے میاں بڑی عمر والے ہوئے ہیں ۔ اور اپنی آخر عمر تک ایلچپور ملک برار میں رہے ہیں ۔ اور وہیں رحلت ہوئی ہے ۔ سید موسیٰ بن حضرت سیدو میاں ان کو ایک فرزند سیدو میاں ہوئے ۔ بی بی امت الرحیم حضرت مرشد الزماں کی بیوی بہت عابدہ اور بزرگ تھیں ۲۴/ رجب کو حیدرآباد میں اپنے شوہر کے حضور میں انتقال کیا اور میت کو مکسنور لاکر دفن کئے اور سیدو میاں کی دوسری بیوی اچھے صاحب بھی آپ کے حضور میں انتقال فرمائیں ۔ تیسری بیوی ہدو صاحبہ جو آپ کو منظور نظر تھیں ۳/ ذی الحجہ کو واصل حق ہوئیں ۔ خوزادی بی آپ کی بیٹی نہایت متوکل اور عابدہ وزاہدہ تھیں نقلیات میں سماع صحیح رکھتی تھیں ان کی عظمت و حرمت مرشد الزماں کو بہت پیش نظر تھی ۔ ۱۹/ رجب کو انتقال ہوا اور ان کی بہن کا انتقال ۱۸/ رجب کو دساڑہ میں ہوا

میاں سید جبیب اللہ بن میاں سید سلام اللہؒ ۔ کسب اور روزگار میں تھے ۔ بڑی لیاقت رکھتے تھے شیر خاں دساڑیہ نے عقیدت سے اپنی بیٹی میاں سید جبیب اللہ کو دی ۔ میاں سید جبیب اللہ عالم کسب میں تھے اور زراعت کرتے تھے ۔ باپ اور ماں کے انتقال کے بعد اپنے بڑے بھائی میاں سید قادن کے انتقال فرمانے کے بعد عالم شباب میں ۱۰/ جمادی الثانی کو

https://theimammehdi.com

واصل حق ہوئے اور دساڑہ میں بندگی میاں بھائی مہاجرؒ کے پاس دفن ہوئے ۔ان کی نماز جنازہ ملک شرف الدین نے پڑھائی ہے ان کی عمر ۲۵ سال کی تھی ۔ان کو شیر خاں کی بیٹی راجے جیون ایک فرزند سید میرانجی عرف آئی جی میاں المعروف دادا میاں ہوئے ۔جو باپ کے انتقال کے وقت ۸ ماہ کے تھے اور باپ کے بعد بہت ہی لایق و فایق ہوئے اور سید و میاں کو بہت عزیز تھے ۔چنانچہ میاں سید میراں جی ان کی پاس خاطر سے دکن سے دساڑہ تشریف لاکر ان کی شادی میاں سید جلال کی بیٹی مسماۃ بوجی ماں سے کی ۔ پھر میاں سید میرانجی نے ۲۸ سال کی عمر میں وفات پائی ۲۵/ صفر کو ماں کے حضور میں انتقال ہوا ۔بی بی راجے جیون نے سلوک اور روش اپنی ساس آجے بی بی سے سیکھا ہے ۔ حضرت سید و میاں ان کی بہت حرمت رکھتے تھے ۔ حضرت سید و میاں نے ان کو خط میں لکھا تھا کہ والدہ آجے بی بی نے تم پر اپنی خوشنودی کا اظہار کر کے تم کو بشارت دی ہے دائرہ اور میاں سید سلام اللہ کے فرزندوں کو تمہارے حوالے کیا ہے اور ہم تمہارے حوالے کرتے ہیں ۔ہمارے حق میں دعا کرو ۔

خوزادے میاں اپنے ماموں سید برہان الدین کے تربیت ہیں ۔حالت روزگار میں جہاز سنگہ دلیساولی کے سواروں کے ہاتھوں سے زخمی ہو کر اور ابجی میاں سے علاقہ کر کے اور ترک دنیا کر کے ۴۴ سال کی عمر میں دساڑہ میں ۱۸/ ربیع الثانی کو رحلت فرمائی ۔انتقال اپنی والدہ اچھو بی کے حضور میں ہوا ۔ان کی والدہ بھی میاں سید برہان الدین کے تربیت ہیں اور علاقہ ملک عبد الرؤف ابجی میاں سے کیا ہے اور متقی اور شب بیدار تھیں ان کی عمر ۷۰ سال کے اوپر ہوئی ۔خوزادے میاں کو دو بیٹے سید یحییٰ دادے میاں اور میاں صاحب ہوئے ۔میاں صاحب خورد سالی میں رحلت کر گئے ۔ سید یحییٰ تربیت و صحبت ملک عبد اللہ سے رکھتے ہیں ۔ ۳/ محرم ۱۲۰۰ھ کو سورت میں انتقال کئے ۔ پھر علاقہ موسیٰ میاں سے کیا ان کو تین لڑکے خوزادے میاں، قادر میاں باشو میاں ہوئے ۔باشو میاں بچپن میں انتقال کر گئے ۔

میاں سید جلال الدین بن میاں سید سلام اللہؒ:۔ منبع الکملات مجمع الحسنات متوکل الزماں اور فرید الدوراں تھے مناقب عالی اور کرامات متعالی رکھتے ہیں ۔آپ کو صحبت اور سند میاں سید میراں جی مرشد الزماں سے حاصل ہے اور مرشد الزماں کی خوشنودی سے دائرہ

https://theimammehdi.com

پر قایم رہے اور دکن کو بھی حضرت سید و میاں کے پاس گئے ہیں۔ لیکن مرشد کی آرزو یہ تھی کہ آنحضرت دساڑہ ہی میں دائرہ پر قایم رہیں۔ آپ کے توکل و تقویٰ سے مرشد الزماں بہت خوش تھے اور آپ کی بہت تعریف کی ہے اور آپ کا قدم عالیت پر تھا۔ اگر کسی خادم یا سردار سے نامشروع فعل دیکھتے تو اس کو زجر و تنبیہ کرتے اور سال دو سال تک اس کا منہ نہ دیکھتے اور اس کی فتوح قبول نہ فرماتے جب تک کہ وہ توبہ کر کے حضور میں آکر رجوع نہ کرے۔ دساڑوں کے سرداروں کے بیچ میں کچھ جھگڑا ہو گیا اور اپس میں فیصلہ نہ ہو سکا بعض مصدقوں کے عرض کرنے پر آپ ٹھاکروں کے پاس گئے اور ان کو صلح کی ترغیب دی اور سمجھایا لیکن انہوں نے نہیں مانا۔ آپ غصہ سے اٹھ گئے اور فرمایا فقیر تمہارا خیر اندیش ہے اور بہی خواہی سے رفع فساد کے لئے کہہ رہا تھا لیکن تمہارے دل میں فساد ہے اب خدا تمہاری صورت نہ دکھائے یہ کہکر اٹھ گئے اور روانہ ہوئے۔ جب حصار کے دروازے تک پہونچے قصار احصار کے اندر کپاس کے کوٹھوں کو آگ لگ گئی اور شعلے بھڑک اٹھے۔ ٹھاکر دوڑے اور کہا کہ یہ حضرت کی بات نہ سننے کی وجہ سے ہے آپ نے فرمایا خدا مفسدوں کی صورت نہ بتلائے اور روانہ ہو گئے۔ چند دن کے بعد آپس میں صلح ہونے پر ان کے عذر اور رجوع کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت مسجد میں نماز تہجد پڑھ رہے تھے ایک چور مسجد میں آیا آپ اندھیرے میں مشغول عبادت تھے اس نے کوئی چیز چرانا چاہی اسی وقت اندھا ہو گیا اور واپس ہونا چاہا راستہ نہ ملا پریشان ہو گیا جب حضرت کے قریب آیا آپ نے پوچھا کون ہے اس نے کہا میں بھول کر آگیا ہوں اور اب اندھا ہو گیا ہوں۔ حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد کے باہر کر دیا وہ بینا ہو کر بھاگ گیا۔ حضرت نے کبھی سونا چاندی سے اپنے ہاتھ کو آلودہ نہیں کیا اگر کبھی کوئی فتوح گزرانتا تو ہاتھ میں نہ لیتے جب وہاں سے اٹھتے تو کسی سے کہتے کہ وہاں نقدی ہے اٹھا لو گھر میں آکر لونڈی یا غلام سے بھی نہ کہتے۔ اگر کوئی لاکر گھر میں دیدیا تو پہونچ گیا ورنہ وہیں پڑے رہتا پالن پور میں آپ کی سالی کی شادی مقرر ہونے پر آپ اس میں شرکت کے لئے اپنے فرزند مچھو میاں اور مٹھے میاں اور دوسرے دو تین آدمیوں کو ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہوئے ختم شادی پر واپس دساڑہ ہوئے اثناء راہ میں کوئی اور قطاع الطریق (چوروں) نے جو کا کریج

https://theimammehdi.com

کے تھے موضع کو کبیر میں جو پٹن سے دساڑہ کی جانب تین کوس کے فاصلے پر ہے آپ کا راستہ روک کر جنگ آغاز کی ۔چنانچہ آپ کے ساتھ راجے محمد اور عبدالستار تھے وہاں لڑائی میں کام آئے اور لاڈو اور کبھی دونوں بھاگ گئے ان کو کیوں نے میاں کے گھوڑے کو پکڑنے کی بہت کوشش کی لیکن پکڑ نہ سکے پھر کسی طرح حضرت کے قریب پہونچکر تلوار کا زخم پہونچایا ۔آپ گھوڑے سے نیچے گر پڑے اور گھوڑا بھاگ گیا۔ کوئی نے آپ کے قریب آکر آپ کا سامان لے لیا اور قرآن بھی اٹھالیا پھر آپ کے کہنے پر قرآن پھینک دیا ۔میاں نے اٹھنا چاہا نہ اٹھ سکے کولیوں نے پچھو میاں اور مٹھے میاں کو پکڑلیا اور تانبے کے برتن اور نماز کی صفیں وغیرہ تمام اسباب لوٹ لیا ۔ گھوڑا بھاگ کر گاؤں میں آیا یہاں کے لوگوں کے سردار کے بھانجے نے گھوڑے کو جب زخمی دیکھا اس کے قدموں کے نشان پر لوگ حضرت جہاں پڑے ہوئے تھے وہاں آئے ۔ اور حضرت کو دیکھکر پوچھا آپ کون ہیں ۔آپ نے فرمایا میں دساڑہ میں رہتا ہوں اور ٹھاکروں کا پیرزادہ ہوں میرا وطن پالن پور ہے وہاں شادی میں گیا تھا اور سید خوندمیر کی نسل سے ہوں لوگوں نے کہا دساڑہ اور پالن پور یہاں سے بہت دور ہیں ہم آپ کو کہاں پہونچائیں ۔ حضرت نے کہا پٹن لے جاکر محلہ شاکوٹھے میں ٹھاکروں کے پاس کہ وہ ہمارے مریدین ہیں مجھے چھوڑ دو ۔ان لوگوں نے آپ کو گاڑی میں بٹھاکر گھوڑے کے ساتھ پٹن پہونچادیا اور جو فقیر شہید ہوئے تھے ان کو حضرت صدیق ولایت کے روضہ میں دفن کر دیا ۔ لوگ سب آپ کی تیمارداری میں لگ گئے اور اپنا روزگار تک چھوڑ دیا۔ میاں سید داؤد نے یہ خبر سن کر کاکریج آکر وہاں کے کولیوں کو سخت لعنت ملامت کی پھر پٹن میاں سید جلال پاس کے آئے پھر حضرت کے غسل صحت کے بعد وہاں کے لوگوں نے آپ کو نئے کپڑے بنائے اور آپ کو دساڑہ پہونچا دیا اس جنگ میں میاں سید جلال کی ایک آنکھ میں مار لگا اور آنکھ چلی گئی تھی ۔ایک عورت نے تمسخر کے تحت اپنی ایک آنکھ تیڑھی کر کے میاں کو دیکھا اس کی آنکھ میں آزار پیدا ہوا اور تمام عمر اس سے خون ٹپکتا رہا۔ حضرت میاں سید جلال حافظ قرآن تھے اور رمضان شریف میں تیس تراویح پڑھتے تھے خود بھوکے رہ کر دوسروں کو کھلا دیتے تھے جب دساڑہ میں قحط پڑا آپ نے بقال سے پانچ پلے جوار ادہار لاکر محتاجوں میں تقسیم کر دیا ۔آپ کی شادی میاں سید ہاشم

شہید کی بیٹی سے ہوئی تھی لیکن بی بی سخت طبیعت تھیں اس لئے موافقت نہیں ہوئی دوسری شادی میاں سید اسمعیل بن میاں سید عالم کی بٹی سے کی جن کا نام راجے مریم تھا یہ بہت غریب اور نرم طبیعت تھیں کوئی کچھ کہتا تو جواب نہ دیتیں۔ لیکن دونوں بیبیوں میں ناموافقت تھی ان جھگڑوں کی وجہ سے آپ نے دائرہ الگ باندہ لینا چاہا لیکن خرچ کی وجہ متفکر تھے اتنے میں ملک شرف الدین دکن سے آئے ان کو خدا نے بے شمار فتوح پہونچائی تھی انہوں نے اس کا عشر ساٹھ روپیہ راہ خدا میں میاں سید جلال کو دیا آپ نے ایک دائرہ الگ بنالیا اور بی بی راجے مریم کو وہاں رکھا۔ اچانک آپ کو مرض بواسیر ہوگیا اور تکلیف بہت زیادہ ہوگئی۔ علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا آپ فرمانے لگے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میرا کوئی نابینا نہیں مرے گا (یعنی خدا کو دیکھ کر مرے گا) "یہی بات بار بار کہتے۔ آپ کی ریش مبارک کے بال کھل گئے اور چہرہ روشن ہوگیا حضرت ملک شرف الدین نے دیکھکر فرمایا خوندکار کا کام خدا نے سرانجام کیا ہے" اور جو کچھ صاحب کی آرزو تھی عطا کی ہے حضرت نے فرمایا مراد خدا سے حاصل ہوئی ہے پھر میاں حبیب اللہ کو طلب کر کے فرمایا، دادا مجھے میری وفات کے بعد پٹن لے جاکر حضرت بندگی میاںؓ کے روضہ میں رکھو۔ انہوں نے عذر کیا فرمایا تم سے اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم صاحب مال ہو لے جاسکتے ہو لوگ کہتے ہیں کہ دساڑہ میں میاں بھائی مہاجر ہیں یہاں دفن کریں گے تم مجھے پٹن لے جانا۔ ملک شرف الدین نے فرمایا آپ فکر نہ کریں ہم آپ کو پٹن پہونچائیں گے پھر آپ رحمت حق سے جاملے۔ آپ کی نماز جنازہ ملک شرف الدین نے پڑھائی۔ ۲۱/ جمادی الاول ۱۰۸۷ھ کو آپ کی رحلت ہوئی ہے آپ کی میت کو غسل مسجد میں پردہ باندہ کر دیا گیا ایک بوہرہ آپ کا معتقد تھا پردہ ہٹا کر آپ کی میت کو دیکھنے لگا میت سے کھنکارنے کی آواز آئی۔ ملک شرف الدین نے بوہرے سے کہا حضرت کی مرضی نہیں ہے کہ تم حضرت کو دیکھو وہ ہٹ کر دور ہو گیا پھر حضرت کی میت پٹن لاکر ۲۲/ جمادی الاول کو دفن کر دی گئی۔ آپ کی عمر ۴۴ سال کی تھی پیدائش ۱۰۴۳ھ اور وفات ۱۰۸۷ھ ہے۔ ملک شرف الدین نے آپ کو بہت بشارتیں دی ہیں۔ آپ کو دادی بو بنت میاں سید ہاشم سے ایک فرزند ہوئے میاں سید مصطفیٰ اور بی بی راجے مریم بنت میاں سید اسمعیل سے سید برہان الدین

https://theimammehdi.com

عرف مٹھا میاں پیدا ہوئے ۔ دادی بو کا انتقال ۲۸/ صفر کو دساڑہ میں ہوا، بی بی راجے مریم سلیم الطبع اور لطیف اللسان اور شب خیز تھیں اور سید و میاں صاحب کو آپ کی حرمت بہت پیش نظر تھیں ۔آپ کا انتقال ۱۴/ رمضان کو پالن پور میں ہوا ۔ بی بی کو قبر میں رکھنے پر مٹی دب گئی جو لوگ حاضر تھے کہنے لگے بی بی قبر میں نہیں رہیں"

سید مصطفیٰ عرف مچھو میاں بہت بزرگ اور کامل تھے میاں سید قادن کے تربیت ہیں ۔ آبادی کے باہر رہتے تھے ۔ مجذوبانہ حالت تھی پہلو زمین پر نہ رکھتے یا کھڑے رہتے یا بیٹھے رہتے ۔ جو پیراہن ملے پھٹا پرانا پہن لیتے ۔ اکثر ہرا عمامہ باندھتے تھے اکثر آپ کے ہاتھوں میں غلیل یا نوک دار نیزہ ہوتا ۔

میاں سید برہان الدین قدوۃ السالکین زبدۃ الکاملین میاں سید میرانجی کی صحبت میں رہ کر فیض اخذ کیا ہے اور خلافت سے مبشر ہوئے ہیں ۔آپ حافظ قرآن تھے کم سخن اللسان تھے اور رات دن سوائے قرآن خوانی کے کام نہ تھا ۔ باپ کے دائرہ دساڑہ میں تھے مرشد الزماں کے انتقال کے بعد دکن نہیں گئے ۔ پالن پور میں بھی دائرہ کیا ۔ ایک روز مرشد الزماں نے آپ کو خوب میاں کے ساتھ جب کہ آپ بہت چھوٹے تھے دائرہ کو بھیجا ہے آپ راہ میں گم ہو گئے تین دن گم رہے پھر خواجہ خضر نے آکر ان کو خوب میاں کے پاس پہونچایا آپ نے ملک یوسف سے بھی علاقہ کیا ہے جب آپ کی بیٹی بی بی صاحبہ کا انتقال ہوا آپ عصر پڑھ کر ذکر میں بیٹھے تھے معلوم ہونے پر بھی نہیں اٹھے ذکر میں رہے ۔ مغرب پڑھ کر اٹھے اور آکر بی بی کی میت کو دیکھا ایک دن رمضان میں دوگانہ کے دن سخت بارش ہوئی عورتوں نے آپ سے کہا کہ آپ گھر میں نماز پڑھ لیں آپ گھر کے باہر آئے پانی جو کویلو سے ٹپک رہا تھا اس کو ہاتھ میں لے کر اپنا منہ تر کیا پانی فوراً بند ہو گیا پھر آپ نے سب کو بلا کر مسجد میں دوگانہ نماز پڑھی ۔آپ کا انتقال پلنگ سے ہوا ہے ۔۱۷/ ذی الحجہ ۱۱۴۱ھ کو آپ کی وفات ہوئی ۔آپ کی حسب وصیت آپ کو پٹن لے جا کر دفن کئے ۔آپ کی عمر ۷۰ سال کے اوپر ہے آپ کو ایک فرزند سید جلال عرف خوب میاں ہوئے ۔

خوب میاں تربیت و صحبت اپنے باپ سے رکھتے ہیں ۔۸/ محرم ۱۱۵۰ھ کو انتقال ہوا ہے

https://theimammehdi.com

اور بھائی مہاجرؒ کے پائیں دفن ہیں ۔ان کو دو لڑکے سید میرانجی اور سید راجو ہوئے اور دوسری بیوی سے ایک فرزند میاں سید برہان ہوئے ۔سید میرانجی اپنے دادا کے حضور آٹھ سال کے تھے اور دادا کے منظور ہیں ۔اور ملک عبداللہ سے صحبت رکھتے ہیں اور ۱۱۹۱ھ کو دساڑہ میں رحلت فرمائی ہے عمر ۵۲ سال کی تھی ۔ان کو ایک فرزند سید عیسیٰ ہوئے ۔میاں سید راجو ملک عبداللہ سے تربیت و صحبت رکھتے ہیں ۲۲ محرم ۱۱۸۶ھ کو انتقال فرمایا۔چاپانیر لے جاکر دفن کئے گئے ان کو بڑے میاں ، چھابوجی میاں ، سیدن میاں ، مراد میاں ، چار بیٹے ہوئے ۔ سیدن میاں چودہ سال کی عمر میں گزر گئے ۔ مٹھا میاں تربیت ملک عبداللہ کے ہیں ۔ان کو ایک فرزند سید احمد عنو میاں ہوئے ۔

بندگی میاں سید ولی ابن حضرت شہاب الحقؒ :۔آپ تربیت بندگی میاں سید یعقوب حسن ولایتؒ کے ہیں اور صحبت و سند اپنے قبلہ گاہ اور حضرت خاتم المرشد سے رکھتے ہیں

نقل ہے کہ عالم خاں دساڑیہ کو بیٹا نہیں تھا اس نے نیت کی اگر بیٹا ہوا تو خدا کے نام پر دیدوں گا ۔خدائے تعالیٰ نے اس کو بیٹی عطا کی اس کا نام راجے سون رکھا ۔جب لڑکی جواں ہوئی تو عالم خاں نے حضرت شہاب الحقؒ سے معروضہ کہلایا کہ میری بیٹی کی منگنی اپنے صاحبزادے سے کر دیں ۔ حضرت نے جواب میں کہلایا تم امیر اور ہم فقیر کیسے موافقت ہو سکتی ہے ۔جب عالم خان نے دیکھا کہ بندگی میاں شہاب الحق نسبت پیغام قبول نہیں فرماتے تو فوراً ان کے ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ بیٹی بندگی میاں بھائی مہاجرؒ کی گودی میں ڈال دی جائے اس وقت حضرت بھائی مہاجرؒ کا دائرہ دساڑہ میں تھا عالم خان نے راجے سون کو حضرت کے قدموں میں ڈال دیا اور عرض کیا یہ بیٹی آپ کو اللہ دیا ۔ حضرت شہاب الحق اور حضرت خاتم المرشدؒ دونوں بھائیوں کی عادت تھی کہ کھانبیل سے سال میں دو مرتبہ بندگی میاں مبارک عرف میاں بھائی مہاجر کی خدمت میں آتے ۔ایک دن حضرت میاں بھائی مہاجرؒ نے حضرت شہاب الحق سے فرمایا بندہ کی (میری) بیٹی راجے سون کی منگنی سید ولی سے کرنا چاہتا ہوں قبول کرو ۔چنانچہ راجے سون رب عالم خاں کی بیٹی نہ رہی تھی اس کے علاوہ حضرت کا ادب بھی ملحوظ

https://theimammehdi.com

تھا حضرت کا فرمان سر پر اٹھالیا اور میاں سید ولی کی نسبت راجے سون سے ہو گئ کچھ عرصہ کے بعد کھانبیل حضرت شہاب الحق اور حضرت خاتم المرشد چند مرد اور بیبیوں کے ساتھ برات لے کر دساڑہ آئے اور میاں سید ولی کے کار خیر میں بہت خوشی منائی گئ ۔ حضرت شہاب الحق نے میاں عمر شہ المبشر بہ مرد رائخ بن بند گیمیاں سید خانجیؒ شہید سدراسن کو جو بہت فریس اور کارندہ آدمی تھے اتالیق بنا کر بھیجا کہ صاحبزادے کے سسرال والے دولتمند ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی کام بدعت کا ہو جائے ۔ کھانبیل سے روانہ ہوتے وقت حضرت شہاب الحق نے صاحبزادے سے یہ فرمایا کہ وہاں عمدہ گھوڑے پر سوار نہ ہوں، سر میں پھلی کا تیل نہ ڈالیں اور مردنگ کا باجانہ سنیں کیونکہ اس کی آواز سے آدمی مست ہو جاتا ہے ۔ بندگی میاں سید ولی نے اپنے والد بزرگوار کی نصیحت پر عمل کیا اور شادی کے بعد بھی کسی وقت شاندار گھوڑے پر سوار نہ ہوئے بلکہ کہیں جانا ہوتا تو بیل گاڑی میں جاتے اس طرح خوشبودار تیل بھی نہیں لگایا حالانکہ ان کے خسر عالم خاں ہمیشہ عود کا تیل استعمال کرتے تھے شادی کے بعد میاں سید ولی کا دائرہ دساڑہ میں ہوا میاں سید ولی کی آمدورفت کھانبیل ہوا کرتی تھی ۔ ایک وقت آپ دساڑہ آرہے تھے دساڑہ کے قریب رہزنوں کے ہاتھ سے یہ چار آدمی شہید ہو گئے ۔ میاں سید ولی، میاں سید عمر، سید میاں، سید حسن، ۔ تاریخ شہادت ۳/ جمادی الاول ہے میاں سید ولی کی قبر دساڑہ میں ہے بی بی راجے سون بہت عفیفہ وصالحہ تھیں اور حضرت خاتم المرشدؒ کی تربیت ہیں ۶/ جمادی الاول کو انتقال ہوا ۔ میاں سید ولی کے بازوان کو دفن کیا گیا ۔

بندگی میاں سید عبدالقادر عرف سید قادن :۔

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت کے فرزند ہیں اور آپ کا لقب خانجی میاں بھی ہے، بہت بزرگ اور کامل اور مکمل تھے ۔ جنگ بدر ولایت کے وقت سات سال کے تھے حضرت بندگی ملک الہداد کے تربیت ہیں اور آپ سے کامل صحبت رکھتے ہیں اور مبشر ہیں ۔ بندگی ملک الہداد کے بعد ۲۵ سال تک حضرت شہاب الحقؒ کی صحبت میں رہے اور حضرت شہاب الحق کے بعد چھوٹی کڑی میں دائرہ باندہ کر رہ گئے تھے ۔ جب حضرت خاتم المرشد کا دائرہ جالور میں تھا ۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ جو کچھ کسی کو دیا جاتا ہے بندہ کو بتا کر دیا جاتا ہے " ۔ یہ سن کر آپ اور میاں سید حسین حضرت خاتم

https://theimammehdi.com

المرشدؓ کے حضور میں آکر رہ گئے ۔آپ کی رحلت ۶ / رمضان کو جالور میں ہوئی ہے ۔آپ کو اپنی بیوی بوا تاج بنت بندگی میاں سید عطن سے ایک فرزند سید جی میاں ہوئے ۔

بندگی میاں سید احمدؓ:۔ حضرت بندگیمیاں سید خوند میر صدیق ولایت کے فرزند ہیں قتال کے وقت تین سال کے تھے اور حضرت بندگی ملک الہداد کے وصال کے وقت ۴۴ سال کی عمر تھی ۔ حضرت خاتم المرشدؓ سے آپ ۴ سال چھوٹے ہیں ۔ حضرت شہاب الحق کے انتقال کے بعد حضرت خاتم المرشدؓ کی صحبت اختیار کی اور کبھی سفر و حضر میں جدا نہ ہوئے ۔اور حضرت خاتم المرشد کے حضور میں جالور میں واصل حق ہوئے ہیں ۔آپ کو دو فرزند ہوئے ہیں میاں سید موسیٰ اور میاں سید مصطفیٰؓ

میاں سید مصطفیٰ بن میاں سید احمدؓ:۔ آپ میاں سید احمد بن حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایتؓ کے فرزند ہیں اور نام مہدیؑ پر شہید ہوئے ہیں ۔

نقل ہے شہر پٹن میں ایک ملا معاند طاہر پٹنی نامی تھا وہ مہدویوں سے بہت حسد رکھتا تھا اور حکام شہر سے مل کر مہدویوں کو بہت تکلیف دیتا تھا لیکن جب حضرت شہاب الحق کے حکم سے بہت سے ملا مارے گئے ۔مہدویوں کے خوف سے گھر میں چھپا رہتا تھا اور گھر کے اندر ہی بچوں کو پڑھاتا تھا ۔مہدویوں کے خلاف بہت سے فتوے دیئے اور بہت سے مہدویوں کو تکلیف پہونچائی اور ان کو شہید بھی کرایا جب اکبر بادشاہ گجرات آیا اس نے مقام ڈیسہ پر اکبر کے پاس جاکر اپنی پگڑی اس کے قدموں پر ڈالدی اور کہا مہدویوں نے ہماری پگڑی اتار لی ہے اکبر نے اس کو دلاسا دیا پھر اکبر کے حکم سے اکبر کے غلام عنبر نے موربی جاکر میاں سید عبدالرشید کو شہید کر دیا اور میاں شیخ مصطفیٰ گجراتی (فرزند میاں عبدالرشیدؓ) کو قید کر دیا یہ کیفیت سن کر ایک دن حضرت خاتم المرشدؓ نے اپنے بیان قرآن کے درمیان فرمایا کہ جو طاہر پٹنی کو جان سے مار ڈالے میں اس کو جنت کی بشارت دوں گا میاں سید مصطفیٰ فرزند میاں سید احمدؓ موجود تھے سن کر خاموش ہوگئے پھر آدھی رات کو گھر سے نکل کر پٹن کی طرف روانہ ہوگئے اور پٹن آکر طاہر پٹنی کے مدرسہ میں داخل ہونا چاہا مگر طاہر پٹنی نے آپ کو مدرسہ میں نہیں لیا آپ اس کے سسرے سے ملے اس کے سسرے نے آپ کی سفارش کر کے آپ کو

https://theimammehdi.com

مدرسہ میں داخل کرایا۔آپ اس کے مدرسہ میں تعلیم پانے لگے ایک دن جب سب طالبعلم چلے گئے تھے آپ بیٹھے رہے طاہر پٹنی نے کہا تم کیوں نہیں جاتے۔آپ نے موقعہ دیکھکر اس کی کٹار سے زخمی کر دیا وہ فوراً اپنے گھر کے صحن میں بام سے اتر کر بھاگ گیا آپ اوپر حویلی سے اس کے صحن میں کود پڑے زمین سخت تھی آپ کے پیر ٹوٹ گئے پھر بھی یوں ہی گھسیٹے جاکر آپ نے طاہر کو پکڑلیا اور اس کو مار ڈالا خیر الدین جمعدار جو طاہر کے گھر کے دروازے پر متعین تھا گھر میں آیا اور آپ سے پوچھا تو کون ہے آپ نے فرمایا میں سید خوند میر کا پوتا ہوں۔خیر الدین نے اسی وقت آپ کو شہید کر دیا۔مہدویوں کو معلوم ہونے پر اس کے گھر میں گھس گئے اور اپ کی نعش مبارک کو لاکر حضرت بندگی میاںؒ کے حظیرہ معلیٰ میں دفن کر دیا۔تاریخ شہادت ۶/ شوال ۹۸۶ھ ہے میاں سید مصطفیٰ کی عمر اس وقت ۱۸سال کی تھی یہ کیفیت سن کر حضرت خاتم المرشدؒ نے میاں سید مصطفیٰؒ کو جنت کی بشارت دی۔پھر ایک دن حضرت خاتم المرشدؒ نے فرمایا جو خیر الدین جمعدار کو مار ڈالے اس کو بھی جنت کی بشارت دونگا۔حضرت ملک قطب الدین حضرت ملک سلیمان جو آپ کے فقیر تھے یہ سن کر احمد آباد آئے اور احمد آباد کے مانک چوک میں خیر الدین کو جالیا۔جب اس سے سامنا ہوا اس نے آپ سے اس کو روکنے کی وجہہ دریافت کی۔وہ بہت اونچا پورا آدمی تھا۔حضرت ملک قطب الدین دبلے پتلے تھے اس نے پہلے حضرت سے کہا کہ پہلے وار کرکے اپنی حسرت نکال لو آپ نے کہا کہ پہلے آپ ہی وار کیجیئے۔جب اس نے وار کیا ملک قطب الدین کے جھک جانے پر وار خالی گیا۔پھر آپ نے تلوار کی ایک ہی ضرب میں خیر الدین جمعدار کا خاتمہ کر دیا یہ دیکھکر ایک ہلڑ مچ گئی اور لوگ سب ہوا ہوگئے۔حضرت خاتم المرشدؒ نے آپ کو بھی جنت کی بشارت دی۔

میاں سید موسیٰ بن میاں سید احمد کے فرزند میاں سید مصطفیٰ سے بڑے ہیں اور حضرت خاتم المرشد کی صحبت سے مستفید ہوئے ہیں ان کے ایک فرزند میاں سید احمد تھے۔ جب میاں سید یحییٰ اور میاں سید عیسیٰ، میاں سید شہاب الدین کی شادی کے لئے دساڑہ گئے واپسی میں دانتی واڑہ میں جنگ واقع ہوئی۔میاں سید موسیٰ اور ان کے فرزند سید احمد یہ دونوں بھی اس جنگ میں شہید ہوگئے۔

https://theimammehdi.com

بندگی میاں سید اللہ بخش بن حضرت صدیق ولایتؒ:۔ آپ قتال کے وقت ایک سال کی عمر کے تھے بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہ کے تربیت ہیں اور صحبت بھی آنحضرت سے رکھتے ہیں اور خلافت سے مبشر ہیں۔ حضرت خلیفہ گروہ کی رحلت کے وقت پندرہ سال کے تھے۔ میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ کی وفات کے وقت ۴۲ سال کے تھے۔ حضرت خاتم المرشدؒ کے حضور جالور میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ حضرت خاتم المرشد کی گنبد کے باہر مغرب کی طرف آپ کی قبر ہے۔آپ کو تین فرزند سید میرانجی سید عالم اور سید حبیب اللہ ہوئے۔ حضرت خاتم المرشد کی وفات کے بعد یہ سب دکن چلے گئے اس کے بعد ان کا حال معلوم نہ ہوا۔

https://theimammehdi.com

حضرت بندگی میاں سید شریف تشریف اللہ

فرزند حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ

آپ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر کی اہلیہ بی بی عائشہ کے بطن سے ہیں اور آپ کا لقب خانجی میاں بھی ہے۔بہت بزرگ اور کامل اور مکمل تھے جنگ بدر ولایت کے وقت پانچ سال کے تھے۔ حضرت بندگی ملک الہدادؓ کے تربیت ہیں۔اور آپ سے کامل صحبت رکھتے ہیں۔ اور خلیفہ گروہؓ کے مبشر ہیں اور بندگی ملک الہدادؓ کے بعد ۲۵ سال تک حضرت شہاب الحقؓ کی صحبت میں رہے ہیں۔اور حضرت شہاب الحقؓ کے بعد چھوٹی کڑی میں دائرہ باندھ کر رہ گئے تھے جب حضرت خاتم المرشدؒ کا دائرہ جالور میں تھا۔

آپ کی ولادت ۲۷/ ذی الحجہ ۹۲۶ھ کو ہے جس دن آپ پیدا ہوئے دائرہ میں سخت فاقہ تھا۔اور آپ کی والدہ بی بی عائشہؓ گیارہ دن سے بھوکی تھیں۔جب بندگی میاں کو کوئی فرزند تولد ہوتا تو آپ اہل دائرہ کو شکرانہ کھلاتے تھے لیکن بندگیمیاں سید تشریف اللہ کی پیدائش کے وقت دائرہ میں سخت فاقہ تھا یہاں تک کہ چراغ میں تیل تک نہ تھا۔آپ کے پیدا ہونے پر لڑکا ہے یا لڑکی دیکھنے کے لئے بندگی میاں کے جامہ کا دامن جلا کر آپ کی صورت دیکھی گئی جب دیکھا کہ لڑکا ہے عورتیں دوڑتی ہوئی آئیں اور بندگیمیاں کو مبارکباد دی۔اس عالم فاقہ کشی میں بندگیمیاںؓ کو خدا کا حکم ہوا کہ آج تمہارے دائرہ کے سب مرد و زن چھوٹے بڑے، مسافر ہوں زایر ہوں یا عاکف سب کے سب بخشدیئے گئے اور سب کو لمان عطا کیا گیا تم سب کو لمان کی سویت کر دو۔بندگیمیاں نے اس عطائے خداوندی کا دائرہ میں اعلان کر کے فرمایا کہ تمام مرد و زن خدا کی اس عنایت کا شکریہ ادا کریں اور نماز شکرانہ ادا کریں تمام اہل دائرہ نے نماز شکرانہ ادا کی اس لئے اس رات کو گروہ مقدسہ میں لیلتہ اللمان کہتے ہیں، خدا کا حکم ہوا کہ یہ فرزند ہماری تشریف ہے اس لئے بندگی میاں نے آپ کا نام سید شریف تشریف اللہ رکھا۔ آپ بندگیملک الہداد کے تربیت ہیں لیکن شواہد الولایت میں ہے کہ آپ بندگیمیاں ہی کے تربیت ہیں۔ حضرت شہاب الحق کے بعد حضرت سید نجی خاتم المرشد کے صحبت اختیار کی جب

https://theimammehdi.com

اکبر گجرات آیا تو حضرت خاتم المرشدؒ نے سب کو الگ رہنے کا حکم دیا اور فرمایا جب امن ہو جائے گا تو سب ایک جگہ رہیں گے ۔ سب الگ ہو گئے بعد میں سب حضرت خاتم المرشدؒ کی خدمت میں آگئے اور حضرت خاتم المرشد سے علحدہ ہوتے نہ تھے جب اکبر نے حضرت خاتم المرشدؒ کو احمد آباد بلایا آپ بھی حضرت خاتم المرشدؒ کے ساتھ ہو گئے ۔ حضرت بندگیمیاں سید تشریف اللہ بہت تنومند تھے اور حضرت میں جسمانی قوت بہت تھی ۔ ایک روز کھانبیل میں حضرت شہاب الحق کے دائرہ میں ایک گائے دوڑتے ہوئے آئی ۔ حضرت شہاب الحقؒ نے فرمایا اس کو پکڑ لو میاں سید تشریف اللہ وضو کر رہے تھے ۔ گائے سامنے آئی ۔ آپ نے اس کے دونو سینگ پکڑ لئے گائے فربہ اور زور آور تھی ۔ اس نے بہت زور لگایا یہاں تک کہ بندگی میاں سید تشریف اللہ کے ہاتھوں میں اس کے دونوں سینگ اکھڑ کر آگئے ۔ جب آپ بندگیمیاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدؒ کے دائرہ جالور میں تھے سید نجی خاتم المرشد نے بندگیمیاں سید تشریف اللہ سے فرمایا تمہارے ارشاد کا سلسلہ دکن میں نظر آتا ہے بندہ تم کو کس طرح اپنے نزدیک رکھ سکتا ہے اس لئے بندگیمیاں سید تشریف اللہ جالور اور گجرات سے ملک دکن تشریف لے گئے اور اپنے مرشد بندگی ملک الہداد کی متابعت پر قدم رکھا اور ہر کام میں عالیت اور عزیمت پیش نظر رکھی ۔ آپ چند روز بندگیمیاں سید عبد الکریم نوریؒ کے دائرہ میں دولت آباد میں بھی قیام پذیر رہے ہیں ۔ آپ کے فرزند میاں سید سعد اللہ آکر آپ کو دبارے لے کر چلے گئے جس وقت میاں سید سعد اللہ آپ کو لے جانے آئے آپ ایک حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ میاں سید سعد اللہ آپ کے پیچھے بیٹھ گئے ۔ آپ نے فرمایا بوے سعد اللہ می آید (سعد اللہ کی بو آرہی ہے) ۔ سید سعد اللہ نے بڑھکر قدم بوسی کی آپ کے پیر میں جوتے نہیں تھے میاں سید سعد اللہ نے اپنی کٹار بیچ کر آپ کے لئے جوتا خریدا وہ پہن کر باہر آئے پھر وہاں سے نکلے پہلے مقام پر نماز فجر کے بعد آپ نے بیان قرآن کیا ۔ بہت سے لوگ بیان سن کر مصدق ہو گئے پھر ایک امیر آدمی نے آپ کے لئے پالکی کا انتظام کیا ۔ آپ وہاں سے نکل کر برہان پور آئے اور دائرہ قایم کیا ۔ برہان پور میں فتوح کثیر وصول ہونے لگی یہاں فراغت تمام تھی جو فتوح وصول ہوتی اس کے چار حصے کرتے ایک حصہ فقیروں میں سویت کرتے ایک حصہ اپنے مکان میں دیتے ایک حصہ مہمانوں کے لئے

https://theimammehdi.com

رکھتے اور ایک حصہ دائرہ کے بچوں کے لئے رکھا جاتا ۔ پھر آپ نے برہان پور سے ہجرت کی اور جل گاؤں جامود آکر دائرہ باندھا ۔یہاں اپ کا دائرہ سات آٹھ سال رہا یہ مقام برہان پور کے قریب ہے دائرہ معلی میں ہمیشہ فقر و فاقہ رہا ۔یہاں تک کہ سات سو طالبان خدا نے فاقہ سے اپنی جان جاناں کے حوالے کر دی ان کو آپ نے ایک کھیت میں دفن کر دیا ایک دن اس کھیت کا مالک آپ کے پاس آیا اور کہا آپ کے مردے دفن کرنے سے ہمارے کھیت میں جگہ نہیں رہی ۔ اپ نے فرمایا کیوں فکر کر رہے ہو جاؤ قبریں کھود کر مردوں کو باہر پھینک دو ۔ کسان نے چند قبریں کھودیں لیکن اس کو کسی قبر میں بھی کوئی مردہ نظر نہیں آیا وہ خدمت والا میں آیا اور عرض کیا قبروں میں مردے نہیں ہیں ۔آپ نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کیا ان فقیروں نے مشقت فاقہ کشی خاک میں پڑے رہنے اختیار کی ہے ۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کا یہ فرمان سنایا بندہ اس ہاتھ دیتا ہے خدا اس ہاتھ لے لیتا ہے اس کے بعد وہاں کے سب لوگ حضرت کے معتقد ہو گئے اور گاؤں کے مقدم نے وہ کھیت آپ کو اللہ کے نام پر دے دیا اور حضرت کو دائرہ سمیت کھانے کی دعوت دی اور قسم قسم کے کھانے تیار کرا کے بھیجنا چاہا ۔ دائرہ کے لڑکے کہنے لگے آج اقسام کے کھانے مقدم کی طرف سے آئیں گے اور ہم خوب کھائیں گے جب مقدم کی طرف سے کھانے کی دیگیں آئیں اور اس کے لوگ وہ دیگیں رکھ کر چلے گئے آپ نے فرمایا دائرہ کے لڑکوں کی نظر اللہ کی طرف سے اٹھ کر مقدم کی طرف گئی ہے اس لئے ان دیگوں کو دفن کر دو ۔لانے والوں نے اللہ دیا بھی نہیں کہا تھا ۔دیگوں کے دفن ہونے کے بعد مقدم خود دوڑتے ہو آیا اور کہا خوند کار یہ کھانا اللہ دیا ہے کھانا دفن کر کے تین روز ہو گئے تھے پھر آپ کے حکم سے دیگیں جب باہر نکالی گئی تو کھانا گرم اور تازہ تھا ۔اس کی سویت کر دی گئی ۔ حضرت کو خدا نے ایک کڑا پہونچایا تھا ۔ فقرا فاقہ کے زمانہ میں اس کو بیچنے بازار میں لے گئے مگر وہ بکا نہیں سب یہی کہتے تھے کہ یہ پیتل ہے ۔ حضرت نے فرمایا یہ میری وفات کے بعد بکے گا ۔ حضرت کی وفات کے بعد وہ زر خالص کی قیمت میں بک گیا ۔

بندگی میاں سید تشریف اللہ حج کے لئے تنہا تشریف لے گئے ۔اور اہل دائرہ سے فرمایا تم سب یہیں رہو میں سب کی طرف سے حج کر کے آتا ہوں ۔ہاتھ میں صرف جہاز کے کرایہ کے

https://theimammehdi.com

پیسہ ہونے کی وجہہ آپ اپنے دائرہ سے سمندر تک اون جدہ سے مکہ تک چلتے ہوئے گئے۔ گرمیوں کے دن تھے دھوپ بہت سخت پڑ رہی تھی۔زمین خوب تپی ہوئی تھی۔ حضرت کے پاؤں میں جوتے نہیں تھے۔بدن پر صرف احرام کے دو کپڑے تھے جو آپ نے جہاز میں سوار ہوتے ہی باندھ لئے تھے۔ حضرت کے پیروں میں چھالے پڑ گئے اور پیٹھ تپش آفتاب سے پھٹ گئی۔آپ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اتنے میں آپ کے کان میں ایک گھوڑے سوار کی آواز آئی۔آنکھ کھل گئی دیکھا تو آپ کے والد حضرت بندگمیاں سید خوندمیر صدیق ولایت تشریف لائے ہیں اور فرط محبت سے فرمارہے ہیں۔ذراآنکھ بند کر لو میں تم کو ایک ان میں مکہ معظمہ پہونچا دیتا ہوں۔اپ نے فرمایا اباجی بندہ اس طرح جانے کو پسند نہیں کرتا۔شریعت محمدیؐ کی اتباع میں پیدل جانے کو ہی افضل سمجھتا ہے۔بندگیمیاں نے فرمایا شاباش خدا کے راستہ میں ایسا ہی چلنا چاہیئے یہی شان بندگی ہے جو خدا کو پسند ہے۔سامنے قافلہ جارہا ہے ذرا جلد جلد قدم اٹھا کر اس سے مل جاؤ۔جب آپ اس قافلے تک پہونچے ایک عرب امیر نے آپ کی نورانی صورت دیکھ کر اپنے گھوڑے پر بٹھالیا اور قافلے والے بھی آپ کی خدمت کرتے ہوئے آپ کو لے گئے۔

آپ کی طرف یہ نقل منسوب ہے کہ جب آپ کا وقت آخر آیا آپ نے فرمایا مارواڑ کا اونٹ مارواڑ کی طرف منہ کر کے مرتا ہے میں بھی اپنے مربی (سید نجی) کی طرف منہ کر کے مرتا ہوں۔

آپ کا انتقال ۱۱/ رمضان ۹۸۸ھ ۶۲ سال کی عمر میں ہوا۔اس روز آپ پر گیارہ دن کا فاقہ تھا۔اور آپ روزے سے تھے۔آپ کی پیدائیش کے روز آپ کی والدہ پر گیارہ دن کا فاقہ تھا۔آپ نے گیارہ دن کا فاقہ ہونے کے باوجود بھی روزہ نہیں چھوڑا بلکہ حالت روزہ میں گیارہویں فاقہ پر واصل حق ہو گئے۔

آپ کے انتقال کی کیفیت سن کر بندگیمیاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدؒ کو بہت ہی رنج و افسوس ہوا۔حضرت نے اپنے دست مبارک سے بندگیمیاں سید تشریف اللہؒ کے تینوں فرزندوں کو خط لکھا۔خط یہ ہے۔

https://theimammehdi.com

برادرم عزیز سید سعد اللہ بجائے میاں سید تشریف اعنی بامعنی مقبول ہر دو جہاتی تو مہدی موعود اور بندگیمیاں سید خوند میر کے حضور میں سرخرو ہے تولایق و خالق فرزندوں میں ہے سید محمود بن سید خوند میر کی جانب سے مقام جالورے سلام و دعا پہونچے اس کے بعد دعا یہ ہے کہ بھائی سید تشریف اللہ کے وفات کی خبر میں نے سنی بہت درد و غم ہوا۔ یقین جان لو کہ سید محمود نے وفات پائی اور تیرے باپ سید تشریف اللہ موجود ہیں۔ انشاء اللہ جو کچھ تمہاری سویت ہے پہونچائی جائے گی۔ بندہ کو لازم تھا کہ وہاں آکر تعزیت کرتا لیکن ملک دکن دور ہے اور فقیر کا آنا جانا معلوم ہے اور بندہ کی جانب سے خوب بھابھی کو دلاسا دو۔ اور چالیس روپیہ بھیجا ہوں دس روپیہ اور دستار تیرے لئے ہے اور دس روپیہ اور جامہ لطف اللہ کو اور دس روپیہ اور پائجامہ سید عبد الوہاب کو دیں اور دس روپیہ فقیروں میں سویت کر دیں اور تمام حاضرین مجلس کو سلام پہونچے والہ جا۔"

حضرت خاتم المرشد کی عمر شریف بندگیمیاں سید تشریف اللہ کے بعد سات آٹھ ماہ اور ۴ روز ہوئی ہے اور بندگی میاں سید تشریف اللہؓ کو بوبوجی سے تین لڑکے ہوئے ہیں۔ میاں سید سعد اللہ، میاں سید عبد اللطیف اور میاں سید عبد الوہاب اور بی بی بوجی بہت بزرگ اور متقیہ تھیں۔ ان کی خوشدامن نے ان کا نام خوب اچھور کھا تھا۔ اور حضرت خاتم المرشدؒ خوب بھابھی کہتے تھے۔ جل گاؤں میں تاریخ ۷/ شعبان کو رحلت فرمائی ہیں۔ اور بندگی میاں سید تشریف اللہ کے پہلو میں دفن ہیں۔

بندگی میاں سید سعد اللہؒ بن حضرت بندگی میاں سید تشریف اللہؓ

آپ بندگی میاں سید عبد الحیٔ روشن منورؒ کے تربیت ہیں۔ لیکن صحبت کامل آپ کو اپنے والد حضرت بندگی میاں سید تشریف اللہ اور بندگی میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ سے ہے اور بندگیمیاں سید محمود سید نجی خاتم المرشد سے بھی صحبت حاصل ہے۔ ایک دن آپ نے حضرت شہاب الحق کی خدمت میں آکر عرض کیا چاچا باوا مجھے آپ پر بہت عقیدت و عظمت ہے حضرت نے فرمایا میں تجھے وہاں بھیجتا ہوں جہاں مجھے عقیدت تمام ہے یہ فرما کر آپ نے میاں

https://theimammehdi.com

سید سعد اللہ کو حضرت روشن منورؒ کی خدمت میں روانہ فرمایا حضرت روشن منورؒ نے آپ کو تربیت کر کے اور ذکر اللہ کا دم دے کر جو خط حضرت شہاب الحقؒ کو لکھا ہے وہ یہ ہے۔

"اے عزیزان دیندار اں، اے دوستاں تقویٰ شواران، اے فرزندان سید الانبیاء، اے معتقدان جگر گوشہ خاتم الاولیا، پیشوایان راستی حاکمان دینی و اے دل سلطانی جحت صحبت برہانی و اے آفتاب نہانی و اے ہم نفس رحمانی یعنی روشن شارق شہاب الدین جل سماء اللہ و اے مجموعہ محمد احمد محمود چند اللہ و اے شریف اشرف مشرف بہ تشریف اللہ وارثان ولایت مقیمان نبوت و حمادان شہادت ہمیشہ صحت و عافیت صالح کے ساتھ رہیں فقیر سید عبدالحیٔ تمہارے لئے جان کی درازی اور سہ داری چمن سرفرازی کی دعا میں مشغول ہے دوسرا یہ کہ سید سعد اللہ کو تلقین کرنے کے لئے اس کمینہ کی طرف بھیجا ہے ان کی خاطر اس کے خلیفہ اور اولاد سید محمود (ثانی مہدی) ہر دو گواہ حاضر تھے میں نے ذکر کا دم دیا ہے یہ سعد اللہ اسد اللہ ہو گیا۔ تمہارے اذن کے سبب اسی طرح تم سید حسین کو تلقین کریں اس لئے کہ مہدی اور میاں کا معاملہ اس ایک دوسرے پر ہے سمجھ لیں۔

ایک جوت دو لوٹیاں ایک بات دو کان

ایک پرت دو بجتان دو گھٹ ایک پران

باقی دعا سلام۔ فرزندوں، اہل خانہ اور تمام چھوٹے بڑوں اور فقیران دائرہ اور حاضرین مجلس کو سلام کہیں۔

بندگیمیاں سید سعد اللہ ہنگام طفلی ہی سے شجاعت تمام اور مہابت لاکلام رکھتے تھے اور کسی کو آنحضرت کے غضب کے وقت زہرہ تکلم نہ تھا۔ بندگی میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ نے ۲۷ معاندملاؤں کو قتل کرا دیا ہے۔ اسی میں سے ۱۸ ملاؤں کو بندگی میاں سید سعد اللہ نے قتل کیا۔

ایک وقت حضرت شہاب الحق رات کے وقت گھر میں تھے باولی میں سے ایک دھماکہ کی آواز آئی فرمایا کوئی ہے جو اس دھماکہ کی تحقیق کرے بندگیمیاں سید سعد اللہ جو ہمیشہ ہتیھار باندھے مرشد کے دروازے پہ کھڑے رہتے تھے۔ یہ سنتے ہی فوراً باولی میں کود گئے۔ اس

https://theimammehdi.com

دوسرے دھماکہ کو سن کر حضرت شہاب الحقؒ باہر آئے اور باؤلی کے پاس تشریف لائے دوسرے فقرا بھی جمع ہوئے آپ ٹوکرا اور رسی منگوائی اور باؤلی میں چھوڑنے فرمایا جب ٹوکرا رسی سے باندھ کر باولی میں چھوڑ کر اس کو کھینچا گیا ایک بوڑھیا ٹوکرے میں بیٹھ کر باہر آئی دوبارہ پھر ٹوکرا چھوڑ کر کھینچنے پر میاں سید سعد اللہ جو ہتیار باندھے ہوئے تھے باہر آئے۔ میاں حضرت شہاب الحق نے فرمایا باولی میں کودنے کی کیا ضرورت تھی عرض کیا حکم عالی تھا کہ باولی سے جو دھماکہ کی آواز آئی ہے اس کی تحقیق کون کرے گا پس حکم عالی خالی کیسے جاتا جب بوڑھیا سے پوچھے تو باولی میں کیسے گری کہا میں تہجد کے لئے اٹھی تھی گھر میں پانی نہیں تھا باولی پر آئی قدم پھسلا اور باؤلی میں گر گئی۔ حضرت شہاب الحق نے فرمایا سید سعد اللہ تو یہاں جیسے اول ہے وہاں بھی اول رہے گا۔

نقل ہے کہ مخالف کا کوئی لشکر حضرت شہاب الحق کے دائرہ سے ایک کوس کے فاصلے پر آکر ٹھیرا۔ لشکر والوں نے ایک فقیر دائرہ کو بیگار میں پکڑ لیا۔ جب یہ خبر دائرہ میں پہونچی حضرت شہاب الحق نے میاں سید سعد اللہؒ سے فرمایا جاؤ اور اس لشکر کے سردار کو پکڑ کر لاؤ۔ بموجب حکم آپ نے غلیل لے کر لشکر میں اس سردار کے نزدیک پہونچے اور اس کا کان پکڑ کر اس کا ظلم اس پر ظاہر کیا اس کے سپاہی تصفیہ پر آمادہ ہوئے میاں سید سعد اللہؒ نے غلطی سے ایک پتھر اس کے اسباب کے اونٹ پر مارا وہ پتھر ایک طرف سے لگ کر اونٹ کے دوسری طرف نکل گیا اس ظالم نے چیخ کر لشکریوں سے کہا کہ کوئی میرے نزدیک نہ آئے ان کی مدد کے لئے زمین سے لے کر آسمان تک لاکھوں آدمی ہیں۔ ہم میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے جب میاں سید سعد اللہؒ دائرہ کے فقیر اور اس سردار کا کان پکڑ کر دائرہ میں لائے حضرت شہاب الحقؒ نے فرمایا اس کو چند بار اٹھ بیٹھ کراؤ اور چھوڑ دو۔

نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں سید سعد اللہ اپنے کپڑے دھونے تالاب پر گئے۔ وہاں پر ایک منکر مہدی مچھلی کے شکار کے لئے آیا اور ایک بڑی مچھلی اس کے ہاتھ لگی اس نے حضرت سے کہا یہ مچھلی اٹھالے اور میرے گھر چل حضرت وہ مچھلی لے کر اس کے گھر روانہ ہوئے اور کچھ پیچھے رہ گئے وہ گھوڑے پر سوار تھا اس نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ جلدی چل حضرت ذرا تیز چل کر

https://theimammehdi.com

اس کے برابر آئے اس نے حضرت پر کوڑا مارا اور کہا کہ جلد چل آپ چل کر آگے نکل گئے اس نے دیکھا کہ مچھلی حضرت کے سر کے اوپر معلق ہے یہ دیکھ کر وہ گھوڑے سے کود پڑا اور پیروں پر گرا اور معافی چاہی۔ حضرت نے اس کو معاف کر دیا اس نے بعد تحقیق حضرت کا مکان دریافت کیا اور حضرت کے پاس آکر تصدیق مہدی علیہ السلام کر لی اور حضرت کا مرید ہو گیا۔

ایک دن حضرت خاتم المرشدؒ اور بندگیمیاں سید تشریف اللہؓ اور میاں سید سعد اللہ راستہ سے گزر رہے تھے میاں سید سعد اللہؓ سہواً بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشد کے برابر ہو گئے۔ میاں سید تشریف اللہؓ نے فرمایا سید سعد اللہؓ ہوشیار ہو جاؤ دیکھتے نہیں کہ کونسی ذات چل رہی ہے میاں سید سعد اللہ ادب سے پیچھے ہٹ گئے۔ حضرت خاتم المرشد نے فرمایا بھائی شریف جی کیا ہوا میں اور سید سعد اللہ نے ایک جگہ دامن پسار کر سویت لی ہے یہ بھتیجہ یعنی بھائی تیجہ ہے۔"

نقل ہے کہ بندگی میاں سید تشریف اللہؓ چند روز بندگی میاں عبدالکریم نوریؒ کے دائرہ میں ٹھہرے تھے۔ جو دولت آباد میں تھا۔ بندگی میاں سید سعد اللہ اپنے والد محترم کو لے جانے وہاں آئے اور حضرت شاہ عبدالکریم نوریؒ سے دریافت کر کے اس حجرہ میں آئے جس میں بندگی میاں سید تشریف اللہؓ بیٹھے ہوئے تھے دیکھا کہ حضرت بندگیمیاں سید تشریف اللہؓ ذکر اللہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ حضرت کے پیچھے بیٹھ گئے بندگی میاں سید تشریف اللہؓ نے فرمایا بوئے سعد اللہ می آید (سعد اللہ کی بو آرہی ہے) میاں سید سعد اللہ نے عرض کیا خوندکار بندہ حاضر ہے پھر حضرت کے پاس آکر قدمبوسی کی بعد کہا کہ باوا جان یہاں کس لئے ٹھہرے ہیں فرمایا کہ خرچ نہیں اور پیروں میں جوتا بھی نہیں ہے میاں سید سعد اللہؓ نے اپنی کٹار بیچ کر جوتا خرید کر لا کر پہنایا اور دونوں وہاں سے روانہ ہوئے۔ جب شام ہوئی ایک سرائے میں ٹھہرے عصر کے وقت میاں سید سعد اللہؓ نے اذان دی اور میاں سید شریفؓ نے نماز پڑھائی نماز کے بعد میاں سید سعد اللہؓ نے قرآن لے کر اس میں کی کوئی آیت پڑھی حضرت بندگی میاں سید تشریف اللہ نے اس کا بیان فرمایا۔ بیان سن کر سب لوگوں کے دل لمان کی طرف متوجہ ہو گئے نماز مغرب کے بعد سب لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہو گئے اور آپ کی

https://theimammehdi.com

بیعت کر کے آپ سے تلقین ہوئے ان لوگوں میں ایک امیر آدمی بھی تھا اس نے اور دیگر سب لوگوں نے مل کر آپ کے لئے پالکی کا انتظام کیا اور جہاں حضرت جانا چاہتے تھے وہاں روانہ کر دیا۔ بندگی میاں سید تشریف اللہ کی وفات تک بندگی میاں سید سعد اللہؓ آپ کی صحبت میں رہے۔

بندگی میاں سید تشریف اللہؒ کے وصال کے بعد آپ بیجا پور آگئے اس وقت بیجا پور کی آبادی بہت بڑی تھی اور اکثر مہدوی اس بادشاہت میں ملازم تھے اور بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے مدار المہام ریاست بھی مہدوی تھے میاں سید سعد اللہ نے یہاں آکر بیجا پور کے محلہ افضل پورہ میں اپنا دائرہ قائم کیا۔

بندگی میاں سید سعد اللہ کے ذہن فراست اور شجاعت کی وجہ سے کسی کو طاقت نہیں تھی کہ آپ سے بحث کر سکے بادشاہ عادل شاہ کہا کرتا تھا کہ کوئی اس قابل نہیں ہے کہ سید سعد اللہ کو بحث میں زیر کر سکے ایک امیر بختر خاں خامی نے کہا کہ میں گجرات کا ہوں اور ان کی اصل بھی گجرات کی ہے میں ان کو بحث میں زیر کرونگا اس کے بعد بختر خاں نہایت شان سے دائرہ میں آیا اور دل میں خیال کیا اگر سید آئیں گے تو میں تعظیم نہ دوں گا مگر جب حضرت باہر آئے تو پوری مجلس تعظیم کے لئے اٹھ گئی اور بختر خاں بھی اٹھ گیا میاں سید سعد اللہ آکر بیٹھ گئے پھر بختر خاں نے بات چیت شروع کی اور پوچھا کیا دنیا میں خدا کا دیدار ہوگا یا نہیں فرمایا کہ ضرور ہوگا۔ بختر خاں نے کہا دنیا میں دیدار نہیں ہو سکتا اس لئے موسیٰ نے کہا **ارنی** جواب آیا **لن ترانی** جب موسیٰ کو دیدار نہ ہوا تو دوسروں کو کیسے ہو سکتا ہے پھر دوران گفتگو میں بندگی میاں سید سعد اللہ نے پوچھا تمہارے باپ دادا کی اصل کیا ہے کہا میرا وطن گجرات ہے باپ دادا کا کیا پوچھتے ہو۔ ہمارے بزرگ بینائے حق تھے میاں یہ سن کر اسی کے آگے دو زانو ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے پاجی دور ہو جا تیرے باپ دادا کی اصل یہ ہے کہ وہ فلاں موضع پتواڑہ کے دھیڑ تھے یہ سنتے ہی بختر خاں نے سر اپنا میاں کے زانو میں ڈال دیا اور کہنے لگا میاں سید سعد اللہ ستار ہیں بخشدیں بادشاہ کے ملازمین نے یہ سب دیکھکر یہ پوری کیفیت بادشاہ کو سنائی۔ بادشاہ نے کہا سید سعد اللہ پر خدا کی عطا ہے کوئی ان سے مفاہمت نہیں کر سکتا اس کے

https://theimammehdi.com

بعد وہ خان شرمندہ ہو کر چلا گیا۔

ایک روز کسی میت میں بندگی میاں سید سعد اللہؒ اور دکنی کئی مرشدین شاہ فیض اللہ اور عبد الصمد وغیرہ بھی تھے انہوں نے دیکھا کہ میاں کی ریش چھوٹی ہے آپس میں کہنے لگے میاں سید سعد اللہ کی ریش چھوٹی ہے چند روز کے بعد پھر اتفاق باہم ملاقات کا ہوا اس وقت میاں کی داڑھی بڑھ گئی تھی ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے کہنے پر میاں سید سعد اللہ نے داڑھی بڑھائی ہے ۔ میاں نے حجام کو طلب کر کے داڑھی کترالی جب ان مرشدوں کی کہی ہوئی بات ان کے سامنے آئی تو فرمایا بندہ نے ان کے کہنے پر داڑھی نہیں بڑھائی اور نہ کترائی ہے بندہ نے چچا باوا (حضرت شہاب الحق) اور حضرت خاتم المرشد (چچا میاں) کو دیکھا ہے لیکن کچھ عرصہ سے حجامت بنانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا کہ حجام کو دینے کے لئے پیسے نہیں تھے۔

بندگی میاں سید سعد اللہؒ نے اپنی رحلت کے وقت اپنے فرزند بندگیمیاں سید راجے محمد کو بشارت عالی سے نوازا ہے اور اپنی تمام اجماع اور اپنے دائرہ کو آپ کے حوالے کر دیا ہے اور آپ کو احکام ارشادی دیئے ہیں اور اپنے آخر وقت آپ نے لمان کی سویت کی ہے۔

اس زمانے میں اٹھارہ سجادے میاں سید سعد اللہؒ سے آپ کی مشت خاک کی آرزو کرتے تھے ۔ میاں سید سعد اللہ کے حق میں حضرت شہاب الحقؒ کی بشارتیں بہت ہیں۔

بندگی میاں سید سعد اللہ کے خلفائے خاص یہ ہیں ۔ (۱) بندگی میاں سید راجے محمد آپ کے فرزند ۔ (۲) بندگی میاں سید جعفر فرزند بندگی میاں سید میرانجی فرزند بندگیمیاں سید اشرف بنی اسرائیلؒ ۔ (۳) بندگیمیاں سید اللہ بخش اور ان کے سوا اور بھی بہت ہیں۔

میاں سید سعد اللہؒ ۱۵ / رمضان ۱۲۲۴ھ کو واصل حق ہوئے ہیں دائرہ محلہ افضل پورہ میں تھا ۔ حضرت کے دائرہ کو مہدی دائرہ کہتے تھے اور دائرہ سے بائیں طرف آپ کا حظیرہ تھا ۔ اور حظیرہ سے مشرق کی طرف امین صاحب کی گنبد ہے ۔ حضرت کی بیوی چھانا بی تھیں جن کو بوجی صاحبہ اور بی بی صاحبہ اور چنتاجی بھی کہتے تھے ۔ بیجاپور میں حضرت کا انتقال ہوا اور یہیں تدفین ہوئی ۔ چھانا بی کے شکم سے حضرت کو دو بیٹے ہوئے ایک میاں سید عبد اللہ جو طفلی میں فوت ہو گئے دوسرے میاں سید راجے محمدؒ

https://theimammehdi.com

بندگی میاں راجے محمدؓ بن بندگی میاں سید سعداللہؓ :۔ مسند آرا کے تشریف کرد گار مرجع تجلیات صد بندگی میاں سید راجہ محمدؓ پدر عالی قدر کے منظور نظر ہیں ۔اور بندگی میاں سید نور محمد حاکم الزماںؓ بھی آپ پر بہت مہربان تھے آپ کی بلاغت و فصاحت سے بہت خوش تھے اور فرزند کی خاطر داری میں بہت کوشش کرتے تھے ۔آپ نے ان کی تربیت و تلقین کی ہے اور اپنی صحبت میں رکھا ہے اور اپنے چند آدمیوں کو مخصوص کر کے ان سے تربیت کرایا ہے اور فرمایا کوئی کہتا ہے مجھے سات بیٹیوں میں ایک بیٹا ہے یعنی ایک "ایک لوتا ایک"

میاں سید سعد اللہ کا دائرہ بہت بڑا تھا اور ظل حمایت میں اکثر مصدق سیر ہوتے تھے کہتے ہیں ایک شخص تھا اس کو چار لڑکے اور ایک لڑکی تھی وہ شخص مر گیا میاں سید راجہ محمد اپنے والد بزرگوار کو وضو کرا رہے تھے اور وہ لڑکی بلوغ کو پہونچ چکی تھی ۔اتفاقاً وہ کسی کام سے آکر آپ کے سامنے گذری اس کو دیکھ کر میاں سید راجے محمدؓ نے اپنے والد سے عرض کیا کہ خوند کار اگر ان چار بھائیوں کی اس بہن سے میرا نکاح کر دیا جائے تو نوازش ہوگی ۔میاں سید سعد اللہ کو آپ بہت عزیز تھے ۔فرمایا انشاء اللہ یہ کام کر دیا جائے گا پھر اس لڑکی کے بھائیوں کو بلاکر ان سے بات کی کہ میرا خیال ہے کہ تم کو اپنے قرابت داروں میں شمار کروں اور تمہاری بہن کا نکاح اپنے فرزند سے کروں انہوں نے قبول کیا اس کے بعد میاں سید راجے محمدؓ کی شادی اس سے ہو گئی۔

ایک شخص میاں سید سعد اللہ کے دائرہ کے باہر رہتا تھا اور میاں کی خدمت مثل مصدق کے کیا کرتا تھا۔اس کو ایک لڑکی تھی ۔حضرت کی نظر اس لڑکی پر پڑی وہ نہایت حسین تھی آپ نے اس کے باپ کو بلاکر کہا تم اپنی لڑکی کو میری بہو بنادو ۔اس کے باپ اور سب عزیز و اقارب نے قبول کیا اور نسبت مقرر ہوئی اس لڑکی کے سب عزیز و اقارب دوسرے مقام پر رہتے تھے ۔شادی و غمی کے وقت اس کے والدین کو بلالیتے ۔جب وہ لوگ کسی غرض سے اپنے مقام پر جانے لگے حضرت نے کہا تم لوگ جاؤ بہو کو یہاں چھوڑ دو ان لوگوں نے نہیں مانا اور لڑکی کو ساتھ لے کر چلے گئے میاں نے کہا جاؤ مگر لڑکی واپس نہ آئے گی وہ لڑکی اپنے

https://theimammehdi.com

والدین کے گھر پہونچنے کے چند روز کے بعد مر گئی اس کے والدین کو بہت رنج ہوا جب وہ لوٹ کر بیجاپور آئے اس لڑکی کے ماںباپ میاں کے قدموں پر گر پڑے اور رونے لگے اور حضرت کی بات نہ ماننے پر معافی چاہی حضرت کے دل میں شفقت پیدا ہوئی اور عورت کو اپنے سامنے طلب کر کے ہاتھ اس کی پیٹ پر پھیر کر فرمایا کہ جاؤ اب خدائے تعالیٰ تم کو اور ایک بیٹی دے گا اور دوبارہ بہو ہوگی حسب ارشاد حضرت اس کو ایک بیٹی ہوئی حضرت نے اس کے گھر جاکر جھولے میں اس لڑکی کے سر پر سہرا باندھا اس کا نام بجا صاحب ہے جو میاں سید راجے محمدؓ کی دوسری بیوی ہے۔

میاں سید سعد اللہ نے اپنی وفات کے وقت میاں سید راجے محمدؓ کو بشارت سے نوازا ہے ، اور اپنا دائرہ آپ کے حوالے کیا ہے۔یہاں سید راجے محمدؓ کا ارشاد پدر عالی قدر کے ارشاد کے موافق تھا اور مباحث مہدیت میں آپ اکثر علماء پر غالب رہے ہیں۔

نقل ہے کہ بادشاہ بیجاپور کی لڑکی کی عارضہ چیچک سے مر گئی بادشاہ کو بہت رنج ہوا تخت و تاج چھوڑ دیا اور عزلت اختیار کی امیروں میں اکثر مہدوی تھے انہوں نے ملک میں تفرقہ پیدا ہونے کے خوف سے میاں سید راجے محمدؓ کے حضور میں عرض کیا اگر محل شاہی میں تشریف لاکر بیان قرآن فرمائیں تو شاید بادشاہ کا دل قرار پائے گا۔ حضرت نے اس شرط پر اس بات کو قبول کیا کہ بادشاہ آپ کی تعظیم کرے اور دوسرے لوگ وہاں کوئی نہ ہوں مگر بادشاہ کے متعلق رہ سکتے ہیں نیز یہ کہ مجھے کوئی چیز نہ دے امیروں نے یہ سب باتیں بادشاہ سے عرض کیں بادشاہ نے مشتاق ہو کر قبول کیا اس کے بعد حضرت شاہی محل میں گئے بادشاہ نے دو کرسیاں بچھا کر ایک پر خود بیٹھ گیا درمیاں میں پردہ حائل کیا گیا جب میاں آکر کرسی پر بیٹھ گئے پردہ اٹھایا گیا اس کے بعد بادشاہ سے سلام علیک ہوئی بادشاہ نے کہا صاحب کوئی چیز فرمائیں تاکہ خاطر مضطرب کو تسکین ہو۔ میاں نے قرآن کا بیان شروع کیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور کہا ایسا ہی بیان بیگم کے سامنے بھی فرمائیں حضرت بیگم کے پاس گئے اور وہاں بھی بیان کیا یہاں تک کہ بیگم کو کمال تسلی حاصل ہوئی اس کے بعد میاں وداع ہو کر گھر آگئے عالموں میں اس عمل پر بہت حسد پیدا ہوا سب نے متفق ہو کر بادشاہ کے دربار میں مجلس مقرر کی اور

https://theimammehdi.com

کہا سید اگر آئیں تو ہم تعظیم نہ دیں گے ایک عالم نے جو گجرات کا تھا کہا کہ میں سید سے بحث کروں گا ۔ جب حضرت مجلس میں تشریف لائے سب کے سب اٹھ گئے اور کہا کہ حضرت تشریف لائیں ۔ اور ہم پر کرم کریں حضرت بیٹھ گئے اس عالم نے کہا تمہارے بزرگوں پر ہمارے بزرگوں کا احسان ہے ۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا اس نے کہا گزشتہ ایام میں شاہان گجرات کے زمانے میں تمہارے دادا پر محضرہ ہوا تھا کہ جو شخص ایک مہدوی کو مارے اس کو سات حج کا ثواب ملے گا اس محضرہ پر سب عالموں نے دستخط کی مگر میرے دادا نے اس پر دستخط نہیں کی یہ ہمارا تم پر احسان ہے ۔ حضرت نے فرمایا یہ تمہارا ہم پر احسان نہیں ہے بلکہ ہمارا تم پر بہت ہی احسان ہے کیونکہ ہمارے دادا نے ان سب عالموں کو جان سے مروادیا ہے وہ سب فنافی النار ہو گئے اور ان کی اولاد بھی باقی نہ رہی اور تمہارے دادا نے محضرہ پر دستخط نہیں کی تھی اس لئے ان کو ہمارے دادا نے زندہ چھوڑ دیا جس کی وجہ وہ تمہاری دادی سے جماع کر سکا اور تمہارا باپ پیدا ہوا اور تم اپنے باپ سے پیدا ہوئے یہ سن کر سب لوگ تبسم کرنے لگے اور وہ عالم بہت ہی شرمندہ ہوا اور دوسرے علماء بھی اس کو لعنت ملامت کرنے لگے ۔

بادشاہ ابراہیم جگت گرو نے بندگیمیاں سید راجے محمدؒ کے دائرہ میں آکر آپ سے ملاقات کی ہے اور آنحضرت نے آیت **اللہ نور السمواۃ والارض** کا بیان اس کے سامنے فرمایا۔

بندگیمیاں سید نور محمد حاکم الزماںؒ اپنے زمانے کے اہل فضل تھے اس لئے تمام سلسلوں کے لوگ حضرت کے پاس آئے ۔ میاں سید راجے محمد نے فرمایا میں حضرت بندگیمیاں سید نور محمدؒ کے پاس اس وقت جاؤں گا جب میرے باپ کی بو چچا میاں (میاں سید نور محمد) سے آئے ۔ بندگیمیاں سید نور محمد نے جب یہ بات سنی تو فرمایا راجے محمدؒ آجا تیرے باپ کی بو انشاء اللہ پائے گا ۔ بندگیمیاں سید نور محمدؒ کی یہ بات سن کر میاں سید راجے محمد بہت خوش ہوئے اور بیجاپور سے دہاراسیو آئے ان کے آنے کی کیفیت سن کر بندگیمیاں سید نور محمدؒ استقبال کے لئے دائرہ کے باہر تک گئے ۔ میاں سید راجے محمد نہایت ہی اژدھام اور بہت ہی شان و شوکت سے آئے تھے ۔ جب بندگیمیاں سید نور محمد کو دیکھا تو بنڈی سے اتر گئے ۔ کبرسنی کی وجہ سے

https://theimammehdi.com

بند گیمیاں سید نور محمدؒ کو معذوری چشم تھی۔ کسی نے کہا کہ میاں سید راجے محمد بہت ہی فربہ (موٹے) ہیں کسی نے کہا میاں سید راجے محمد سونے کی گنڈیاں لگائے ہیں۔ کسی نے کہا میاں سید راجے محمد کی داڑھی بہت لانبی ہے کسی نے کہا میاں راجے محمد پر نور چھل جھیلا جاتا ہے کسی نے کہا میاں سید راجے محمد بنڈی یا بھیلی میں بیٹھ کر آئے ہیں۔ یہ سب یہاں حضرت حاکم الزمانؒ نے سنا اس کے بعد میاں سید راجے محمد نے بند گیمیاں سید نور محمدؒ کو دیکھ کر کلہ زمین پر رکھ دیا۔ اور آداب بجالائے اور قدم بوسی کی حاکم الزمانؒ نے آپ کو گلے سے لگالیا۔ اور پوچھا راجے محمدؒ کیا تیرے باپ کی بو آرہی ہے میاں سید راجے محمدؒ نے کہا ہاں۔ خوندکار میرے باپ کی بو آرہی ہے پھر حاکم الزمان نے اپنا ہاتھ میاں سید راجے محمدؒ کے جسد پر پھیرا اور فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ میرا بیٹا فربہ (موٹا) ہے بہت فربہ تو نہیں ہے۔ گنڈیاں دیکھ کر فرمایا کیا یہ سونے کی ہیں۔ پھر کسی عالم سے جو حضرت کے ساتھ تھے پوچھا کہ مردوں کو کتنے وزن تک سونا پہننا درست ہے اس نے کہا کہ سوا دو یا ڈھائی تولہ حضرت حاکم الزماں نے پوچھا کہ گنڈیاں کتنے وزن کی ہیں۔ میاں سید راجے محمد نے کہا کہ پون تولہ کی لیکن ما نباپ نہیں ہیں (رحلت کر گئے ہیں) اور خدائے تعالیٰ نے دیا تھا اس لئے پہن لیا ہوں اور فرمایا میرے شہرادے نے کیا پاس شریعت رکھا ہے کہ ایک تولہ بھی نہیں پہنا۔ پھر ان کی داڑھی کو ہاتوں میں لے کر فرمایا میرے فرزند کی داڑھی بہت لانبی نہیں ہے اس کے بعد میاں سید راجے محمدؒ نے علاقہ بند گیمیاں سید نور محمدؒ سے کیا اور چند روز بندگی میاں سید نور محمد کی خدمت اور صحبت میں رہے اور میاں نے اپنے کرم و فضل سے فرمایا سید راجے محمد کو میری طرف سے پہونچتا ہے نیز بشارتیں دیں اور فرمایا ارشاد والے کو مور چھل درکار ہے اور ارشاد والے کو کنچن درکار ہے اور ارشاد والے کو بھیلی درکار ہے۔ اس کے بعد اپنی خوشی سے رضا دی۔

میاں سید راجے محمدؒ تمام عمر بیجاپور میں رہے اور وہیں ۲۰/ ذی قعدہ کو انتقال فرمایا اور مزار بھی وہیں ہے میاں سید سعد اللہ کے بازو۔

اور آپ کو بی بی عاروسہ خانجی سے پانچ بیٹے ہوئے۔ میاں سید طاہر عرف خوب صاحب منجلے میاں، خانجی میاں اور سید میراں، سیدن میاں دوسری بیوی بیجاماں سے تین لڑکے ہوئے

https://theimammehdi.com

قادر شاہ میاں ، یوسف شاہ میاں ، ابراہیم شاہ میاں تیسری بیوی بی بی شاہ سے دو بیٹے ہوئے میاں سید سعد اللہ اور رحیم شاہ میاں

میاں سید طاہر بن میاں سید راجے محمد:۔ نہایت برگزیدہ تھے صحبت کامل پدر بزرگوار سے رکھتے ہیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کے نام پر غازی ہوئے ہیں ۔آپ کو اک فرزند میاں سید راجے محمد ہوئے ۔میاں سید طاہرؒ کا انتقال غزہ صفر کو جل گاؤں میں ہوا اور بندگی میاں سید تشریف اللہؒ کے پائیں دفن ہیں ۔آپ کے فرزند کا نام بھی میاں سید راجے محمد ہے جو مرد یگانہ اور متوکل تھے اور اپنے والد کے تلقین اور صحبت یافتہ ہیں ۔بالاپور میں آپ کی وفات ہوئی ۔آپ کو ایک فرزند سید طاہر ہوئے جن کی عرفیت خوب میاں تھی ۔ دوسرے فرزند سید حسام الدین تھے ان کو ایک فرزند سید کریم ہوئے ۔سید کریم کو دو فرزند سید جلال اور باوا صاحب ہوئے اور سید حسام الدین کو دوسری بیوی سے ایک فرزند سید شریف ہوئے جو مرد متوکل اور شجاع اور کامل تھے آپ کی صحبت و سند میاں سید اشرف غازی سے ہے ترچن پلی میں چند نابکار افغانوں کے ہاتھ سے گیارہ دن کے فاقہ کی حالت میں شہید ہوئے ہیں ۔۲۵/ صفر کو شہادت ہوئی ۔ سید شریف کو زین العابدین اور میانجی صاحب دو فرزند ہوئے اور میانجی صاحب بن سید شریف گجرات گئے ہیں اور فرح مبارک بھی گئے ہیں ۔آپ کی رحلت پراڑ میں ہوئی ہے ان کو چار فرزند اشرف میاں ، شاہ صاحب ، میاں عطن جی میاں ، سید شریف بن سید طاہر عمدہ مرد تھے شرزہ خاں کی بیٹی سے شادی کی اور دائرہ جل گاؤں میں تھا ۔ اور بندگیمیاں سید تشریف اللہؒ کے روضہ کے قریب ایک مسجد بھی تعمیر کرائی ہے ان کو دو بیٹے منجھلے میاں بن سید راجے محمد تربیت اپنے باپ کے ہیں اور صحبت اپنے بڑے بھائی سے رکھتے ہیں ان کو دو فرزند بڑے صاحب اور میانجی صاحب ہوئے اور خانجی میاں بن سید راجے محمدؒ کو اولاد ہے یا نہیں معلوم نہیں ۔

https://theimammehdi.com

میاں سید میراں بن سید راجے محمد:۔ نہایت متوکل اور شجیع اور شجاع تھے امرا کی محفلوں میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی دعوت دیتے تھے تربیت اپنے باپ کے ہیں اور میاں سید طاہرؒ کی صحبت میں رہے ہیں۔

نقل ہے کہ ایک دن جمعہ کے دن آنحضرت جامع مسجد احمد آباد میں نماز جمعہ کے بعد ملک حسن بن بندگی ملک الہ داد بن ملک نصیر الدین باڑی وال سے جو حضرت کے ہمراہ تھے فرمایا ملک حسن تسبیح کہو ملک حسن منکروں کے کثرت ہجوم سے کہ اس وقت امرا، جمعدار اں اور بڑے بڑے رسالدار حاضر تھے ان کی حشمت و صولت دیکھ کر تسبیح نہ کہہ سکے اس کے بعد خود میاں نے لا الہ الا اللہ سے آمنا و صدقنا تک تسبیح کہی لیکن آپ کو خوف لاحق نہ ہوا اس کے بعد چند لوگ آپ کی طرف بڑھے ان سے خواجہ عبدالحمید خان نے کہا جاؤ اپنا کام کرو جو شخص اس انبوہ میں اپنا دین بے جھجک پیش کر سکتا ہے وہ کسی کی شجاعت سے نہیں ڈرتا منکر سب واپس ہوگئے اس نے میاں سے کہا کہ آں صاحب نے اپنے دین کا اظہار کیا ہے جس کی قسمت میں ایمان ہے وہ قبول کرے گا اب آں صاحب گھر تشریف لے جائیں۔

نقل ہے کہ ایک دن آپ بیجاپور کی جامع مسجد میں دین مہدی کی دعوت فرما رہے تھے بہلول خان جو امرائے عظام سے ہے حاضر تھا اس نے آنحضرت سے مباحثہ کیا میاں نے کہا مہدی موعود آئے اور گئے آمنا و صدقنا اس نے کہا کہ آئیں گے اس طرح بحث کرتے ہوئے مسجد سے روانہ ہوئے راستہ میں ایک شخص سفید داڑھی والا میاں کے سامنے آیا اور میاں سے کہا جو بہلول خان کہتا ہے کہو میاں نے کہا" دور ہو جا" اور اس پر زجر کیا جب چند قدم آگے بڑھے پھر وہی آگے آیا اور کہنے لگا جو بہلول خاں کہتا ہے کہو میاں نے کہا دور ہو جا اور اس کو جھڑک دیا پھر میاں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا وہ بھاگ گیا وہ شیطان تھا۔

جب بادشاہ اورنگ زیب دکن آیا سید جی میاں کو علمائے مخالف نے بحث کرنے کے لیے طلب کیا آپ نے بادشاہ کے سامنے جا کر پکار پکار کر کہنا شروع کیا شرع شریف میں کتنے گواہ سے مخاصمہ درست ہوتا ہے۔ داروغہ عدالت عبدالوہاب پٹنی حاضر تھا جس کو شیخ الاسلام کہتے تھے بادشاہ نے کہا یہ مرد کیا غوغا کر رہا ہے پھر میاں سے کہا گیا کہ بادشاہ کہہ رہے ہیں کہ شرع

https://theimammehdi.com

شریف میں دو گواہ سے مقدمہ صحیح ہوجاتا ہے میاں نے فرمایا فریاد ہے فریاد کہ بادشاہ نے مقدمہ صوری کے لیے دو گواہ کو کافی سمجھا اور دو لاکھ مسلمان عاقل و بالغ کہتے ہیں ان **المھدی الموعود قد جاء و مضی آمنا و صدقنا** بادشاہ قبول نہیں کرتا بادشاہ نے کہا ان کو اجازت ہے۔ کیونکہ ان کے دلوں کو خدا نے اپنی محبت سے رنگین کر دیا ہے تمہاری کوشش سے وہ رنگ زایل نہیں ہو سکتا۔

نقل ہے کہ آپ نقل مہدیؑ میں تاویل نہ کرنے کو مہتم بہ عقاید تسویت سمجھتے تھے۔ آپ نے اپنے آخری وقت میں چند فرزندان مہدی علیہ السلام کو طلب کر کے فرمایا کہ "مہدی علیہ السلام مرشد اور میاںؒ طالب ہیں"۔ آپ کو دو فرزند ہوئے ہیں۔ سید اشرف اور سید نجی میاں۔

میاں سید اشرف غازی پسندیدہ عادات اور اخلاق حمیدہ رکھتے تھے اور امور عجیبہ ذات گرامی سے ظاہر ہوئے ہیں اور یہ تمام امور مشہور آفاق ہیں۔ آپ تربیت اپنے چچا میاں سید طاہرؒ کے ہیں۔ اور صحبت بھی اپنے چچا ہی کی رکھتے ہیں اور اپنے چچا کے بعد علاقہ میاں سید میراں غازی سے کیا ہے اور چچا کے انتقال کے بعد علاقہ اپنے والد بزرگوار سے کیا۔ اور چند بار یہ مذاکرہ دین مہدی حضرت مہدی علیہ السلام کے نام پر معرکہ جہاد میں غازی ہوئے ہیں اور بڑا مجاہدہ وہ جو ترچنا پلی میں ظاہر ہوا کہتے ہیں کہ ایک افغان تھا ہنی خاں اس کو خانو کہتے تھے اس کے باپ دادے دائرہ کھنڈیلہ سے متعلق تھے لیکن وہ بد قسمتی سے مرتد ہو گیا اور قسمت سے ترچنا پلی کے راجا کے دربار میں مدار المہام ہو گیا۔ اقبال اس کا بلندی پر تھا تو خوشامد کے لئے اس کے قبیلے والے بھی مرتد ہو گئے لیکن اس کی بہن عالم خاتون مصدق خاص تھی۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کے نام پر جانثار تھی۔ اور میاں سید علی کی تربیت تھی بعض وقت وہ عورتوں میں دینی بحث و مباحثہ بھی کرتی تھی لیکن خانو لعین کو اس کی اطلاع نہیں تھی کہ اس کی ہمشیرہ مہدوی ہے جب عورتوں کی تکرار کی اس کو اطلاع ملی تو عالم خاتون پر اس نے سرزنش شروع کی یہاں تک کہ اس پر ظلم کرنے لگا اور کہا کہ دین سے برگشتہ ہو جا عالم خاتون موذیوں کے خوف سے فرصت کے وقت اپنے مرشد کے گھر آکر بیٹھ جاتی جب خانو کو معلوم ہوا کہ عالم خاتون دائرہ میں

https://theimammehdi.com

چلی گئی ہے تو اس موذی نے ہاتھیوں اور سواروں کو لے کر دائرہ پر حملہ کر دیا۔ہاتھیوں نے جماعت خانہ کے قبلہ کی دیوار کو شہید کر دیا۔میاں سید اشرف اپنے بھائی کے ساتھ کمک کو پہونچے وہ تاب نہ لاکر پلٹ گیا اس وقت میاں سید علی گجرات کی زیارت اور حرمین شریفین اور فرح المفرح کی زیارت کے خیال سے تشریف لے گئے تھے اور دائرہ میں عورتیں رہتی تھیں میاں سید اشرف آکر ان عورتوں کو اپنے دائرہ میں لے کر چلے گئے۔اس خبیس کو میاں سید اشرف کے دائرہ پر حملہ کا خیال ہوا۔چند روز میں راجا سے بندوبست کر کے ایک روز میں ایک بڑی فوج کے ساتھ میاں سید اشرف کے دائرہ پر پہونچا دونوں طرف سے تیر وتفنگ چلنے لگے وہ نابکارانے کثرت کے زعم میں کہ ایک ہزار زیادہ سپاہی تھے فقیران حزب اللہ پر حملہ آور ہوا۔یہاں پر ایک تہمتن شہادت کی آرزو میں تلواریں کھینچ کر یہ سب بے دریغ ان دشمنوں پر جا پڑے اور خون کی ندی بہنے لگی یہاں تک کہ دشمن بھاگ گئے لیکن جوانمردان صف شکن بھی بہت زخمی ہوئے یہاں تک کہ ۱۸ آدمی عروس شہادت سے ہم آغوش ہوگئے اور تیس ادمی زخمی ہو کر غازی ہوئے۔منکروں نے سونچا یہ بہادر زخمی ہوگئے ہیں اس لئے انہوں نے مستورات کو تاراج کرنے کا خیال کیا۔عورتیں سب میانوں کو رومال باندھ کر اور لکڑیاں ہاتھ میں لے کر کھڑی ہو گئیں کسی کو ان پر آنے کی جرات نہیں ہوئی اطراف کے مصدق یہ اطلاع پاکر سب کے سب پہونچے اور منکر مار کھا کر بھاگے اور میاں سید اشرف بہت سے زخم کھاکر زمین پر گر گئے آپ کے بازو آپ کے فرزند میاں سید اللہ بخش اور ان کے بازو دوسرے فرزند جلال شاہ میاں تھے۔مسجد کے سائے اور دائرہ کے اندر یہ شہید اور غازی پڑے ہوئے تھے۔عورتیں ان سب شہیدوں اور غازیوں کو اٹھا کر مسجد میں لائیں۔یہ واقعہ ۲۲ / رجب ۱۱۳۷ھ کا ہے میاں سید اشرف کی وفات دیوان پلی پرگنہ پٹن میں ہوئی ہے بتاریخ ۱۵ / ذی الحج ۱۱۶۰ھ وہاں آپ کو سونپ کر آپ کی وصیت کے موافق آپ کی نعش کو کرگاول لاکر والد کے مقبرہ میں دفن کئے۔وقت رحلت آپ نے فرمایا تھا کہ جب مجھے کرگاول لے جاکر دفن کرنا ہو تو توقف کرو یہاں تک کہ میاں سید یعقوب توکلی آجائیں۔جب آنحضرت کی لاش کو کرگاول لائے اور قبر تیار ہوئی تو لوگوں نے میاں اللہ بخش سے کہا کہ دفن کردیں میاں سید اللہ بخش نے حضرت کی وصیت

https://theimammehdi.com

کے موافق توقف کیا کہ شاید کہ میاں سید یعقوب تو کلی پہنچ جائیں ۔ لوگوں نے کہا میاں سید یعقوب کڑپہ میں ہیں کیسے پہونچ سکتے ہیں ۔ ابھی ایک گھنٹہ نہ گزرا تھا کہ میاں سید یعقوب چند آدمیوں کے ساتھ پہونچے اور نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا ۔

آپ کو تین بیٹے ہوئے ہیں ۔ سید اسحاق ، سید اللہ بخش ، سید راجے محمد جو حضرت مہدی علیہ السلام کے نام پر سرہ میں شہید ہوئے ۔

میاں سید اسحاق تربیت میاں سید میراںؓ کے ہیں اور صحبت باپ سے رکھی ہے ترچنا پلی کے جہاد میں غازی ہوئے ہیں ۔ وقت آخر لمان کی سویت کئے ہیں ۔ سرینگ پٹن میں ۹۹ سال کی عمر میں ۶ / جمادی الثانی کو آپ کا انتقال ہوا کرگاول میں مدفون ہیں ۔ آپ کے فرزند سید مبارک ، سید محمود اور سید جی میاں ہیں ۔

میاں سید اللہ بخش تربیت و صحبت و سند اپنے والد بزرگوار سے رکھتے ہیں دو مرتبہ حضرت مہدی علیہ السلام کے نام پر غازی ہوئے ہیں اور ۹۰ سال کی عمر میں ۲۸ / ذی الحجہ ۱۱۸۹ھ کو بلدہ سرینگ پٹن میں عالم بقا کو رخصت فرمائے ہیں اور کرگاول میں اپنے باپ دادا کے پائین دفن ہیں ۔ اور سرینگ پٹن اور کرگاول کا فاصلہ ۱۲ کوس کا ہے اور آنحضرت کو ایک فرزند سیدن میاں ہوئے اور دوسری بیوی سے سید جی میاں ، بڑے میراں اور اشرف میاں ہوئے اور تیسری بیوی سے پانچ بیٹے ہوئے ۔ سعد اللہ میاں ، سیدو میاں ، عطن جی میاں ، میانجی میاں ، روشن میاں ۔

سیدن میاں تربیت اپنے دادا کے ہیں ۔ اور صحبت باپ سے رکھتے ہیں ۔ ۱۱۸۶ھ میں گجرات بزرگوں کی زیارت کے لئے گئے تھے اور ہونڈا اور برارے ہوتے ہوئے واپس اور کھنڈیلہ بھی گئے ہیں ۔ دائرہ ترچنا پلی میں تھا ان کو چھجوں میاں ، اشرف میاں ، خزادے میاں تین لڑکے ہوئے ۔ میاں سید اشرف غازی کی سب اولاد دکن میں ہے ۔

چھجو میاں ، میاں سید اللہ بخش کے تلقین ہیں اور باپ کی صحبت میں رہے پھر علاقہ سید نجی میاں سے کیا ۔ حج بیت اللہ بھی کیا ہے ۔ نقل مہدیؑ میں تاویل کو ناجائز کہتے تھے ۔ ماہ رجب میں آپ اچانک بیمار ہوئے سب خلفاء کو طلب کر کے بشارتیں دیں ۔ پھر سب کو " لا

https://theimammehdi.com

اله هون نہیں الا اللہ توں ہے "کے ذکر کا حکم دیا۔ پھر اس حال میں حظیرے میں جاکر بزرگوں کی زیارت کی پھر اپنے فرزند سید اللہ بخش سے کئی بزرگوں کا نارینہ دلایا پھر ۱۴/ شوال ۱۲۶۱ھ کو عالم بقاء کو راہی ہوئے۔ انتقال کے وقت ۱۴ خلیفے حاضر تھے آپ کے فرزند کا نام سید اللہ بخش ہے۔

سید اللہ بخش۔ آپ مرید اپنے باپ کے ہیں۔ ۵ سال تک کسب معاش کیا پھر والد بزرگوار کے ہاتھ پر ترک دنیا کی آپ کو دو فرزند ہوئے۔ سیدن میاں اور چھابوجی میاں۔ سیدن میاں اپنی شادی کے لئے حیدرآباد گئے تھے وہاں ۲/ ربیع الثانی کو انتقال کر گئے۔

سید محمود خواجہ زادے میاں تربیت میاں سید اللہ بخش غازی کے ہیں۔ اور صحبت سید جی میاں سے ہے پھر چھجو میاں سے علاقہ کیا۔ آپ کا انتقال کرگاول میں ۲۸ محرم کو ہوا ان کو تیرہ بچے ہوکر بچپن میں مرگئے۔ ایک فرزند سید میراں میرانصاحب زندہ رہے۔

میراں صاحب۔ چھجو میاں کے مرید ہیں۔ ان کے فرزند سید جی میاں اور سیدن میاں ہیں۔ سید جی میاں سید اللہ بخش غازی کے تربیت ہیں اور صحبت باپ سے رکھتے ہیں۔ پھر جلال شاہ میاں سے پھر سیدن میاں سے علاقہ کیا۔ پھر سید نجی میاں سے علاقہ کیا۔ عمر ۸۵ سال سے زیادہ ہوئی۔ کرگاول میں ۸/ شوال کو رحلت ہوئی ان کو اولاد نہ رہی۔

سید ابراہیم بڑے میراں بن سید اللہ بخشؒ غازی تربیت میاں سید اللہ بخش غازی کے ہیں صحبت سید نجی میاں سے رکھتے ہیں۔ گجرات جاکر کھمبات میں ۸/ رمضان کو واصل حق ہوئے ان کو ایک فرزند راجہ میاں ہوئے۔

سید راجا محمد راجہ میاں:۔ تربیت میاں سید اللہ بخش غازی کے ہیں پالگھاٹ میں حضرت مہدی علیہ السلام کے نام پر غازی ہوئے ہیں۔ علاقہ چھجو میاں سے تھا سے تھا۔ ماہ رمضان میں رحلت کیئے۔ ہمناگر میں مدفون ہیں۔ ان کو سید ابراہیم، سید یوسف دو فرزند ہوئے۔ سید ابراہیم تلقین چھجو میاں کے ہیں۔ ان کو ایک فرزند راجا میاں ہوئے سید یوسف تلقین خانجی میاں کے ہیں ان کو بڑے میراں اور اللہ بخش میاں دو بیٹے ہوئے۔

میاں سید اشرف بن میاں سید اللہ بخش:۔ تربیت باپ کے ہیں اور صحبت اور علاقہ

https://theimammehdi.com

سید جی میاں سے ہے مرہٹواری کی طرف حالت کسب میں تھے غازی بھی ہوئے ہیں -۸ / ربیع الثانی کو وفات ہوئی - کر گاول میں مدفون ہیں -ان کو اولاد نرینہ نہیں ہوئی -

سید عطن ، عطن جی میاں :-آپ میاں سید اللہ بخش غازی کے فرزند ہیں اور باپ سے تربیت ہیں علم فارسی میں بہت مہارت رکھتے تھے صحبت تمام چھجو میاں سے ہے ۲۸ / ذی الحجہ کو وفات ہوئی کر گاول میں مدفون ہیں -ان کو سید معروف اور عیسیٰ میاں دو بیٹے ہوئے -

سید معروف یگانہ عصر اور عالم متبحر تھے ۱۸ علوم میں مہارت تھی -آپ کی ذات یکتائے زمانہ تھی -آپ کی عرفیت معروف میاں عالم تھی ، چھجو میاں (میاں کے فرزند) کے تربیت تھے ایکسو اسی ۱۸۰ علوم میں مہارت رکھتے تھے شائقین کو آپ کی علمیت کا اندازہ عالم دہاڑ واڑ کے سوالات کے جواب سے ہوگا جو آپ کی تصنیف ہے -آپ کا علاقہ (بیعت) اللہ بخش میاں مولف اخبار لااسرار سے تھا بتاریخ ۲۷ / ذی قعدہ ۱۲۶۲ھ آپ کی رحلت ہوئی ان کو اولاد نرینہ نہیں ہوئی -

میاں سید عیسیٰ میاں بن سید عطن عطن جی میاں - تلقین چھجو میاں کے ہیں -ان کو سعد اللہ میاں عطن میاں دو فرزند ہوئے - سید عبد الحی عرف میانجی صاحب بن میاں سید اللہ بخش تربیت باپ کے ہیں - صحبت اور فقیری چھجو میاں (میاں کے فرزند) سے ہے -۹ / صفر کو انتقال کیا - کر گاول میں مدفون ہیں -ان کو دو فرزند ہوئے سید شریف اور سید مصطفیٰ اور چاند بی زیبا بائی سے تین فرزند ہوئے - سید یوسف جو نا کتخدا انتقال کئے دوسرے سید احمد تیسرے سید علی -

سید احمد احمد میاں تلقین چھجو میاں کے ہیں ان کو راجا میاں پیرو میاں میانجی صاحب اور صاحب میاں چار فرزند ہوئے -

سید علی علی میاں بن میانجی صاحب تلقین چھجو میاں (میاں کے فرزند) کے ہیں -

سید شریف شریف میاں بن مانجی صاحب تربیت باپ کے ہیں ان کو ایک فرزند میانجی صاحب ہوئے -

سید روشن منور روشن میاں بن سعد اللہ بخش غازی سیدو میاں کے تربیت ہیں -

https://theimammehdi.com

علاقہ عطن جی میاں سے ہے ۳/ ماہ ربیع الثانی کو انتقال ہوا۔ کرگاول میں مدفون ہیں۔ان کو ایک فرزند سیدو میاں ہوئے۔

سیدو میاں بن سید اللہ بخش غازی تربیت باپ کے ہیں اس کے بعد علاقہ جلال شاہ میاں سے کیا اس کے بعد سیدن میاں سے علاقہ کیا ۹/ جمادی الثانی کو کڑپہ اور سرینگ پٹن کے درمیان رہزنوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

سید جلال جلال شاہ میاں بن سید اشرف غازی تربیت باپ کے ہیں صحبت و سند باپ سے رکھتے ہیں اور ترچنا پلی میں غازی ہوئے ہیں۔ باپ کے بعد آپ بڑے بھائی خواجہ زادے میاں سے علاقہ کیا اس کے بعد میاں سید علی غازی سے علاقہ کیا اور آخر تک صحبت میں رہے۔ وقت آخر میں میاں سید اشرف نے جلال شاہ میاں سے فرمایا "خاص باغ میں کولا گھسا من بھاوے یہ کھاوے جی من بھاوے سو کھاوے"۔ سرینگ پٹن میں ۱۲/ صفر کو انتقال کیا میت کرگاول لاکر دفن کی گئی آپ کے خلفا اشرف میاں میانجی میاں، خوزادے میاں، چھجو میاں، رحیم شاہ میاں، موسیٰ میاں، اچھا میاں اور صحبت اول کے بعد نبی صاحب میاں بن بڑے میاں اور یسین میاں اور اچھا میاں، سیدجی میاں اور بنے شاہ میاں اور ملک زادہ بڑے میاں اور مٹھے میاں ان سب نے علاقہ کیا اور فیض لیا ہے۔ سید جلال کو بائی سناک پی کے بطن سے ایک فرزند منجا میاں ہوئے۔ جو سیدجی میاں کے تربیت ہیں اور علاقہ سید اللہ بخش میاں سے ہے ۲۵/ ذی قعدہ کی رات کو انتقال کیا ان کو اچھا میاں سید صاحب میاں بڑھن میاں تین بیٹے ہوئے۔

سید ابراہیم عرف ابراہیم شاہ میاں بن میاں سید اشرف غازی تربیت باپ کے ہیں ان کو ایک فرزند سید اشرف ہوئے۔

سید اشرف تربیت میاں سید اشرف غازی کے ہیں اور صحبت سیدجی میاں سے رکھتے ہیں ۲۰/ محرم کو انتقال کیا۔ چن پٹن میں دفن ہوئے۔ان کو بڑے میاں، سید ابراہیم دو فرزند ہوئے

بڑے میاں تربیت میاں سید اسحاق کے ہیں اور علاقہ چھجو میاں سے ہے سید ابراہیم تربیت باپ کے ہیں چن پٹن میں مدفون ہیں۔

https://theimammehdi.com

سید محمود سید نجی میاں صاحب بن سید میراں غازی تربیت و صحبت اپنے باپ سے رکھتے ہیں اس کے بعد اپنے بڑے بھائی سے علاقہ کیا ۲۶/ رمضان کو واصل حق ہوئے کرگاول میں مدفون ہیں۔

سید عبدالقادر قادر شاہ میاں نورانی:۔ بن بندگی میاں سید راجے محمد تربیت و صحبت و سند باپ سے رکھتے ہیں صحبت اپنے بڑے بھائی سے رکھی ہے ۲/ شوال کو انتقال کیا۔ کپنومیر میں مدفون ہوئے۔جو شموگہ سے ایک منزل ہے ان کو سید اشرف، میٹھے میاں، سید اشرف کو ایک بیٹے سیدن میاں ہوئے۔وہ سید میراں کے تربیت ہیں اور صحبت و سند میاں سید اشرف غازی سے رکھتے ہیں۔کرپاتور میں مدفون ہیں۔ان کو سید یوسف، سید اشرف، میرانجی میاں تین بیٹے ہوئے۔سید یوسف تربیت سید اشرف غازی کے ہیں اور صحبت و سند باپ سے رکھتے ہیں پھر میاں سید اللہ بخش غازی سے علاقہ کیا ۹/ محرم کو کرگاول میں انتقال کیا وہیں مدفون ہیں اپنے پدر بزرگوار کی ارواح سے ملاقات کے بعد انتقال فرمایا ان کو سعد اللہ میاں، چھجو میاں، سیدن میاں بیٹے ہوئے۔

میاں سید خضر عرف چھجو میاں تربیت اپنے جد امجد کے ہیں علاقہ اپنے باپ سے ہے پھر بڑے میاں نبیرہ حضرت شہاب الحقؒ سے علاقہ کیا پھر چھجو میاں (میاں کے فرزند) سے صحبت کی ماہ محرم میں انتقال کیا، چن پٹن میں مدفون ہیں۔سعد اللہ میاں، آجے میاں، حسین شاہ میاں اور سیدن میاں ان کے لڑکے ہیں۔ حسین شاہ تربیت اپنے باپ کے ہیں سید سعد اللہ تربیت باپ کے اور فقیر بھی اپنے باپ کے ہیں چن پٹن میں مدفون ہیں۔سید اشرف میاں بن میاں سید سعد اللہ تربیت میاں سید اشرف غازی کے ہیں اور علاقہ جلال شاہ میاں سے ہے بنے میاں سے بھی علاقہ کیا۔وفات کڑپہ میں ہوئی ان کو راجا محمد، سید شریف، سید سعد اللہ اور حسین شاہ میاں بیٹے ہوئے، حسین شاہ میاں تربیت باپ کے ہیں۔راجا محمد تربیت میاں سید سعد اللہ کے ہیں علاقہ میاں سید یوسف سے ہے۔۱۵/ شعبان کو انتقال کڑپہ میں ہوا ان کو ایک فرزند اشرف میاں ہوئے۔اشرف میاں کو اولاد نہیں ہوئی۔آجا میاں بن خضر جنگ چیچلگوڑہ میں ۳/ محرم ۱۲۳۵ھ کو شہید ہوئے۔سید اشرف میاں تربیت بنے شہ میاں کے ہیں۔

https://theimammehdi.com

جنگ چنچلگوڑہ میں غازی ہوئے ان کو ایک فرزند رحمو میاں ہوئے جن کا انتقال گنگاوتی میں ہوا وہیں مدفون ہیں ان کو ایک فرزند سید راجے محمد اور سید راجے محمد کو ایک بیٹے میٹھے میاں ہوئے۔

سید عبداللطیف بن حضرت قادر شاہ میاں نورانیؒ:۔ میاں سید عبداللطیف کو ایک فرزند سید راجے محمد ہوئے، میاں سید راجے محمد کو منجلے میاں ہوئے۔

میاں سید یوسف بن سید راجے محمدؒ:۔ میاں سید یوسف تربیت اپنے والد کے ہیں اور صحبت اپنے بڑے بھائی سے رکھتے ہیں ان کو سید راجے محمد اور سیدن میاں دو بیٹے ہوئے۔ سید راجے محمد کو شاہ جی میاں اور یوسف شاہ میاں دو بیٹے ہوئے۔ یوسف شاہ میاں تربیت سیدن میاں غازی کے ہیں۔ اور علاقہ میاں سید منجو سے ہے مرشد ان پر بہت مہربان تھے کیونکہ اپنے اپنے خویشاوندوں سے ناخوش تھے۔ جنہوں نے رفض کا اعتقاد اختیار کر لیا تھا۔ آپ کی وفات سریرنگ پٹن میں ہوئی۔ لطیف میاں خوب میاں غازی اور خانجی میاں ان کے فرزند ہیں۔ سید احمد خوب میاں تربیت اپنے نانا سید اشرف کے ہیں صحبت پاپا میاں سے ہے بعد میں مٹھے میاں نبیرہ حضرت شہاب الحقؒ کی صحبت میں رہے۔ پالکوڑ میں رحلت کئے اور دفن چن پٹن میں ہوئے۔ ان کو یوسف شاہ میاں، راجا میاں دو بیٹے ہوئے اور دوسری بیوی سے پانچ بیٹے ہوئے۔ راجا میاں تربیت پاپا میاں کے ہیں علاقہ مٹھے میاں سے ہے بسیط پورہ حیدرآباد میں مدفون ہیں۔ سیدن میاں بن خوب میاں کا علاقہ مٹھے میاں سے ہے سیدن میاں کو بھی ایک فرزند شاہ جی میاں بن خوب میاں تربیت پاپا میاں کے ہیں۔ ان کو ایک فرزند خوب صاحب میاں ہوئے ان کے بیٹے یوسف شاہ میاں ہیں۔ جو تربیت و صحبت شاہ جی میاں سے رکھتے ہیں۔

سید ولی بن میاں سید راجے محمد:۔ بندگیمیاں سید ولی بن بندگیمیاں سید راجے محمد تلقین اپنے والد بزرگوار کے ہیں۔ بادشاہ بیجاپور کے پاس نوکر تھے۔ علاقہ اپنے بڑے بھائی سے کیا ہے ان کو ایک بیٹے خواجہ زادے میاں ہوئے جو تربیت اپنے چچا کے ہیں۔ ان کو سید عزیز ایک فرزند ہوئے جو سید اشرف کے تربیت ہیں اور علاقہ میاں سید منجو سے کیا ہے۔ ۱۰/ ربیع الاول کو کرنول میں انتقال کیا۔ وہاں سے بیجاپور لے جاکر میاں سید سعد اللہ کے حظیرہ میں

https://theimammehdi.com

ان کو دفن کیا گیا۔ان کے بیٹوں کے نام خواجہ زادے میاں، شاہ جی میاں، اللہ بخش میاں، شریف میاں، سیدجی میاں ہیں ۔اللہ بخش میاں تربیت اپنے باپ کے ہیں عالم تھے اور نقل مہدی میں تاویل کو جائز نہیں رکھتے تھے۔کرنول میں انتقال کیا وہیں مدفون ہیں ۔ سیدجی میاں تربیت اپنے باپ کے ہیں حیدرآباد میں میاں سید اللہ بخش کے حظیرے میں مدفون ہیں ۔ ان کو ایک فرزند مبارک میاں ہوئے جو اللہ بخش میاں کے تربیت تھے ۔ حیدرآباد میں حظیرہ میاں سید خدا بخش میں مدفون ہیں ۔

میاں سید اشرف بن قادر شاہ میاں بن بندگیمیاں سید راجے محمد:۔ میاں سید اشرف بن میاں سید قادر شاہ میاں نورانیؒ کے فرزند باپ کے تربیت اور علاقہ اور صحبت باپ سے ہی رکھتے ہیں ۔ میاں سید اشرف کے فرزند کا نام میاں سید سعد اللہ عرف سیدن میاں ہے ۔المخاطب سید قادن ہے ۔آپ کے فرزند میاں سید یوسف عرف نبی شاہ میاں تھے ۔ میاں سید یوسف کے فرزند میاں سید خضر عرف چھجو میاں تھے میاں سید خضر عرف چھجو میاں کو چار بیٹے ہوئے ۔ میاں سید سعد اللہ، میاں سید یوسف عرف آجا میاں شہید اور حسین شاہ میاں اور چوتھے میاں سیدن میاں تھے ۔ میاں سید سعد اللہ کی رحلت ۱۲۹۲ھ میں ہوئی ۔آپ کے فرزند میاں سید اشرف عرف محمود میاں تھے ۔آپ کو چار فرزند میاں سید عبدالحیٔ، میاں سید سعد اللہ میاں، میاں سید روشن میاں، میاں سید خوندمیر تھے ۔میاں سید اشرف کے جانشین اور فرزند میاں سید عبدالحیٔ عرف حافظ میاں تھے ۔ میاں سید عبدالحیٔ عرف حافظ میاں بہت باکمال بزرگ تھے نہایت متوکل متقی وپرہیزگار تھے یوم جدید، رزق جدید پر عامل تھے ۔ کھانے پینے کا کوئی سامان صرف ایک ہی دن کا ہی لاتے دوسرے دن کے لئے نہ لاتے کبھی ذخیرہ نہ کرتے طب اور حکمت سے واقف تھے ۔ بیماروں کو نسخے لکھدیتے کبھی اپنے پاس سے دوا دیتے مگر پیسے نہ لیتے بہت سے مریض آپ کی دوا سے صحت یاب ہوئے ہیں ۔آپ کو تین فرزند ہوئے ، میاں سید محمود ، میاں سید یوسف اور میاں سید فضل اللہ میاں صاحب ۔آپ کے فرزند اکبر میاں سید محمود جانشین ہوئے ۔ میاں سید یوسف طب جدید سے منسلک ہوئے ۔ میاں سید فضل اللہ حافظ ، دینی ذوق و شوق و تحریری صلاحیت ورثہ میں پائی ہے ۔ معترضین دین مہدویہ کا کئی

https://theimammehdi.com

ایک کتب کی شکل میں جواب دیا ہے۔قید قدم ہیں متلاشیان حق و صداقت کو افہام و تفہیم سے راہ ہدایت دکھاتے ہیں۔

ابو سعید سید محمود عرف مرشد میاں بن میاں سید عبدالحیٔ حافظ میاںؒ:۔

آپ ۱۳۲۴ھ میں حضرت میانسید عبدالحیٔ عرف حافظ میاں صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔بحر العلوم علامہ شمسی، حضرت میانسید محمود دائرہ نوٗ اور مولانا سید نجم الدین المعی سے تلمذ حاصل کئے۔ علوم عربیہ کی باقاعدہ تعلیم عرصہ دراز تک خان علامہ محمد سعادت اللہ خان مندوزی سے حاصل کیے آپ اپنے وقت کے مقتدا تھے والد ہی کے تربیت ہیں۔علم عربی و فارسی میں فارغ التحصیل تھے۔تحریر اور تقریر دونوں میں ماہر تھے۔آپ کو قوم نے اسعد العلماء کا خطاب دیا تھا۔ اگر آپ کو اپنے زمانے کا دین کا ستون کہا جائے تو بجا ہے۔آپ نے دین کی نصرت میں اپنی زندگی بسر کر دی۔تقریر نہایت ہی بہتر کرتے تھے کہ سامعین آپ کی تقریر میں محو ہو جاتے تھے تحریر ایسی تھی کہ کوئی معترض آپ کی تحریر کو رد نہیں کر سکتا تھا۔بہت سے معترضین اور مخالفین کو ان کے اعتراضات اور سوالات میں آپ نے لاجواب کر دیا اور ان کی تشفی کو بہت سوں نے اپنے اعتراض سے رجوع کیا اور آپ سے معافی چاہ لی۔نقلیات بند گیمیاں عبدالرشیدؓ پر آپ نے نہایت ہی پر لطف و پر مغز توضیحات لکھے ہیں اور اس کو اپنی زندگی میں چھپوا دیا۔ نیاز فتح پوری جو رسالہ نگار کا ایڈیٹر تھا جس سے ہندوستان کے علما پناہ مانگتے تھے اس نے علم غیب کے متعلق اپنا خیال ظاہر کیا کہ رسول اللہ علم غیب نہیں جانتے تھے آپ رسالہ علم لکھ کر اس کو بھجوایا وہ سرنگوں ہو گیا آپ کے جواب کا معترف ہو گیا۔بہر حال آپ کی خدمات مشہور ہیں مخالفین بھی آپ کی تقریر کے شیدا تھے۔احمد نگر میں ایک مخالف عالم نے مہدویت پر اعتراض کیا اطلاع ملنے پر آپ احمد نگر پہونچے۔آپ کے آنے پر وہ مخالف بھاگ گیا۔آپ نے احمد نگر کی جامع مسجد میں ایسی لاجواب تقریر کی کہ تمام احمد نگر آپ کا شیدا ہو گیا۔آپ کئی دن تک جامع مسجد میں واعظ کرتے رہے۔آپ کی تصانیف میں چھوٹے چھوٹے رسالے بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لکھنے اور بولنے کا ملکہ عطا کیا تھا۔حق گوئی اور بے باکی کے جوہر نمایاں آپ کے کردار میں تھے۔حق کے معاملہ میں پسپا ہو جانا یا سمجھوتہ کر لینا انہیں ہرگز منظور نہ تھا۔

https://theimammehdi.com

مدرسہ سجادگان سے کتنے ہی طلباء کو دولت علم سے نوازا۔ بحیثیت داعی اجماع گروہ مہدویہ، معتمد مجلس علمائے مہدویہ ہند و معتمد رویت ہلال کمیٹی کے دم آخر تک بہ حسن خوبی فرائض انجام دیئے۔ بمبئی میں منعقدہ مسلم پرسنل لا کنونشن میں لباس درویش، آئین فقیری و واعظ سے مہدوی شان کو پیش کی۔ آپ کا انتقال ۱۰/ ذلحجہ ۱۴۰۲ھ م ۲۸/ ستمبر ۱۹۸۲ء میں ہو گیا۔ حضرت تسخیر حیدرآبادی نے مادہ تاریخ نکالی "نایاب تاریخ وصال (۱۴۰۲ا)۔ اسد العلماء میاں سید محمود (۵۸۰) اور عیسوی ہوئی ۱۹۸۲ء۔ آپ کا دائرہ اور مسجد بندگی میاں سید لیسین کے حظیرہ سے متصل جانب شمال ہے۔ آپ اسی حظیرہ معلیٰ میں دفن ہوئے۔ آپ کے فرزند میاں سید عبدالحیٔ عرف حافظ میاں تھے جو عالم تھے۔ ان کی تحریر میں پختگی تھی اور تقریر بھی جامع ہوتی تھی اور معلومات کا خزانہ ہوتی تھی۔ کسی بھی جلسہ کو مخاطب کرنا ہوتا تو والد کی طرح مکمل تیاری کے ساتھ آکر عنوان کا حق ادا کرتے تھے۔ قوم کو ان سے کافی توقعات تھیں لیکن والد کی رحلت کے ۸ سال بعد عین جوانی میں ۳/ رجب ۱۴۱۰ھ م ۳۰/ جنوری ۱۹۹۰ء میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ حظیرہ میاں سید لیسین میں دفن ہوئے۔ آپ کے فرزند حضرت سید محمد سرفراز مہدی اس وقت دائرہ پر فائز ہیں۔ حضرت مرشد میاں صاحب کے فرزند میاں سید اسد اللہ عرف عطا ہیں جو شاعر ہیں اور متقی پرہیزگار اور باپ دادا کے طریقہ پر قائم ہیں۔ عقاید کے نہایت پختہ ہیں دوسرے فرزند مرشد میاں کے ابوالفتح سید نصرت ہیں جن کو قومی تبلیغ کا بہت جوش ہے فی الوقت امریکہ میں ہیں اور تبلیغ دین مہدی میں لگے ہوئے ہیں۔

بندگی میاں سید عبداللطیفؒ بن بندگی میاں سید تشریف اللہؒ

کرامات عالیہ و مناقب متعالیہ رکھتے ہیں اپنے پدر بزرگوار کے تلقین ہیں آپ کی عرفیت منجلے میاں ہے ایک روز آپ چھوٹپن میں جل گاؤں میں دائرہ کے باہر لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ہنونت (ہنومان) کے بت کے پاس پہونچے۔ جب بت کے مقابل آئے بت جھک گیا۔ ایک مشرک یہ تماشا دیکھ رہا تھا اس نے گاؤں میں جاکر یہ سب تماشہ اپنے لوگوں سے کہا اور کہا کہ یہ پرمیشوار (اللہ) ہے گاؤں کے سب چھوٹے بڑے دوڑے، میاں اور سب

https://theimammehdi.com

لڑکے گاؤں کے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھ کر دائرہ کی طرف بھاگے مشرک ان کے پیچھے دائرہ میں پہونچے ۔ اس وقت بندگیمیاں سید تشریف اللہ بیٹھے ہوئے تھے اور میاںسید عبدالوہاب (فرزند خورد) جو ۴ سال کے تھے وہ بھی سامنے تھے دیکھ کر کہا کہ منجھلے بھائی بھاگتے ہوئے آرہے ہیں ۔ میاں نے تبسم کیا اور فرمایا کہ آؤ میاں سید عبداللطیف حضرت کی گود میں بیٹھ گئے حضرت نے رومال اڑا کر ان کو چھپالیا اس کے بعد لوگ پہونچے اور کہا ایک شخص اسی ہئیت کا کہ وہ اوتار ہے اور پرمیشوار (اللہ) ہے یہاں آیا ہے ۔ حضرت نے فرمایا میاں کوئی پرمیشوار (اللہ) نہیں ہے یہاں سب خدا کے بندے ہیں ۔ وہ لوگ تلاش کے بعد واپس ہوگئے ۔ بندگیمیاں سید تشریف اللہ کی وفات کے بعد بندگیمیاں سید سعداللہ ہجرت کرکے بیجاپور آگئے دونوں بھائی میاں سید عبداللطیف اور میاں سید عبدالوہاب بھی آپ کے ساتھ بیجاپور آگئے اور آپ ہی کی صحبت اختیار کی اور خدمت میں رہے ۔

نقل ہے کہ نماز میں جب میاں سید سعداللہ امام ہوتے میاں سید عبداللطیف ان کے پیچھے نماز پڑھتے ۔ دوسرا کوئی امام ہوتا تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑتے تھے بعض فقیروں نے میاں سید سعداللہ سے کہا کہ میاں سید عبداللطیف آپ کے سوا دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ۔ آپ نے فرمایا انہی سے پوچھو ۔ آپ نے کہا کہ جب امام حاضر نہیں ہوتا تو میں گھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں مگر آپ کو لوگوں نے کہا کہ نماز جماعت سے ہی پڑھا کیجیئے ۔ آپ نے کہا اچھا ایک روز نماز مغرب میں دو رکعت کے بعد نماز توڑ دی اور علحدہ پڑھ لی اس کی شکایت میاں سید سعداللہ سے کرنے پر فرمایا وجہ انہی سے پوچھو ۔ پوچھنے پر فرمایا امام حاضر نہیں تھا تیلی کے گھر چراغ کا تیل لانے گیا تھا ۔ امام نے کہا ہاں میں تیلی کے گھر تیل لانے گیا تھا ۔ لوگوں کی کثرت تھی اس لیے برتن وہیں چھوڑ کر آیا کہ مغرب کے بعد تیل لالوں گا نماز میں یہی خیال دل میں تھا ۔

ایک شخص آپ سے نہایت درجہ عقیدت رکھتا تھا مگر شراب پیتا اور دوسرے لغویات میں بتلا رہتا تھا ۔ میاں سید عبداللطیفؒ اس کو ہمیشہ منع کرتے آخر ایک روز اس نے توبہ کرکے ترک دنیا کردی اور دائرہ میں اس کا انتقال ہوگیا لیکن جب اس کو دفن کئے اس کا منہ

https://theimammehdi.com

مشرق کی طرف ہو گیا۔ میاں سید عبداللطیف یہ دیکھ کر قبر میں اترے اور فرمایا جب تک میرا خاوند اس کو نہ بخشے اس پر خاک نہ ڈالوں گا اور دفن نہ کروں گا پھر ایک دم اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو گیا اس کے بعد مشت خاک دے کر اس کو دفن کر دیا۔

بندگی میاں سید سعد اللہ کے ایک ہی فرزند تھے میاں سید راجے محمد ان کے بچپن میں کسی مرض سے ان کا انتقال ہو گیا لوگ گریہ زاری کرنے لگے میاں سید عبداللطیف نے وضو کر کے دو رکعت دوگانہ تحتہ الوضو پڑھ کر سجدہ میں گئے اور دعا کرنی شروع کی خدایا میرے فرزند کو ایک ہی فرزند ہے اس کی جاں بخشی کر اور بہت دیر تک سجدہ سے سر نہ اٹھایا لوگ کہنے لگے خوند کار سجدہ سے سر اٹھائیں کہ بھتیجہ مر گیا ہے (یعنی زندہ نہ ہو گا) بہت دیر کے بعد آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور فرمایا خدا نے اس کی جاں بخشدی ہے اور فرمایا میاں سید راجے محمد کی صورت مجھے طفلانہ دکھائی گئی میں نے قبول نہیں کیا پھر اس کے بعد اس کا شباب بتلایا گیا میں نے قبول نہیں کیا پھر اس کا بوڑھاپا بتلایا گیا اس کی سفید داڑھی دکھلائی گئی اور اس کے فرزند بتلائے گئے اس وقت میں نے سجدہ سے سر اٹھایا۔

میاں سید عبداللطیف کو آٹھوں پہر خدا کی بینائی حاصل تھی میاں سید سعد اللہ کی وفات کے بعد آپ کی وفات ہوئی ہے۔ ۲۶/ ذیحجہ کو میاں سید سعد اللہ کے پہلو میں آسودہ ہیں۔ آنحضرت کو تین بیٹے ہوئے۔ میاں سید محمد جو چھوٹپن میں انتقال کر گئے دوسرے میاں سید جلال تیسرے میاں سید خوندمیر۔

میاں سید جلال بن میاں سید عبداللطیف:۔ آپ کے مناقب اور افضال بہت زیادہ ہیں۔ آپ سے کوئی بحث نہیں کر سکتا تھا۔ آپ کا دائرہ برہان پور میں تھا ایک روز آپ اتفاق سے دار العدالت پہونچے وہاں منکروں سے بحث ہوئی۔ منکروں کے قاضی کی زبان سے بے ادبی کے کلمات نکلے۔ آپ نے فوراً اس کو جمدھڑے سے مار ڈالا یہ دیکھ کر منکروں کی قوم کے لوگ آپ پر آپڑے اور آپ کو ۲۴/ ربیع الاول کو شہید کر دیا۔ مقبرہ جامع مسجد کے قریب ہے آپ کو دو فرزند سید عبداللطیف اور سید خوندمیر ہوئے ہیں۔

میاں سید عبداللطیف نہایت حسین و شکیل تھے۔ برہان پور کے ایک مغل منصب

https://theimammehdi.com

دار نے آپ کا حسن دیکھ کر اپنی لڑکی بی بی حنیفہ آپ کو دیدی جب اس کو معلوم ہوا کہ آپ مہدوی ہیں پیرزادے ہیں تو اس نے آپ سے جھگڑا شروع کیا اور لوگ آپ کے دشمن ہوگئے ۔ بی بی حنیفہ کو آپ سے بہت محبت تھی اس نے اپنے باپ سے آکر کہا آپ نہایت شریف النسل اور صحیح النسب ہیں ۔آپ کے جیسا کوئی نہ ہوگا ۔تقویٰ و ریاضت میں بھی آپ کا جیسا کوئی نہیں اگر کوئی حضرت کی ایذادہی میں کوشش کرے گا میں اپنی جان دے دوں گی " بس موذیوں نے مزید ایذادہی سے کوتاہ دستی اختیار کی ۔آپ چند روز کے بعد اپنی بی بی حنیفہ کو لے کر وہاں سے نکل گئے ۔آپ نہایت ذہین تھے ۔رسالہ یوم العقاید سراج الابصار وغیرہ آپ کو حفظ تھے اور کوئی عالم آپ سے بحث نہیں کر سکتا تھا ۔آپ جب گھر کا سودا سلف لانے بازار جاتے جب دوکان سے کوئی چیز خریدتے تو دوکان کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہوتے اور اس کے سامنے رومال ڈال کر کہتے سامان اس میں باندھ دے وہ باندھ دیتا تو وہ کہتا کہ اٹھاؤ تو اٹھالیتے ۔ ہمیشہ فاقہ رہے یا نہ رہے تبسم رہتے ۔اور ہتھیار ہمیشہ ساتھ رکھتے ۔جب آپ دکن سے گجرات تشریف لائے تو موضع ڈھبوئی میں کوئی دائرہ نہ تھا مصدق اس انتظار میں تھے کہ کوئی عالم فاضل ان کے پاس آکر رہے ۔جب میاں سید عبداللطیف وہاں آئے سب خوش ہوگئے اور آپ کو دائرہ باندھ کر دیا ۔آپ کھمبات بھی تشریف لے گئے ہیں ۔ میاں سید خوندمیر بن میاں سید جلال کا انتقال اپنے بھائی میاں سید عبداللطیف کے سامنے ہوگیا ۔ میاں سید عبداللطیف سالک کامل تھے اپنے والد میاں سید جلال کی شہادت کے بعد گجرات اور کھمبات آئے ہیں پالن پور اور دساڑہ بھی گئے ہیں ۔ کھمبات میں ایک مخالف عالم تھا وہ بہت مغرور تھا آپ کا شہرہ سن کر آپ کو بحث کے لئے بلایا آپ نے کہا مجھے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے تم کو تحقیق منظور ہے تو یہاں آئیے ۔اس ملانے کہا اگر وہ میرے پاس آتے تو میں ان کی خوب تفہیم کرتا یہ سن کر میاں تلوار لے کر اس کے پاس گئے اس نے آپ سے پوچھا کیا آپ ہی سید لطیف ہیں ۔آپ نے فرمایا ہاں بندہ کا نام سید لطیف ہے ۔اس نے آپ کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر کہا کہ یہ کیا تنبیہ ہے آپ نے فرمایا تلوار رکھنا سنت ہے تم نے سنت کی اہانت کی ہے وہ عذر و تقصیر چاہنے لگا اور کہنے لگا اے مشفق معاف فرمائیں ۔اس کے بعد میاں گھر آگئے جیسا میاں سید عبداللطیف کا

https://theimammehdi.com

دائرہ ڈھبوئی میں تھا کسی نے وہاں عامل سے شکایت کر کے اور اس کو کہہ کر آپ کا اخراج ڈھبوئی سے کرادیا۔ آپ وہاں سے نکل کر موضع بہنو پور پرگنہ آکر ٹھیرے۔ ایک دن اس عامل کی بیوی نے کسی سے پوچھا کہ اس مسجد میں (جو سید عبداللطیف کی تھی) اذاں کی آواز نہیں آرہی ہے کیا وجہہ ہے لوگوں نے کہا آپ کے شوہر نے ان کا اخراج کرادیا ہے بیوی کو بہت رنج ہوا اس نے اپنے شوہر کو سخت لعنت ملامت کی کہ آپ نے سادات آل رسول کا اخراج کرایا ہے بڑی غلطی کی اس عامل نے بھیلیاں وغیرہ بھیج کر آپ کو واپس بلالیا۔ آپ ڈھبوئی آگئے ایک دن آپ اپنی بیوی بوا قاسم کو ہمراہ لے کر اور تمام اہل و عیال کو چھوڑ کر سورت تشریف لائے اور موضع کزار گاؤں کی سرحد کے قریب ٹھیرے اس گاؤں کے مقدم کو اولاد نہیں تھی حضرت کی دعا سے اس کو ایک فرزند تولد ہوا اس نے خوش ہوکر وہ زمین آپ کو دائرہ کے لئے دیدی جہاں آپ ٹھیرے تھے۔ آپ اور آپ کی بیوی بوا قاسم یہیں واصل حق ہوئے۔ تاریخ وصال میاں سید عبداللطیف ۳/ محرم ۱۰۷۴ھ ہے آپ کو چار بیٹے سید خوندمیر، سید جلال، سید الہ دار، سید راجے محمد ہوئے۔ میاں سید خوندمیر کو ایک پسر بڑے شاہ میاں ہوئے اور بڑے شاہ میاں کو یوسف شاہ میاں ہوئے۔ ان کو ایک فرزند خوزادے میاں ہوئے۔ اور خوزادے میاں کو چنداہ میاں ہوئے۔ آپ نے اپنی ایک بیٹی نھنے شاہ میاں کو دی جب نھنے شاہ میاں نے دوسری شادی کرنی چاہی آپ نے روکا بڑے شاہ میاں آپ کے ساتھ تھے اس میں جنگ واقع ہوئی آپ اور بڑے شاہ میاں کام آگئے۔

میاں سید خوندمیر میاں سید عبداللطیف بن بندگیمیاں سید تشریف اللہ بہت کامل اور اکمل تھے اور ۱۴/ ذی قعدہ کو رحلت فرمائی ہے۔

https://theimammehdi.com

حضرت بندگی میاں سید عبدالوہابؒ
بن حضرت بندگی میاں سید تشریف اللہؒ

آپ تربیت و تلقین پدر عالی قدر کے ہیں اس کے بعد اپنے بڑے بھائی سے علاقہ کیا والد اور بڑے بھائی کے مبشر و منظور ہیں ۔بہت بزرگ اور صاحب حال و کمال تھے آپ کا قدم ہمیشہ عالیت پر رہا۔آپ کے دائرہ میں رخصت کو جگہ نہیں تھی ہمیشہ فقر و فاقہ غالب رہا ایک وقت دائرہ میں بہت فاقہ اور اضطرار تھا ایک لڑکا فاقہ کی تاب نہ لاکر اپنی ماں کے سامنے گریہ درازی کر رہا تھا ایک پڑوسن عورت نے اس کا گریہ سن کر ایک روٹی کا ٹکڑا اس کو لاکر دیا اس کی ماں نے دیکھ کر لڑکا روتے روتے سو گیا ہے اس لیے اس نے روٹی کا وہ ٹکڑا دوسری جگہ دیدیا اس عورت نے بھی دیکھا کہ بازو ایک بچہ بھوک سے رو رہا ہے اس نے وہ ٹکڑا اس جگہ دیدیا اتنے میں پروردگار عالم کی فرمان بندگی میاں سید عبدالوہاب کو پہونچا کہ آج تمہارا دائرہ کی چند بیبیوں نے ایک روٹی کے ٹکڑے کے بدلے میں جنت خرید لی ہے حضرت نے علی الصبح فقیروں کے مجمع میں یہ بشارت سنائی ۔

نقل ہے کہ ایک شخص اہل اغنیا سے حضرت کا مرید تھا اور آپ کا بڑا فریفتہ اور فدائی تھا آپ کو اپنی بیوی سے اولاد نہیں تھی اس شخص نے ایک دن اپنی لڑکی کو اچھے کپڑے پہنا کر اور پورا زیور پہنا کر حضرت کی خدمت میں اللہ دیا کہکر دے دیا آپ نے اس کو قبول کر کے اس سے نکاح کر لیا جب حضرت کا وصال ہوا۔وہ خادم اس وقت حاضر نہیں تھا حضرت کے دفن کرنے کے بعد آیا اور بہت گریہ و زاری کی جب دیکھا کہ حضرت کو دفن کر چکے ہیں اور لوگ گھروں کو واپس ہو رہے ہیں اس نے اصرار کیا کہ مجھے قبر کھول کر حضرت کی صورت بتلاؤ لوگوں نے بہت منع کیا اور کہا اب تک ایسا نہیں ہوا لیکن اس نے نہیں مانا لوگوں نے بہت کچھ منع کیا مگر اس نے اپنے اصرار باقی رکھا اور کہا کہ مجھے قبر کھول کر حضرت کی صورت بتلاؤ ورنہ میں اسی جگہ اپنی جان دے دوں گا لوگوں نے اس کے اصرار پر مجبور ہو کر قبر کھودی گئی لیکن دیکھا کہ جسد شریف قبر میں نہیں ہے،آپ کے انتقال کے وقت آپ پر گیارہ دن کا فاقہ تھا

https://theimammehdi.com

حالانکہ بیجاپور میں مصدقوں کی کثرت تھی آپ کا وصال ۵ ذی الحج ۱۰۲۲ کو بیجاپور میں ہوا آپ کا روضہ بندگی میاں سید سعد اللہ کے روضہ سے الگ ہے آپ کا روضہ بڑا ہے اور آپ کے سب فرزند وہاں آسودہ ہیں ۔آپ کو پہلی بیوی سے چار لڑکے سید شریف، سید خدا بخش، سید مبارک سید موسیٰ ہیں دوسرے بیوی چاند فاطمہ سے چار فرزند سید میرانجی، سید احمد، سید ابراہیم اور سید لیسین ہوئے۔

میاں سید مبارک بن میاں سید عبدالوہاب تربیت اپنے باپ کے ہیں اور صحبت بھی باپ کی رکھتے ہیں آپ کا قدم جادہ وتوکل و تسلیم پر مستحکم تھا بیجاپور میں والد کے پہلو میں آسودہ ہیں ۸ شعبان کو عالم بقا کو تشریف لے گئے ان کو میاں سید حمید، سید منجو، سید جلال تین لڑکے ہوئے میاں سید حمید کو ایک فرزند سید قاسم ہوئے، میاں سید منجو بن سید مبارک کو دو لڑکے خوب میاں اور سید زین العابدین ہوئے۔

میاں سید شریف بن میاں سید عبدالوہاب بہت صاحب کمال تھے اور اپنے والد کے پہلو میں آسودہ ہیں ان کو ایک فرزند سید اسد اللہ ہوئے۔

میاں سید خدا بخش بن میاں سید عبدالوہاب خجستہ صفات تھے آپ کا قدم عالیت پر تھا ۷ صفر کو انتقال فرمایا ہے آپ کا روضہ قطبی گوڑہ حیدرآباد میں ہے (عیسیٰ میاں بازار کے جانب شمال ایک گلی ہے)

میاں سید میرانجی بن میاں سید عبدالوہاب سالکین کے پیشوا تھے تربیت و صحبت باپ سے رکھتے ہیں ۔آپ کے سب امور اپنے باپ کی مانند عالیت پر تھے آپ کو کشف باطن حاصل تھا گجرات بزرگان دین کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تھے ۔ڈبھوئی گجرات جانے کے بعد وہاں سے آپ چاپانیر (بندگی میاں کے روضہ) تشریف لے گئے جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ راستہ میں کھرنیوں کے درختوں سے کھرنیاں توڑ کر کھانے لگے آپ نے فرمایا ملک غیر بغیر اجازت جائز نہیں میرے ساتھ آنا ہے تو مت کھاؤ پھر جب روضہ بندگی میاںؒ کے پاس پہونچے تو ایک کھرنی کے درخت کے نیچے کھڑے ہوکر فرمایا ہاں اب اس درخت کی کھرنیاں کھاؤ یہ کھرنیاں بندگی میاں کی ہیں ۔اس روز سے آنحضرت کے معلومات کی وجہ سے حضرت صدیق ولایت کا

https://theimammehdi.com

روضہ جہاں اب زیارت کی جاتی ہے لوگوں میں مشہور اور ظاہر ہوا اس لیے آپ کو "شہرت دہندہ مرقد بندگی میاں کہتے ہیں۔"

نقل ہے کہ کثرت بذل ونوال کی وجہ سے آپ کے دائرہ میں ہمیشہ فقر و فاقہ رہا آپ بیجاپور میں رحمت حق میں واصل ہوئے ہیں اور والد کے روضہ میں مدفون ہیں۔ آپ کو سید اشرف، سید خانجی دو بیٹے ہوئے۔

سید اشرف بہت بزرگ اور شجاع تھے تربیت وصحبت اپنے پدر عالی قدر سے رکھتے ہیں اور گجرات کے بزرگان دین کی زیارت کے لیے گئے ہیں اور چند روز قصبہ ڈبھوئی میں بھی رہے ہیں اور آبادی کے اندر جو تالاب ہے اس کے کنارے معاندان مہدی سے مباحثہ ہوا۔ آپ نے ایک آدمی کو جان سے مار ڈالا اور ایک کو زخمی کیا آپ کو بھی زخم پہونچا۔ اور غازی ہوئے آپ کو اورنگ زیب صوبہ دار گجرات کے حضور احمد آباد لے گئے لیکن سوال و جواب کے بعد اس نے جانے کی اجازت دیدی اقبال آپ کو بہت حاصل تھا۔ شرزہ خان اور دیگر امرا آپ کی بہت خدمت کرتے تھے ایک روز آپ نے بادشاہ کے دسترخوان کے کباب کھائے تو کہا کہ ان کی کبابوں سے بدبو نہیں گئی جب آپ کے پاس کے کباب بادشاہ کو کھلائے گئے تو بادشاہ کا دماغ معطر ہو گیا۔ پوچھا یہ بوئے خوش کیسی ہے فرمایا ہمارے بکروں کو لونگ الائی اور دال چینی وغیرہ کھلاتے ہیں۔ آپ کے پاس مشعلیں خوشبودار روغن سے روشن کی جاتی تھیں اس لئے کہ روغن کنجد (تل کا تیل) کی بو نہ آسکے آپ کے سواری کے گھوڑے پر بھی عطر ملا جاتا تھا۔ ایک دن شرزہ خاں اور بہلول خان میں جنگ واقع ہوئی جسمیں آپ شہید ہو گئے اور بندگیمیاں سید تشریف اللہؒ کے پاس جل گاؤں میں دفن ہوئے۔ سید یوسف شاہ میاں آپ کے فرزند ہیں۔ بالاپور میں قیام رکھتے تھے۔ ۲۶ جمادی الثانی کو آپ کی رحلت ہوئی ہے ان کو بھی جل گاؤں میں پہونچایا گیا ہے ان کو ایک فرزند سید اشرف ہوئے۔ جو بالاپور میں رہتے تھے آپ کا علاقہ سید برہان الدین سے ہے اور خانجی میاں بن میاں سید میراں جی کے لڑکوں کا نام معلوم نہ ہوا میاں سید احمد بن میاں سید عبدالوہاب کو کوئی فرزند نہ ہوا۔

میاں سید ابراہیم بن میاں سید عبدالوہاب بہت متقی اور پرہیزگار تھے آپ نے روزگار

https://theimammehdi.com

بھی کیا ہے اور بادشاہ بیجاپور کے مقرب تھے آپ خدا ترسی میں مشہور تھے آپ کا گھوڑا بھی ملک غیر میں گھانس نہیں کھاتا تھا ایک دن لوگوں نے اس گھوڑے کی لگان نکالکر اسکو ایک کھیت میں چھوڑ دیا اس گھوڑے نے اس کھیت میں گھانس اور چارہ نہیں کھایا اور خاموش کھڑا رہا ایک دن آپ نے بادشاہ سے اپنی تنخواہ طلب کی اس پر تکرار ہوئی اسی وقت آپ نے زرے بھری ہوئی تھیلی اور گھر کا سب سامان تقسیم کر کے ترک دنیا کی ۔آپ کا انتقال بیجاپور میں ۲۹ شوال کو ہوااور اپنے باپ کے پائین دفن ہیں ۔ سید احمد، سید شریف، میاں صاحب، چھجو میاں آپ کے فرزند ہیں دوسری بیوی سے سید حیدر، سید ولی، سید جعفر تین بیٹے ہوئے سید بڑے بیجاپور کے بادشاہ عادل شاہ کا وزیر اعظم تھا ۔ اس کو ایک لڑکی تھی جو سب قبیلے کو عزیز اور گرامی تھی جب اس کی عمر سات سال کی ہوئی اس کی دایہ جو اس کو پرورش کرتی تھی اس کو زیور پہنا کر لے کر بھاگ گئی اور اس کے زیور نکال کر اس کو میاں سید ابراہیمؒ کے گھر میں بھیج دیا میاں سید ابراہیم نے اس لڑکی کو اپنی والدہ کے حوالے کیا چار سال کے بعد اس کے باپ اور قبیلے کے لوگوں کو اس کا پتہ لگا وہ دائرہ میں آئے میاں نے ان کی بڑی خدمت کی سید بڑے نے یہ دیکھ کر، لڑکی میاں کے پاس بہت خوش ہے اس کی شادی میاں سید ابراہیم سے کر دی اور بہت سا سامان اور زیور لڑکی کے جہیز میں دیا میاں نے وہ سب کا سب دائرہ میں سویت کر دیا پس سید مذکور ہمیشہ میاں کی بہت خدمت کرتا جو کچھ اس کے پاس سے آتا میاں وہ سب دائرہ میں سویت کر دتے میاں کو دو لڑکیاں تھیں ایک دن ان کی دایہ نے ان دونوں کو بازار لے جاکر اس زمانے میں بیجاپور کی آبادی بہت تھی بیچ دیا ایک کو ایک مصدق رستم خاں نے خریدا اور دوسری کو ایک مغل نے مصدق نے اس کو گھر لاکر کہا کہ دیکھو میں کتنی خوبصورت لونڈی لایا ہوں لڑکی نے کہا میں لونڈی کیسے میرے گھر میں بہت سی لونڈیاں ہیں پوچھا تو کس کی لڑکی ہے جب معلوم ہوا کہ میاں سید ابراہیم کی بیٹی ہے اس نے بہت حرمت سے اس لڑکی کو لاکر میاں کے حوالے کر دیا اور کہا کہ میں اس لڑکی کو خریدا ہوں میاں خاموش رہے اس کے بعد اس لڑکی کی شادی رستم خان سے کر دی جس لڑکی کو مغل نے خریدا تھا۔اس نے بھی لڑکی واپس کر دی ۔

https://theimammehdi.com

میاں سید احمد عرف خوب صاحب میاں ، میاں سید ابراہیم کے دو فرزند ہیں ۔
دوسرے فرزند میاں سید شریف بادشاہ عادل شاہ کے مدار المہام تھے آپ تہجد گزار تھے کبھی شاہی کے مرتکب نہیں ہوئے ایک دن آپ کشتی میں سوار بادشاہ کے ساتھ دریا کی سیر کر رہے تھے لوگ سب کھانے پینے میں مشغول تھے لوگوں کے کہنے پر کہا کہ خواجہ خضر مہمانی کریں گے تھوڑی دیر بعد ایک بڑی مچھلی دریا سے کشتی میں آکر گری بادشاہ کے پیر کے تمسخرے سے کہا کہ خواجہ خضر کہاں مہمانی کہاں ؟ لوگوں نے کہا اس مچھلی کو رسی باندھ کر دریا میں پھینک دو اگر یہی مچھلی پھر کشتی میں آجائے تو جو کچھ سید کہتے ہیں سچ ہے اس کے بعد مچھلی کو رسی باندھ کر دریا میں پھینک دیا اس پیر نے پھر مذاق سے کہا کہ دیکھو خضر مچھلی دے رہے ہیں میاں نے فرمایا اب دیں گے تھوڑی دیر بعد وہی مچھلی پھر دریا میں آگئی سب لوگ میاں کی تعظیم کرنے لگے جب دلیر خان (عالمگیر کا سپہ سالار) تین لاکھ فوج لے کر بیجاپور آیا اور شہر کے باہر تین میل کے فاصلے پر ٹھہرا بادشاہ نے ایک پان کا بیڑا رکھا اور کہا جو دلیر خان سے لڑنا چاہتا ہے وہ یہ بیڑا اٹھالے میاں سید شریف نے تین دن کے بعد وہ بیڑا اٹھالیا ۔ اور پانچ سو سوار لے کر دلیر خاں کے مقابلے کے لئے گئے ۔ اور دلیر خان کے خیمہ تک جا کر پھر واپس ہوگئے تیسرے دن دلیر خان نے آپ کی ضیافت کی ۔ اور بہت کچھ انعام و اکرام دیا بیجاپور کے بادشاہ شیعہ مذہب رکھتے تھے ان کو ابحاث دین اور تکرار سے تعلق نہیں تھا ۔ لیکن معاندین حسد سے میاں سید شریف کے زوال کی فکر میں تھے لیکن دولت ترقی پر تھی ۔ اور آنحضرت کو منصب عالی عطا ہوا تھا ۔ ایک بڑی فوج آپ کے ماتحت کی گئی اور بلدہ ادھونی کی صوبہ داری آپ کو دی گئی سید مسعود ایک منکر ایک بڑی فوج لے کر آپ پر چڑھ آیا آپ کے پاس فوج کم تھی جنگ میں ۳۰ جمادی الثانی کو درجہ شہادت کو پہونچے اور مزار ادھونی میں ہے آپ کو بڑی بی بنت میاں سید یسین سے چار لڑکے ہوئے میراں صاحب، میاں سید ابراہیم، عرف شاہ صاحب میاں سید خوندمیر بڑے میاں جلالشاہ میاں ، سید اشرف خورد سالی رہ گئے ۔ دوسری بیوی سے ایک فرزند یعقوب شاہ میاں ہوئے ۔ تیسری بیوی سے حسین میاں اور منجھلے میاں دو فرزند ہوئے میراں صاحب میاں دریا سلوک تھے میاں سید ابراہیم کی شادی شرزہ خاں کی بیٹی سے ہوئی تھی آپ کا گیارہواں علاقہ

https://theimammehdi.com

میاں سید میرانجیؒ سے ہوا تھا اور ارشاد کا حکم حاصل کیا دائرہ بالاپور میں تھا۔ وہیں واصل حق ہوئے ہیں اور جل گاؤں میں مدفون ہیں۔

جلال شاہ میاں ایک مدت تک میاں سید میرانجی سید و میاں کی صحبت میں رہے اور حکم ارشاد حاصل کیا ہے دائرہ بلدہ سرہ میں تھا جس روز شریف شاہ میاں شہید ہوئے آپ بھی ۲۵ صفر کو شہادت سے سرفراز ہوئے۔

سید خوندمیر عرف بڑے میاں مردانگی میں یکتا تھے اور عمدہ روزگار کرتے تھے ایک عرصہ کے بعد ترک دنیا کر کے اپنے داماد شریف میاں سے علاقہ کیا اور میاں مذکور کی صحبت میں رہ کر انتقال فرمایا۔ ان کو بی بی صاحب بنت سید ولی سے چھ بیٹے ہوئے سید عبدالرحیم، سید سعد اللہ، سید ولی، سید شریف، سید احمد، سید مصطفیٰ عرف خانجی میاں

سید مصطفیٰ عرف خانجی میاں سالک طریقت تھے اور روزگار عمدہ رکھتے تھے تربیت میاں سید اشرف غازی کے ہیں اور علاقہ اللہ بخش میاں غازی سے کیا ہے دو تین مرتبہ منکروں کے مقابلے میں تلوار ہاتھ میں لی ہے اور بہت سے منکروں کو مار کر خود غازی ہوئے ہیں اور گجرات کے تمام بزرگوں کی ۱۱۹۱ء میں زیارت کی ہے اور حضرت ثانی مہدیؑ اور حضرت بندگی میاںؓ کے روضہ مبارک پر بھی گئے ہیں سدراسن میں بھی رہے ہیں اور کھانبیل میں بی بی فاطمہ کا روضہ اور گنج شہیداں کی قبر بنائی ہے فقیری صاف دل اور ہستی سے بری تھے ان کو دو لڑکے بڑے میاں اور یعقوب شاہ میاں ہوئے۔

سید شریف شجاعت بدرجہ اتم رکھتے تھے اور جمعدار عمدہ تھے پچاس ہزار سواروں پر ایک سو سواروں کے ساتھ حملہ کر دیتے تھے اور میاں سید نور محمد سے علاقہ کر کے فقیری کی ہے ان کو ایک فرزند سید عبدالوہاب ہوئے۔

حسین میاں بھی جمعدار تھے اور شان و شوکت و اقبال عظیم کے حامل تھے آخر عمر میں دنیا ترک کر کے میاں سید نور محمد سے علاقہ کیا ہے ان کو سید محمد خوزادے، میاں سید شریف اور جلال شاہ میاں تین لڑکے ہوئے سید محمد خوزادے میاں کا سید محمد خوزادے میاں لائق و فائق تھے ایک دن آپ نے خانو موزی کو مار ڈالا اس کے بعد آپ بھی نہایت شجاعت سے شہید

https://theimammehdi.com

ہوئے منجھلے میاں بن سید شریف بڑے جمعدار تھے ان کو سپہ سالاری مردانگی اور فرزانگی دکن میں مشہور ہے ۔آپ کو چار لڑکے سید احمد عرف خوب صاحب، سید ولی، سیدو میاں، مرتضیٰ میاں ہوئے سید احمد خوب صاحب سری رنگاپٹن میں مشہور و معروف جمعدار تھے ان کو سیدو میاں نام ایک فرزند ہوئے میاں سید چھجو سید ابراہیم کے فرزند ہیں اور بڑے جمعدار تھے اور اقبال عمدہ رکھتے تھے ان کو تین فرزند ہوئے ایک بڑے بھائی تنجاور میں مارے گئے، یوسف شاہ میاں مرد متوکل اور فقیر کامل تھے اور خوب میاں صاحب کی صحبت میں تھے اور خلافت سے مبشر ہیں آپ کا دائرہ چند روز ہروڑ میں تھا وہیں پر واصل حق ہوئے۔

سید ولی بن ابراہیم متقی اور خدادوست تھے اور ان کو غیب سے اقبال عطا ہوا تھا اکثر تجارت کرتے تھے ان کا نام سید ولی سوداگر مشہور ہے جب اپنی بیٹی کی شادی اپنے بھائی کے بیٹے بڑے میاں بن سید شریف کی تو ایک لاکھ روپیہ کا زیور دیا ان کو ایک فرزند سید مصطفیٰ باپو میاں ہوئے اور باپو میاں کو ایک فرزند سید مرتضیٰ ہوئے میاں سید حیدر بن سید ابراہیم

میاں سید لیسین بن میاں سید عبدالوہاب زبدۃ العارفین قدوۃ المحققین میاں سید لیسین تربیت و صحبت اپنے قبلہ گاہ سے رکھتے ہیں اور آپ کا قدم جادہ عالیت پر تھا آپ کو اپنی بیوی چاند خاں صاحب سے ایک فرزند سید مبارک ہوئے۔

میاں سید مبارک بہت خداترس بزرگ تھے اور سیدجی میاں کی صحبت سے مستفید ہوئے ہیں اور سیدجی میاں کی بیٹی سے شادی کی ہے سیدجی میاں کے دوسرے داماد ملک احمد تھے قضاراً ان میں اور میاں سید مبارک میں کسی سبب سے خصومت پیدا ہوگئی ملک احمد نے تلوار کھینچ کر میاں سید مبارک کو مارا مگر میاں سید مبارک نے وار خالی دیا۔ پھر ملک احمد نے دوسرا وار کیا میاں سید مبارک نے تلوار پلٹا کر ملک احمد پر ماری جو ان کے گلے پر جا بیٹھی اور وہ مرگئے جب خون ہوا سیدجی میاں باہر آئے پوچھا خصومت کی کیا کیفیت ہے لوگوں نے کہا پیشقدمی ملک احمد نے کی تھی ۔اور قصور انہی کا ہے آپ نے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی سید مبارک کو ایک فرزند سید لیسین بہت بزرگ اور قدوۃ السالکین تھے اور تربیت سیدجی میاں کے ہیں ۔مرشد کے وصال کے بعد اپنے ماموں سید اشرف غازی سے علاقہ کیا میاں سید اشرف

https://theimammehdi.com

نے کچھ عرصہ کے بعد میاں سید یسین کو حکم ہجرت دیا میاں سید یسین بیجاپور آئے اور احرام باندھا اور جو کچھ مال تھا سب بذل کر دیا آپ کی عادت تھی جو خدا دیتا بذل کر دیتے اور کچھ باقی نہ رکھتے تھے اور جہاں جاتے مہدویت کی دعوت کرتے چند جگہ بحثیں بھی ہوئی ہیں اکثر لوگ مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے آپ نے گجرات جاکر بزرگوں کی زیارت بھی کی ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام کے روضہ پر اسی احرام سے جاکر زیارت سے مشرف ہوئے ہیں اور کھنبات دساڑہ ڈبھوئی میں بھی رہے ہیں۔بہت بخیٔ شجاع سے حج حرمین شریف کی نیت سے سورت میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے کھنبات میں میاں سید اللہ بخش سے نگرہ میں میاں سید عارف سے اور دساڑہ میں میاں سید برہان الدین سے اور ملک شرف الدین اور ان کے بیٹے ملک قطب الدین سے ملاقات کی آپ میں اور ملک شرف الدین اور ملک قطب الدین میں خط و کتابت بھی رہی ہے آپ کو ایک فرزند سید طاہر ہوئے اور میاں سید طاہر کو دو لڑکے ہوئے ایک سید مبارک باوا صاحب میاں دوسرے میاں سید یسین۔

https://theimammehdi.com

تیسرا باب

بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشد حسین ولایت رضی اللہ عنہ

بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدؒ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ کے فرزند اور بی بی فاطمہ خاتون ولایت بنت حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے بطن سے ہیں۔ جس زمانے میں حضرت صدیق ولایت کا دائرہ جالور میں تھا آپ ۹۲۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائیش کے ایک دن پہلے حضرت ثانی مہدیؑ نے معاملہ میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے فرمایا بھائی سید خوندمیر اگر میں تمہارے گھر آوں تو تم میری کیا رعایت کروگے۔ فرمایا جیسی مہدی موعود کی رعایت کرنی چاہیئے۔ آپ کی رعایت کروں گا اس کے بعد آپ پیدا ہوئے۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے آپ کا نام سید محمود رکھا اور فرمایا ایک ماموں کے ہم نام دوسرے ماموں (میانسید اجملؓ) کے ہم مقام حضرت میراں سید محمود ثانی مہدیؑ نے آپ کی کے پہلے ہی آپ کو حسین ولایت کا لقب دیا تھا۔ آپ کی پیدائش کے بعد حضرت بندگی میاںؓ نے اعلان کروایا جس نے مہدی کو نہ دیکھا ہو وہ اس فرزند کو دیکھ لے۔ آپ کی عرفیت سید نجی ہے۔ آپ حضرت مہدی علیہ السلام کے بھی مبشر ہیں۔ فرمان مہدیؑ ہے کہ "خونزا فاطمہ کے شکم سے فرزند ہوگا وہ مدعائے مہدی کو تازہ کرے گا ایک روز میراں سید محمودؓ ہے بچپن میں کھیلتے ہوئے اپنی بہن خونزا فاطمہ کے شکم پر کھیلتے ہوئے ٹکورے مار رہے تھے میراں علیہ السلام نے دیکھ کر فرمایا بھایا اس دختر کے شکم پر ٹکورے مت مار و خدائے تعالیٰ اس کے پیٹ سے ایسا فرزند دے گا جو میرے مدعا کو تازہ کرے گا اور فرمایا میرا دین اس پر قرار پکڑے گا" پھر فرمایا "جب دین ہر طرف سے اٹھ جائے گا خونزا فاطمہ کے پیٹ پر قایم ہوگا" ایک مرتبہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا اس کے جو احوال مجھ کو دکھائے جارہے ہیں ان کو بیان نہیں کرسکتا کہ اس کے بھائی رشک کریں گے۔ جیسا کہ یوسفؑ کے بھائیوں نے کیا تھا اور فرمایا اس کو رنجیدہ مت کرو جو کچھ دیکھتا ہے کرتا ہے اور وہی کہتا ہے جو دیکھتا ہے۔ فرمایا یوسف یعقوب کے لئے

https://theimammehdi.com

اور سید محمودؓ اس بندہ کے لئے۔ اہل سیر لکھتے ہیں کہ حضرت سید نجیؒ کی سیدھی آنکھ میں خط رخ سے کلمہ توحید اور بائیں آنکھ میں کلمہ تصدیق (مہدی) لکھا ہوا تھا۔ جب آپ کی عمر ۴ سال کی ہوئی بی بی فاطمہ خاتون ولایتؓ شعبان ۹۲۸ھ میں انتقال کر گئیں۔ اس وقت حضرت صدیق ولایت کا دائرہ کھانبیل میں تھا۔ حضرت سید نجی کی عمر ۴ سال کی ہونے کے پر بندگی میاں نے آپ کو حضرت میاں مبارک عرف بھائی مہاجرؓ کے سپرد کیا تھا کہ علم سکھائیں۔ ایک دن حضرت بندگی میاںؓ نے میاں بھائی مہاجرؓ سے فرمایا سید نجی کو تنبیہہ کیا کرو وہ بچوں کو ستاتا ہے میاں بھائی مہاجر نے فرمایا آپ تنبیہہ کیوں نہیں کرتے فرمایا مجھے اس فرزند کا حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ میاں بھائی مہاجر نے بھی ایسا ہی فرمایا مجھے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ بعض راویوں کا خیال ہے کہ حضرت خاتم المرشد میاں بھائی مہاجر کے تربیت ہیں لیکن بندگیمیاں سید برہان الدین اپنی تصنیف دفتر اول میں لکھتے ہیں کہ بندگی میاں کے پورے فرزند حضرت بندگی میاں ہی کے تربیت اور مرید ہیں۔ سراج منیر مصنف حضرت سید قطب الدین سے ظاہر ہے کہ حضرت بندگی میاں جب جنگ میں جانے کے لئے گھوڑے پر سوار ہوئے اپنے فرزند خاتم المرشد کو اپنے گود میں بٹھالیا اس وقت حضرت خاتم المرشد چھ سات سال کے تھے۔ حضرت بندگی میاں نے حضرت خاتم المرشد کو اس وقت فیض مقید کی تعلیم دی اس عمر میں بھی وہ تعلیم حضرت خاتم المرشد کے ذہن نشین ہو گئی۔ میاں سید فضل اللہ انتخاب المو الید میں لکھتے ہیں کہ حضرت سید نجی بچپن میں حضرت میاں بھائی مہاجرؓ کے پاس تھے جب حضرت میاں بھائی مہاجر ذکر میں بیٹھتے سید نجی پوچھتے آپ یہ کیا کر رہے ہیں تو فرماتے ذکر اللہ کر رہا ہوں تو کہا کہ ہم کو بھی (ذکر) بتایئے میں بھی ذکر کروں گا پس میاں بھائی مہاجرؓ نے سید نجی کو کشش دم کے ساتھ ذکر کی تعلیم دی، جب خلیفہ گروہ نے حضرت سید نجی کو ذکر کا دم دینا چاہا تو سید نجی نے فرمایا مجھے بندگی میاں نے ایام طفولیت میں میاں بھائی مہاجر کے حوالے کر دیا تھا انہوں نے مجھے تربیت کر کے ذکر کی تعلیم دی ہے وہ مجھے یاد ہے حضرت خلیفہ گروہ نے یہ سن کر فرمایا تم کو وہی دم کافی ہے اور چھابوجیؒ کو تلقین کیا۔ اور سید نجی کو اسی دم پر رکھا لیکن حضرت سید نجی کو سنہ صحبت بندگی ملک اللہ داد خلیفہ گروہ سے حاصل ہے حضرت بندگی میاں سید

https://theimammehdi.com

خوندمیرؓ کے بعد حضرت سید نجی نے بندگی ملک اللہ داد خلیفہ گروہ کی صحبت اختیار کر کے تعلیم حاصل کی ہے اور اپنے زمانہ ارشاد میں حضرت سید نجی جب کسی کو تربیت کرتے اس وقت میاں بھائی مہاجرؓ یا خلیفہ گروہ سے جس کا مشاہدہ حاضر ہوتا اسی کے نام سے تربیت کرتے ۔آپ نے اپنے فرزند بندگیمیاں سید علی ستون دینؓ اور حضرت میاں سید یوسف اور میاں سید خوندمیر بنی اسرائیل کو میاں بھائی مہاجر کا سلسلہ پڑھایا ہے اور دوسرے فرزند بندگیمیاں سید نور محمد خاتم کارؓ اور میاں سید میراں ستون دینؓ کو بندگی ملک اللہ داد خلیفہ گروہ کا سلسلہ پڑھایا ہے یہ دونوں سلسلے آج تک قوم میں جاری ہیں ۔اور حسب بشارت حضرت مہدی علیہ السلام سید نجی خاتم المرشدؓ کا فیض قیامت تک جاری رہے گا جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں " بندہ کے فیض کی نہریں بندہ کے صحابہ سے بڑے زوروں سے بہہ رہی ہیں جن کا شور بندہ کے کانوں میں آرہا ہے لیکن یہ سب نہرین بھائی سید خوندمیرؓ کے دریا سے ملیں گی اور ان کے فیض کا دریا قیامت تک جاری رہے گا اس فرمان مہدی سے حضرت مہدی علیہ السلام کا فیض (فیض ولایت) بندگی میاں کے سلسلہ عالیہ میں مخصوص و مقید ہو گیا، اس فرمان ولا شان کی وضاحت و صراحت اور بھی اس فرمان مہدی سے ہوتی ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ جب دین ہر جگہ سے اٹھ جائے گا خونزا فاطمہ (خاتون ولایتؓ) کے پیٹ پر قیامت تک جاری رہے گا"۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے قتال کے وقت اپنی اہلیہ محترمہ بی بی عائشہ (اچھو بی) کو وصیت کی کہ سید محمود کو فرزند مہدی سمجھ کر ان کی خدمت کرو جو شخص اس کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھے اور ایک کوزہ ٹھنڈے پانی کا پلائے یا اس سے محبت سے بات چیت کرے انشاء اللہ اس کی جزا خدا کے پاس دلاؤں گا" ۔حضرت صدیق ولایتؓ کی بہن بی بی خونزا بوا نے جب حضرت صدیق ولایتؓ سے پوچھا کہ ہم آپ کے بعد آپ کے بجائے کس کو دیکھیں تو فرمایا کہ سید محمود کو دیکھو ۔بی بی فاطمہؓ (خاتون ولایتؓ) کا ترکہ جو حضرت سید نجی کے حصہ میں آیا تھا اس سے حضرت بندگی میاں نے قتال کے لئے گھوڑے خرید کر سید نجی کے نام سے شریک جنگ کیا ہے تاکہ سید نجی غزوہ بدو ولایت میں شرکت کے اجر سے محروم نہ رہیں ۔

https://theimammehdi.com

حضرت مہدی علیہ السلام نے جو دو تلواریں بندگی میاںؒ کو باندھی تھیں جنگ کے آغاز کے وقت آپ نے وہ تلواریں منگوائیں۔ ایک تلوار باندھ لی اور ایک تلوار سید نجی کے لئے بندگی ملک اللہ دادؒ کے پاس امانت رکھوائی۔ جنگ میں جانے کے لئے جب بندگی میاںؒ گھوڑے پر سوار ہوئے سید نجی آکر آپ کے گلے لپٹ گئے۔ آپ نے ان کو گود میں بیٹھالیا اور میدان کی طرف چلے اس وقت حضرت صدیق ولایت نے حضرت سید نجی کو جنکی عمر سات سال کی تھی فیض مہدی سے فیضیاب کر دیا تھا۔ جب میدان میں پہونچے دشمن کو فوج ہاتھی گھوڑے توپوں وغیرہ جنگ کی پوری تیاریوں کے ساتھ سامنے کھڑی ہوئی تھی مگر آگے نہیں بڑھ سکرہی تھی۔ ٹھہری کی ٹھہری تھی۔ سید نجی اس فوج کی طرف دیکھ رہے تھے حضرت صدیق ولایت نے لشکر کے رک جانے پر بآواز بلند فرمایا کہ فوج کیوں آگے نہیں بڑھتی حالانکہ پینتالیس (۴۵) ہزار کی مسلح فوج سامنے ہے اور ادھر گنتی کے فقیر بے سروسامان آمادہ جنگ ہیں فوج کے رک جانے کی وجہ یہ ہے کہ سید نجی ادھر دیکھ رہے تھے چونکہ آپ حضرت مہدی علیہ السلام کی صورت پر پیدا ہوئے تھے اسی لئے فوج کا مقدور نہیں تھا کہ آگے بڑھ سکے۔ دوسرے چونکہ مہدی کے فیض سے حضرت بندگی میاں نے سید نجی کو فیضیاب کر دیا تھا یہ اس کا اثر تھا۔ آخر بندگی میاں نے فرمایا "بیٹے تمہاری نظر جب تک لشکر پر ہے لشکر کا مقدور نہیں کہ آگے بڑھ سکے، آخر بندگی میاں نے آپ کو دائرہ میں بھیج دیا۔ تب جاکر لشکر نے پیش قدمی کی۔

قتال کے وقت حضرت سید نجی کی عمر سات سال کی تھی۔ حضرت بندگیمیاںؒ کی شہادت کے بعد حضرت خلیفہ گروہ کی وفات تک آپ خلیفہ گروہ کی خدمت میں رہے جس کی مدت ۱۴ سال ہے حضرت خلیفہ گروہ کی وفات کے بعد آپ دو سال بندگی ملک محمد (فرزند حضرت خلیفہ گروہؒ) کو صحبت میں رہے۔ جب حضرت شہاب الحق نے میاں سید حسین (فرزند بندگی میاں سید عطنؒ) کے اصرار پر اپنا دائرہ الگ قائم کر لیا تو ملک پیر محمدؒ جالور آگئے اور حضرت سید نجی نے حضرت شہاب الحق کی صحبت اختیار کی اور ۲۵ سال آپ کے پاس رہے۔ جب میاں بھائی مہاجرؒ کا دائرہ دساڑہ میں تھا حضرت سید نجیؒ حضرت شہاب الحقؒ کے ساتھ ہر چھ ماہ کو ایک بار حضرت میاں بھائی مہاجرؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور کچھ دن رہ کر واپس ہوتے ان دونوں

https://theimammehdi.com

بھائیوں کو حضرت میاں بھائی مہاجرؓ کا احترام اس قدر ملحوظ تھا کہ میاں بھائی مہاجرؓ پلنگ پر بیٹھے رہتے اور یہ دونوں بھائی باوجود اصرار کے پلنگ پر نہ بیٹھ کر نیچے زمین پر بیٹھے رہتے۔

ایک دن حضرت شاہ دلاور کی اہلیہ محترمہ بی بی منورہ نے کہا میں اپنی لڑکی اس کو دوں گی جو خدا کی چشم سر سے دیکھا رہا ہو۔ حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا سید نجی کو دو، وہ خدا کو چشم سر سے دیکھ رہے ہیں۔ بی بی نے راضی ہو کر حضرت سید نجی سے اس لڑکی کی نسبت کی آپ نے قبول کر لیا لیکن قضائے الہیٰ سے اس لڑکی کا انتقال ہو گیا۔ بی بی نے اس کا جو جہیز تیار کیا تھا وہ سید نجی کے پاس بھیج دیا۔ آپ نے وہ سب دائرہ میں سویت کرا دیا۔

برہان نظام شاہ بادشاہ احمد نگر نے ایک دفعہ اچھے اچھے گھوڑے اور بہت سی فتوح حضرت خلیفہ گروہ کی خدمت میں بھیج کر کہلوایا کہ سید نجی کو میرے پاس بھیج دیں کہ میں اپنی لڑکی کی شادی سید نجی سے کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفہ گروہؓ نے یہ بات حضرت سید نجی سے کہکر ان کو جانے کی اجازت دی مگر حضرت سید نجیؓ نے یہ کہکر جانے اور اس بادشاہ کی لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا کہ اس سے حضرت خلیفہ گروہ کی صحبت سے دوری ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت خلیفہ گروہؓ نے آپ کی شادی ملک شاہ جی (جھینجھواڑہ) داماد ملک شجاع الملک کی بیٹی راجے فاطمہ عرف بی بی بو سے کی۔

حضرت خلیفہ گروہؓ کے انتقال کے بعد حضرت شہاب الحق اور حضرت سید نجی خاتم المرشدؓ نے ۱۷-۱۸ ملاوں کو جنہوں نے بندگی میاںؓ کے قتل کا فتویٰ دیا تھا اپنے تابعین کے ذریعہ قتل کرا دیا۔ ایک ملا حضرت شہاب الحق کے فقیروں کو دیکھکر خوف سے بھاگا اور بندگی میاں لاڑ شہؓ کے گھر میں گھس کر آپ کی چارپائی کے نیچے چھپ گیا مگر فقیروں نے اس کے پیچھے پہونچ کر اس کو چارپائی کے نیچے سے کھینچ کر نکالا اور ذبح کر دیا۔ بندگیمیاں لاڑ شہؓ اس سے ناراض ہو گئے اور فرمایا بندگی میاں کے فرزند کر رسیہ کے مانند کلمہ گو لوگوں کو قتل کر رہے ہیں کس دلیل سے حضرت سید نجی نے فرمایا قرآن کی آیت سے اور یہ آیت پڑھی **وان طائفتان الخ** بندگیمیاں لاڑ شہ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور میاں عبد الملک سجاوندیؓ نے سن کر کہا کہ بندگی میاںؓ کے فرزند غواص قرآن ہیں۔

https://theimammehdi.com

جب موضع سنتیہ میں (جہاں حضرت شہاب الحق کا دائرہ تھا) دہولقہ کی رعایا ظالم حاکموں کے ظلم سے بھاگ کر کوئی پانچ سو سواروں کا ایک دستہ ان کو لے جانے آیا حضرت شہاب الحق نے فرمایا رعایا کو سمجھا کر لے جاؤ لیکن ان کے نہ ماننے پر جنگ واقع ہوئی اور بہت سے ظالم مارے گئے فقرائے حزب اللہ میں پانچ شہید ہوئے جب ان لوگوں نے پیام صلح دیا تو ان سے کہا گیا دائرہ میں آکر اپنے لوگوں کو سمجھا کر لے جاؤان لوگوں نے کہا اگر سید نجی ہماری حفاظت کا قول دیں تو ہم آتے ہیں۔ پھر آپ نے ان کو حفاظت کا قول دیا وہ آکر رعایا کو سمجھا کر لے گئے۔

جب عظمت خاں حاکم سنتیہ مر گیا تو بادشاہ نے اس کا مال و اسباب اور گھر ضبط کر کے مہر لگوادی یہاں تک کہ اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام مشکل ہو گیا حضرت سید نجی نے وہ مہر تڑوا کر اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔

جب ملک خاں کے ہاتھ سے راجپوتوں نے جالور کی حکومت چھین لی تو ملک خاں نے دوبارہ جالور لینے کے لیے اپنے عزم کا اظہار کیا۔ حضرت سید نجی نے اس کی ہمت افزائی کی اور تلوار اپنے ہاتھ سے اس کی کمر میں باندھ کر کہا کہ جاؤ جالور فتح ہو جائے گا چنانچہ ملک خاں نے جالور فتح کر لیا اور وصیت کی کہ میرے جانشینوں کی تخت نشینی کے وقت حضرت سید نجی کی اولاد سے جو بھی اہل ارشاد ہو ان کے ہاتھ سے تلوار بندھوائی جائے یہ عمل آخری تاجدار پالن پور تک باقی رہا۔

۲۹ رجب ۹۸۰ء کو حضرت روشن منورؓ کا انتقال دائرہ پھلواری میں ہو گیا آپ کی وصیت بھیلوٹ لے جانے کی تھی۔ میاں عبدالملک عالم باللہؒ کے فرزندوں سے کہا تھا کہ مگر انہوں نے راستہ کا خوف ظاہر کر کے انکار کیا میاں سید حسین (حضرت روشن منورؓ کے فرزند) آپ نعش مبارک بھیلی میں ڈال کر نکلے راستہ میں حضرت سید نجی اور حضرت بندگی میاں کے سب فرزند مل گئے، حضرت روشن منور نے فرمایا تھا ہائے نہیں ہیں آج میرے کھانبیلیہ " (یعنی فرزندان بندگی میاں جو کھانبیل میں رہتے تھے) اور حضرت روشن منور کی نعش مبارک بھیلوٹ لے جا کر دفن کر دی گئی۔

حضرت شہاب الحقؒ کا انتقال ۹۷۲ء میں ہو گیا اور اجماع نے میاں سید جلال فرزند

https://theimammehdi.com

حضرت شہاب الحق کی جانب رجوع کیا تین دن کے بعد میاں سید جلال نے دل میں اندیشہ کیا کہ چچا میاں (حضرت خاتم المرشدؒ) کی موجودگی میں یہ طریقہ کمال بے ادبی ہے پھر چوتھے روز آپ نے حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ سے علاقہ کیا اور دائرہ آپ کے حوالے کر دیا حضرت شہاب الحقؒ کی پوری اجماع نے حضرت سید نجی کی صحبت اختیار کر لی۔

۹۸۰ء میں اکبر بادشاہ گجرات آیا اور ملک کو فتح کر کے احمد آباد میں ٹھہرا رہا یہاں کی حکومت خان اعظم کے حوالے تھی وہ ملاؤں کے زیر اثر مہدویوں کا جانی دشمن ہو گیا اسی زمانے میں میاں عبد الرشیدؒ کی شہادت عمل میں آئی اور میاں شیخ مصطفیٰؒ گرفتار کر لئے گئے۔ حضرت سید نجی کو بادشاہ نے اپنے پاس احمد آباد بلایا آپ بندگی میاں سید تشریف اللہ کو اپنا دائرہ سونپ کر احمد آباد تشریف لے گئے جب آپ جانے لگے بہت لوگ آپ کے ہمراہ ہو گئے، آپ نے ان لوگوں سے فرمایا اگر مجھے نام مہدی پر پارہ پارہ کر دیں تو بھی میرے گوشت کا ہر ٹکڑا مہدی مہدی کہے گا جس میں یہ قوت ہو وہ میرے ساتھ آئے لوگ یہ سن کر واپس ہو گئے لیکن بندگی میاں سید تشریف اللہ بہت دور تک ساتھ رہے۔ سید نجی نے بڑے اصرار سے ان کو واپس کیا احمد آباد پہونچ کر آپ سابھر متی ندی کے کنارے ٹھہرے دوسرے روز شاہی دربار میں بحث ہوئی جو ملا بحث کر رہا تھا وہ بحث میں ہار گیا اور خجل ہوا۔ جب نماز کا وقت آیا آپ جانے کے لئے اٹھے اس نے آپ کو روکا آپ نے عذر کیا اور فرمایا میں اپنے فقیروں کے ساتھ ندی پر جاکر نماز پڑھوں گا ملانے بہت روکا مگر آپ نے نہیں مانا اس نے کہہ کیا آپ بادشاہ کے پیچھے نہیں پڑھتے یہ سن کر آپ کو جلال آگیا فرمایا ہاں نہیں پڑھتا جب تو جانتا ہے کہ کیوں پوچھ رہا ہے آپ کو جلال دیکھ کر اکبر کو اندیشہ ہوا اس نے اٹھ کر ہاتھ باندہ کر کہا "برو ید برو ید سید ما برو ید ہر جا کہ خواہید برو ید" (جائیے جائیے اے ہمارے سید جائے جہاں جانا چاہتے ہو جائیے) آپ نے واپس ہو کر ندی پر نماز پڑھی اور رات ندی پر ہی گزاری اور ایک سردار سے گھوڑا مانگا اس نے کہا میرے پاس کوئی گھوڑا نہیں ہے جو حضرت کی سواری کے لائق ہو آپ نے فرمایا تیرے پاس گھوڑا نہ رہے چنانچہ اس کا اقبال زوال پذیر ہو کر مفلس ہو گیا پھر درنگ سندھی سے گھوڑا طلب کیا اس نے کہا جو گھوڑا حضرت کو پسند ہو لے جائیں اور ایک نہایت ہی اچھا

https://theimammehdi.com

گھوڑا آپ کو دیا آپ نے اس کو دعا دی کہ خدا تیری دولت میں اضافہ کرے چنانچہ درنگ سندھی کی اولاد آج تک نواح پالن پور نہایت مرفعہ حال اور دولت مند ہے۔

جب مغلوں کی وجہ گجرات میں بدامنی پھیل گئی تو آپ نے ملک خانجی حاکم جالور کے مشورہ سے کھانبیل سے ہجرت کی اور جالور آگئے اور بندگی میاں سید تشریف اللہ کو فرمایا کہ تمہارا فیض دکن میں جاری ہوگا دکن چلے جاؤ انہوں نے حضرت کے پاس ہی رہنے کی بہت کوشش کی مگر آپ نے اصرار سے ان کو جانے کے لیے کہا جب حضرت سید نجی جالور آئے یہاں ملک عبدالفتح فرزند حضرت ملک پیر محمد کا دائرہ تھا انہوں نے اپنا دائرہ حضرت سید نجی کو اللہ دیا کہہ کر دیدیا اور آپ کی صحبت اختیار کر لی ۔اور فرمایا "آب آمد و تیمم برخاست" آپ ۹۸۱ھ میں جالور تشریف لائے یہاں آپ کا دائرہ پندرہ سال رہا۔ ملا طاہر پٹنی جو مہدویوں کا سخت دشمن تھا اکبر کے گجرات آنے پر اس کے پاس مقام اویسہ پر گیا اور اپنی پگڑی بادشاہ کے قدموں پر ڈالدی اور کہا مہدویوں نے ہماری پگڑیاں اتار دی ہیں اکبر نے اس کی پگڑی اس کے سر پر رکھ کر کہا میں اس کا انتظام کرتا پھر سنجر غلام کو مقرر کیا جس نے موربی جاکر بندگی میاں عبدالرشید اور آپ کے ساتھ چند فقراء کو شہید کر دیا اور بندگی میاں شیخ مصطفیٰ گجراتی کو قید کر کے احمد آباد لایا جب حالت قید میں میاں شیخ مصطفیٰ پر سختیاں زیادہ ہو گئی تو حضرت خاتم المرشد کو بہت تشویش ہو گئی ایک دن آپ نے بیان قران کرتے ہوئے فرمایا کہ جو طاہر پٹنی کو مار ڈالے میں اس کو جنت کی بشارت دوں گا میاں سید مصطفیٰ (فرزند بندگی میاں سید احمدؒ) آدھی رات کو اٹھ کر خاموش پٹن چلے گئے اور بڑی کوشش سے طاہر پٹنی کے پاس رسائی حاصل کی اور اس کے مدرسہ میں شریک ہو گئے ایک دن موقع سے اس کو مار ڈالا خیر الدین جمعدار جو اس ملا کی حویلی پر تھا حضرت میاں سید مصطفیٰؒ کو شہید کر دیا (بتاریخ ۶ شوال ۹۸۶ء) حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ نے میاں سید مصطفیٰ کو جنت کی بشارت دی "اس واقعہ کے چند روز بعد حضرت سید نجی خاتم المرشد نے ایک دن فرمایا جو خیر الدین جمعدار کو مار ڈالے اس کو بھی جنت کی بشارت دوں گا ملک قطب الدین نے یہ بات سنی اور احمد آباد آئے اس شہر کے مانک چوک میں ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں خیر الدین جمعدار کو مار ڈالا اور پھر جالور آگئے ۔ حضرت سید نجیؒ

https://theimammehdi.com

نے ملک قطب الدین کو بھی جنت کی بشارت دی۔

میاں سید جلال فرزند حضرت شہاب الحق اپنے وقت انتقال حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ سے جو اس وقت ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت کو ریش مبارک ہاتھ لگاکر نہایت عجز و انکساری سے مقام محمود کی آرزو کرنے لگے سید نجی خاموش تھے میاں سید قادنؒ نے کہا کہ اتنی عاجزی کی کیا ضرورت سے آخر تو بھی تو کسی کا ہے میاں سید جلال نے کہا جنت اور دوزخ کی کنجیاں چچا میاں (حضرت خاتم المرشدؒ) کے ہاتھ میں دیکھ رہاہوں حضرت خاتم المرشد نے ان کو تسلی دی اور فرمایا تیرے باپ دادا کی جگہ تیری جگہ ہے اس کے بعد ان کی روح پرواز ہو گئی (۶ محرم ۹۸۳ء)

جب اکبر نے خان خاناں کو گجرات کا گورنر مقرر کیا اس نے دھوکے سے ملک خانجی حاکم جالور کو قید کر دیااور جالور پر خواجہ بردی بیگ کو دو ہزار سواروں کے ساتھ حاکم مقرر کیا یہ سخت حاسد اور مہدویوں کا دشمن تھا۔یہاں پر بدامنی پھیلنے سے بہت سے لوگ ادھر ادھر بھاگ گئے حضرت خاتم المرشد نے بھی ہجرت کا ارادہ کیا اور جالور سے سروہی تشریف لائے جو جالور سے جانب جنوب مشرق ۲۲ میل (۳۵ کیلومیٹر) ہے یہاں کے راجا قدیم الایام سے مہدویوں سے عقیدت تمام رکھتے تھے یہاں کا راجا بیگمال حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؒ کا مرید تھا۔ حضرت شاہ نعمتؒ کے بعد حضرت خلیفتہ گروہ کا مرید ہوا خاتم المرشدؒ کے زمانے میں اس کا پوترا راؤ سلطان حاکم تھا۔جو حضرت خاتم المرشد سے بہت عقیدت رکھتا تھا۔اس نے ایک قطعہ زمین خاتم المرشدؒ کو دائرہ کے لئے للہ دی حضرت نے یہاں دائرہ باندھا جہاں حضرت کا قیام ایک سال رہا"

جب حضرت خاتم المرشد جالور میں تھے ملک ابو باڑی وال فوت ہوئے ان کو قبر میں اتارا گیا ایک بھائی نے ان کو قبر میں اتارنے کے بعد ان کی صورت دیکھ کر کہا ان کے منہ پر کیا تجلی ہے میاں امیں نے کہا تجلی ہے میاں امین نے کہا کیسے تجلی نہ ہو گی ان کے پاؤں قوی ہیں (یعنی حسب و نسب قوی رکھتے ہیں) حضرت خاتم المرشدؒ نے سن کر فرمایا یہ کیا کہہ رہے ہو۔بندہ کے پاؤں نہایت قوی ہیں۔میرے جد مادری مہدی علیہ السلام ہیں اور جدہ بی بی الہدیؒ ہیں۔

https://theimammehdi.com

اور باپ میاں سید خوند میرہیں اور والدہ بی بی فاطمہ (خاتون ولایت) ہیں اور ماموں میراں سید محموڈہیں لیکن لمان فرمودہ مہدی موعود اور آپ کے مدعا پر ہے

ایک دن ملک نظام الدین بن ملک عبدالفتح (بن ملک پیر محمدؒ) نے حضرت خاتم المرشد کے سامنے کہا کہ نماز قضا ہو تو اول نماز قضا پڑھے پھر وقتیہ نماز ادا کرے حضرت خاتم المرشدؒ نے فرمایا اول وقتیہ نماز پڑھے پھر قضا پڑھے "انہوں نے کہا کہ امام اعظم نے ایسا ہی فرمایا ہے حضرت سید نجی نے فرمایا نہیں ہے پہلے وقتیہ نماز ادا کرے پھر قضاء پڑھے یہ بات ملک نظام الدین نے اپنے والد بزر گوار ملک عبدالفتح سے کہی انہوں نے کہا جو کچھ سید نجی نے کہا ہے وہی صحیح ہے انہوں نے کہا امام اعظم نے تو ایسا کہا ہے ملک عبدالفتح نے فرمایا کہ سید نجی اور کہاں امام اعظم، امام اعظم قیاس سے حکم کرتے ہیں اور سید نجی معلومات حق یا ارواح طیبہ (روح رسول اللہ یا مہدی مراد اللہ) سے دریافت کر کے کہتے ہیں تم جلد جاؤ اور سید نجی سے رجوع لاؤ اور کہو کہ جو کچھ حضرت نے فرمایا ہے وہی صحیح ہے اور سید نجی نے جو فرمایا ہے ویسا ہی عقیدہ اور عمل رکھو سید نجی کا مرتبہ امام اعظم سے بہت بڑھا ہوا ہے۔

سروہی آنے کے بعد حضرت خاتم المرشد کے فرزند میاں سید عثمان جن کی دو بیویاں تھیں حضرت خاتم المرشد کے ارشاد پر وایج چلے گئے اور وہاں دائرہ باندھا یہی پر میاں سید عثمان کا انتقال ہو گیا جس دن آپ کا انتقال ہوا اسی دن حضرت بندگی میاں سید میراں (فرزند حضرت خاتم المرشدؒ) کو فرزند میاں سید اشرف پیدا ہوئے اہلیہ حضرت نے خاتم المرشدؒ بی بی بو نے آکر خوشخبری سنائی اور کہا کہ پوترے کی صورت دیکھئے حضرت نے فرمایا کیا صورت دیکھوں ایک منہ چھپاتے ہیں ایک منہ دکھاتے ہیں۔ اور ایک منہ چھپاتے ہیں۔ بی بی یہ سن کر رنجیدہ اور خوفزدہ ہو گئیں بعد میں معلوم ہوا کہ وایج میں حضرت بندگی میاں سید عثمان کا انتقال ہو گیا ہے۔

سروہی کے قیام کے زمانے میں حضرت سید نجی کے دائرہ میں فاقوں کی شدت کی خبر سن کر میاں سید یحیی اور میاں سید عیسیٰؒ (فرزند از حضرت شہاب الحق) احمد نگر سے اپنا دائرہ میاں سید یوسفؒ کو دے کر خود حضرت سید نجی خاتم المرشد کی خدمت میں سروہی آگئے کہ یہ وقت

https://theimammehdi.com

عطائے باری کا ہے لیکن میاں سید شہاب الدین کی شادی میں دساڑہ جاکر آنے کی اجازت چاہی حضرت خاتم المرشد نے فرمایا جاؤ تو وداعی سلام ہے آؤ تو خوشی ہے خدا کے اختیار میں ہے پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ بی بی بو نے سن کر کہا جب ایسا ہے تو کیوں اجازت دے رہی ہیں آپ نے فرمایا مشیت الٰہی میں دخل نہیں، واپسی میں مقام دانتی واڑہ پر لٹیروں نے ان دونوں کو شہید کر دیا حضرت خاتم المرشد نے جس وقت یہ دونوں شہید ہوئے اسی وقت دائرہ سروہی کے تمام فقرا کو جمع کیا اور ان شہیدوں کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔

ایک بار ایک نیل گائے جنگل سے آکر دائرہ کے دروازہ پر ٹہر گئی اس وقت حضرت سید نجی کے دائرہ میں سخت فاقہ تھا حضرت نے اس کو دیکھ کر کہا خدا نے بھیجا ہے اس کو ذبح کرو فقیروں نے اس کو ذبح کرنے کے لئے پکڑنا چاہا وہ ٹھہری رہی (بھاگی نہیں) فقیروں نے اس کو پکڑ لیا اور ذبح کر دیا اور اس کے گوشت پوست الگ کر دیا اور اس کی اوجڑی اس باولی میں دھوئی گئی جس باؤلی کا پانی راؤ سلطان پیتا تھا۔ جب راجا کو اس کی اطلاع ملی تو کہا کہ گائے کو پیدا کرنے والے نے گائے کو مارا ہم کیا کریں" راجا حضرت کا بہت معتقد تھا اور آپ کا پسخوردہ پیا ہوا تھا جب وہ مر گیا اس کی لاش جلائی گئی اس کے اوپری جسم نہیں جلا۔

میاں سید یحیی اور میاں سید عیسیٰ کے شہید ہونے کی کیفیت سن کر سروہی کا راجا راؤ سلطان حضرت خاتم المرشدؒ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا اگر حکم ہو تو تمام لیٹروں اور کولیوں کو مار کر ان کا پورا مال لوٹ کر لاتا ہوں حضرت خاتم المرشد نے فرمایا فقیروں کا مال اور خون حلال ہے ایسا کرنے کی ضرورت نہیں راجا خاموش ہو گیا۔

حضرت خاتم المرشد کے دائرہ میں ہمیشہ فاقہ کشی کا عالم رہا باوجود کہ بادشاہ اور امرا اور سروہی کا راجا وغیرہ آپ کے مرید تھے ایک دن آپ کو اور آپ کے پوترے میاں سید عبدالحی (بن میاں سید عثمانؓ) کو کسی امیر کے پاس سے للہ دعوت کا کھانا آیا دادا پوترا مل کر کھانے بیٹھے اور آپ کی چھ سالہ صاحبزادی بی بی عائشہ (عرف آجے بی صاحبہ) مکھیاں اڑانے لگیں مکھیاں اڑاتے اڑاتے بے ہوش ہو کر گر گئیں حضرت خاتم المرشد بول اٹھے کیا ہوا؟ آپ کی زوجہ محترمہ بی بی راجے فاطمہ عرف بی بی بو نے عرض کیا آپ کو معلوم نہیں بچی کو تین روز کا

https://theimammehdi.com

فاقہ ہے اور اسی وجہ سے غش کھا کر گر گئی ہے ۔ حضرت نے فرمایا اگر بندہ کو اختیار ہوتا تو سلونی کا منہ کھلو کر اپنے ہاتھ سے لقمے ڈالتا لیکن مجبور ہوں (کیونکہ جس فقیر کے پاس بے شان و گمان کھانا آئے وہ سب اسی کی ملک ہے چاہے خود کھائے یا دوسروں کو کھلائے لیکن تین روز تک پے در پے دعوت کا کھانا یا ایک روز کی دعوت کا کھانا گھر آئے تو اس کو کھانے سے اسی قدر حق ہے جتنا کہ وہ اپنے پیٹ میں کھا سکے دوسرے کو ساتھ بیٹھانے کا اختیار اس کو مطلق نہیں ") بہرحال حضرت خاتم المرشد اور میاں سید عبدالحی کے کھالینے کے بعد بچا ہوا کھانا میزبان کے گھر واپس کر دیا گیا ۔ لیکن کھانا لانے والی نے آپنے آقا سے کہا آج ایسا ایسا ہوا یہ کیفیت سن کر امیر کا دل بھر آیا اور کھانے کی جو دیگیں پک کر تیار ہوئی تھیں ۔ فوراً دائرہ معلیٰ میں بھیج دیں ۔ حضرت نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ خدائے تعالیٰ اس سلونی کے طفیل میں تمام دائرہ کو نعمتیں کھلائے گا ۔ فقیران فاقہ کش کے حلق جو سوکھ گئے تھے اولاً پتلا پتلا ہریرہ پکا کر سب کے حلق تر کیے گئے اس کے بعد نعمتیں کھلائی گئیں ۔

حضرت خاتم المرشد کے زمانے سویت کا یہ طریق قائم ہوا کہ مرشد کے چار حصہ ، خلیفوں کے تین حصے فقیروں کے دو حصے دائرہ کے بے حدے فقیر کو ایک حصہ

دیوان ملک خاں کی فوج کے دو جنرل احمد خاں اور محمود خان جالور پر فوج کشی کے حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب دعا ہوئے آپ نے اپنی چادر مبارک کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو ایک ایک ٹکڑا دیا احمد خان نے پوچھا کہ حضرت یہ امر شدنی آبرو کے ساتھ ہوگا حضرت نے فرمایا ہاں محمود خان نے احمد خان سے پوچھا یہ کیا معمہ ہے ؟ کہا کہ یہ چادر کے ٹکڑے ہم کو بجائے کفن کے دیئے ہیں ۔ پھر دونوں اس جنگ میں شہید ہوگئے ۔

میاں شیخ مصطفیٰ گجراتی جب اکبر کی قید سے رہا ہوے تو حضرت سید نجیؒ خاتم المرشدؒ کی خدمت میں آنا چارہے تھے مگر راستہ میں بیانہ میں انتقال کر گئے مرتے وقت فرمایا میراں منہ سید نجی کے دائرہ کی طرف کر دو ۔ آپ کے انتقال کی کیفیت سن کر حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے میاں مصطفیٰ کو ہجرت کرا کر اپنے دیدار کی نعمت عطا کی ۔

حضرت سید نجی خاتم المرشد نے بندگی میاں سید اشرف فرزند شاہ یعقوب حسن ولایتؒ

https://theimammehdi.com

کو جو مکتوب لکھا ہے اس میں لکھتے ہیں کہ دولت آباد کے مرشدوں کے احوال ہم نے سنے تمہارے نام سے کتبہ کیاہے اور نقل مہدیؑ کی تاویل کو جائز رکھا ہے "وہ لوگ مشرک جاہل اور حزب الشیطان ہیں میاں سید اشرفؒ نے اس کے جواب میں لکھا کہ "خدام روشن ضمیر ہیں اور تمام موجودات کے احوال آنحضرت کے سامنے بلا حجاب موجود ہیں اور لکھا کہ ہماری دانش کے بغیر ہمارا نام لکھ دیا ہے۔

حضرت سید نجی خاتم المرشد رات دن چشم سر سے خدا کو دیکھتے تھے اور نقل ہے کہ آپ کی سیدھی آنکھ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بائیں آنکھ میں القرآن والمهدی امامنا آمنا و صدقنا خط سرخ سے لکھا ہوا تھا۔

آپ کے عہد میں بعض صحابہ زندہ تھے اور تابعین تبع تابعین آپ کا بہت ادب و احترام کرتے حضرت روشن منورؒ جب کبھی آپ کے دائرہ کو تشریف لاتے تو ادباً اپنی جوتیاں دائرہ کے دروازے پر چھوڑ دیتے حضرت سید نجی آگے بڑھ کر ان جوتیوں کو اٹھ لیتے جب حضرت روشن منور واپس ہوتے حضرت سید نجی آپ کی جوتیاں آپ کے سامنے سیدھی کر کے رکھتے۔

آپ ہم زمانہ تمام بزرگوں کے انتقال بعد جیسے میاں سید قادن میاں سید حسین اور بندگی میاں تشریف اللہؒ وغیرہم۔ تو حضرت سید نجی نے اپنے خاتم المرشد ہونے کا دعویٰ کیا اور فرایا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے جب دین سب جگہ سے اٹھ جائے گا خونزا فاطمہ کے شکم پر تاقیامت رہے گا "آپ فرماتے ہیں خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ ہم نے تجھے صاحب زمان و صاحب فرمان اور حاکم زمان کیا ہے اور خاتم مرشدان بنایا ہے جو تیرے سامنے صحیح ہے وہ ہماری درگاہ میں مقبول ہے۔

پھر حضرت سید نجی نے خدائے تعالیٰ کے فرمان اور ارواح خاتم و بندگی میاں کے ارشاد پر فرمایا کہ اگر بندہ اپنی طرف سے (یہ بات) کہہ رہا ہے تو ظالم ہے مگر محض فرمان خدائے تعالیٰ مکرر کہتا ہوں کہ جس کسی کو گروہ مہدی میں مہدی علیہ السلام کا صدقہ پہونچ رہا ہے وہ بندہ کی طرف سے پہونچ رہا ہے جو یہاں آکر صحیح ہوا وہ خدا کی درگاہ میں مقبول ہے اور فرمایا مہدی کا فیض بندہ کی ذات میں مقید ہو گیا ہے "حضرت سید نجی کو اپنی والدہ کا فیض ماں کے ورثہ میں

https://theimammehdi.com

آپ کو ملا۔ حضرت ثانی مہدی کے فیض سے آپ بہرہ یاب ہوئے کہ حضرت نے آپ کو حسین ولایت فرمایا اور آپ کے والد بزرگوار بندگی میاں کا فیض خود بندگی میاں سے اور حضرت خلیفہ گروہ کے واسطے سے بھی ملا۔ چنانچہ بندگی میاں نے فرمایا "سیدن جو فیض بندہ کو حضرت مہدی علیہ السلام کے صدقہ سے پہونچ رہا ہے اس میں سے دو حصے تم کو اور ایک حصہ تمام کو دیا جاتا ہے" پس ماں کا ماموں کا والدہ بزرگوار کا اور حضرت خلیفتہ گروہ رضی اللہ عنہم کا فیض حضرت خاتم المرشد کی ذات میں مقید ہوا اسی وجہ سے آپ کی ذات فیض مقید کہلاتی ہے۔

آپ کے دعوی خاتم المرشدی کو سن کر اکثر بزرگ آپ کی خدمت میں آگئے میاں امین میاں عبداللہ ، میاں عبدالمومن ، میاں عبدالحلیم سب آپ کے پاس آگئے آپ نے اپنی خوشنودی سے ان کو واپس جانے کی اجازت دی۔ جو لوگ نہیں آسکے انہوں نے خطوط کے ذریعہ آپ کے دعوی کو تسلیم کیا جیسے میاں سید یوسف میاں سید خوندمیر بنی اسرائیلؒ میاں عبدالواحد نے بھی خط کے ذریعہ آپ سے علاقہ کرلیا۔ میاں سید سعد اللہ فرزند بندگی میاں سید تشریف اللہ نے آپ کے دعویٰ کو تسلیم کرنے میں تامل کیا آپ نے فرمایا سعد اللہ باور کرے نہ کرے بندہ کی طرف سے دیا جاتا ہے اور فرمایا سید یوسف سید خوندمیر اور سید سعد اللہ اور میاں مصطفیٰ کو اس بندہ کا واسطہ ہے وہ قبول کریں نہ کریں

یہ تو ظاہر ہے کہ مذہب کو بھی دوسری چیزوں کی طرح زوال لگا ہوا ہے اس لئے لوگوں میں ہمت کی کمی کے پیش نظر حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ نے خاص و عام ہر پانچ چیزیں جاری رکھیں ہیں ایک قرآن کا بیان تفسیر پر کرو دوسرا معنی قرآن سمجھنے کے لئے کچھ علم پڑھو۔ تیسرا رسانیدہ خدا دو وقت کر کے کھاؤ گیہوں کو باجری سے بدل کر کھاؤ (کیوں کہ ایک گیہوں کے بدلے دو سیر باجرہ ملتا ہے) چوتھا حجرہ چھوڑ کر لوگوں میں بیٹھ کر ذکر میں لگے رہو پانچواں جہاں امن و آرام دیکھو وہاں دائرہ بنا کر رہو۔

۳ ذی الحجہ ۹۹۵ء کی شب میں آپ تہجد پڑھ کر ذکر میں بیٹھے ہوئے تھے کسی معاند نے اندھیرے میں آپ پر برچھے کا وار کیا اس کی آہٹ پر آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف کیا برچھا آپ کی ہتیلی میں لگا آپ نے فرمایا دور ہو مردود" یہ سن کر آپ کی اہلیہ بی بی بو حجرہ کے باہر آئیں اور

https://theimammehdi.com

دیکھا کہ ہاتھ سے خون جاری ہے حال پوچھاتو فرمایا مشیت ایزدی کے سوا چارہ نہیں سب جمع ہوئے حملہ آور باوجود تلاش کے نہ ملا۔اسی زخم سے جس کی تکلیف روز بروز زیادہ ہوتی گئی آپ کا انتقال ۱۵ محرم ۹۹۶ ۔ کو ہوگیا آپ کی حسب وصیت آپ کی میت جالور لاکر بندگی ملک معروف کے زیر پائیں دفن کی گئی۔اس وقت خوجن بردلی جالور پر حاکم تھااس نے کہہ کر یہاں لاش دفن ہونے نہیں دوں گا لیکن حضرت بندگی میاں سید میراں (فرزند حضرت خاتم المرشدؒ) نے راتوں رات نعش مبارک دفن کر دی۔دفن کرنے کا سن کر خوجن بردی سواروں کو لے کر آیا تاکہ قبر مبارک کو شہید کر دے حضرت کے متعلقین حضرت کی نعش مبارک کے دفن کے بعد عیدہ گاہ میں جاکر بیٹھ گئے خوجن بردی نے اپنے گھوڑے ہر طرف دوڑائے مگر اس کو قبر کا پتہ نہ لگا کہیں بھی کسی گھوڑے کا پاؤں زمین میں نہ دھنسا یہاں تک کہ اس کے حکم سے ہاتھی ہر طرف پھرایا گیا پھر بھی کہیں نرم زمین نہیں ملی اور نہ ہاتھی کا پیر دھنسا خوجن بردی خجل ہوکر چلا گیا جب یہ کیفیت خان خاناں کو معلوم ہوئی تو اس کو بہت تعجب ہوا اور اس کو حضرت کی کرامت سمجھ کر وہ بندگی میاں سید میراں کے ہاتھ پر بیعت کر کے مصدق ہو گیا چنانچہ اس کے اکثر سپاہی اور ملازمین مصدق تھے جس کا اعتراف مخالفین کو بھی ہے۔"

حضرت سید نجیؒ نے اپنے انتقال کے پہلے اپنے فرزندوں خلفاوں فقرا کو جمع کیا اور سب میں لمان کی سویت کی اور اپنے فرزندوں میاں سید علی، میاں سید مبارک، میاں سید نور محمد اور اپنے پوتے میاں غیاث الدین (فرزند میاں سید ابراہیمؒ) کو فرمایا کہ یہ چاروں دین کے چار ستون ہیں۔جس طرح ستاروں سے آسمان کے برج کا راستہ ہے ان سے دین کا راستہ اور دین قائم ہے" اور فرمایا جو کام کرو خدا کا مقصود پیش نظر رکھ کر کرو۔ پھر پانی منگوا کر سب کو پسخوردہ دیا اور فرمایا دائرہ سید میراں کو دیا جاتا ہے"انتقال کے بعد بندگی میاں سید میراں نے نماز جنازہ پڑھائی۔بندگی میاں سید نور محمد نے فرمایا مرشد چلا گیا ہم فقیر ہیں"

حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ کی بیوی کا نام راجے فاطمہ عرف بی بی بو ہے وہ ملک شاہ جی جھنجواڑہ (داماد ملک شجاع الملک کی) بیٹی ہیں

بی بی بون بہت عابدہ و زاہدہ صالحہ اور متقیہ و پرہیزگار و عبادت گزار تھیں۔ حضرت

https://theimammehdi.com

کی بہت خدمت کی ہے ۔بی بی بو کا انتقال ۳ ربیع الاول ۹۹۷ ؁ کو ہوا ہے حضرت سید نجی کو آپ سے سات بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں ۔آپ کے فرزند میاں سید ابراہیم ، میاں سید عثمان ، میاں سید علی ، میاں سید نور محمد اور میاں سید عبداللہ ، میاں سید مبارک ہیں میاں سید ابراہیم ، میاں سید عثمان اور میاں سید مبارک کا انتقال حضرت سید نجی کی زندگی ہی میں ہو گیا آپ کے خلفا میں میاں سید یوسف بنی اسرائیل ، میاں سید خوند میر بنی اسرائیل داخل ہیں اور آپ کے فرزند سید علی ، سید نور محمد ، سید میراں کو بھی آپ سے خلافت ملی ہے میاں شیخ مصطفی کو آپ نے دیدار کی بشارت دی ان کا شمار بھی خلفا میں ہے مگر وہ آپ کی خدمت میں پہونچ نہ سکے بیانہ میں انتقال کر گئے ۔ میاں سید حمید بن میاں سید منجو بن بندگی میاں سید حمید فرزند حضرت مہدی علیہ السلام بھی آپ کے خلفا میں ہیں ۔

https://theimammehdi.com

چوتھا باب

حضرت خاتم المرشدینؓ کی اولاد شریف

بندگیمیاں سید ابراہیم رضی اللہ عنہ

قدوۃ المتورعین و زبدۃ التوکلین مقبول رب الکریم میاں سید ابراہیم حضرت خاتم المرشدین کے فرزند ہیں اور تمام فرزندوں میں سب سے بڑے ہیں اور حضرت قبلہ کو بہت عزیز تھے ایک روز اپ کھانا کھارہے تھے مزاج ایک دم علیل ہوگیا اور اسی وقت (شاید حرکت قلب بند ہوکر) بتاریخ ۲۹ / ذی قعدہ ۔ ۲۸ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوگیا ۔ آپ کی قبر شریف جالور میں گنبد کے باہر ہے ۔ حضرت خاتم المرشدؓ کو بہت غم و الم ہوا، اور فرمایا میرا سیدن میرے تئیں بیان کرنے سکھاتا ہے ۔ میاں سید ابراہیمؓ تربیت و صحبت اپنے والد بزرگوار حضرت خاتم المرشدؓ سے رکھتے ہیں ۔ میاں سید ابراہیمؓ کی اہلیہ بی بی راجے فیروز بنت ملک زینو بن ملک احمد بن شجاع الملک (جھینجو واڑہ) سے ایک فرزند میاں سید غیاث الدین عرف سید گاچھو ہوئے ۔

میاں سید غیاث الدین بن میاں سید ابراہیم:۔ میاں سید غوث الدین ۹۷۸ھ یا ۹۷۹ھ میں کھانبیل میں پیدا ہوئے ۔ آپ تربیت و صحبت حضرت جد مکرم (خاتم المرشدؓ) کے ہیں اور حضرت خاتم المرشد کے مبشر و منظور ہیں ۔ حضرت خاتم المرشدؓ کی وفات کے وقت ۱۸ سال کے تھے حضرت خاتم المرشدؓ نے آپ کو دین کے ستونوں میں گنا ہے اور آپ کو اپنے دست مبارک سے قران عنایت کیا ہے ۔ بندگی میاں سید میراں (آپ کے چچا) نے بندگی میاں سید اشرفؓ کے کار خیر کے لئے آپ کو دکن روانہ کیا ہے اور میاں اشرف کی نسبت بندگیمیاں سید عالم بنی اسرائیل فانی فی اللہ باقی باللہ کی بیٹی سے ہوئی تھی ۔ اس وقت بندگیمیاں سید عالم حاکم الزماں (بندگی میاں سید نور محمدؓ) کے حضور میں آپ کے دائرہ گنجوٹی میں تھے یہاں میاں سید

https://theimammehdi.com

غیاث الدین قضائے الہیٰ سے بیمار ہو کر حاکم الزماں کے حضور میں ۲۳/ صفر ۱۰۰۸ کو واصل حق ہو گئے اور آپ کی عمر شریف ۳۰ سال کی تھی آپ کے انتقال کے بعد آپ کو غسل دے کر کفن پہناتے وقت سہرا باندھتے ہوئے بند گیمیاں سید نور محمدؓ حضرت خاتم کار نے فرمایا" دین کا چوتھا ستون گا چھوجی ہے "۔(میاں سید غیاث الدین کی عرفیت گا چھوجی ہے) اور فرمایا اسکی خصوصیت اس کے فرزندوں میں پیدا ہو گی میاں سید غیاث الدین کو بی بی امت اللہ عرف بی بی بوا بی المشہور بڑی بی سے جو بند گی میاں سید میراں کی بیٹی ہیں چار فرزند ہوئے ایک میاں سید ابراہیم دوسرے میاں سید راجو تیسرے میاں سید شریف الدین چوتھے میاں سید اشرف میاں سید شریف اور یہ دونوں بچپن میں مر گئے ۔بڑی بو امراتب عالیہ اور کرامت ارجمند رکھتی تھی ۔انہوں نے بڑی عمر پائی ہے اور میاں سید راجو کے بعد بھی چند سال زندہ رہی ۔

میاں سید سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین:۔ میاں سید ابراہیم میاں سید راجو سے عمر میں بڑے ہیں اور تربیت بند گیمیاں سید اشرف کے ہیں ۔اور حضرت حاکم الزماںؓ کے مبشر ہیں ۔ان کی والدہ بی بی امت اللہ کو بند گیمیاں سید میراںؓ اپنا بیٹا کہتے تھے ۔آپ میں اور آپ کے بھائی میاں سید راجو میں نہایت اتفاق و اتحاد تھا۔اور کوئی کام بغیر آپس کے مشورہ کے نہیں کرتے تھے ۔آپ نے ایک رسالہ سراج المہدی تصنیف کیا ہے آپ کے زمانے تک کاسبوں کو دائرہ میں رہنے کی اجازت نہیں تھی ۔بند گیمیاں سید ابراہیم نے دیکھا کہ حدود دائرہ ٹوٹ رہے ہیں ۔مروت میں آکر مرشدوں نے زبان بند کر لی ہے اور بعض قرابت دار کاسبوں نے دائرہ میں رہنا شروع کر دیا ہے اگر یہی طریق عمل بلاقید و شرائط جاری رہا تو چند ہی روز میں فقیروں اور کاسبوں کی زندگی کی روش میں جو بین فرق ہے اٹھ جائے گا اور دنیا بھر کی رسومات اور بدعتیں ، مال کی محبت ، جاہ و عزت کا شوق زینت دنیا اور خواہشات نفسانی میں گرفتاری غرض سینکڑوں برائیاں رات دن کاسبوں اور اہلیان دنیا کی صحبت میں رہنے سے فقیروں میں سرایت کر جائیں گے ۔بزرگان دین کے دائروں سے ان کے رشتہ دار کاسبوں کو نکال دینا آپ کے اختیار سے باہر تھا اس لئے زمانہ کا رنگ دیکھ کر آپ نے کاسبوں کے لئے ذیل کی شرطیں لگائیں تاکہ ان شرائط کی قید کی وجہ سے کاسب دائرہ میں رہنے میں ذرا تامل کریں ۔

https://theimammehdi.com

شرائط :۔ (۱) تمام فقیروں کے ساتھ وہ بھی اجماع اور بہرہ عام میں شریک رہیں ۔(۲) نوبت جاگیں ۔(۳) نماز پنجگانہ جماعت سے پڑھیں ۔(۴) سلطان اللیل اور سلطان النہار کے اوقات میں صف پر بیٹھ کر ذکر اللہ میں لگے رہیں ۔(۵) تجارت میں کوئی فعل خلاف شرع نہ کریں ۔ (۶) ضرورت کے وقت فقیروں کو قرض حسنہ دیں (۷) عشر اور زکواۃ نکالیں (۸) فقیروں کو اپنی ضرورت پیش آجائے تو اپنے مال سے مدد کریں ۔(۹) باوصف ان تمام شرائط کی پابندی کے ترک دنیا نہ کرنے پر ہر وقت افسوس کرتے رہیں ۔

میاں سید ابراہیم کی شادی میں بی بی نسوجی بنت میاں سید محمد بن میاں خوند سعید بن حضرت شہاب الحق ساکن دساڑہ سے ہوئی ۔ میاں سید ابراہیم کی وفات ۱۰۷۵ھ میں ہوئی ۔ سید موسیٰ اور عنو میاں آپ کے بیٹے ہیں ۔

سید موسیٰ ۲۶ / صفر ۱۰۷۵ھ کو واصل حق ہوئے ۔ قبر پالن پور میں ہے ۔ آپ کے فرزند سید ابراہیم تھے ۔ سید ابراہیم کو تین بیٹے ہوئے ۔ سید غیاث الدین ، سید مرتضی ، سید موسیٰ ، میاں سید ابراہیم کو قدم عالیت پر تھا ۔ آپ اپنے والد کے بعد کھنبات کے دائرہ پر قائم ہوئے ۔ آپ کے فرزند کا نام سید غیاث الدین ہے ۔ میاں سید غیاث الدین کے بڑے فرزند میاں سید شہاب الدین ہیں ۔ آپ اپنے والد کو راضی کر کے دائرہ وہاں سے اٹھا کر پالن پور آئے ۔ پھر دہونڈاو چلے گئے اور ان کے چھوٹے بھائی میاں سید موسیٰ کنبات چلے گئے لیکن میاں سید غیاث الدین دہونڈاو سے پھر پالن پور آئے وہاں سے پھر احمد آباد آئے اور پورہ منجوری میں دائرہ باندھا پھر خادموں کے اصرار پر نگرہ آکر دائرہ باندھا ۔ میاں سید موسیٰ کنبات میں تھے اور میاں سید غیاث الدین نگرہ میں ۔ یہ مقرر ہوا کہ جو کچھ فتوع کھنبات میں مصدقوں سے آئے اس میں سے دو حصے میاں سید موسیٰ کے اور ایک حصہ نگرہ میں میاں سید گاچھو کا اور نگرہ کے بنڈی بانوں سے جو فتوع آئے اس میں دو حصے میاں سید گاچھو اور ایک حصہ میاں سید موسیٰ کا یہ طریقہ عرصہ تک قایم رہا ۔ میاں سید غیاث الدین (سید گاچھو) نے جب نگرہ کے تالاب میں کلی کی اس کا پانی میٹھا ہو گیا ۔ میاں سید گاچھو جب دائرہ باندھنے زمین کھودتے وہاں کچھ مال برآمد ہوتا ۔ آپ نے دعا کی یہ اللہ جو مال میرے دائرہ میں ہے اس کو کوئلہ بنادے پھر اس کے بعد

https://theimammehdi.com

جب زمین کھودتے تو اس میں سے جو برتن نکلتا اس میں کوئلہ ہوتا۔ میاں سید گاچھو پالن پور میں واصل حق ہوئے ہیں۔ ۹/ ذی الحج تاریخ وفات ہے مزار مبارک نگرہ میں ہے آپ کو پہلی بیوی راجے فتح سے دو بیٹے سید شہاب الدین اور سید برہان الدین ہوئے اور دوسری بیوی راج بائی سے دو بیٹے سید عابد اور سید عارف ہوئے۔

سید شہاب الدین بن میاں سید گاچھو عالم اور فقیہہ تھے اور بہت سی صنعتوں میں ماہر تھے اور صحبت اپنے باپ کی رکھتے تھے۔ دائرہ کچھ عرصہ تک ڈھبوئی میں اور دکن میں رہا، شرزہ خان کے لشکر میں بھی رہے ہیں۔ آپ کی رحلت پالن پور میں ہوئی ہے اور میاں سید مرتضیٰ کے مقبرہ میں مدفون ہیں۔ ان کو دو بیٹے ہوئے ایک سید مدبر عرف منجھلے میاں دوسرے سید یونس عرف عنو میاں۔ آپ کی بیوی چاند خاں صاحبہ کی وفات ڈھبوئی میں ہوئی ہے اور منجھلے میاں اپنے باپ کی صحبت رکھتے ہیں اور گران بار اور باوقار تھے ان کی بیوی بوا بی صاحبہ تھی۔ بیوی کا انتقال ڈھبوئی میں طاعون سے ہوا ان کے فرزند بڑا میاں تھے۔ بڑا میاں کو ایک پسر چھابو جی میاں نام ہوئے اور چھابو جی میاں شیر کے دانتوں سے زخمی ہو کر انتقال فرمائے ان کو دو فرزند ہوئے۔ گاچھو میاں اور آئی جی میاں۔ گاچھو میاں صوبہ دار گجرات کے لشکر میں تھے اور بحالت نوکری جوانی میں کسی لڑائی میں مارے گئے۔ ان کو تین بیٹے ہوئے سید مدبر منجھلے میاں، سید حمزہ تیسرے چھابو جی میاں۔ منجھلے میاں سید عابد کے تربیت ہیں۔ ۱۱۹۶ھ میں ڈھبوئی میں انتقال کئے ان کو دو فرزند ہوئے۔ گاچھو میاں اور آئی جی میاں چھابو جی میاں کی اولاد کا نام معلوم نہیں۔ چھابو جی میاں ملک شرف الدین کے مرید ہیں پھر دھونڈا جاکر علاقہ میاں سید فضل اللہ سے کئے پھر کرنول گئے ہیں وہیں انتقال ہوا۔

میاں سید عابد بن سید غیاث الدین بن سید شہاب الدین عاقل و قابل تھے اپنے باپ کے تربیت ہیں علاقہ اپنے بھائی سے رکھتے ہیں اور رسالہ خلاقتہ الجنۃ آپ کی تصنیف ہے۔ ۶/ ذی قعدہ احمد آباد میں انتقال کئے۔ میاں سید راجو شہید کے روضہ میں مدفون ہیں۔ میاں سید عابد کے جنازہ میں ایک صاحب فضیلت بزرگ شریک ہوئے پھر بعد نماز جنازہ غائب ہو گئے۔ لوگوں نے خضر علیہ السلام کا گمان کیا۔

https://theimammehdi.com

میاں سید عارف بن سید غیاث الدین زاہد وقت اور فرشتہ تھے ۔ نہایت کم سخن اور متوکل تھے صحبت و سند چھابوجی میاں سے رکھتے ہیں ۲۲/ رمضان کو نگرہ میں واصل حق ہوئے اور قبر باپ کے پہلو میں ہے ان کو ایک فرزند سید کاظم ہوئے ۱۱۵۰ھ میں چوروں کے ہاتھ سے زخم کھاکر ڈھبوئی میں شہید ہوگئے ۔ان کو ایک فرزند سید عابد ہوئے جن کا عرف میاں صاحب تھاجو بہت دیندار اور پرہیزگار تھے ۔فارسی میں لیاقت کامل اور عربی میں دستگاہ رکھتے تھے اور حنو میاں کے مرید تھے اور اپنے ماموں ملک عبداللہ سے صحبت رکھی ۹ / شعبان ۱۱۸۹ھ کو سورت میں واصل حق ہوئے ۔

عنو میاں بن میاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین ۔ عنو میاں کے فرزند کا نام چاند میاں ہے چاند میاں کے فرزند کا نام خو بن میاں ہے ان کے فرزند منجو میاں کو ایک بیٹی راجے رقیہ عرف دادی ماں تھیں جو میاں عثمان بن سید ہاشم کی بیوی تھیں آپ کے فرزند میانسید قطب الدین خوندمیری عرف خوب میاں پالن پوریؒ تھے ۔

بندگی میاں سید راجو شہید بن بندگی میاں سید غیاث الدین:۔ آپ میاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین سے چھوٹے ہیں ۔ بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ نے میاں سید راجو کو دیکھ کر فرمایا کہ تمہارے بشرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بندگی میاں سید میراں کی اکثر باتیں تمہاری ذات سے وقوع میں آئیں گی ۔ میاں سید راجو نے بندگی میاں سید قاسم سے پوچھا کہ خوندکار کیا مہدی علیہ السلام کی گروہ میں بھی مجتہد ہوں گے ۔ اگر کوئی اجتہاد کرے تو کیا وہ درست ہے فرمایا تو مقام اجتہاد رکھتا ہے اگر تو اجتہاد کرے تو درست ہے ۔ میاں سید راجو نے عرض کیا میرے دل میں تھا کوئی تصنیف کروں مگر کسی مقتدا سے میں نے حکم نہیں لیا تھا اب اس قبلہ گاہ کے اس حکم سے میں تصنیف کروں گا۔اس کے بعد پانچ رسالے لکھے جن میں ایک عقیدۃ الصالحین ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام کے پانچ مدعا پر ہے ۔

آپ کے زمانے میں مہدویوں کا غیر معمولی عروج دیکھ کر مخالف علماء و مشائخین کے دل میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی اورنگ زیب کی صوبہ داری کا زمانہ تھا ان علمائے سو نے امرائے وقت کے ذریعہ اس کے پاس رسائی حاصل کر کے اس کو ابھارا ۔ اورنگ زیب نے

https://theimammehdi.com

حکومت کے نشہ میں حاکم سیدہ پور کے ذریعہ مجاہد خاں رئیس پالن پور کے نام میاں سید راجوؒ کی طلبی کا حکمنامہ بھیجا بند گیمیاں سید راجو کو چھ مہینے پہلے ہی اپنی شہادت کا حال باطن سے معلوم ہو گیا تھا۔ چنانچہ اورنگ زیب جب اپنے باپ کے حکم سے گجرات کا صوبہ دار ہو کر احمد آباد جارہا تھا معہ اپنے لشکر کے پالن پور پر سے گزرا۔ میاں سید راجو شہید کی بیوی نے جو بام پر استادہ تھیں اس لشکر کو دیکھ کر اپنے شوہر میاں سید راجو سے پوچھا کہ یہ کس کا لشکر ہے۔ آپ نے فرمایا " یہ لشکر تم کو بیوہ بنانے آیا ہے " طلب نامہ آتے ہی آپ فرط جوش اور شہادت کے امنگ میں فوراً روانہ ہو گئے۔ ملاؤں کو یقینی طور پر معلوم تھا کہ مہدوی بحث میں ہمیشہ اپنے مخالف کو قائل کر کے چھوڑتے ہیں اس لئے ثبوت مہدی میں مجلس آراستہ کرنے کا موقعہ نہیں دیا اور بغیر کسی مذہبی یا پولیٹکل گناہ کے شہر سے کچھ فاصلے پر ایک امیر کے باغ میں جس کو رستم باغ کہتے ہیں جہاں حضرت میاں سید راجو ٹھہرے ہوئے تھے لشکر بھیج کر ۲۳ جانثاروں کے ساتھ آپ کو شہید کر دیا۔ تاریخ شہادت ۲۵ / ربیع الثانی ۱۰۵۶ھ ہے مزار پاک احمد آباد رستم باغ میں ہے

میاں سید راجو شہید کو تین بیٹے تھے۔ سید محمود سیدن میاں، سید نعمت اللہ سید نجی میاں، سید رحمت اللہ سید جی میاں۔ سید نعمت اللہ سید نجی میاں کو ایک فرزند سید عبداللہ ہوئے جن کی عرفیت اباجی میاں تھی۔ سید رحمت اللہ کو ایک فرزند سید شمس الدین ہوئے۔ سید شمس الدین کو دو بیٹے ہوئے ایک سید صاحب ایک سید میاں اب گجرات میں میاں سید راجو کی نسل باقی نہیں ہے۔

میاں سید مرتضیٰؒ بن میاں سید ابراہیمؒ:۔ سید مرتضیٰ بن سید ابراہیم بن سید غیاث الدین ستون دینؒ بن سید ابراہیم بن حضرت خاتم المرشدؒ فرید العصر اور مقتدائے وقت تھے اور لیاقت تمام رکھتے تھے۔ ہر شخص امور دین میں آپ کی طرف رجوع کرتا تھا اور اکثر مشکل امور کو آنحضرت نے حل کیا ہے۔ تربیت اپنے پدر بزرگوار کے ہیں۔ ایک بار حیدرآباد دکن بھی آئے ہیں اور ایک رسالہ میاں شیخ مصطفیٰؒ اور میاں عبدالملک کے سوال وجواب میں آنحضرت نے مختصراً لکھا ہے۔ ۲۹ / شوال ۱۰۲۴ھ کو پالن پور میں واصل حق ہوئے اور روضہ مبارک

https://theimammehdi.com

مشہور و معروف ہے ۔آنحضرت کو دو لڑکے ہوئے ایک میاں سید خوندمیر عرف خوب میاں دوسرے میاں سید راجو ۔

میاں سید خوندمیر بہت بزرگ اور کامل تھے اور کتاب العاشقین مطلوبہ حقایق تصنیف فرمائی ہے اور مولود مراد المتقین بھی آپ کی تصنیف ہے اور تربیت و صحبت و سند اپنے بزرگ باپ سے رکھتے ہیں ۔۲۸ / ربیع الثانی ۱۱۰۷ھ میں پالن پور میں رحلت فرمائی اور اپنے باپ کے پہلو میں آسودہ ہیں ۔آپ کے انتقال کے روز آفتاب کو ایسا گرہن لگا کہ تمام دنیا تاریک ہو گئی ۔چنانچہ جانور رات سمجھ کر گھر آگئے ۔آپ اپنے فرزند سید طاہر کی شادی کے لئے حیدرآباد آئے ہیں ۔آپ کو بی بی چھانابی بنت میاں سید ولی سے چھ بیٹے ہوئے ۔ایک سید طاہر دوسرے سید ابراہیم تیسرے سید طیب جی چوتھے میاں سید کریم اللہ پانچویں سید شکر اللہ عرف شکور میاں چھٹے میاں خوند سعید عرف کلو میاں ۔

میاں سید طاہر مرد میدان توکل تھے ان کی شادی حیدرآباد میں میاں سید یسین عرف اچھے میاں کی بیٹی مناجی سے ہوئی ۔آپ اپنے دادا کے تربیت ہیں اور صحبت باپ اور دادا سے رکھتے ہیں ۔

میاں سید ابراہیم بھی تربیت اپنے دادا کے ہیں اور میاں سید طیب عرف طیب جی میاں بہت مرتاض اور نیک خلق اور متوکل تھے اور میاں سید مرتضیٰ کے تربیت ہیں اور صحبت بھی اپنے باپ دادا سے رکھتے ہیں ۔۲۱/ ذی قعدہ کو آپ کا انتقال ہوا پالن پور میں دفن ہیں (میانسید مرتضیٰ کے روضہ میں) ان کو ایک فرزند سید حامد ہوئے جو باپ کے تربیت ہیں صحبت اپنے سسرے سید اللہ بخش سے رکھتے ہیں اور کنبات میں عید الضحیٰ کے روز انتقال ہوا ان کو تین فرزند ہوئے سید محمود دادا میاں، سید موسیٰ بڑے میاں، سید طیب جو خورد سال فوت ہو گئے ۔ سید محمود کو ایک فرزند سید طیب ہوئے ۔سید موسیٰ کو ایک فرزند سید حامد ہوئے ۔

میاں سید کریم اللہ بن میاں سید خوندمیر میاں متوکل اور رفیع القدر تھے تربیت و صحبت اپنے باپ سے رکھتے تھے ۔اور اپنے مرشدوں کے مبشر ہیں اور پالن پور میں میاں سید مرتضیٰ کے روضہ میں آسودہ ہیں ۔ان کو ایک فرزند سیدن میاں ہوئے ۔

https://theimammehdi.com

سیدن میاں صحبت میاں سید فضل اللہ سے رکھتے ہیں ان کو پانچ بیٹے ہوئے ۔میاں سید کریم اللہ خوب میاں، سبحان جی میاں، ہدن میاں، خوزادے میاں۔

میاں سید شکر اللہ صحبت اپنے باپ سے رکھتے ہیں اور بہت بزرگ اور متوکل تھے اور کرنول میں دائرہ تھا وہیں رحلت کئے میاں سید خوند میر عرف کھنو میاں اپنے بھائی سید کریم اللہ کے تربیت ہیں اور صحبت بھی آنحضرت سے رکھتے ہیں ان کے بعد علاقہ میاں سید فضل اللہ سے کیا اور بہت عاقل اور کامل تھے ۱۱۷۸ھ میں رحلت کی ہے اور اپنے دادا کے حظیرے میں مدفون ہیں ان کو سید ایوب اور سید عطن دو بیٹے ہوئے دوسری بیوی سے سید رحمت اللہ، قادن میاں، سید روح اللہ۔

سید ایوب عرف ابجی میاں تربیت باپ کے ہیں صحبت بھی باپ سے رکھتے ہیں پھر اس کے بعد بلیکھن میں صحبت میں حسین صاحب کے رہے ہیں ان کو ایک فرزند سید شکر اللہ ہوئے سید کریم اللہ کے فرزند میٹھا میاں ان کے فرزند سید نجی میاں ان کے فرزند سید محمد میاں ان کے فرزند سید شمسو میاں۔سید شمسو میاں کی بیٹی بی بی تاج ہیں جو میاں سید قطب الدین عرف خوب میاں صاحب پالن پور کی اہلیہ تھیں۔جو تہجد گزار اور متقی پرہیزگار تھیں۔عشر کی بہت پابند تھیں۔یہاں تک کہ روٹی پر بھی عشر نکالتیں۔جس کو دیکھ کر عورتیں ہنستیں مگر فرض کی ادائی میں کسی کی پرواہ نہیں کرتی تھیں۔

میاں سید راجو بن میاں سید مرتضیٰؒ:۔تربیت و صحبت اپنے بزرگ باپ کے ہیں اور نہایت قابل اور متوکل تھے اور باپ کے انتقال کے بعد دھنڈورا چلے گئے اور موضع بلیکن میں دائرہ کیا اور وہیں واصل ہوگئے ان کو چار فرزند ہوئے ۔میاں سید فضل اللہ، میاں سید ادریس، میاں سید محمد عرف میاں اور میاں سید مرتضیٰ

میاںسید فضل اللہ:۔میاں سید فضل اللہؒ بہت بزرگ اور کامل تھے تربیت و صحبت اپنے باپ سے رکھتے ہیں۔اور علم عربی و فارسی میں دستگاہ کامل رکھتے تھے اور آپ کا قدم کمال عالیت پر تھا آپ نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ میں ایک مکتوب انتخاب الموالید

https://theimammehdi.com

لکھی یہ کتاب آپ نے ۱۱۵۸ھ میں تصنیف کی ہے اور ایک کتاب قومی مسائل میں سنت الصالحین ۱۱۳۳ھ میں لکھی ہے اور آدم کھنڈیل وال کے سوالات کے جوابات بھی لکھے ہیں۔ اور آپ کا دائرہ بلیکتن ملک دھنڈورا میں تھا۔ جو کھنڈیلہ سے پانچ کوس ہے آپ کا انتقال ۱۳/ جمادی الاول کو ہوا مزار مبارک بلیکھن میں ہے (بلیکھن ریاست جئے پور بارہ بستی میں ہے) میاں سید عالم حسین آپ کے خلیفہ ہیں۔ آپ کو سید مرتضیٰ مٹھے میاں، سید اشرف اچھے میاں دو فرزند ہوئے۔

سید مرتضیٰ بن سید فضل اللہ فقیر باپ کے ہیں آپ کا دائرہ کرنول میں تھا اور وہیں ۱۰۷۸ھ میں رحلت فرمائی ہے ان کے فرزندوں کا نام گاچھو میاں، چھابوجی میاں ہے سید اشرف اچھے میاں بن سید فضل اللہ تربیت و صحبت اپنے باپ سے رکھتے ہیں اور ان کو علی میاں اور میرانجی میاں دو فرزند ہوئے۔ سید ادریس بن میاں سید راجو ہندی شعر گوئی میں کامل تھے قلعہ فنجی میں قید کی حالت میں رحلت فرمائے ہیں۔

میاں سید موسیٰ بن میاں سید ابرہیم:۔ میاں سید موسیٰ بن میاں سید ابراہیم بن میاں سید موسیٰ بن سید ابراہیم بن سید غیاث الدین ستون دین تربیت و صحبت اپنے باپ سے رکھتے ہیں اور باپ کے دائرہ کھنبات میں قیام رکھتے تھے ان کو ایک بیٹے سید اللہ بخش ہوئے اور اپنی زندگی میں اپنا دائرہ اپنے بیٹے سید اللہ بخش کو دے کر خود ڈھبوئی چلے گئے اور ڈھبوئی طائی واڑہ کی مسجد میں قیام کیا اور مرد خوش شکل اور قوی جسم تھے نماز جمعہ کے لئے جمعہ مسجد میں گئے یونس نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ آپ نے پاجامہ دراز پہنا ہے۔ آپ نے فرمایا ہم فقیر ہیں جیسا اللہ کے نام پر آتا ہے پہن لیتے ہیں۔ اگر دینے والا دراز قد ہے تو ہم کو پاجامہ دراز ہو جاتا ہے اگر کوتاہ قد ہے تو کوتاہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح کچھ اور دینی سوال و جواب ہوئے یونس خوش اور مسرور ہو گیا آپ کا ہاتھ پکڑ کر دربار میں لے گیا جب مصدقوں کو معلوم ہوا کہ آپ دربار میں جا کر بیٹھا دیئے گئے تو سب تیار ہو کر ہتیار لگا کر اس کے جھروکے کے نیچے پہونچے۔ جب یونس کو معلوم ہوا تو اس نے میاں کو رضا دی۔ آپ ڈھبوئی میں چند روز ٹھہر کر پھر بالا پور برار آگئے اور بالا پور میں واصل حق ہوئے۔ تاریخ وفات ۱۶/ شوال ہے۔

https://theimammehdi.com

میاں سید اللہ بخش عرف چھو میاں مرد متقی اور سخی، اور شجاع اور عالی ہمت تھے عصر مغرب کے درمیان بیان قران کرتے تھے اور تین سال میں الف سے والناس تک ایک تفسیر ختم کرتے اور عربی اور فارسی میں دستگاہ حاصل تھی ۔اور کرامت عالی بہت رکھتے تھے ایک مرتبہ آپ کا خادم محمد ولی دریا کے سفر میں تھا اور کشتی طوفان میں گھر گئی اس نے آنحضرت کو یاد کیا اور کہا اگر مجھے اس طوفان سے نجات حاصل ہو تو میاں کے حضور میں جاکر سب جماعت کو کھانا کھلاؤں گا ۔ طوفان اتنا بڑا ہوا تھا کہ کشی غرق ہوجانے میں کوئی بات باقی نہیں تھی یہاں تک کہ لوگوں نے آنکھیں بند کرلیں ۔اتنے میں محمد ولی کیا دیکھتا ہے کہ میاں سید اللہ بخش اپنا ہاتھ کشتی کو دیئے ہوئے ہیں اور فرمارہے ہیں فکر کی کوئی بات نہیں ہے اسی وقت طوفان ٹھہر گیا اور محمد ولی جب کھنبات پہونچا اور حضرت کی قدمبوسی کے لئے آیا جو کچھ اس نے نذر مانی تھی وہ بھول گیا تھا حضرت نے اس کو یاد دلایا اسی وقت محمد ولی نے تمام سامان ضیافت مہیا کیا ۔آپ کھنبات میں ۲۸/ جمادی الاول ۱۱۵۴ھ کو واصل حق ہوئے ہیں ۔آپ کے کئی فرزند چھوٹپن میں مرگئے مگر ایک میاں سید حیدر زندہ رہے ۔

میاں سید حیدر علم تعویذ اور نقش میں کمال رکھتے تھے اور جوانی میں ایک زناء دار عورت کے گھر میں ایک بلا میں مبتلا ہوگئے تھے اس کے طلب کرنے پر گئے بلانے کے بعد اس نے کہا اے محمد مجھ سے ہاتھ اٹھا میں یہاں ایک مدت سے مقیم ہوں اور میں کہاں جاؤں سید حیدر نے اپنے علم کے زعم میں کہا اگر تو چاہے تو تجھے جلادوں گا پھر تعویذ لکھ کر ایک چرقہ کو باندھ کر پھرایا بلا فوراً بھاگ گئی پھر وہاں سے اپنے گھر روانہ ہوئے راستہ میں ایک عظیم الحبشہ بہت بڑا کالا سانپ نظر آیا ان کا غلام جس کا نام دولت تھا اس کے ہاتھ میں تین نال کی سپر اور تلوار تھی ایک چیخ مار کر بھاگ گیا وہ سانپ میاں کی کمر پر لیٹ گیا دل میں ایک شک لاکر آپ گھر آئے اور بخار آگیا بہت علاج کئے کچھ کارگر نہ ہوا دوسرے یا تیسرے روز اپنی جان جان آفرین کے حوالے کی ۔ میاں سید اللہ بخشؒ نے اس کا کوئی تاسف نہیں کیا اور فرمایا میں کیا کروں میں اس کام سے منع کرتا رہا وہ نہیں سنا ان کو ایک دختر ہوئی جو سید حامد کو دئے ۔

میاں سید نور محمد میاں سید عزیز محمد بن میاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین

https://theimammehdi.com

ستون دین مخزن مجمع کمالات اور مجمع حسنات تھے اور تربیت سید مرتضیٰ کے ہیں اور صحبت آپ ہی سے رکھتے ہیں ۔اور خوب میاں سے بھی صحبت رکھی ہے ۔ ۱۱۰۰ھ میں پالن پور میں رحمت حق سے واصل ہوئے ہیں آپ کو دو لڑکیاں ہیں لاڈلی بی اور بڑی بی ۔

میاں سید شرف الدین بن میاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین ستون دینؒ مرقاض وقت توکل اور سخی تھے اور ملک شرف الدین آپ کی تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے کہتے ہیں کہ جب کوئی خوان آپ کے آگے آتا اور جب سنتے کہ فلاں متوکل بھوکا ہے تو اسی وقت وہ خوان اس کے گھر بھجوادیتے ۔آپ کی رحلت ۲۵/ ذی قعدہ کو پالن پور میں ہوئی ہے آپ کو دو لڑکے سید حیدر اور سید جلال ہوئے ۔دوسری بیوی سے دو لڑکے سید ابراہیم ، سید مبارک ۔

میاں سید حیدر کو پانچ لڑکے ہوئے سید جعفر، سید شریف الدین، سید خدابخش ، سید عیسیٰ ، سید اماجی ۔میاں سید جعفر تربیت و صحبت میاں سید طیب سے رکھتے ہیں اور ۱۶/ محرم کو واصل حق ہوئے ہیں ان کو پانچ لڑکے ہوئے ۔ابجی میاں ، منجو میاں، جلال میاں ، حیدر میاں اغو میاں، سید شرف الدین ۲۰ سال کی عمر میں ایک گولی سے زخمی ہو کر کام آئے ۔

سید عیسیٰ تربیت و صحبت اپنے باپ سے رکھتے ہیں اس کے بعد میاں سید غیاث الدین سے علاقہ کیا پھر حسین صاحب سے بلکھن میں علاقہ کیا ہے اور میاں بھائی میاں کو تین لڑکے ہوئے ایک سید مدثر دوسرے سید معروف تیسرے سید صاحب دوسری بیوی سے ایک سید گلاب ، سید عنایت اللہ میاں بن سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین بن میاں سید ابراہیم بن حضرت خاتم المرشدؓ ۔آپ کی عرفیت عنو میاں ہے مرد حق گو اور حق گزار اور درست قول و گفتار تھے میاں سید مرتضیٰ کے تربیت ہیں اور صحبت خوب صاحب میاں سے رکھتے بت خانوں کو بھی تلوار سے توڑا ہے اور ۵/ ذی قعدہ ۱۱۶۸ھ کو واصل حق ہوئے ہیں اور عمر ۹۴ یا ۹۵ سال کی ہوئی ہے آپ کو دو لڑکے ہوئے ایک چاند میاں دوسرے سید سلام اللہ ۔

چاند میاں بن عشق میاں کی اولاد کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۔سید سلام اللہ کسب اور روز گار میں تھے اور شان عالی رکھتے تھے اور بہت نامور تھے مدعیون کے ہاتھ سے قتل ہوگئے ہیں ان

https://theimammehdi.com

کو سید راجو، سید موسیٰ، سیدجی میاں تین لڑکے ہوئے۔ سید راجو کو ایک فرزند چھائی میاں ہوئے دوسری بیوی سے عنو میاں پچھوں میاں دو لڑکے ہوئے۔ سید موسیٰ افواج غنیم میں کام آئے۔

حضرت خوزادے میاں حضرت بندگیمیاں سید ابراہیم ہی کی اولاد میں ہیں۔ آپ سید محمد عرف محمد میاں صاحب ہیں عالم دادا میاں صاحب خوشنویس بن بڑا میاں صاحب بن سید عالم (از اولاد بندگیمیاں سید اشرفؒ) سلطان قبرستان پالن پور کے جانشین ہیں۔ آپ کے اخیر مرشد حضرت سید منور عرف روشن میاں صاحب اکیلوی ہیں۔ ستر سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ حضرت سید قطب الدین عرف خوب صاحب میاں پالن پوری کے آپ خالو بھی ہیں اور پہلے مرشد بھی ہیں۔ خوب میاں صاحب آپ ہی کے تربیت ہیں۔ آپ کا مزار مبارک پالن پور میں ہے

بندگی میاں سید علی ستونؒ

مجموعہ حسنات عالی درجات مسمی المناقب جلیل المراتب برگزیدہ اللہ الصمد و منظور حضرت خاتم المرشدؒ ماہر اسرار خفی و جلی بندگیمیاں سید علی کرامات عالی رکھتے ہیں۔ آنحضرت کی ولادت ۹۷۸ھ ہے اور کھانبیل میں تولد ہوئے ہیں۔

نقل ہے کہ ایام خورد سالی میں آپ صحن خانہ میں بیٹھے کھیل رہے تھے اتنے میں دو آدمی جن میں باہم خصومت تھی قسم کھانے کے لئے حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ کے حضور میں آئے۔ حضرت سید نجی نے فرمایا علی جی کے دونوں پیروں کی قسم کھاؤ۔ حضرت خاتم المرشدؒ نے فرمایا جہاں بندہ جاتا ہے علی جی بندہ کی انگلی پکڑ کر ساتھ آتے ہیں۔ حضرت خاتم المرشدؒ نے آپ کے حق میں دس خصوصیتیں بیان فرمائی ہیں اور آپ کا شمار ستون ہائے دین میں کیا ہے اور حضرت خاتم المرشدؒ کے وصال کے بعد تینوں بھائی (میاں سید علی، میاں سید میراں، میاں سید نور محمدؒ) سروہی ہی سے تمام دائرہ کے ساتھ ہڈہاسن کڑی آگئے اور یہیں قیام کیا اور میاں سید علی ہڈہاسن سے ہجرت کر کے موضع تگرہ میں جا کر رہے۔

https://theimammehdi.com

نقل ہے بندگیمیاں سید علی سفر میں تھے ناگاہ ایک قبرستان میں گزرا ہوا ایک اجنبی سوار آپ کے پیچھے آیا ناگاہ دیکھا کہ ایک خبر میں ایک مردہ پر ایک بچھو بیٹھا ہوا ہے اس نے اس کو لکڑی ماری اس بچھو نے قبر سے نکل کر اس سوار کا پیچھا کیا وہ بھاگ کر بندگیمیاں سید علی کی پناہ میں آگیا میاں نے اس کے حق میں شناخت کی اور بچھو کو اشارہ کیا کہ اس آدمی کی تعقیر معاف کر دے اور اپنی جگہ واپس جا، بچھو واپس چلا جاتا ہے۔

مشہور ہے کہ بندگیمیاں سید علی کو حضرت خاتم المرشد نے میاں بھائی مہاجر کا سلسلہ پڑھایا ہے لیکن میاں سید برہان الدین اپنے دفتر میں کہتے ہیں کہ حضرت خاتم المرشد اور حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق ولایت کے تمام فرزند حضرت صدیق ولایت کے مرید و تربیت ہیں۔

نقل ہے کہ جب بندگیمیاں سید علی ستونؒ کا دائرہ نگرہ میں تھا ایک مصدق کنویں میں گر پڑا اور حضرت کو یاد کیا میاں نے از روئے باطن وہاں حاضر ہو کر اسکو کنویں سے نکالا مگر بظاہر اپنے فقیروں میں بیٹھے رہے مگر آستین حضرت کی بھیگ گئی تھی۔ دریافت پر یہ واقعہ ظاہر ہوا بندگی میاں سید علی کی شادی میاں تاجوجی بن میاں منجوجی خطائی جاگیردار موضع انوندرہ کی دختر دولاجی سے ہوا۔ ان سے تین لڑکے ہوئے اور بی بی موضع نگرہ میں واصل حق ہوئیں۔ بندگیمیاں سید علی نے ایک مدت کے بعد موضع نگرہ سے اکل کوٹ میں جو بیندرگی سے چالس کوس ہے دائرہ باندھا۔ آخر الامر آپ کا دائرہ چند گاہ مدک پلی میں رہا ہے اور وہیں ۴ / رجب ۱۰۲۶ھ کو واصل حق ہوئے ہیں اور مقبرہ بھی وہیں ہے حضرت کی تمام عمر ۶۳ سال کی ہوئی ہے اور تیس سال خلافت کی ہے آنحضرت کو بی بی دولاجی کے شکم سے تین فرزند ہوئے ایک میاں سید عطن دوسرے میاں سید محمود عرف سیدن میاں تیسرے میاں سید خوندمیر عرف خوب میاں اور دوسری بیوی بی بی رتن سے ایک فرزند میاں سید جعفر اور باقر ناز سے تین لڑکے کے سید خان سید عبداللہ اور سید عبدالمنان ہوئے۔

میاں سید عطن بن میاں سید علیؒ:۔ مخزن انوار الٰہی معدن انوار لاقتناہی بندگیمیاں سید عطن بن بندگیمیاں سید علی ستون دینؒ، آپ حضرت ستون دینؒ کے بڑے فرزند ہیں اور

https://theimammehdi.com

خلافت سے مبشر و منظور ہیں ۔ توکل و تقویٰ پر نہایت مستقیم تھے ۳/ ربیع الاول کو واصل حق ہوئے ہیں اور مدک پلی میں آپ کی قبر اپنے باپ کی قبر سے مغرب کی طرف ہے اور حضرت کو بی بی مانجے صاحب بنت میاں پیر محمد بن بندگیاں عبدالفتح سے تین لڑکے ہوئے ایک میاں سید علی دوسرے میاں سید یعقوب

میاں سید علی مقبول درگاہ ازلی میاں سید علی بن میاں سید عطن اپنے باپ کے تربیت ہیں اور صحبت بھی پدر بزرگوار سے رکھتے ہیں اور مدک پلی میں رہتے تھے اور وہیں واصل حق ہوئے ہیں ۔ ان کو دو فرزند ہوئے میاں سید عطن دوسرے میاں سید حسین

میاں سید عطن بن میاں سید علی بن میاں سید عطن صاحب مجاہدہ اور ریاضت تھے اور مدک پلی میں رحمت حق سے جا ملے ہیں ۔ اور مشرق کی طرف چار دیواری کی دیوار کے قریب آنحضرت کی قبر ہے آپ کو آجے بی بن میاں سید داؤد سے ایک فرزند اور دو لڑکیاں ہوئے ۔

سید مبارک عرف میرانصاحب میاں قاسم میاں سید علی اور ان کے بھائی سید عطن عرف خوزادے میاں بھی ان کی اولاد سے ہیں اور میراں صاحب میاں کو اولاد نہیں ہوئی ۔ خوزادے میاں سید منجو سے صحبت رکھتے ہیں اور ان سے خلافت حاصل کر کے مبشر ہوئے ہیں ۔

میاں سید حسین عرف عالم سیدن میاں مناقب عالی اور کرامت تعالیٰ رکھتے ہیں اور حرمین شریفین کا حج ادا کیا ہے مدینہ منورہ میں حضرت سرور کائنات کے روضہ مبارکہ میں علمائے سے مباحثہ واقع ہوا تھا علما نے کہا اگر تمہارا دین حق ہے تو ہاتھ مارو تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کا قفل کھل جائے آپ نے قبول کیا علماء فکر میں پڑ گئے اور کہا اگر اچانک روضہ کا قفل کھل جائے تو سید کے ارشاد کے موافق مہدی کے قبول کرنے میں شک لائیں گے تو کافر ہو جائیں گے ۔ پس آنحضرت کا ہاتھ پکڑا اور بہت ہی خوشامد سے حضرت کو بٹھا دیا آنحضرت علم عربی و فارسی میں فاضل الدہر تھے اور سراج الابصار کی شرح لکھی ہے اور مقصد ثانی اور عقیدہ شریفہ کی بھی شرح لکھی ہے ۔ آپ کی تصنیف تذکرۃ الصالحین بھی ہے ۔ آپ نے میاں سید میرانجی مرشد الزماں سے بھی علاقہ کیا ہے اور آپ کے دائرہ میں چند سال رہے ہیں ۔

https://theimammehdi.com

اور مرشد کے حضور میں ۱۹/ ربیع الاول ۱۱۰۴ھ کو واصل حق ہوئے ہیں۔آپ کا مزار مبارک مدک پلی میں ہے آپ کو ایک فرزند میاں سید جلال ہوئے۔دوسرے میاں سید علی عرف میاں صاحب آپ کی بیٹی مانصاحبہ بی میاں سید نعمت اللہ کی بیوی ہیں۔کرنول میں تھیں وہیں بی بی کا انتقال ہوا۔میاں سید علی نے سات علاقے اور اٹھارہ دائرہ کئے ہیں۔آپ کے فرزند سید جلال عرف باپو میاں ۱۹/ صفر ۱۲۳۵ھ کو پونا میں نام مہدی پر شہید ہوئے ہیں۔

میاں سید جلال بن میاں سید حسین تربیت اپنے باپ کے ہیں اور علاقہ سیدو میاں سے رکھتے ہیں آپ کے چھوٹے بھائی میاں سید علی تھے باپ کے انتقال کے بعد آپ نے ان کی پرورش کی میاں سید جلال نہایت شجاع تھے ایک مرتبہ سفر میں آپ بیل پر سوار تھے اور تلاوت قرآن کر رہے تھے اثنائے راہ میں ۷۰ تا ۸۰ ڈاکوؤں نے گھیرلیا دو تین فقیر ساتھ تھے وہ ڈر گئے آپ نے کہا خدا حافظ ہے پھر گلے کا رومال کھول کر کچھ پڑھ کر رومال پھیرا رومال پھیراتے ہی چور بھاگ گئے اسی طرح ایک روز ایک خطرناک رستہ سے سفر کر رہے تھے وہاں چند مقتول پڑے ہوئے تھے چوروں نے راستہ روک لیا تھا۔چند فقیر ساتھ تھے ضحیٰ کا وقت تھا آپ سواری سے اتر کر طہارت میں مشغول ہوگئے فقیر ڈرنے لگے فرمایا خدا کی یاد میں رہو۔پھر آپ بعد طہارت اور وضو نماز سے فارغ ہوئے اس کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے آپ کے چھوٹے بھائی سید علی جو آپ کے پاس ہی تھے مرشد الزماں کے تربیت ہیں انہی کے تلقین ہیں اور میاں سید جلال کے مبشر و منظور ہیں۔آپ نے سات علاقے اور اٹھارہ دائرہ کئے ہیں۔بڑے بھائی کی وفات کے بعد ملک پیر محمد کی صحبت اختیار کی اور بہت مشقت اٹھائی۔ریاضت اور مجاہدہ میں لگے رہے فقر و فاقہ بہت برداشت کیا ملک عبداللہ (والد ملک سلیمان) آپ کے ساتھ ملک پیر محمد کی صحبت سے مستفید ہوئے ہیں۔ایک وقت ملک الہداد پر چھ دن فاقے سے گزرے ملک عبداللہ کو چھ دن کے بعد کچھ فتوح ملی وہ اس کو اپنے مرشد ملک پیر محمد کے پاس لے گئے عرض کیا خوندکار یہ مجھے خدا نے دیا ہے ملک پیر محمد اٹھ کر گھر میں چلے گئے مگر ان کا حسن ظن خطرہ سے نہیں بدلا اور بھوک بھی جاتی رہی۔میاں سید علی ایک وقت آزار چشم سے علیل ہوگئے جو مزاج پرسی کو جاتا اس سے کہتے کہ مجھ سے مت پوچھو کہ درد کیسا ہے اگر بہت کہتا

https://theimammehdi.com

ہوں تو خدا کا گلا ہوتا ہے اور کم کہتا ہوں تو جھوٹ ہوجاتا ہے ۔اس لئے خاموش گو آزار چشم زیادہ ہونے پر آپ گھر میں بعض لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے ۔لوگ سیدھے اور بائیں بازو رہے ایک روز بائیں بازو لوگ زیادہ تھے معلوم ہونے پر فرمایا جو لوگ بائیں بازو زیادہ تھے وہ اپنی نماز پلٹا کر پڑھ لیں کسی نے کہا کسی کتاب میں ایسا نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے بزرگوں سے ایسا ہی دیکھا اور سنا ہوں ۔اگر سیدھے بازو سے ایک آدمی بھی بائیں بازوں زیادہ ہوجائے تو نماز پلٹا کر پڑھے اور بائیں بازو سے سیدھے بازو دو چند آدمی بھی رہیں مضائقہ نہیں ۔اگر دو چند سے زیادہ ہوجائیں تو جتنے لوگ زیادہ ہیں وہ اپنی نماز پلٹا کر پڑھیں کسی نے کہا یہ مسائل کتابوں میں نہیں ہے فرمایا میں اپنے بزرگوں سے جو بات نہیں پاتا اس کو کتابوں میں دیکھتا ہوں اور جو فعل بزرگوں سے ثابت ہے اس کے متعلق یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے بزرگوں کو علم عقل اور دیانت اور تقویٰ اور زہد و ریاضت بہت زیادہ تھی اور ان کا فعل اصلاً ایک سرمو بھی خلاف شرع نہیں تھا اس لئے ہمارا عمل اپنے بزرگوں کی تقلید پر ہے ۔

حضرت میاں سید علی سخت مرض کی حالت میں جب پانی سے ضرر پہونچے تیمم کر کے نماز پڑھتے تھے لیکن جیسا کہ بزرگان مہدویہ سے منقولہ ہے کہ ہر نماز کے لئے تیمم کرتے اکثر اماموں اور مجتہدوں کے قول کے خلاف کہ فرمایا تیمم کا حکم وضو کے حکم کی مانند ہے جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے وہ ناقص تیمم بھی ہے میاں نے فرمایا درست ہے لیکن میں نے اپنے بزرگوں کو ایسا ہی پایا ہے کہ ہر نماز کے لئے تیمم کرتے تھے انہوں نے کہا کہ درست ہے لیکن اماموں کا اتفاق اسی پر ہے میاں نے فرمایا بہتر ہے لیکن اگر کوئی وضو پر وضو کرے تو کیا حکم ہے انہوں نے کہا جیسے بکتر پر بکتر پہنا جاتا ہے ۔فرمایا ہمارے بزرگوں کی پیروی ہے ۔بکتر پر بکتر پہن رہا ہوں اس کے بعد سب خاموش ہوگئے ۔

ملک پیر محمد کے انتقال کے بعد آپ نے حرمین شریفین کے سفر کا ارادہ کیا اور بندر کا کوٹ (ملیبار) سے جہاز میں سوار ہوئے ناخدا اور ملاح نے کہا سید توشہ اور زاد رہ ساتھ مت لو کہ ہمارے پاس بہت ہے اور اس قیمت پر ہم تم کو جہاز میں دیں گے بے فکر رہیں ۔آٹھ خدا کے بندے آپ کے ساتھ تھے جہاز باد صرصر کے وجہہ سے تباہی میں آگیا اور بحر تلزم میں جاپڑا

https://theimammehdi.com

اور کنارا ناپید ہو گیا۔ جب ناخدا سے پیسہ لے کر غلہ دینے کہا گیا اس نے کہ جہاز تباہی میں ہے کوئی غلہ نہیں دیا جاسکتا چند روز گزر گئے آپ اور آپ کے ساتھی سب کے سب عدم سیری رزق کی وجہ سے فاقہ میں تھے اور سب کے سب خدا کے ذکر میں اشتغال تمام رکھتے تھے ایک ترکی جو اس جہاز میں آپ کی ریاضت اور سوال نہ کرنے کو اور فقر و فاقہ کی برداشت کو تعجب ہو کر دیکھ کر کہنے لگا کہ تمہارا دین کیا ہے؟ میاں نے فرمایا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اللہ الھنا محمد نبینا، القران والمهدی امامنا آمنا و صدقنا**۔ وہ دشمن تھا غصہ میں آکر بڑی زور سے ایک مکا حضرت کے سر پر مار دیا آنحضرت بیہوش ہو گئے اور جہاز میں غل ہوا کہ سید نے جان دے دی ایک گھنٹہ کے بعد ہوش میں آئے اور ناخدا نے زاد راہ گزرانا جب جہاز کنارے پر پہونچا ترکی مذکور کنارے پر اتر گیا شاہ یمن کے غلام جو رہزنی کرتے تھے انہوں نے اسکو پکڑ لیا اور اپنے چنگل میں لے کر اور اس کو الٹا لٹکا کر اتنے جوتے اس کے سر پر مارے کہ اس کے سر کا مغز پراگندہ ہو کر وہ مر گیا القصہ جدہ پہونچے اور وہاں سے مکہ معظمہ گئے اس سال عربستان میں قحط عظیم پڑا ہوا تھا گرانی کی وجہ تمام زاد راہ تصرف میں لالیا گیا اس کے بعد فقر و فاقہ اور اضطرار اس قدر ہوا کہ اس کی شرح بیان نہیں ہو سکتی اور حضرت کے آٹھ فقرا میں چھ فقیروں نے اپنی جان جاناں کو دے دی۔ میاں سید علی ہمیشہ باغ خدیجہ میں جاتے اور ہر شخص منع کرتا کہ اس باغ میں ایک پتھر ہے درخشاں جو کوئی اس کو دیکھتا ہے دیوانہ اور گنگا ہو جاتا ہے میاں کبھی کبھی جاتے تھے ایک روز اس کو دیکھا اور گونگے ہو گئے جو کوئی پوچھتا کہ کیا مرض ہے نزدیک کاغذ پر لکھ کر بتاتے کہ واللہ باللہ میری زبان گویا نہیں ہوتی ہے اور آنحضرت حج اور زیارت سے فارغ ہو کر اور جہاز پر سوار ہو کر بندر سورت پر اترے اور دھونڈار اور گجرات کے تمام بزرگوں کی زیارت کی اور فرح تشریف لے گئے اور حضرت امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے پھر گجرات واپس آئے اور میاں سید برہان الدین سے علاقہ کیا اور چند روز آپ کی صحبت میں رہے آپ دساڑہ گجرات میں میاں شاہ برہان والدین کی صحبت میں ۱۱۳۷ھ میں تھے حضرت نے آپ سے بیان قرآن کرا کر بخوشی اور خوشنودی سے اجازت دی آپ دکن چلے گئے اور میاں سید برہان الدین کے فوت ہونے کے بعد خوزادے

https://theimammehdi.com

میاں صاحب سے علاقہ کیا اور سید یحییٰ کے خلفاء میں شمار کئے گئے اس کے بعد صحبت کیمیائے خاصیت پاتے ہیں میاں سے مغائر ہوئے میاں جی میاں صاحب نے فرمایا میاں سید علی کو ذکر دوام حاصل ہے اور آنحضرت کے وقت آخر پر حاضر رہے ہیں۔اس وقت ان کا دائرہ ترچنا پلی تھا اور سیدن میاں صاحب سے بھی علاقہ کیا اور بڑے میاں نے بشارتیں بھی دی ہیں۔آپ سے کسی نے پوچھا کہ میاں سید جلال اور ملک پیر محمد سے پوری پوری صحبت رکھنے کے بعد پھر ان بزرگوں سے آنحضرت نے علاقے کیوں کئے آنحضرت نے فرمایا اس کی ایک صورت یہ ہے کہ مجھے اپنے متبوعوں سے معلوم ہوا کہ فلاں بزرگ سے علاقہ کرو۔کیونکہ ان کا فیض تم کو پہونچ رہا ہے اور ان بزرگوں نے بعد کہا کہ تمہارے متبوع فرمار ہے ہیں سید علی سے کہو کہ علاقہ کرے۔ایک دن حضرت ملک سلیمان نے ترچنا پلی سے ہروڑ آکر ۱۱۷۴ھ میں آپ سے پوچھا کہ خوندکار کا علاقہ سات مرشدوں سے ہے پس کونسے بزرگ کا مشاہدہ حضرت رکھتے ہیں۔فرمایا سب بزرگوں کا مشاہدہ حاصل ہے جن کی طرف متوجہ ہوتا ہوں ان کا مشاہدہ حاصل ہو جاتا ہے آپ راولی پہاڑ موضع والکونڈا اور ترچنا پلی میں بھی رہے ہیں اور کرگاول میں قیام رہا ہے اور درنام بہرلی میں بھی رہے ہیں زیادہ مدت ہروڑ میں دائرہ رہا ہے اور وہیں ۸ / ذی قعدہ ۱۱۸۸ھ کو روضہ رضوان کو تشریف لے گئے ہیں۔آپ کی عمر کم و بیش ۸۶ سال کی ہوئی ہے آپ کو چار عورتیں تھیں پہلی بیوی صاحبنی بی سے ایک فرزند سید جلال عرف مٹھے میاں ہوئے ہیں جن کو باپو میاں بھی کہتے ہیں دوسری بیوی راجے صاحب سے دو لڑکے سید حسین سیدن میاں اور سید ابراہیم ہوئے۔

میاں سید جلال باپو میاں (جن کو مٹھے میاں بھی کہتے تھے آپ کو اپنے باپ سے تربیت و صحبت نہیں ہے اور سفر میں کم رہے ہیں علم عربی و فارسی میں دستگاہ تھی آپ ۱۹ صفر ۱۲۳۵ھ کو پونا میں قاضی برہان پور سے بحث کرتے ہوئے نام مہدی پر شہید ہوئے ہیں مزار مبارک شہر پونا کے اندر ہے۔آپ کو دو لڑکے ہوئے ایک شاہ صاحب میاں دوسرے خوزادے میاں۔

سید حسین سیدن میاں تربیت و صحبت اپنے والد سید علی سے رکھتے ہیں اور باپ کے انتقال کے بعد قاسم صاحب میاں سے علاقہ کئے ان کو ایک فرزند روشن میاں عرف بابا میاں

https://theimammehdi.com

ہوئے۔

سید ابراہیم عرف بڑے میاں بن میاں سید علی عالم خاں غلزی کی بیوہ مسماۃ عالم خاتون سے نکاح کیۓ تھے مگر اولاد نہیں ہوئی۔ میاں سید یعقوب بن میاں سید عطن کی شادی دیوان فیروز خان کے گھر میں پالن پور میں ہوئی تھی۔

نقل ہے کہ بائی دہارن ، نہایت نیک بخت اور صالحہ تھی اور تقویٰ شعار تھی اور دیوان مذکور نے اس سے نکاح کیا تھا اس سے ایک بیٹے مجاہد خان اور دو لڑکیاں چاندا بو اور چھامابو پیدا ہوئیں اور چاندبوا کو بہت ہی بڑے جہیز اور سامان اور زیور کے ساتھ میاں سید یعقوب کو دیئے۔ میاں سید یعقوب کو اسی سے بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں ہوئیں اور ان کی شادیاں پالن پور میں ہوئیں۔ ان میں سے ایک فرزند سید جعفر نام تھے جو سولہ سترہ سال کی عمر میں دکن چلے گئے اور وہیں شادی کر لی ان کی اولاد دکن میں موجود ہے جیسے سیدن میاں وغیرہ سید یعقوب کو ایک بی بی سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں ایک میانجی میاں دوسرے خوزادے میاں میانجی میاں سید اشرف سے صحبت رکھتے تھے ان کو دو لڑکے ہوئے ایک سیدن میاں پنچھو دوسرے۔ سیدن میاں کو ایک بیٹے بڑے میاں ہوئے۔

میاں سید محمود بن بندگی میاں سید علی ستون دینؒ:۔ بندگی میاں سید محمود بن بندگی میاں سید علی ستون دینؒ تربیت اپنے بزرگ باپ کے ہیں آپ کی عرفیت سید نجی میاں ہے اور باپ کے آخر وقت تک ساتھ رہے ہیں اور مبشر و منظور ہوئے دو بیویاں تھیں پہلی بیوی بی بی بو سے ایک فرزند میاں سید میراں ہوئے اور دو لڑکیاں ہوئیں اور دوسری بیوی بی بی راجے دولت سے ایک فرزند سید جلال ہوئے اور ایک بیٹی ہوئی۔

میاں سید میراں بن میاں سید محمود:۔ اپنے باپ کے تربیت ہیں اور باپ کی صحبت میں آخر تک رہے ہیں اور مبشر و منظور ہوئے ہیں اور بہت ہی کامل و مکمل تھے ۱۸ سال باپ کی صحبت میں رہے ہیں باپ کے بعد صحبت میاں سید نجم الدین خلیفہ حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہ سے حاصل کی ہے۔ آپ بزرگ اور جلیل المناقب تھے آپ کو دو لڑکے ہوئے سید مبارک باوا صاحب میاں اور سید جلال میٹھے میاں۔

https://theimammehdi.com

سید مبارک باپ کے تربیت ہیں اور صحبت کامل باپ سے رکھتے ہیں پھر میاں سید میراں جی کی صحبت میں رہے ہیں ۔آپ کو ایک فرزند سید برہان عرف شاہ صاحب میاں ہوئے دوسری بیوی سے سیدن میاں ہوئے ۔

میاں سید برہان متوکل اور صاف دل تھے اور نیوانہ میں رہتے تھے ان کو ایک فرزند حسین صاحب ہوئے اور حسین صاحب اپنے ماموں سید فضل اللہ کی صحبت رکھتے ہیں اور عربی اور فارسی میں کامل دستگاہ رکھتے تھے اور علم طب بھی حاصل کیا ہے ان کو ایک فرزند سید صاحب ہوئے ۔

سیدن میاں دائرہ کالا ڈیرہ میں رکھتے تھے ان کو ایک پسر سید حسین مٹھے میاں

سید مبارک کے فرزند سید محمود میاں سید برہان سے چھوٹے ہیں آپ کے فرزند کا نام سید خدا بخش ہے ان کے فرزند سید سلام اللہ ہیں ۔ سید سلام اللہ کے فرزند کا نام سید زین العابدین ہے ۔سید زین العابدین کے فرزند سید شہاب الدین ان کے فرزند سید ابراہیم ہیں ۔ سید ابراہیم کے فرزند کا نام بھی سید شہاب الدین ہے ان کے فرزند سید روشن منور ہیں ۔ سید روشن منور کے فرزند میاں سید مبارک ہے ۔

سید مبارک عرف مبارک میاں نہایت پاکباز متقی اور پرہیزگار ہیں آپ کی مسجد محلہ کالا ڈیرہ چنچل گوڑہ میں ہے علمی ذوق بہت رکھتے ہیں ۔نہایت بااخلاق ستودہ صفات، نرم دل اور خوش گفتار تھے ۔

میاں سید جلال بن میاں سید میراں:۔ میاں سید جلال بن سید میراں بن میاں سید محمود بن بندگیمیاں سید علی ستون دین آپ کی عرفیت مٹھے میاں ہے اپنے والد سید میراںؒ کے مرید و فقیر ہیں ۔آپ کے دو فرزند سید میراں عرف ابجی میاں دوسرے سید خدا بخش میاں جی صاحب ہیں ۔آپ بارہ سال کی عمر میں اپنے تایا میاں سید مبارک عرف باوا صاحب میاں کے تربیت اور فقیر ہوئے ۔اور صحبت میں رہے آپ میاں شیخ اسماعیل فقیر و خلیفہ چھابوجی صاحب سے بھی علاقہ کیا ہے ۔آپ کی سکونت ہستیرہ میں تھی ۔ یکم ربیع الاول کو آپ کا وصال ہوا ہے ۔ مزار مبارک ہستیرہ میں ہے آپ فرہ مبارک بھی تشریف لے گئے ہیں اور حضرت مہدی علیہ

https://theimammehdi.com

السلام کے روضہ مبارک کی گنبد تعمیر کرائی ہے ۔آپ کو تین فرزند ہوئے ۔ سید علی بڑے میاں، حسین میراں، اور یعقوب میراں ۔

میاں سید علی عرف بڑے میاں مرید و فقیر اپنے والد بزرگوار کے ہیں والد کے انتقال کے بعد حضرت سید عبداللہ عرف سید اصاحب سے علاقہ کیا ہے آپ کو دو فرزند ہوئے سید برہان الدین مٹھے میاں صاحب اور سید خوند میر ننھے میاں صاحب ۔میاں سید برہان الدین عرف مٹھے میاں صاحب اپنے والد کے مرید اور فقیر ہیں ۔

میاں سید خوند میر عرف مٹھے میاں صاحب بن میانسید علی عرف بڑے میاں صاحب آپ اپنے والد میاں سید علی عرف بڑے میراں صاحب کے مرید اور فقیر ہیں ۔ حیدرآباد دکن کے مریدوں کی خواہش پر آپ کے والد میاں سید علی اور بڑے بھائی حضرت میاں سید برہان الدین عرف مٹھے میاں صاحب نے آپ کو ۱۲۲۸ھ میں حکم ارشاد دے کر حیدرآباد روانہ فرمایا ۔ آپ نے یہاں آکر دائرہ قائم فرمایا اس زمانے سے دائرہ ہستیرہ حیدرآباد کے محلہ چنچل گوڑہ میں قائم ہے ۔آپ کو دو فرزند ہوئے سید زین العابدین ، دوسرے سید باقر میاں ۔ سید زین العابدین مرید و فقیر اپنے تایا میاں سید برہان الدین کے ہیں سید باقر میاں مرید و فقیر اپنے والد بزرگوار میانسید خوند میر ننھے میاں کے ہیں ۔آپ کے فرزند سید باقر میاں ہیں ۔ حضرت سید باقر میاں صاحب کے فرزند سید اسمعیل موسیٰ میاں تھے جو مرید و فقیر اپنے بڑے باپ سید زین العابدین کے ہیں آپ کے فرزند کا نام سید محمد عرف روشن میاں ہے جو اپنے والد کے مرید و فقیر ہیں آپ کے فرزند کا نام سید اسمعیل موسیٰ میاں ہے ۔

سید اسمعیل موسیٰ میاں نہایت متقی پرہیزگار اور عبادت گزار اور صاحب حال تھے ۔ آپ کا بیان قرآن سننے والوں کے لئے بڑا فیض بخش رہا ہے ۔آپ میانہ قد گورا جسم گورا رنگ نورانی داڑھی ، ہاتھ میں عصا رکھتے تھے جب قرآن کی کسی آیت کا بیان کرتے خود بھی روتے اور دوسروں کو بھی رلاتے تھے آپ کا بیان تاثیر میں ڈوبا ہوا تھا ۔آپ کے فرزند میاں سید محمد عرف روشن میاں صاحب بھی مولوی کامل ہیں ۔ اور حضرت اسعد العلماء سید محمود مرشد میاں تشریف اللہی نے آپ کو قدوۃ العلماء کا خطاب دیا ہے ۔ نہایت پرہیزگار اور متقی اور عبادت

https://theimammehdi.com

گذار ہیں چند روز آپ نے روزگار بھی کیا ہے والد بزرگوار کے بعد اپنے والد کے خلیفہ سید علی عرف بڑے حضرت فرزند حضرت سید عبدالحیٔ از اولاد میاں سید خوندمیر عرف خوب بن حضرت میاں سید علی ستون دین سے علاقہ کر کے فقیری اختیار کی اور ان سے احکام ارشاد حاصل کر کے اپنے آبائی دائرہ پر فائز ہیں اوقات کے سخت پابند ہیں دو وقت ذکر کی پابندی برابر ہے سب سے بڑی معصومیت آپ کی یہ ہے کہ آپ ہر روز برابر حالات واقعات بزرگان دین اور احکام مذہب لوگوں کو سناتے رہتے ہیں خصوصاً ماہ شوال اور ماہ ذی قعدہ میں ہر روز مجلس ہوتی ہے جس میں کثرت سے لوگ شریک ہوتے ہیں حضرت امامنا کی سیرت آپ کے حالات و معجزات کا بیان بھی ہے شوال میں جنگ بدر ولایت کی تفصیل بیان کرتے ہیں ۔خدائے تعالیٰ اپنے دین کا آپ ناصر ہے حضرت مہدیؑ کا یہ فرمان آپ پر صادق آتا ہے ۔آپ صاحب تصنیف بھی ہیں کئی کتابیں آپ نے لکھی ہیں نماز قصر، زکواۃ، خطبات روشن گر، زیارت قبور وغیرہ آپ کی تصانیف، نماز جمعہ کے تعلق سے سبیل الرشاد کتاب لکھی ہے اسکے علاوہ آپ نے قرآن کی تفسیر لکھی ہے جس کا نام تبین القرآن علی منہاج الاسلام رکھا ہے ۔یہ تفسیر مدعائے مہدیؑ کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے ۔آپ کے فرزند ابوالہادی سید قاسم عرف منظور میاں قید قدم پابند ذکر و بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہیں ۔آپ مولوی کامل ہیں (جامعہ نظامیہ سے مولوی کامل کیا ہے) ۔صاحب فضیلت دارالعلوم حیدرآباد اور ادیب ماہر علی گڑھ ہیں ۔آپ کی قرات کلام پاک ترجمہ اور تفسیر کے اڈیو کیسٹ اقطاع عالم میں شوق سے سنے جاتے ہیں ۔

میاں سید خدابخش بن میاں سید جلال (بانیان دائرہ نو کے) جد اعلیٰ ہیں ۔آپ میاں سید عبداللہ عرف سید اصاحب (اوسہ) کے مرید اور خلیفہ ہیں ۔اور آپ کے جانشین قرار پائے ۔

میاں سید خوندمیر بن بندگی میاں سید علی ستون: ۔آپ کی عرفیت خوب میاں ہے والد کے مرید اور فقیر ہیں نہایت بزرگ اور یگانہ وقت اور باکمال اور صاحب حال تھے دائرہ مدک پلی میں ہی تھا ۔۱۲/ ذی الحج کو وہیں انتقال فرمایا ۔مزار مبارک وہیں ہے آپ کو دو فرزند میاں سید لیسین اور میاں سید حسین ہوئے ۔

میاں سید لیسین عرف اچھے میاں شہسوار عرصہ توکل و تقویٰ تھے تربیت باپ سے ہے

https://theimammehdi.com

اور بعد میں علاقہ بند گیمیاں شاہ نصرت مخصوص الزماں سے کر کے آپ کی صحبت اختیار کی اور خلافت سے مبشر ہوئے ۔آپ کا دائرہ بسیط پورہ حیدر آباد میں تھا وہیں ۲۳ / ربیع الاول کو انتقال فرمایا آپ کو شاہ صاحب میاں ، خوب میاں اور میانجی میاں تین فرزند ہوئے ۔خوب میاں فقیر متوکل تھے اور باپ کے دائرہ پر قائم تھے ان کو ایک فرزند بڑے میاں ہوئے دوسری بیوی سے سید لیسین ہوئے۔

میاں سید حسین بن میاں سید خوندمیر بن بندگیمیاں سید علی ستون دین بہت بزرگ اور کامل تھے آپ کو تین لڑکے ہوئے ۔میاں سید اشرف ، میاں سید اللہ بخش ، میاں سید تاج الدین ۔میاں سید اشرف کو ایک بیٹا ہوا میاں سید عبدالحیٔ عرف سید صاحب میاں جو مدک پلی میں ۳ / محرم کو فوت ہوئے ہیں ان کو بڑے میاں اور باوا صاحب میاں دو بیٹے ہوئے اور دوسری بیوی سے ایک فرزند سید حسین ہوئے۔

میاں سید حسین تربیت اپنے والد بزرگوار میاں سید عبدالحیٔ کے ہیں ۔آپ کے فرزند کا نام بھی میاں سید عبدالحیٔ ہے جو باپ کے جانشین ہوئے ان کے فرزند کا نام سید حسین عرف حسے میاں ہے جو نہایت متقی پرہیزگار تھے اوقات نماز کے سخت پابند اور تہجد گزار تھے ۔آپ کے زمانے میں آپ کی مسجد (زمستان پور مشیر آباد) میں رات میں نوبت بھی جاری تھی ۔آپ اپنے فقراء کا خاص خیال رکھتے تھے اور اکثر مراقبہ میں بیٹھے رہتے مسجد میں ہی نشست تھی لوگ آپ کو گھیرے ہوئے رہتے تھے ۔اکثر قال اللہ اور قال رسول اللہ کا بیان ہوتا ۔اگر اس اثناء میں کوئی شخص دنیا کی بات کرتا تو آپ مجلس چھوڑ کر اٹھ جاتے اور لوگوں سے کہتے تم باتیں کرو یہ کہکر حجرہ میں چلے جاتے ۔آپ کے فقراء کے کھانے کا انتظام آپ کے گھر میں تھا ہر ایک فقیر کا کھانا آپ خود گھر سے لاکر اس فقیر کو دیتے ۔اس فقیر مولف کے والد حضرت شیخ محمد عرف محمد صاحب کے آپ مرشد ہیں میرے والد آپ ہی کے تربیت تھے بعد میں آپ کے فرزند میاں سید علی سے علاقہ کیا ۔اپلگوڑہ ، ناگپور چریال ، مشیر آباد ، حیدر آباد ، و ضلع ناندیڑ کے اکثر مواضعات میں آپ کے مرید پھیلے ہوئے تھے ۔ایک مرتبہ آپ ناگ پور (قریب چریال) تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں نے آپ کو بہت روکا اور وہیں دائرہ بنا کر دینا چاہے مگر آپ

https://theimammehdi.com

نہیں رہے ۔ موضع پال پڑتی کے جملہ مصدقین آپ ہی کے مرید تھے میرے والد فرماتے تھے کہ قوم میں تین مرشدین کو میں نے دیکھا ہے ایک حضرت حسے میاں صاحب دوسرے حضرت سید منور روشن میاں صاحب اہل اکیلی تیسرے حضرت سید عالم شاہ صاحب میاں صاحب اہل اپل گوڑہ (قریب پال پڑتی) ان بزرگوں کا حال یہ تھا کہ ہمیشہ سرنیچا کئے ہوئے مراقبے میں رہتے تھے کبھی کوئی دنیاوی بات نہ کرتے کتنا ہی بڑا امیر ملنے آئے اس کی تعظیم نہیں دیتے تھے صرف سلام علیک کہدیتے ۔ الند موضع ناندیڑ میں آپ کے مریدوں نے آپ کو بلایا آپ وہاں گئے اتفاقاً وہاں بیمار ہوگئے اور وہیں ۱۶/ محرم ۱۳۱۶ کو رحمت حق سے جاملے وہاں کوئی حظیرہ نہیں تھا وہاں کے مریدوں نے وہیں آپ کو دفن کر کے حظیرہ بنادیا ۔ وہاں کے قبرستان کے آپ سلطان قبرستان ہیں ۔ آپ کو تین فرزند ہوئے سید خدا بخش باچھو میاں دوسرے میاں سید علی تیسرے میاں سید اشرف اچھا میاں ، باچھو میاں کا انتقال آپ کی زندگی میں ہوگیا ان کے فرزند سید عبدالحئ تھے جو روزگار پر تھے اور پولیس میں ضلع اورنگ آباد میں مہتمم تھے ان کو کئی فرزند ہوئے ہیں ایک فرزند میاں سید علی عرف بڑے حضرت نے حضرت میاں سید اسمعیل عرف موسی میاں اہل ہستیرہ سے آکر کے ان کے ہاتھ پر ترک دنیا کی اور صحبت میں رہ کر حکم خلافت حاصل کیا ۔ آپ کا انتقال ہوچکا ہے ۔ آپ کے فرزند کاسب ہیں ۔

میانسید علی بن میانسید حسین حسے میاں باپ کے مرید و فقیر اور باپ ہی کے جانشین ہوئے مگر آپ کا انتقال عالم جوانی میں ہوگیا ۔ آپ کے فرزند سید ہاشم حسے میاں تھے جو والد کے دائرہ پر فائز ہیں نہایت صاف دل صاف گو اور حق پرست و متقی و پرہیزگار ہیں کچھ عرصہ پہلے قوم میں ایک نیا فساد پھیل گیا لوگ بزرگان دین کی شان میں گستاخیاں کر رہے تھے حسے میاں صاحب نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی اعتقاد کے نہایت ہی پکے اور تمام بزرگوں کے دلی معتقد ہیں ۔ اب آپ کے جانشین فرزند سید علی ہیں ۔ میاں سید اشرف بن میاں سید حسین حسے میاں صاف گو صاف دل آدمی تھے ۔ شریعت کے پابند تھے اور تنہائی پسند تھے کچھ عرصہ میاں داؤد کی مسجد پہاڑی پر زندگی بسر کی ہے آپ کے فرزند میاں سید علی اور میاں سید محمود ہیں ۔ رمیاں سید علی کا انتقال ہوگیا ہے ۔

https://theimammehdi.com

میاں سید حسین عالم بن میاں سید مبارک بن میاں سید میراں بن بندگی میاں سید محمود بن بندگیمیاں سید علی ستون دین ۔عالم و فاضل تھے آپ نے سلوک میں منطق الطیر لکھی ہے ۔تربیت اپنے باپ کے ہیں علاقہ میاں سید فضل اللہ مولف انتخاب المو الید سے کیا ہے ۔ آپ پرندوں ،چوپایوں اور درندے جانوروں کی بولیاں خوب سمجھتے تھے اور جھاڑوں کی آواز بھی سنتے تھے ایک روز جاڑے کے موسم میں نماز صبح ،کے وقت جھاڑ کے آلے پر بیٹھ کر گرم پانی سے وضو کرنے لگے ۔جھاڑ سے آواز آئی مجھے گرم پانی سے تکلیف ہوتی ہے ۔آپ اسی وقت اٹھ گئے اور دوسری جگہ جاکر وضو کیا۔آپ کی وفات ۲۴ / رجب ۱۲۰۲ھ میں بلیکھن میں ہوئی ہے مزار مبارک بلیکھن میں ہے جو کھنڈیلہ سے ۵ کوس ہے (یعنی ۶ کلو میٹر) ۔آپ کو دو فرزند سید جلال الدین اور سید علی ہوئے ۔سید علی کے تین فرزندوں میں ایک سید ابراہیم بڑے میاں ہیں جن کے فرزند سید علی غازی ہیں ۔

سید علی غازی کے فرزند سید قاسم صاحب میاں تھے جن کی ولادت ۱۲۵۵ھ میں ہوئی ۔ مولانا سید نصرت صاحب سے علاقہ کر کے ان کے ہاتھ پر ترک دنیا کیا اور خلیفہ بھی ہوئے ۲۷ سال فقیری کی آپ نے حج بھی کیا ہے ۔ کعبتہ اللہ میں دو سال رہے ہیں پوری عمر آپ کی ۸۷ سال تھی ۔آپ کی وفات ۲۸ / ذی قعدہ ۱۳۳۳ھ کو ہوئی ۔بندگیمیاں شاہ ابراہیم کے حظیرہ میں دفن ہیں ۔۔آپ کے فرزند کا نام سید خوندمیر ہے ۔

سید خوندمیر متین بن سید قاسم صاحب میاں نہایت نیک اور پرہیزگار تھے ۔تربیت مولوی سید شہاب الدین صاحب کے ہوئے پھر علاقہ حضرت میاں سید سعداللہ عرف سید نجی میاں صاحب اکیلوی سے کیا ان کے بعد میاں سید یعقوب پھر ان کے فرزند حضرت سید محمد میاں صاحب اکیلوی کے ہاتھ پر ترک دنیا کی ۔آپ شاعر بھی تھے رباعیات لکھنے اور تاریخ نکالنے میں آپ کو کمال حاصل تھا ۔آنکھوں سے معذور بھی تھے ترک دنیا کے بعد حضرت سید محمد میاں صاحب اکیلوی کی مسجد میں رہائیش کر لی ۔ حضرت نے ان کے رہنے ایک حجرہ دیا ۔یہیں رہتے کہیں جاتے آتے نہ تھے ۔ حضرت محمد میاں صاحب نے آپ کی ضعیف العمری کا لحاظ کر کے آپ کی بے حد خدمت کی ہے اور آرام پہونچایا ۔ بالآخر اسی مسجد میں آپ کا انتقال ہو گیا ۔ حظیرہ

https://theimammehdi.com

کاچھگوڑہ میں دفن ہوئے۔

بندگی میاں سید عثمانؓ فرزند حضرت خاتم المرشدؓ

مقبول ایزو سبحان بندگی میاں سید عثمان ابن حضرت خاتم المرشد۔آپ اپنے والد بزرگوار حضرت خاتم المرشدؓ کے تربیت ہیں۔اور حضرت ہی کی صحبت میں رہے ہیں۔آپ کی دو بیویاں تھیں ایک بی بی زلیخا خدیجہؓ جن کی ماں کا نام بی بی زلیخا تھا بی بی خدیجہ سے ایک فرزند میاں سید عبدالحی نام ہوئے اور ایک بیٹی بی بی رابعہ نام تھی جو سات سال کی عمر میں رحلت کر گئیں اور دوسری بیوی کا نام راجے مومن تھا ان کی حقیقی ماں کا نام گوری اچھو اور ریندر ماں کا نام کالی اچھو تھا میاں سید عثمان کو بی بی راجے مومن سے تین بیٹے ہوئے میاں سید ہاشم میاں سعد اللہ بخش میاں سید قاسم اور میاں سید باقر جو بچپن میں مرگئے میاں سید عثمان کی نظر محبت بی بی راجے خدیجے پر نہیں تھی، حضرت خاتم المرشد کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے اس کو دل پر نہیں لیا ایک دن میاں سید عثمان باہر سے گھر آئے اور آپ کے ہاتھ میں کچھ میوہ تھا میاں سید عبدالحی میوہ دیکھ کر آپ سے لپٹ گئے آپ نے ہاتھ اوپر اٹھالیا جب میاں سید ہاشم آئے وہ میوہ ان کے ہاتھ میں دے دیا حضرت خاتم المرشدؓ نے یہ حال دیکھا اور میاں سید عثمان کو طلب کر کے فرمایا یہ کام تمہارا نہیں ہے اس میں کچھ تفاوت کرو پھر میاں سید عثمان اپنے قبلہ گاہ کی رضا سے راجے مومن اور گوری اچھو اور کالی اچھو کے ساتھ موضع دریسج میں جو احمد آباد کے قریب ہے آکر ٹھہرے جب میاں سید یحیی اور میاں سید عیسیٰ میاں سید شہاب الدین کے کار خیر سے فارغ ہو کر موضع دساڑہ سے سروہی جانے لگے تو موضع دریسج میں نزول فرمایا اس وقت اچانک میاں سید عثمان پر کسی مرض کا حملہ ہوا اور حرارت زیادہ ہو گئی اور تھوڑی دیر میں انتقال کر گئے۔میاں سید یحیی اور میاں سید عیسیٰ وداع ہو کر تھوڑی دور گئے تھے۔ان کو آدمی دوڑا کر اطلاع کرائی گئی اور واپس طلب کیا گیا انہوں نے واپس آکر تجہیز و تکفین کر کے پٹن شریف لے جاکر حضرت ملک نجن باڑی وال کے بازو حضرت صدیق ولایتؓ کے روضہ میں

https://theimammehdi.com

میاں سید عثمان کی میت کو دفن کر دیا مغرب کی دیوار کی قریب ان دونوں قبروں کے بیچ میں ایک قبر کا فاصلہ ہے میاں سید یحییٰ و میاں سید عیسیٰ کی شہادت دانتی واڑہ میں میاں سید عثمان کی وفات کے ایک ماہ دو روز کے بعد واقع ہوئی۔

جس روز میاں سید عثمان کی وفات موضع وایسج میں ہوئی اسی روز میاں سید میراں بن حضرت خاتم المرشد کے فرزند میاں سید اشرف پیدا ہوئے بی بی بوا نہایت خوش ہو کر حضرت خاتم المرشدؒ کے پاس خبر لائیں اور عرض کیا کہ میاں اپنے پوترے کا منہ دیکھو حضرت خاتم المرشدؒ نے فرمایا پوترے کا منہ کیا دیکھوں ایک منہ چھپاتے ہیں اک منہ دکھاتے ہیں بی بی بو یہ سن کر جس قدر پوترے کی پیدائش پر خوش ہوئی تھیں اتنا ہی رنجیدہ ہو گئیں

بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشد بی بی خدیجہ سے بہت خوش تھے جب میاں سید عثمان کی وفات کی خبر آئی تو آنحضرت نے خود بہ سعادت بی بی خدیجہ کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور فرمایا اے بہو خدیجہ جو کچھ تیرا حق سید عثمان پر ہے بخشدے اور خدا کے واسطے معاف کر دے بس معصومہ نے خدا واسطہ معاف کر دیا حضرت خاتم المرشدؒ نے فرمایا خدیجہ خدائے تعالیٰ جو کچھ مجھے دیتا ہے اس میں تیرا بھی حصہ ہے۔

میاں سید عبدالحی بن میاں سید عثمان حضرت خاتم المرشد کے منظور نظر تھے اور کبھی کبھی آپ کے ہمرکاب ہو جاتے تھے خاتم المرشد ان پر بہت شفقت فرماتے تھے ان کی شادی بی بی بو بنت میاں سید میراں ہوئی۔

میاں سید ہاشم بن میاں سید عثمان کان جود و سراپا محتشم میاں سید ہاشم بن میاں سید عثمان بہت بزرگ اور قابل اور مقودہ خیال تھے جب دائرہ عالی پالن پور آیا آپ بھی پالن پور آگئے اور روزگار کی خاطر دیوان کے نوکر ہو گئے لیکن ریاضت تقویٰ اور شب خیزی اور تہجد گزاری اور ذکر و فکر کے پابند تھے اور ہمت عالی بہت رکھتے تھے اس زمانے کے مقتداؤں میں آپ کی بات پر سب کو اعتماد تھا۔

میاں سید ہاشم حاکم لشیرپورہ کے نوکر تھے حاکم مذکور نے موضع اندرانہ پرگنہ سیت

https://theimammehdi.com

پور آپ کے تنخواہ میں دیدیا تھا۔اس کے پہلے یہ موضع ایک مصدق شخص مسمی عطا کو دیا گیا تھا جب حاکم مذکور نے یہ گاؤں عطا مذکور سے لے کر میاں سید ہاشم کو دیدیا اس وقت عطا دائرہ سے جاکر موضع کاکرسی میں قیام کیا اور میاں سید ہاشم کو کہلایا اگر چہ آں صاحب نے میرا گاؤں لے لیا ہے مگر فرصت کے وقت آپ کو مار ڈالوں گا میاں سید ہاشم یہ سن کر ہمیشہ مسلح اور جوشن اور زرہ میں رہتے تھے ایک روز عطا بہت سے کولیوں کو ساتھ لے کر آپ پر شبخون مارا اور موضع مذکور کے اندر دیار کاکریجی سے آکر آپ کی تاک میں رہا میاں سید ہاشم ہتیار نکال کر صبح کے وقت نماز پڑھ رہے تھے عطا مذکور نے اپنے ہاتھ سے آپ کو شہید کر دیا پھر موضع کاکریجی کو واپس چلے گیا لیکن اس ناپاک کے ہاتھ سوکھ گئے اس وقت دیوان فتح خاں بادشاہ دہلی کے حضور میں گئے ہوئے تھے اور پالن پور میں ان کے بھائی ملک خانجی تھے فتح خان نے ملک خانجی کو ایک واقعہ لکھ کر بھیجا کہ اے نامرد حیف ہے کہ ہمارا پیرزادہ مارا جائے اور عطائے ناپیکار زندہ رہے لہذا فوج کے ہمراہ اس پر تاخت کر کے اس قاتل کو مار ڈالو۔جب یہ خط ملک خانجی کو پہونچا اسی وقت ایک بڑی فوج لے کر موضع کارسی پر تاخت کی اور اس کا محاصرہ کر لیا عطا نے جان لیا کہ اب بجز جان دینے کے چارہ نہیں ہے ملک خانجی سے کہلایا جب میں نے میاں سید ہاشم کو مارا ہے مجھے معلوم تھا کہ کوئی مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا لیکن یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں خاوند کے ہاتھ سے مارا جارہا ہوں اور خاوند میرے لیے پالن پور اور جالور سے فوج لے کر آئے ہیں اس کے بعد گاؤں کے باہر آیا اور دلاوروں کے ہاتھ سے مارا گیا میاں سید ہاشم ۱۸ ربیع الاول کو شہید ہوئے ہیں اور پالن پور میں میاں سید اشرفؒ کے گنبد کے باہر مغرب کی طرف دفن ہیں اور آنحضرت کو پہلی بیوی بی بی ملکان (بنت میاں سید محمد نبیرہ حضرت شہاب الحق) سے دو فرزند ہوئے ۔ایک میاں سید مبارک دوسرے میاں سید خدا بخش عرف چھابا میاں اور دسرے بیوی راجے مومن بنت پیر خاں سے دو لڑکے میاں سید علی اور سید خانجی ہوئے اور تیسری بیوی راجے ملکان سے دو بیٹے ہوئے جو بچپن میں انتقال کر گئے ان کے بعد ایک فرزند سید عبدالحی عرف جی جی میاں ہوئے۔

میاں سید مبارک کو دو لڑکے ہوئے ایک میاں سید احمد عرف سید جیون دوم سید سعد

https://theimammehdi.com

اللہ اور دوسری بیوی کے شکم سے ایک فرزند میاں سید علی ہوئے اور ایک فرزند میاں سید عثمان اور میاں سید عثمان کو انکی بیوی بوافتح سے ایک فرزند میاں سید نجم الدین ہوئے، میاں سید نجم الدین کو تین لڑکے ہوئے سید آئی جی میاں، سید یسین، سید مبارک عرف موٹا میاں آئی جی میاں کی تمام عمر سروہی کے راجپوتوں میں گزری ہے میاں سید یسین کو ایک فرزند میاں سید عثمان ہوئے اور سید عثمان کو ایک فرزند نجم الدین۔

میاں سید سعد الدین میاں سید مبارک کسب و روزگار میں لیاقت تمام رکھتے ان کی رحلت دساڑہ میں ہوئی ہے ان کو ایک فرزند سید محمد عرف سیدن میاں اور سیدن بانو کو ایک فرزند سید سعد اللہ۔

سید خدا بخش عرف چھابا میاں کو ایک فرزند عبداللطیف دوسرے بیوی سے سید پھجو شاہ محمد سے سید شاہ محمد کو دو بیٹے سید احمد اور لالو میاں اور سید احمد کو ایک لڑکا چھابا میاں نام تھا جوان ہو کر فوت ہو گیا لالو میاں کی وفات احمد آباد میں ہوئی ہے میاں سید راجو کے روضہ میں دفن ہیں۔ان کو ایک فرزند سید عبداللطیف ہوئے جو علم نجوم میں شعور تمام رکھتے تھے اور اودے پور میں رحلت فرمائے ہیں۔میاں سید شاہ محمد حضرت شاہ نصرت کے عرس کے دن ۲۹ صفر کو رحلت فرمائے ہیں۔

میاں سید یسین بن میاں سید نجم الدین بن میاں سید عثمان بن میاں سید مبارک بن میاں سید ہاشم مناقب ستودہ اور صفات محمودہ رکھتے تھے تربیت و صحبت رکھتے ہیں آپ کے فرزند کا نام سید عثمان ہے۔جو باپ کے مانند اعلیٰ صفات کے حامل اور مرد کامل تھے آپ کے فرزند کا نام سید ہاشم ہے جو پالن پور میں ہی تھے ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۵۱ھ کو انتقال فرمایا ہے آپ کے فرزند کا نام بھی سید عثمان ہے پالن پور میں قیام تھا حضرت سید منور عرف روشن میاں صاحب اہل اکیلی سے آپ کا علاقہ تھا ۱۳۰۴ھ میں ترک دنیا کر کے چنچل گوڑہ میں حضرت میاں روشن میاں صاحب اکیلوی کی مسجد میں آگئے اور مسجد میں قیام رکھا نہایت متقی پرہیزگار، تہجد گزار اور شب زندہ دار تھے اکثر وقت مسجد میں رہتے دائم مراقب تھے مرشد کے پاس اٹھارہ فقیر تھے جس کے کھانے کا انتظام مرشد کے گھر میں تھا۔ہر روز ظہر کی نماز کے بعد ایک روٹی جوار کی

https://theimammehdi.com

اور ایک مٹی کے کٹورے میں دال مرشد کے گھر سے آتی وہ کھالیتے پھر دوسرے دن ظہر تک کچھ نہ کھاتے کہیں دعوت میں نہ جاتے۔ کبھی کسی دنیادار کے گھر میں قدم نہ رکھا مرشد کے دائرہ میں نوبت کا عمل جاری تھا اس میں شریک رہتے اوقات ذکر کے سخت پابند تھے۔ اکثر مرشد کے مشاہدہ میں رہتے یہ شعر آپ کی زبان پر رہتا۔

میں کہاں ہوں، میں کہاں ہوں میں کہاں؟ بن گیا ہوں سربسر روشن میاں

آپ کے اخلاق و علو مرتبت اور پابندی وقت کی وجہ سے پورے محلہ چنچل گوڑہ میں یہ بات ہر شخص کی زبان پر تھی کہ اگر کوئی بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایتؓ کے فقیر کو کسی نے نہیں دیکھا ہے تو وہ عثمان میاں، روشن میاں کے فقیر کو دیکھ لے۔ ۱۳۰۵ھ میں آپ نے مرشد کے ساتھ حج بیت اللہ بھی کیا ہے۔ حضرت سید ولی صاحب سکندر آباد (مولف سوانح مہدی موعود) بھی آپ کے اور مرشد کے ساتھ تھے آپ کا قدم بہت عظمت پر تھا حضرت سید سعد اللہ عرف سید نجی میاں صاحب اہل اکیلی نے اپنی مثنوی زبدۃ العرفان حصہ اول اور حصہ دوم میں آپ کی تعریف و توصیف نہایت ہی اعلیٰ انداز میں لکھی ہے۔ چھ سال تک مرشد کی خدمت میں رہ کر آپ اپنے مرشد قبلہ حضرت روشن میاں اہل اکیلی کی خوشنودی اور رضا سے پالن پور واپس چلے گئے یہیں پر آپ کا انتقال ۴ شعبان ۱۳۱۰ھ کو ہو گیا قبر شریف بندگی میاں سید اشرفؒ کے حظیرہ معلیٰ میں ہے آپ کو دو فرزند ہوئے سید نظام الدین اور سید قطب الدین عرف خوب میاں۔

میاں سید نظام الدین عرف نجو میاں سید عثمان ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۷۱ھ کو پیدا ہوئے نواب فتح خان والی ریاست پالن پور کے مصاحب رہے ہیں۔ مرید حضرت خوزادے میاں بن بڑا میاں کے ہیں علاقہ حضرت سید سعد اللہ سید نجی میاں (مولانا دکنی) اہل اکیلی سے کیا انتقال ۱۰ محرم ۱۳۳۶ء کو پالن پور میں ۶۵ سال ہوا مزار مبارک پالن پور میں میاں سید اشرف کے حظیرے میں ہے۔

آپ کو ایک فرزند سید محمود تھے جن کا انتقال ۲/ ربیع الثانی ۱۳۳۷ کو ہوا ہے پالن پور میں دفن ہیں۔

https://theimammehdi.com

میاں سید قطب الدین عرف خوب میاں پالن پوریؒ آپ میاں سید عثمان فرزند میاں سید ہاشم و فقیر و خلیفہ حضرت سید منور روشن میاں اکیلوی کے مرید و فقیر و خلیفہ کے فرزند ہیں ۔ آپ کی پیدائیش پالن پور میں ۱۲۷۳ھ میں ہوئی ۔ علم عربی و فارسی میں دستگاہ حاصل کی آپ کے حالات اس فقیر مولف نے آپ کی تصنیف حدود دائرہ کی طباعت کے وقت اس کے ابتدائی صفحات پر رقم کئے ہیں ۔ (وہاں دیکھ لئے جائیں) مختصر یہ ہے کہ آپ کی والدہ کا نام مبارک بی بی راجے رقیہ عرف دادی ماں ہے جو بندگیمیاں سید ابراہیم بن حضرت خاتم المرشدؒ کی اولاد سے ہیں ۔ آپ حضرت خوزادے میاں صاحب بن حضرت بڑے میاں صاحب (از اولاد حضرت بندگیمیاں سید میراں فرزند حضرت خاتم المرشدؒ) تربیت ہیں ۔ حضرت خوزادے میاں صاحب کا انتقال ۱۲۰۳ھ میں ہو گیا اس کے بعد آپ نے اپنے والد بزرگوار کے مرشد میاں سید سعد اللہ عرف سید نجی میاں (مولانا دکھیؒ مولف مثنوی زبدۃ العرفان ۶ جلد) کے پاس حیدرآباد آکر آپ سے بیعت کی اور مرید ہوئے ۔ آپ نے کچھ عرصہ سرکاری ملازمت بھی کی ہے اور پالن پور ہائی اسکول میں پرشین ٹیچر تھے ۔ ۱۳۳۰ھ میں آپ نے ملازمت چھوڑ دی اور ترک دنیا کر کے مرشد کی اجازت لے کر حیدرآباد سے پٹن شریف آگئے ۔ جہاں حضرت صدیق ولایتؒ کا روضہ ہے یہاں کچھ قیام فرمایا پھر اپنے مرشد کی صحبت میں رہے ۔ پٹن سے حیدرآباد آکر محلہ چنچل گوڑہ اکیلوی مسجد میں قیام فرمایا ۔ آپ کا قیام پٹن شریف میں ۱۳۳۸ھ میں رہا ہے یہاں آپ عرصہ تک معتکف رہے ۔ آپ پٹن شریف اپنے مرشد سید نجی میاں اہل اکیلی کے انتقال ۱۳۴۶ھ کے بعد تشریف لا کر مقیم ہوگئے ۔ مرشد کے انتقال کے بعد ان کے فرزند میاں سید یعقوب کے فرزند حضرت سید محمد (محمد میاں صاحب) بہت چھوٹے تھے اس لئے ان کی تعلیم اور دائرہ کی نگرانی کے لئے سید نجی میاں صاحب اکیلویؒ کے مریدوں نے آپ کو باصرار تمام مرشد کا واسطہ دے کر حیدرآباد بلایا آپ حیدرآباد آگئے اور اکیلی کا دائرہ سنبھالا اور چنچلگوڑہ مسجد اکیلی ہی میں قیام پذیر رہے اور محمد میاں صاحب کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہے ۔ آپ نہایت متقی پرہیزگار دیندار اور اخلاق عالیہ سے متصف تھے بزرگان سلف کی روش پر قایم رہے ۔ عزیمت شعاری آپ کا خاصہ تھی کوئی فتوح قید سے قبول نہیں کی جو فتوح بلا قید

https://theimammehdi.com

بے شان و گمان آجاتی وہی قبول فرماتے۔ موجودہ مذہبی رسومات یعنی جیسے تسمیہ خوانی، نکاح خوانی، نماز جنازہ گھڑی وغیرہ میں جو فتوح وصول ہوتی وہ سب مرشد کے گھر حضرت محمد میاں صاحب کی والدہ کو پہونچادیتے۔ جو بھی فتوح آئے اسی وقت عشر نکالتے جو بھی ملنے آتے اس پر نظر پڑتے اس کے قدمبوسی کہنے کے پہلے ہی آپ اس کو السلام علیک کہدیتے۔ کسی اہل دنیا کی آپ نے تعظیم نہیں کی۔ کسی دیندار کے گھر نہیں گئے کہیں جاتے تو وہاں جو مسجد ہوتی یہی پر ٹھیر جاتے اور جو شخص آپ کو کھلانا چاہتا وہ کھانا وہیں لادیتا۔ شریعت کے حد سے بڑھ کر پابند تھے کبھی کسی مرید کو اپنے سامنے آنے نہیں دیا کسی عورت کو تربیت کرتے تو بیچ میں پردہ باندھ کر تربیت کرتے (جیساکہ حضرت مہدی علیہ السلام کا طریقہ تھا)۔ آپ نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی نہ کسی کی غیبت سننا گوارا کیا۔ نماز پورا لباس پہن کے جیسے عمامہ باندھ کر اور شیروانی پہن کر پڑھتے۔ کبھی رمضان کا روزہ نہ چھوڑا چاہے سفر میں رہیں یا بیمار ہوں۔ سفر دور کا ہوتا تو نماز خصر پڑھتے۔ ماہ رمضان کے آخری دہے میں عید تک برابر اعتکاف میں بیٹھتے رہے۔ رات کے دو بجے اٹھ کر نماز تہجد کے بعد صبح تک ذکر میں بیٹھے رہتے نماز فجر کے بعد دن کے نکلنے تک اور نماز عصر سے عشاء تک برابر اوقات ذکر کی پابندی قایم رکھی۔ اذاں کے بعد کھانا نہ کھاتے نہ سوائے نماز کے کوئی دوسرا کام کرتے۔ اگر مسجد میں تین فقیر جمع ہوجائیں (مثلاً کبھی ڈبھوئی سے حضرت چاند بھائی آجائیں تو جو حضرت سید نجی صاحب کے مرید تھے) آپ نوبت جاگنے کا اہتمام کرتے۔ ترک دنیا کے بعد اپنا گھر بھی چھوڑ دیا اور فرزند کے حوالے کر دیا مگر کبھی فرزند کے گھر نہ گئے نہ بیٹی کے گھر گئے۔ حالانکہ بیٹی سے بہت محبت تھی ان کو عرفانی خطوط ۱۳۳۸ھ میں لکھے ہیں جب بیٹی بی بی امتہ اللہؒ نے ترک دنیا کر دی تو مبارکباد دینے ان کے گھر گئے ہیں جب حضرت محمد میاں صاحب جوان ہوگئے تو ان کی شادی کے بعد آپ نے ان کا دائرہ ان کے حوالے کر دیا اور حیدرآباد سے پالن پور آگئے اور مسجد نوا دائرہ میں قیام کیا۔ پابندی اوقات برابر جاری رکھی۔ عمر زیادہ ہوگئی تھی یہاں آنے کے بعد آپ بیمار ہوگئے حالت بیماری میں بھی صبر و استقامت کی۔ یہ فقیر (محمد نور الدین عربی) آپ ہی کا مرید ہے جس زمانے میں حضرت کا قیام حیدرآباد چنچل گوڑہ میں تھا یہ فقیر اپنے وطن پامل پڑتی (قریب موضع اپل

https://theimammehdi.com

گوڑہ سے) جو حیدر آباد سے ۳۲ میل جانب شمال ہے پیدل آ آکر ایک ہفتہ دو ہفتہ ٹھہر کر چلا جاتا۔ میرا خیال برابر رکھا۔ مجھے ذکر کی تعلیم دی جس وقت آپ ۱۳۵۲ھ میں پالن پور واپس چلے گئے یہ فقیر اورنگ آباد میں برسر ملازمت تھا۔ آپ کی واپسی کی کیفیت معلوم ہونے پر دل کو بہت رنج و غم ہوا۔ ہمیشہ آپ مجھے یاد آتے رہے۔ دوست احباب میں بیٹھے ہوئے آپ ہی کا ذکر کرتا رہتا۔ ان ایام میں ایک نظم بھی میں نے آنحضرت کو لکھ کر بھیجی تھی جو یہ ہے۔

یہ کس کی یاد میں دل میرا یوں تڑپتا ہے
یہ کس کی مرے دل میں اک تمنا ہے
یہ کس کی ہے مجھے آج آرزوے پابوسی
یہ کس سے ملنے کا یوں آج سر میں سودا ہے
ہے آج دل میں مرے یاد آں غریب نواز
جو شیخ عالم ہے اور قطب دین و دنیا ہے
وہ کون ہے وہ تمام عارفوں کا ہے سردار
وہ کون ہے بخدا وہ چب مولیٰ ہے
وہ کن ہے وہ تمام عاشقوں کا ہے سردار
وہ کون ہے وہ مریدوں کا سارے مولیٰ ہے
وہ کون ہے وہ مرخیل عاشقان خدا
جو اس کا ہوگیا پھر اس کا پوچھنا کیا ہے
اگر میں نیک ہوں، ہوں اس کے ساتھ اے عربی
و گرنہ کل مجھے بس آسرا اسی کا ہے

شعبان ۱۳۵۴ھ میں آپ کا مزاج خراب ہوگیا دمہ کی بیماری تھی مزاج بہت زیادہ بگڑ جانے سے آپ نے ٹیلیگرام کر کے حضرت محمد میاں صاحب کو حیدر آباد سے بلالیا ان کے آنے پر ان کے ساتھ پٹن شریف آگئے یہاں آنے کے بعد ۲۵/ شعبان ۱۳۵۴ھ (مطابق ۲۲/ نومبر ۱۹۳۵ء) آپ رہ گزار عالم بقا ہوئے (انا اللہ وانا الیہ راجعون) پٹن شریف روضہ حضرت بندگیمیاں سید

https://theimammehdi.com

گوڑہ سے) جو حیدر آباد سے ۳۲ میل جانب شمال ہے پیدل آآکر ایک ہفتہ دو ہفتہ ٹھہر کر چلا جاتا۔ میرا خیال برابر رکھا۔ مجھے ذکر کی تعلیم دی جس وقت آپ ۱۳۵۲ھ میں پالن پور واپس چلے گئے یہ فقیر اورنگ آباد میں برسر ملازمت تھا۔ آپ کی واپسی کی کیفیت معلوم ہونے پر دل کو بہت رنج و غم ہوا۔ ہمیشہ آپ مجھے یاد آتے رہے۔ دوست احباب میں بیٹھے ہوئے آپ ہی کا ذکر کرتا رہتا۔ ان ایام میں ایک نظم بھی میں نے آنحضرت کو لکھ کر بھیجی تھی جو یہ ہے۔

یہ کس کی یاد میں دل میرا یوں تڑپتا ہے
یہ کس کی مرے دل میں اک تمنا ہے
یہ کس کی ہے مجھے آج آرزوے پابوسی
یہ کس سے ملنے کا یوں آج سر میں سودا ہے
ہے آج دل میں مرے یاد آں غریب نواز
جو شیخ عالم ہے اور قطب دین و دنیا ہے
وہ کون ہے وہ تمام عارفوں کا ہے سردار
وہ کون ہے بخدا وہ چب مولیٰ ہے
وہ کن ہے وہ تمام عاشقوں کا ہے سردار
وہ کون ہے وہ مریدوں کا سارے مولیٰ ہے
وہ کون ہے وہ مرخیل عاشقان خدا
جو اس کا ہوگیا پھر اس کا پوچھنا کیا ہے
اگر میں نیک ہوں، ہوں اس کے ساتھ اے عربی
و گرنہ کل مجھے بس آسرا اسی کا ہے

شعبان ۱۳۵۴ھ میں آپ کا مزاج خراب ہو گیا دمہ کی بیماری تھی مزاج بہت زیادہ بگڑ جانے سے آپ نے ٹیلیگرام کر کے حضرت محمد میاں صاحب کو حیدر آباد سے بلالیا ان کے آنے پر ان کے ساتھ پٹن شریف آگئے یہاں آنے کے بعد ۲۵/ شعبان ۱۳۵۴ھ (مطابق ۲۲/ نومبر ۱۹۳۵ء) آپ رہ گزار عالم بقا ہوئے (اناللہ وانا الیہ راجعون) پٹن شریف روضہ حضرت بندگیمیاں سید

https://theimammehdi.com

صدیق ولایتؒ کے گنبد کے باہر جانب مشرق آپ کی تربت ہے۔اس فقیر نے ماہ شوال ۱۳۸۶ھ پٹن شریف جاکر حضرت بند گیمیاں کی قدمبوسی حاصل کی اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا حضرت کی مزار مبارک پر حضرت سید خوند میر صاحب متین کا لکھا ہوا ایک کتبہ نصب ہے جو یہ ہے۔

بھائیو آؤ پڑھو اخلاص سے یاں فاتحہ
انعکاس نور سے روشن کرو اپنا ضمیر
سید دیندار قطب الدین کا ہے یہ مزار
ہے برستی خوب اس جا رحمت رب قدیر
عیسوی ہجری سن رحلت کیا اس بہت میں
اس متیں نے جس کو سب کہتے ہیں سید خوندمیر
ہیں وہ قطب الدین یہاں تھے جو نکو تقویٰ شعار (۱۹۳۵ء)
مرد کامل صاحب دل باعمل عارف فقیر (۱۳۵۴ ھ)

آپ کو ایک فرزند سید جلال ہوئے آپ کی بیٹی کا نام امت اللہ تھا جو نہایت متقی پرہیزگار تھیں۔آپ نے اس بیٹی کو خاص طور پر تعلیمات سے آگاہ کیا۔ہمیشہ ان کو عرفانی خطوط لکھتے رہے ان تمام خطوط کو ایک جاکر کے آپ نے ان کا نام " عرفانی پھولوں کا ہار " رکھا۔بی بی امت اللہ کے فرزند سید جلال اور اپنے نواسے عنایت اللہ میاں کو آپ نے تعلیمات باطن سے اچھی طرح واقف کر کے اپنا جانشین مقرر کیا۔اب حضرت عنایت اللہ میاں کے فرزند حضرت غازی میاں (غازی باوا) اس دائرہ پر (جس کو نوادائرہ کہتے ہیں) فائز ہیں۔نہایت متقی پرہیزگار نیک نفس اور اعلیٰ اخلاق و اوصاف کے حامل ہیں۔یہ فقیر ۱۳۹۰ھ میں پالن پور جاکر ایک مہینہ آپ کا مہمان رہا ہے میری بہت خدمت کی۔میں نے آپ کو بزرگان ملت کے طریقہ پر گامزن پایا۔

میاں سید علی بن میاں سید ہاشمؒ کی عمر زیادہ ہوئی ہے ضعیفی میں دنیاترک کر کے سید

https://theimammehdi.com

عنایت اللہ کے دائرہ میں آگئے وفات کی تاریخ ۲۱ ذی قعدہ ہے ان کو چھ لڑکے ہوئے، سید ہاشم، سید ولی، سید برہان، سید عنایت اللہ، سید ابراہیم، سید آئی جی میاں منخلے میاں۔

سید ہاشم بن سید علی کے بیٹے انچھو میاں سید نصرت، پنچھو میاں اور راجا میاں ہیں اور چوتھے عیسیٰ میاں ہیں اور انچھو میاں کو ابجی میاں میراں صاحب میاں دو بیٹے ہوئے تیسرے چھبجی میاں سات سال کی عمر ہی میں گزر گئے میراں صاحب میاں کو ایک فرزند سید اعظم جوان ہو کر فوت ہو گئے دوسری بیوی سے انچھو میاں سید حسین جی میاں دو بیٹے ہوئے انچھو میاں کو راجا میاں نورو میاں دو بیٹے ہوئے۔

سید برہان بن سید علی پالن پور سے کھنبات آئے تھے راستہ میں کولیوں کے ہاتھ سے مارے گئے ان کو سید ولی سید ہانسو دو بیٹے ہوئے۔

سید ولی کو سید یعقوب، سید جعفر اور ہانسو میاں فرزند ہوئے سید جعفر کولیوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔

سید عنایت اللہ بن سید علی کو چار لڑکے ہوئے ایک سید جلال دوسرے سید معروف تیسرے سید بہادر چوتھے سید دلاور، سید دلاور کو ایک فرزند سید جعفر سید بہادر کو دو بیٹے لاچھا میاں اور اچھا میاں

سید آئی جی میاں بن سید علی کو ایک فرزند سید محمد

منخلے میاں بن سید علی کو ایک فرزند سید اسمعیل اور سید اسماعیل کو سید علی ہوئے دوسرے بیوی سے خانجی میاں اور منخلے میاں۔

میاں سید خانجی بن سید ہاشم دساڑہ میں سکونت رکھتے تھے ان کی شادی قاضی باپوجی ساکن روہیرہ کی بیٹی سے ہوئی تھی اس لئے ان کی سکونت بھی روہیرہ میں تھی۔ ان کا انتقال ۱۵ محرم حضرت خاتم المرشدؒ کے عرس کے روز ہوا ہے اور دساڑہ میں مدفون ہیں۔ ایک فرزند سید محمود عرف میاں صاحب تھے سید خانجی صاحب اقبال تھے ان کو ایک لڑکا تھا اس لیے اس کو بہت عزیز رکھتے تھے اس کی شادی پالن پور میں میاں سید خضر کی بیٹی سے ہوئی اور ان دونوں میاں بیوی میں بہت محبت تھی جب میاں سید خضر اپنی بیٹی کو لانے روہیرہ آئے اور

https://theimammehdi.com

لڑکی کو لے کر پالن پور روانہ ہوئے میاں سید محمود ایک گراں قیمت گھوڑے پر سوار ہوا کرتے تھے وہ ساتھ ہوگئے باپ نے منع کیا مجھے تیری جدائی گوارا نہیں ہے انھوں نے اپنے باپ سے کہا موضع بڑوے واپس آجاتا ہوں پھر سسرے کے ساتھ پالن پور تک سفر اختیار کیا سیت پور اور پالن پور کے درمیان کاکر بجی کے کولی رہزنی کے لیے پہونچے میاں سید محمود اور ان کے سسرے ان کے ہاتھ مارے گئے کولیوں نے بی بی کا زیور جو گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھیں لوٹ لیا

میاں سید عبدالحی بن سید ہاشم میاں سید عبدالحی میاں سید ہاشمؒ کی شہادت کے وقت شیر خوار تھے۔ آپ کو اور آپ کی والدہ کو آپ کی نانی آجے بی صاحبہ (اہلیہ میاں سلام اللہ) نے پالن پور لالیا اور آپ کو بہت محبت سے پرورش کیا جب بندگی میاں سید نصرت نے حضرت سید میرانجی سیدو میاں کی آجے بی صاحبہ کو لالینے گجرات روانہ فرمایا میاں سید عبدالحی اور ان کی والدہ اجے بی صاحبہ کے ساتھ دکن آگئے میاں سید عبدالحی تربیت میاں سید قادن کے ہیں دکن آکر آجے بی صاحبہ نے علاقہ بندگی میاں سید نصرت مخصوص الزمان (اپنے بھائی) سے کر لیا اور میاں سید عبدالحی نے بھی حضرت کی بیعت کر لی بندگی میاں سید نصرت کی وفات کے بعد میاں سید عبدالحی نے علاقہ میاں سید میرانجی سجاد میاں سے کر لیا اور مرشد کی صحبت میں آخر تک رہے بی بی بو آپ کی والدہ سلیم الطبع اور مرتاض تھیں اور سیدو میاں صاحب کے حضور میں حیدر آباد میں انتقال فرما گئیں آپ کی رحلت ۱۵ صفر ہے آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو گلسگور لے جا کر دفن کیے۔

میاں سید عبدالحیٔ گرامی نسب اور اوصاف رکھتے تھے اور بندگی میاں سید نصرت کے منظور نظر تھے میاں سید میراں صاحب فرماتے تھے کہ "حیٔ بھی میرے دائرہ کی ناک ہے" اور فرمایا حیٔ جی "میرے دائرہ کا قاضی ہے" اور فرمایا حیٔ جی میں باوا میاں کے صفات پائے جاتے ہیں جب میاں سید عبدالحی سو جاتے میاں سید میرانجی کبھی ان کے سرہانے کبھی ان کے پائتی آکر دیکھتے اور فرماتے "حی جی میاں کے جیسا سو رہا ہے" میاں سید عبدالحی نے جو کچھ سرمایہ حقیقت جمع کیا ہے وہ حضرت آجے بی بی کے آغوش کی تاثیر ہے اور بندگی میاں سید نصرت کی صحبت کی

https://theimammehdi.com

موہبت اور کشش ہے اور میاں سید میرانجی کی تعلیم کا اثر ہے۔ ذکر و فکر توکل و تقویٰ میں میاں سید عبدالحی مقتدائے عمر اور مقبول و منظور تھے اور کوئی آنحضرت کے امور پر حرف گری نہیں کر سکتا تھا آپ میاں سید میراں جی عرف سیدو میاں کے فقیر تھے ۱۶ جمادی الاول ۱۱۰۵ھ کو مرشد الزماں کے دائرہ حالیہ میں عالم بقا کو سدھارے ہیں اور حضرت سیدو میاں نے حضرت میاں سید مبارک نبیرہ و حضرت مخصوص الزماں سے جو آپ کی صحبت میں تھے رضا لے کر ان کو وہاں دفن کرنا چاہا میاں سید مبارک نے فرمایا میں حضرت کا فقیر ہوں اور روضہ حضرت شاہ نصرت کے وارث بھی خوندکار ہی ہیں حضرت سیدو میاں نے فرمایا تم حضرت کے پوترے ہیں اس لیے اجازت لے رہا ہوں میاں سید مبارک نے فرمایا دفن فرمائیں پھر سید میرانجی نے حضرت میاں سید عبدالحی کو حضرت شاہ نصرت کے حظیرہ میں لاکر دفن کر دیا میاں سید میرانجی نے ملک شرف الدین اور ملک برہان الدین کو ایک خط لکھا تھا اس میں میاں سید عبدالحی وہ خط یہ ہے۔

مکتوب مرشد الزماںؒ نور چشم سید برہان الدین کو فقیر سید میراں جی عرف سیدو میاں بن سید سلام اللہؒ کی طرف سے دعا و سلام پہونچے احوال کیا لکھیں ہمارے والد میاں سید سلام اللہ کی رحلت ہو گئی بتاریخ ۱۶ جمادی الاول روز چہار شنبہ میاں سید عبدالحی میں میاں سید ہاشم ابن میاں سید عثمان کا وصال ہوا گویا اب ہمارے باپ کا انتقال ہوا ہے ہم پر یہ جو حادثہ گزرا اب ہم کو کچھ خبر نہیں۔ دیگر یہ کہ میرا وقت نزدیک ہے تم کو خبر دی جا رہی ہے جلد سے جلد ہمارے پاس آجاؤ اور ہماری موت پر حاضر رہو۔ چند خطوط تم کو لکھے گئے ہیں شاید نہ پہونچے ہوں میں نے خبر کر دی ہے اب ہم پر کوئی بات نہیں ہے ہر نادان اپنے کام میں دانا ہے زیادہ کیا لکھوں فکر کرنے والے کے لیے ایک حرف بس ہے اگر سواری کے لیے کوئی بندوبست نہ ہو سکے تو پیدل ہی آجاؤ۔ بہت تاکید کر رہا ہوں اور خبر کر رہا ہوں اگر دیر کروگے کف افسوس ملوگے دوسرے یہ کہ ملک میراں میں ملک نصیر کو کیا خبر ہے۔ یہ خبر ملک میراں کو پہونچا دو، ان سے کہدو تم کو طلب کیا ہے وہ کیا جواب دیتے ہیں مجھے لکھو ملک میراں کے لیے میرا خاطر بڑے تفرقہ میں ہے۔ عصمت پناہ بی بی راجے جیون کو سلام پہنچے معلوم ہو کہ ہمارا وقت نزدیک ہے تم کو

https://theimammehdi.com

طلب کیا جارہا ہے حضرت آجے بی بی آخری وقت تم سے خوشنود تھیں اور تم کو دیکھ کر بشارتیں بھی دی ہیں اور تمہارے حوالے دائرہ اور میاں سید سلام اللہ کے فرزندوں کو کیا ہے ہم بھی تمہارے حوالے کرتے ہیں اور تمہارے حق میں دعا کرتے ہیں ۔دوسرے کسی طرح فکر کر کے سید برہان کو میرے پاس بھیج دو البتہ اسی واسطے طلب کر رہا ہوں اگر وہ سواری پر آئے تو خوب ہے یہ احسان ہم پر کرو دوسرے ہم پر اس وقت یہ مصیبت آپڑی ہے کہ جی جی میاں کی رحلت ہوگئی اب ہمارے باپ ہمارے سر سے گزرے ہیں ۔زیادہ کیا لکھو سید عبدالحی ہمارا ماں باپ تھا کیا کروں سوائے صبر کے چارہ نہیں ہے اور ہماری جاں تمہارے پاس ہے کیا کروں مشیت الہیٰ کے سوا چارہ نہیں ہے یہاں تک عبارت رقعہ شریف کی ہے۔

میاں سید عبدالحی کو پہلی بیوی بوجی صاحب بنت میاں سید یوسف بن میاں سید قاسم قدس اللہ سرہ الخیر ۔۔ایک فرزند سید ہاشم اور تیسری بیوی بی بی صاحب بنت سید جی میاں بن مرشد الزماں سید میرانجی سے ایک فرزند سید ولی عرف سید جی میاں ہوئے۔

میاں سید ہاشم مرشد الزماں کے تربیت ہیں مرشد الزماں کے آخر وقت حاضر تھے اس کے بعد دکن چلے گئے ارکاٹ بلاکر ملک پیر محمد سے علاقہ کیا اسکے بعد میاں سید علی کے ہمراہ حرمین شریفین حج کو جانے کا اتفاق ہوا مکہ معظمہ میں اس وقت کئی سال سے بہت سخت قحط تھا چند روز کے فاقوں سے جان جانا کے حوالے کیا بہت ہی بزرگ تھے آپ کو اپنی بیوی بادشاہ صاحب بنت شیخ محمد سے ایک دختر ہوئی

سید ولی عرف سید جی میاں بن میاں سید ہاشم بہت بزرگ اور کامل تھے ۱۳ سال کی عمر میں حضرت مرشد الزماں کے تربیت ہوئے اس کے بعد سید نعمت اللہ خلیفہ حضرت مرشد الزماں سے تلقین ہوئے میاں سید نعمت اللہ کا علاقہ اپنے خسر میاں سید زین العابدین سے تھا اور مرشد کے آخر وقت تک ان کی صحبت میں رہے اور فیض کو تمام و کمال اخذ کیا ہے اس کے بعد میاں سید زین العابدین بن حضرت بڑے شاہ میاں سے علاقہ کیا بہت نرم دل اور بردبار اور لطیف اللسان اور کامران خلایق تھے اس مختصر سے اوصاف گرامی آپ کو سما نہیں سکتے اور حیدرآباد میں ۱۳ شعبان ۱۱۷۵ھ کو واصل حق ہوئے اور ان کو راج خان بی بنت سید زین

https://theimammehdi.com

العابدین سے ایک فرزند سید ہاشم ہوئے جن کی عرفیت میاں صاحب تھی۔

میاں سید ہاشم بن سید ولی نہایت متقی پرہیزگار اور عالیت پسند عبادت گزار تھے آپ نے اپنی بیٹی اچھے صاحبہ بی کو شاہ صاحب میاں سید عالم بن سید یوسف بن سید ابراہیم بن سید عالم بن حضرت شاہ نصرت کو دی (جو مرشدان اپل گوڑہ کے جد ہیں) اپل گوڑہ میں تمام مصدق میاں سید ہاشم ہی کے مرید تھے آپ ان مریدوں کو شاہ صاحب میاں سید عالم (اپنے داماد) کے حوالے کر دیا میاں سید عالم شاہ صاحب میاں نے اپل گوڑہ آکر اپنا دائرہ قائم کیا حضرت میاں سید ہاشم بن میاں سید ولی کا انتقال ۲ جمادی الاول ۱۱۱۲ھ کو ہوا ہے بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؓ کے حظیرہ معلیٰ میں مدفون ہیں۔

بندگی میاں سید مبارک بن حضرت خاتم المرشدؓ

بندگیمیاں سید مبارک حضرت خاتم المرشدؓ کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں اور والدین شریفین کو جان سے بڑھ کر عزیز تھے اور آپ کا پاس خاطر حضرت خاتم المرشد کو بہت تھا آپ موضع کھانبیل میں پیدا ہوئے۔ کھانبیل سے ہجرت کے وقت شیر خوار تھے۔جب حضرت خاتم المرشد نے جالور سے ہجرت کر کے سروہی میں دائرہ قائم کیا سروہی میں یہ دائرہ ایک سال نو ماہ تک رہا ایک روز میاں سید مبارک غسل کر کے تازہ پوشاک پہن کر سروہی کے اندر زار سلطان کے محل کی طرف گئے تھوڑی دیر کے بعد تماشا دیکھ کر واپس آئے۔آنے کے بعد اچانک حرارت ظاہر ہوئی اور آپ بے چین و بیقرار ہو کر انتقال فرما گئے۔آپ کی نسبت باڈی والوں میں ہوئی تھی اور کتخدائی کا سامان بھی ہو چکا تھا پس آپ کے انتقال کے بعد حضرت خاتم المرشدؓ نے اپنے ہاتھ سے غسل دے کر کفن پہنا کر میاں سید مبارک کے سر مبارک پر اپنے ہاتھ سے پھولوں کا سہرا باندھ کر فرمایا کہ میاں سید مبارکؓ کا جلوہ کر رہا ہوں اور دفن سے فارغ ہونے کے بعد شربت بنا کر سب کو پلایا۔ سہرا باندھنے اور شربت پلانے کا طریقہ یہیں سے جاری ہوا ہے اور آج تک قوم میں قائم ہے پھر بندگیمیاں سید مبارک کی نعش جالور لا کر بندگیمیاں سید

ابراہیم (بن حضرت خاتم المرشدؓ) کے حظیرہ میں رکھدیئے۔آپ کی عمر۱۶یا۱۸سال کی تھی اور ۲۸/ رجب کو واصل حق ہوئے ہیں ۔ حضرت خاتم المرشدؓ خدا کی مشیت اور اس کی رضا مندی کا ظہور سمجھ کر آپ کی موت پر بے حد صبر و ضبط سے کام لیا۔

بندگی میاں سید میرانؒ ستون دین بن حضرت خاتم المرشدؓ

مصدر انوار مھدی مظہر اسرار مھدی مفہم رموز ولایت معلم مدرسہ ہدایت امیر امیران پیر پیراں زبدہ حق بندگیمیاں سید میرانؒ عرف سیدو میاں کرامات بلند و مقامات ارجمند رکھتے ہیں ۔اور حضرت خاتم المرشدؓ کو بہت عزیز تھے اور حضرت کے دائرہ کے اکثر کاروبار آنحضرت کے سپرد تھے اور ماں کی محبت بھی آپ پر بدرجہ اتم تھی حضرت خاتم المرشدؓ نے آخر وقت اپنا دائرہ آپ کے حوالے کر دیا ہے جس روز آپ کھانیبل میں پیدا ہوئے حضرت خاتم المرشدؓ نے صورت دیکھ کر فرمایا جس نے بندگی میاںؒ کی صورت نہیں دیکھی ہے اس فرزند کو دیکھ لے ۔ایک دن آپ حضرت خاتم المرشدؓ کو وضو کرا رہے تھے حضرت نے آپ کو سرتاپا دیکھ کر فرمایا ہو بہو میرے پیٹ میں بندگی میاںؒ ہیں اور فرمایا دائرہ کے فقراء میاں سید میراں کے تفویض کئے جاتے ہیں اور آپ کو دین کے ستونوں میں گنا ہے ۔ حضرت خاتم المرشدؓ کے بعد آپ نے اپنا دائرہ بڈہاسن میں کیا ۔چند روز کے بعد میاں سید نور محمد اور میاں سید میراں دونوں اپنے اہل و عیال کو بڈھاسن میں چھوڑ کر دولت آباد آگئے ۔ حضرت میاں سید میراں کا خیال تھا کہ دائرہ دولت آباد میں باندھیں ۔امیر سہیل خان نے مبلغ نو سو روپیہ گزرانے کہ اپنے اہل و عیال کو لالیں ۔میاں سید نور محمد نے فرمایا سیدو بھائی آپ جائیں اور میرے قبیلے کو بھی ہمراہ لالیں ۔ میں یہاں رہ جاتا ہوں ۔جب میاں سید میاں آحمد آباد آئے سنا کہ بادشاہ دہلی نے مہربان ہو کر غزنی خاں کو ان کی حکومت جالور پر بحال کر دیا ہے اور جالور جانے کی اجازت دے دی ہے ۔جب گھر آئے غزنی خان کی عرضداشت پہونچی اس نے بہت ہی منت سماجت سے لکھا کہ بندہ نے سنا ہے کہ آنحضرت نے دکن کا عزم کیا ہے لہذا اس ارادے کو فسخ کر کے اور اس بندہ پر کرم و بخشش کر کے پھر جالور تشریف لائیں بندہ حکومت جالور پر بحال ہو چکا ہے

https://theimammehdi.com

اور کامدار جالور کو لکھدیا ہے کہ وہ آپ کے تشریف لانے کے لئے سواریوں کا انتظام کرے پس بندگی میاں سید میرانؒ نے سب کو جمع کر کے سہیل خاں کی بنڈی اور عزنی خاں کی عرضداشت سب کے آگے رکھدی اور فرمایا ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرو۔ لوگوں نے کہا جو کچھ بھی خوندکار کے خاطر میں آئے وہ کریں۔ آنحضرتؒ نے فرمایا فتوحات اہل دکن کی زیادہ ہیں مگر ادب اور تعظیم اور عالیت جالوریوں کے جیسی کسی جگہ بھی نہیں ہے۔ اگرچہ ان کا فتوح کم ہے دوسرا یہ کہ جالور میں میاںؒ (حضرت خاتم المرشدؒ) کی پائن ہے پس جالور جانے پر اتفاق کر کے ایک معتمد کے ذریعہ سہیل خاں کی بنڈی واپس کر دی اور جالور سے گاڑیاں طلب کر کے جالور آئے جب بڑھاسن سے نکلے موسم بارش شروع ہو چکا تھا اس لئے راستہ میں موضع ہراد میں موسم بارش کے اختتام تک ٹھہرے اس کے بعد جالور آئے چند روز کے بعد سنا کہ میاں سید نور محمد اپنی ہمشیرہ بوا صاحب بی بی (زوجہ میاں سید یوسف بنی اسرائیل) کے پاس ٹھہر کر گزران کر رہے ہیں اور دائرہ الگ نہیں باندھا ہے۔ آپ دولت آباد تشریف لائے اور میاں سید نور محمد کا کار خیر کرا کر واپس ہوئے۔

جب بندگی میاں سید میراں دکن جاتے تو فرماتے کہ دکن میں بندگان خدا بہت ہیں۔ جہاں تمہارا دل چاہے رہو میں تمہاری عالیت جاری رکھوں گا اور جب میں اپنے قبیلے کو طلب کروں گا خرچ اور سواری دے کر بھیجونگا۔

آنحضرت نے فرمایا اس زمانے کے مرشد بادشاہوں اور سلاطین کے مانند جابر ہیں۔ جیسا کہ سلف الصالحین نے دائرہ میں رہ کر خدا کو حاصل کیا ہے اسی طرح ان کے دائرہ میں رہ کر خدا کو حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کی عادت شریف تھی جب صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر ہوتا اور اصحاب مہدیؑ کا شرف افضل بیان کرتے تو ایک ہی محفل میں دو اصحاب کا ذکر نہ کرتے اگر دو اصحاب کا ذکر کرنا ہوتا تو ایک ذکر پورا کر کے دوسرے صحابی کا ذکر کرتے۔

نقل ہے کہ دکن میں دونوں ستون دینؒ بندگیمیاں سید علیؒ اور بندگیمیاں سید نور محمدؒ میں سلسلے کے تعلق ردوبدل واقع ہوا تھا۔ بندگی میاں سید علی فرماتے میاں (خاتم المرشدؒ) نے

https://theimammehdi.com

ہم کو میاں بھائی مہاجر سے خود کا سلسلہ تربیت بتلایا ہے اور بندگی میاں سید نور محمد فرماتے میاں (خاتم المرشدؒ) نے ہم کو بندگیمیاں ملک اللہ داد خلیفہ گروہ کا سلسلہ پڑھایا ہے اور اس کے شاہد میاں سید میراںؒ ہیں اور میاں سید علیؒ کی بات میاں سید یوسف بنی اسرائیلؒ باور کر کے درست رکھتے اور دونوں بھائیوں میں سلام علیک بند تھی۔ بندگیمیاں سید نور محمدؒ نے اس تمام ردو بدل کو میاں سید میراں کو لکھکر جواب طلب کیا۔ میاں سید نور محمدؒ کے جواب میں میاں سید میراںؒ نے لکھا کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ بھی درست ہے تم اور ہم ایک ہی روز تربیت ہوئے تھے میاں نے ہم کو بندگی ملک اللہ داد کا سلسلہ پڑھا کر خود کو ان کا تربیت بتلایا ہے اور میاں سید علی اور میاں سید یوسفؒ کو بھائی مہاجر کا سلسلہ پڑھایا ہے تمام بابت ان دونوں طریقوں کو مفصل لکھکر کہلوایا کہ علی جی سے سلام علیک کیا کرو۔ تمام بزرگ اس زمانے کے بعد بندگیمیاں سید میراںؒ کے شرف و فضل کا اقرار کرتے تھے۔

نقل ہے کہ عزنی خاں حاکم جالور کا کامدار بقال مراوک سارنگ مہاتما نے ایک بت خانہ بنایا تھا جب بندگیمیاں سید میراںؒ کو یہ خبر پہونچی آنحضرت کو اچھا نہیں معلوم ہوا اور عزنی خاں کو جو بادشاہ کے حضور میں دہلی میں تھا لکھ کر مسلمانوں کے شہر میں اور تمہاری حکومت میں ہماری موجودگی کے باوجود بت خانہ بن رہا ہے اس بت خانے کو گرادینے تاکید لکھ کر بھیجو ورنہ پھر یہاں ہمارا رہنا محال ہے۔ عزنی خاں نے بڑی تعظیم و تکریم سے جواب دیا۔ اس کام میں خوندکار جو حکم ہے وہ کریں گے۔ آنحضرت کے خاطر شریعت میں جو آئے کریں اسی میں ہماری کمال خوشی ہے اور اپنے بھائی فیروز خاں اور اپنے قاضی وغیرہ کو بلایا اور بت خانہ پر پہونچ کر اس کو بیچ و من سے اکھیڑ دیا اور سارنگ مہاتما کو باندھ کر لاکر کوتوال شہر کے حوالے کر دیا۔ اور خود فتح و ظفر کے ساتھ شہر میں واپس آئے۔ مشرکوں نے اس بات سے اپنے دل میں کینہ و عداوت پیدا کی لیکن ظاہراً ان کو انتقام لینے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ جب سارنگ مذکور نے قید سے رہائی پائی اس کو کہہ کر مشرکوں نے میاں پر جادو کرایا۔ سارنگ مہاتما نے جادو کا ایک بت تیار کر کے ایک مسلمان سنگتراش ابو جی سے کہا کہ یہ بت ایسی جگہ رکھدو جہاں سے حضرت سید میراںؒ ہر وقت امد و رفت رکھتے ہیں میں تجھے خوش کر دو گا۔ ابو جی

https://theimammehdi.com

پیسے کی طمع اور حرص میں وہ بت میاں کی دہلیز کے پتھر کے نیچے رکھدی ۔چند روز کے بعد میاں کی بینائی میں فرق آنے لگا ۔ بالآخر پوری بینائی جاتی رہی ۔چنانچہ فرزند میاں سید اشرف کا ہاتھ پکڑ کر نماز کے لئے آتے اسی کے بعد کانوں کی شنوائی پر اثر پڑا اور وہ بھی پوری چلی گئی اور ناک سے سونگھنے کی قوت بھی چلی گئی ۔ اور تمام اعضاء آپ کے سست اور کم قوت ہو گئے ۔چنانچہ وصال سے ۲۴ روز پہلے دم زیادہ ہو گیا اور ضیق النفس بڑھ گیا (یعنی دمہ بہت زیادہ ہو گیا) اور بیقراری اتنی بڑھ گئی کہ چار پائی پر پہلو کے بل سو نہیں سکتے تھے اور رات دن بیٹھے کے بیٹھے رہتے اور کھانا کھانے کی آرزو اور اشتہا باقی نہ رہی ۔ پانی اور ادویات آپ کی غذا رہ گئی البتہ پتلی پتلی کوئی چیز ہوتی تو پی لیتے ۔آپ کے فرزند بندگی میاں سید اشرف نے اپنے قبلہ گاہ سے جو کچھ وصیت لکھ کر رکھی ہے وہ یہ ہے

وصیت:۔ " دین اور دنیا کے بارے میں جو کچھ بزرگوں نے کہا ہے وہ معلوم ہے مہدی علیہ السلام کا دین بغیر صحبت کے کسی کے لئے نہیں ہے ۔ دکن میں تمہارے دونوں چچا ہیں (میاں سید علی اور میاں سید نور محمد حاکم الزمانؓ) جس کی بھی چاہو صحبت میں رہو ۔چند روز کے بعد تکلیف زیادہ ہو گئی پھر میں نے پوچھا میرے اور والدہ کے اور بہنوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں ۔ فرمایا اے جان بابا مہدی علیہ السلام کا دین بغیر صحبت کے کسی کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا " میں نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ اگر حق سبحانہ و تعالیٰ خوندکار کا صدقہ دے میں صحبت میں رہوں گا ۔ فرمایا اے بابا مشکل بھی ہے کہ زمانے میں وفائے دین نہیں ہے اور راستہ دور دراز کا ہے اور قہار دریا راہ میں واقع ہوئے ہیں ۔ میں نے عرض کیا دونوں چچاؤں میں خوندکار جس کو فرمائیں ان کی صحبت میں رہتا ہوں فرمایا کہ صحبت کرنا چاہتے ہو صریحاً فرمایا کہ برادرم سید نور محمدؓ کی صحبت میں رہو اور ان سے دین کی تحقیق کرو ان کی صحبت کے سوا کمال کا حاصل ہونا محال ہے اس کے بعد جو کچھ نصیحت وصیت کرنا تھی کی اس کے بعد محرم کی پانچ تاریخ ہفتہ کے روز تشویش بہت زیادہ ہو گئی یہاں تک کہ ناک سے خون جاری ہو گیا ۔ اس روز جو کچھ منائیبات اور معاملات اور تجلیات کا ظہور ہوا ہے وہ تحریر اور ہماری فہم میں نہیں آسکتا ۔ اس حال میں بوجی کسان بنت حضرت شہاب الحقؒ نے کہا سید و بھائی اب کے خدائے تعالیٰ تم کو شفا

https://theimammehdi.com

بخشے گا۔چچا جان نے تمہارے حق میں بندگمیاں سید خوندمیرؓ کی بشارت دی ہے وہ زمین پر نہ پڑے گی تمہارا سرانجام شہادت پر ہوگا۔فرمایا اے خواہر میاں نے جو کچھ فرمایا ہے حق ہے مجھے بندگمیاں سید خوندمیر کا مقام دیا جارہا ہے اور بندہ کے بجائے خدائے تعالیٰ جس کو چاہے (میاں کا مقام یعنی شہادت دے) جب وقت آخر قریب پہونچا باوجود اتنی تکلیف کے بددعا کا ایک لفظ بھی آپ کی زبان سے نہ نکلا صرف نظر ہی پر رہی۔

من زریگا تگارا ہرگز نہ رنج
کہ برلن انچہ کرد آن آشنا کرد

اس وقت جذبات اور تجلیات کے حال میں آپ کی زبان مبارک پر جاری ہوئی

تیرے است درین سینہ گفتم نہ توانیم
درئے ست درین بحرکہ سفتم نہ توانیم
مشکل یک ہمیں است کہ ماشکل خودرا
گفتم نہ توانیم و ہفتم نہ توانیم

اس کے بعد ۱۷/ ماہ محرم ۱۰۱۵ھ جمعرات کے دن دوپہر کے وقت اپنی جان عزیز اپنے صاحب (خدا) کے حوالے کی حضرت خاتم المرشدؓ کے بعد آپ سجادہ خلافت پر ۱۹سال دوروز قائم رہے۔آنحضرت کی پوری عمر ۴۴ سال ہوئی ہے اور جالور میں آنحضرت کی قبر گنبد کے اندر حضرت خاتم المرشدؓ کی قبر سے قبلہ کی جانب ہے آنحضرت کا تولد ۹۷۱ھ ہے اور حضرت شہاب الحق کے حضور میں شیر خوار تھے اور عمر ایک سال کی تھی۔

بندگی میاں سید میراںؓ کو اپنی اہلیہ بی بی امت العزیز بنت معظم خاں لوہانی سے تین اولاد ہوئے ہیں ایک فرزند میاں سید اشرفؓ ہوئے اور دو بیٹیاں ہوئیں ایک بی بی بڑی بو میاں سید غیاث الدینؒ کو دیئے۔دوسری منان صاحبہ میاں سید ولی بن میاں سید محمد نبیرہ حضرت شہاب الحق کو دیئے یہ دونوں بہنیں اپنے بھائی میاں سید اشرف سے بڑی ہیں۔اور دوسری بیوی امو لکھی بنت داؤد خاں لودی سے میاں سید میراں کو چار بیٹیاں ہوئیں۔ایک بی بی بوجی میاں سید عبدالحئی بن میاں سید عثمان کو دیئے دوسری بو منان میاں سید نجی بن میاں

https://theimammehdi.com

سید علی ستون دین کو دیئے تیسری خونزابو امیاں سید احمد فرزند حضرت بند گیمیاں سید نور محمد حاکم الزماں کو دیئے چوتھی بو اامت العزیز خوب میاں بن میاں سید علی کو دیئے پانچ بیٹیاں آپ نے اپنے بھتیجوں کو دیئے ہیں۔

بندگی میاں سید اشرف بن بند گیمیاں سید میراں ستون دین:۔ کاشف کنوز عین الیقین واقف رموز خاتم المرشدین لیشربہ عزو شرف بند گیمیاں سید اشرف عرف اچھوجی قریہ سرہی میں ۹۹۵ھ کو تولد ہوئے اور بی بی بوجی نے بہت ہی خوشحال ہو کر حضرت خاتم المرشدؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ میاں اپنے پوترے کا منہ دیکھو۔ میاں نے فرمایا کیا منہ دیکھوں کہ ایک منہ دکھاتے ہیں اور ایک منہ چھپاتے ہیں۔ بی بی نے بہت ہی متحر ہو کر خاموشی اختیار کی چند روز کے بعد پھر میاں سید عثمان کی وفات کی خبر پہونچی جس روز میاں سید عثمان دوسیج میں رحمت حق سے جاملے ہیں رجب کی ۲۴ تاریخ تھی اس پر سے میاں اشرف کی تاریخ تولد کا خیاس کر لیا جائے۔ حضرت خاتم المرشدؒ نے یہ فرماکر کہ ایک نیام میں دو تلوار نہیں رہ سکتی اپنے پوترے کا نام میاں سید اشرف رکھ کر ان کو اپنے بھائی کی جگہ اور ان کے درجے کا شمار کیا ہے۔ بی بی بو نے پوچھا میاں اپنے پوترے کا نام کیا رکھتے ہو میاں نے فرمایا بندہ کے دل میں تھا کہ اگر اس فرزند کے پیدا ہونے کے پہلے میرا وقت پہونچے تو وصیت کر جاؤں کہ اس مولود کے تولد ہونے کے بعد بندہ کا نام رکھدیں لیکن خدائے تعالیٰ کی خوشنودی یہی تھی کہ وہ میرے حضور میں پیدا ہو اور بندہ کا منظور نظر بنے اب بندہ اس کا نام کہ وہ میرے حضور میں پیدا ہوا اور بندہ کا منظور نظر ہے اپنے بھائی (سید اشرف) کے نام پر رکھا ہے۔

میاں سید اشرف اپنے والد بزرگوار بند گیمیاں سید میراں ستون دینؒ کے تربیت ہیں اور آپ کے والد بزرگوار نے اپنے حضور میں آپ سے دو آدمیوں کو تربیت کرایا ہے اور وقت آخر جو کچھ نصیحت کرنی تھی کی ہے اور بند گیمیاں کے اور بندگی ملک اللہ داد کے اہل کو اس پسر مبشر کے حوالے کیا ہے نیز اپنے بھائی میاں سید نور محمد کی صحبت میں رہنے کی تاکید کی ہے اور فرمایا کہ اپنے چچا کے پاس جاؤ اور ان کی صحبت میں رہ کر ان کو راضی کرو۔ اور جو کچھ بھی کرو ان کی رضا سے کرو اور اپنی خلافت عطا کی ہے اور جو کچھ بھی خلاصہ فیض وکرامت حضرت خاتم

https://theimammehdi.com

المرشدؒ سے حضرت میاں سید میراں کو پہونچا تھا وہ سب کا سب خلف عزو شرف کے حوالے کیا جب بندگی میاں سید میراں نے میاں سید اشرف کو بندگی میاں سید نور محمدؒ کی صحبت میں جا کر رہنے کے لئے فرمایا بیبیوں نے عرض کیا خوندکار اچھوبی کی صحبت میں کیا کمی رہ گئی ہے کہ آپ ان کو بھائی کی صحبت میں رہنے کی تاکید کر رہے ہیں۔ فرمایا اچھوبی کی صحبت میں کمی کیسے رہ سکتی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس بندہ کو اس کی صحبت کے اہتمام کے لئے عمر تمام ہو جانے کے بعد پھر چھ ماہ کی عمر بخشی ہے اور اس کی صحبت کو تمام طرح پہونچایا۔ اب بھائی سید نور محمد کی صحبت میں رہنے کا اشارہ اس لئے کر رہا ہوں کہ حکم زمانہ انہی پر ہے۔ بندگی میاں سید میراں کے وصال کے بعد میاں سید اشرف میاں سید نور محمدؒ کی صحبت میں رہنے کے لئے ۱۰۱۵ھ یا ۱۰۱۶ھ میں دکن گئے۔ اس وقت حضرت حاکم الزماں کا دائرہ معلیٰ دہار اسیون میں تھا آپ حضرت کی خدمت سے مشرف ہوئے۔ حضرت حاکم الزماں آپ کے آنے سے بہت ہی خوشحال ہوئے اور آپ پر بہت مہربانی کی لیکن چند روز کے بعد رخصت کر کے فرمایا جاؤ اور تمام اہل و عیال کو اور دائرہ کے لوگوں کو لے کر آؤ میاں سید اشرف جالور آئے اور جو کچھ آخر حاکم حاکم الزماں کا ارشاد تھا تمام اجماع اور اہل خانہ سے کہدیا اور میاں سید نور محمد کا فرمان ان کو سنایا سب لوگ زاد راحلہ کی عدم میسری کی وجہ اور ملک دور ہونے کی باعث سکونت اختیار کئے اور حضرت خاتم المرشد کا پائین چھوڑنا نہ چاہا۔ میاں سید اشرف، میاں سید نور محمدؒ کے آگے تمام دائرہ کو لے کر آنے کا اقرار کر کے نکلے تھے اس لئے متفکر تھے۔ بندگیمیاں سید نور محمد ہمیشہ آپ کو یاد کر کے کہا کرتے اچھوجی نہیں آیا۔ عرض کیا گیا کہ وہ آنے کا ارادہ تو بہت کر رہے ہیں مگر ان کے بھائی اور بہنیں یہ مشکل پیش کر رہے ہیں کہ دائرہ اور پائیں مبارک کو چھوڑ کر کہاں جائیں۔ بندگی میاں سید نور محمدؒ کہا میاں (خاتم المرشدؒ) وہاں ہیں۔ وہاں بھولائی کا تالاب ہے میاںؒ یہاں ہیں یعنی میرے نزدیک ہیں اور جو لوگ یہاں مرتے ہیں جالور میں مرتے ہیں اور چند باتیں عتابانہ میاں سید اشرف کے متعلق بھی فرمائی۔ ان باتوں کے سننے سے میاں سید اشرفؒ کے دل میں دہشت پیدا ہوئی اور فرمایا کوئی آئے نہ آئے بندہ اور بندہ کی والدہ چلے جائیں گے اور جو کچھ کہ میاں نے فرمایا ہے کریں گے۔ بندگی ملک اللہ کے فرزندوں اور بہت سے فقیروں

https://theimammehdi.com

نے عرض کیا خوندکار کیوں رنجیدہ ہوتے ہیں ہم بھی ساتھ ہیں ۔پس بندگی میاں سید اشرفؓ کثیر اجماع کے ساتھ جس میں بندگی ملک اللہ داڈ کے فرزندان اور دیگر تمام فقرا تھے جالور سے دکن میاں سید نور محمدؓ کی خدمت میں جانے روانہ ہوئے اور آپ کے حضور میں پہونچے ۔تمام لوگوں نے بندگیمیاں سید نور محمد کی قدمبوسی کی جو کوئی بھی آپ کے قدموں پر ہاتھ رکھتا اس کا نام پوچھ کر اس کو بشارت دیتے جب میاں سید اشرفؓ نے قدمبوسی کی فرمایا کریم ابن کریم ابن کریم اور فرمایا اچھوجی جو بھی کہتا ہے اس کو انصرام کو پہونچاتا ہے اس کے کہنے پر اعتماد کلی ہے کبھی میں نے اس سے دوئی نہیں پائی ۔اس کے بعد خوشنودی تمام کے ساتھ چند روز گزرنے پر ان کو رخصت کیا اور فرمایا ہم دائرہ کو یہاں لانے کو تکلیف سے گزرے اور جو کچھ سید و بھائی نے دائرہ تیرے حوالے کیا تھا ہم بھی اس کو صحیح و ثابت رکھتے ہیں ۔سید اشرف نے جالور میں چند روز اقامت اختیار کی جب دائرہ جالور سے پالن پور لائے وہاں سے دو مرتبہ حضرت حاکم الزماںؓ کے حضور میں جاکر خوشنودی حاصل کی ہے ۔میاں سید نور محمدؓ کے دائرہ کا ایک بڑا دروازہ تھا اس پر ایک دربان بیٹھا رہتا کسی کو بھی میاں کی اجازت کے بغیر دائرہ کے اندر نہ جانے دیتا ۔ایک وقت میاں سید اشرف کو بھی اس دربان نے جس کا نام منصور تھا دروازے پر کھڑا کر دیا اور جاکر میاں کو خبر دی بندگی میاں سید نور محمدؓ نے فرمایا بدبخت تو نے اچھوجی کو دائرہ کے باہر کھڑا کر دیا اور دائرہ میں آنے نہیں دیا تو جانتا ہے کیا تو میرے دائرہ میں رہے گا ۔پس جب اس شخص کی موت پہونچی وہ دائرہ کے باہر مر گیا ۔بندگی میاں سید نور محمدؓ نے آخری مرتبہ موضع کاری سے میاں سید اشرف کو رخصت کر کے فرمایا اچھوجی تو جا ہم بھی گجرات آنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور چاہتا ہوں کہ میری مشت استخواں بندگیمیاںؓ کے قدموں کے نیچے ڈالوں تجھکو چاہیئے کہ بھیلیان (گاڑیاں) لے کر اگر میسر آئیں میرے لانے کے لئے آ ۔جب میاں سید اشرف روانہ ہوئے آدمی بھیج کر ان کو منزل سے پھر طلب کیا اور خلوت میں میاں سید اشرف کو اپنے سامنے بٹھا کر وصیت آخر جو بھی کرنی تھی کی اور سر مبارک سے دستار نکال کر میاں سید اشرف کے سر پر رکھا اور فرمایا دادے کی لی باپ کی لی میری بھی لی اور فرمایا اچھوجی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بندگی ملک اللہ داد کے فرزند تیرے پاس آئیں گے اور افغاں سید قاسم

https://theimammehdi.com

کے پاس رہیں گے اس کے بعد وداع کیا۔ میاں سید اشرفؓ گھر آئے اور چند روز کے بعد تیاری کر کے حسب الارشاد حاکم الزماں آنحضرت کو لانے کے لئے روانہ ہوئے۔ جب بندر کھمبات اور نگرہ آئے یہاں چند روز بھیلیوں کے انتظام کے لئے ٹھرے پھر یہاں سے روانہ ہو کر دریائے نربدا کے کنارے پہونچے اس وقت دکن سے آنے والے چند لوگ وہاں ملے انہوں نے بندگیمیاں سید نور محمدؓ کے وصال کی خبر سنائی وہاں سے تاسف کے ساتھ واپس ہو کر پالن پور آئے اور ایک آدمی کو تعزیت کا خط پہونچانے میاں سید احمد اور دوسرے بھائیوں اور ان کی والدہ کے پاس روانہ کیا اور اسی آدمی کے ذریعہ میاں سید قاسم کو بھی لکھ بھیجا کہ آخر وقت چچا میاں ہم پر کیسے تھے بندگی میاں سید قاسم نے جواب میں لکھا کہ میاں ماموں جیسے اس بندہ پر تھے تم پر بھی تھے اور آخر وقت اپنی وصیت میں فرمایا کہ اگر میرے بعد ہمارے اہل کو نہ رکھ سکو تو میرے بھتیجے کے پاس پہونچادو۔ ہمیں اس بات پر عہد بھی لیا ہے پھر تکرار سے فرمایا کہ جانتے ہو کہ (بھتیجا یعنی میاں سید اشرف) یہ وصیت موضع کاری میں کی ہے اور فرمایا سید اشرف ہم سے ہے اور مجھ سے جدا نہیں ہے۔ بندگیمیاں سید نور محمدؓ کے آخر وقت کسی نے پوچھا خوندکار اس وقت میاں سید اشرف حاضر نہیں ہیں۔ فرمایا سید و بھائی کا آخر میرا آخر یعنی جیسا وہ بندگی میاں سید میرانؓ کے آخر وقت پر حاضر تھے بندہ کے آخر پر بھی حاضر ہیں۔ معلوم ہو کہ جو شخص اپنے مرشد کے آخر وقت پر حاضر رہے اور وہ مرشد اپنے تبرعوں کی اشارت بشارت سے اس کو حکم ارشاد دے اور دائرہ کا حکم دے اور نوبت و سویت و اجماع و بہرہ عام کا حکم دے اور پسخوردہ دینے کا حکم دے تو ایسا شخص مرشدی کے لایق ہے اگر وہ مرشد کے آخر وقت حاضر ہے تو نور علیٰ نور نہ رہے تو مضائقہ نہیں۔

میاں سید نور محمد نے فرمایا سید اشرف اپنے جد کے اخلاق لائے ہیں (یعنی جیسے کہ حضرت خاتم المرشد بندگیمیاں ملک الہداد سے پورا فیض حاصل کرنے کے باوجود بھی بندگیمیاں سید شہاب الدین شہاب الحق کے پاس آخر تک رہے اسی طرح میاں سید اشرف نے بھی کیا ہے باپ سے پورا فیض لینے کے باوجود میاں سید نور محمد کے پاس بھی آئے۔ آپ میاں سید نور محمدؓ کے وصال کے بعد ان کے اہل خانہ کے پاس جاکر حضرت کی بیوی اور بچوں سے

https://theimammehdi.com

تعریت ادا کی ہے اور میاں سید قاسم سے مل کر اور میاں کے واصل کی حقیقت معلوم کر کے واپس آئے ہیں۔

بندگی میاں سید علی ستون دینؒ نے فرمایا ہم تین بھائیوں میں ایک فرزند سید اشرف ہے نیز ایسا فرمایا سید اشرف ہم تینوں کے گھر کا چراغ ہے اور اپنے بیٹے میاں سید نجی سے فرمایا سید نجی ہم جانتے ہیں کہ جیسا کہ بھائی سید میراں کو خدائے تعالیٰ نے سید اشرف کو دیا ہے اسی طرح ہمارا بار خدا تم کو دے۔ نیز فرمایا سید اشرف ہمارے آنکھوں کی تھنڈک ہے اور روشنائی ہے۔ بندگیمیاں سید یوسف نے بندگیمیاں سید میراں کی تعریت میں ملک نجم الدین اور ملک تاج محمد کو لکھا کہ تم میاں سید اشرف سے اتفاق کر کے ان کے پاس رہو۔ اور میاں سید عالم نے میاں سید اشرف کی فضیلت کے متعلق فرمایا جیسا کہ ابراہیم سے یوسف تک چار پشت برابر ہے اسی طرح بندگیمیاں سے میاں سید اشرف تک برابر ہوئے ہیں۔ (یعنی ایک اٹھا تو اس کی جگہ دوسرا بیٹھا) اور بندگی میاں سید قاسم نے بندگیمیاں سید اشرف کو لکھا کہ ہم اور تم ایک ذات اور ایک وجود ایک جد اور ایک روح ہیں کوئی فرق نہیں ہے اور میاں سید اشرف کو سلیم القلب امین القول ماحئ دین صاحب تمکین اور ماہر امر ظاہری و رمز باطنی اور ہم تمہارے مخلص اور تم ہمارے مخلص کر کے لکھا ہے۔ میاں سید قاسم نے بندگی میاں سید اشرف کے حق میں فرمایا اگر تمام عالم دیگر ہو جائے اور سید اشرف خوش رہے تو ہم سب سید اشرف ہی کو خوش کریں گے۔ یہی ہمارے لئے بہتر ہے اور فرمایا اگر کوئی فقیر میرے پاس سے سید اشرف کے پاس چلے جائے تو اس پر خوش ہو کر راستہ کا خرچا دے کر اس کو اجازت دوں گا اگر کسی دوسری جگہ جائے تو دیگر ہو جاؤں گا۔ میاں سید قاسم کی وفات میاں سید اشرف کی وفات کے تین سال بعد ہوئی ہے جب میاں سید اشرفؒ کے وصال کی خبر میاں سید قاسم کو پہونچی بہت ہی تاسف ہو کر فرمایا کہ اگر خدا کے دین کو خود خدا ہی گرادینا چاہے تو بندہ کا چارہ کیا ہے اسی طرح آپ کے زمانے کے تمام بزرگوں نے میاں سید اشرف کا شرف بیان کیا ہے جیسے بندگی میاں سید حمید، بندگیمیاں سید خوندمیر بنی اسرائیلؒ، بندگیمیاں سید سعد اللہؒ، بندگیمیاں سید عبدالوہاب، بندگیمیاں سید ابراہیم، بندگیمیاں سید ولی، بندگیمیاں سید خوندمیر، بندگیمیاں سید عطن اور

https://theimammehdi.com

حضرت خاتم کار بندگیمیاں سید نور محمدؒ کے تمام خلفا اور بی بی بوجے کسان اور بی بی آجے بی صاحبہ ۔ بندگی میاں سید نور محمد کے وصال کے بعد بندگیمیاں سید اشرف کی حیات چھ سال رہی ہے ۔

بندگی میاں سید اشرف کے بیان قران کی اور پسخوردہ کے اثرات اور اخلاق عالیہ کو دیکھ کر لوگ دور دور سے آتے اور تصدیق سے مشرف ہونے لگے پالن پور سے پٹن بیس کوس ۲۰ میل (۴۸ کلو میٹر) ہوتا ہے وہاں کے لوگ بھی آپ کے اخلاق حمیدہ سے متاثر ہوئے ۔ پالن پور اور پٹن کے ملاؤں نے دیکھا کہ صرف حضرت کے دائرہ میں مرد عورتیں اور بچے ملاکر بارہ تیرہ سو نفوس کا مجمع ہے ۔ہماری پٹھان اور سندھیوں کے ساتھ ساتھ جالوری سب کے سب آپ کے مرید ہیں اور جوق جوق آپ کے مرید ہو رہے ہیں جس کی وجہ ہماری عزت میں بہت گھٹاؤ ہو گیا ہے اس لئے ان کے دلوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور اسی تاک میں تھے کہ **استغفر واللہ** آپ کا خاتمہ کر دیں ۔ بندگیمیاں سید اشرف کے مزاج میں حرارت بہت تھی یا آپ کے عشق کی آگ بھڑکتی رہتی تھی ۔اس لئے آپ نے دائرہ پالن پور میں کنویں اور اپنے حجرے سے متصل پختہ حوض بنایا تھا کنویں کے منہ پر پتھر کی کنڈی سے تانبے کا نل نصب کر دیا تھا ۔ جس سے حوض بآسانی بھر جاتا تھا ۔ ذکر اللہ کے وقت آپ اکثر پانی میں بیٹھا کرتے تھے ایک روز آپ بیمار ہو گئے لوگوں کے عرض کرنے پر بالخصوص نواب مجاہد خاں حاکم پالن پور کے اصرار پر پٹن سے حکیم بلوایا گیا ۔ حکیم نے علاج شروع کیا چونکہ پالن پور اور پٹن کے ملاؤں نے حکیم کو رشوت دی تھی کہ دوا میں زہر دے کر حضرت کو شہید کر ڈالے ۔ حکیم نے جوشاندہ لکھدیا تھا ابھی تادہرا چولھے پر ہی تھا کہ حکیم نے آپ کی باندی چمپا کو بلاکر ایک پڑیا دے کر ہدایت کی کہ اس کو بھی گاڑھے میں ملادے ۔ حکیم کو بادشاہ پالن پور کے خوف سے (کہ اگر حضرت انتقال کر جائیں تو بادشاہ مجھے مار ڈالے) فرار ہو گیا ۔ حضرت نے جوشاندہ پیتے ہی قئے ہوئی کچھ طشت میں اور کچھ کپڑوں پر گری طشت ہرا ہو گیا اور جن کپڑوں پر گرا وہ بھی ہرے ہو گئے ۔یہاں تک کہ کپڑوں کو دھونے پر بھی ان کا ہرا پن نہیں گیا ۔آپ کی بیقراری بڑھ گئی اور تھوڑی دیر میں آپ کی شہادت ہو گئی ۔ واصل حق ہونے سے تھوڑی دیر پہلے اہل

https://theimammehdi.com

دائرہ کو وصیت کی اور حاکم پالن پور مجاہد خاں کو کہلایا کہ میں نے حکیم کو خدا واسطے معاف کر دیا ہے اس لئے گرفتار کر کے اس کی گردن نہ اڑانا اور دائرہ کے لوگوں سے فرمایا کہ اسی حکیم کو بلا کر علاج کرایا کرو۔ آپ کے وصال کی تاریخ ۲۳/ ذی قعدہ ۱۰۳۹ھ ہے مزار مبارک پالن پور میں ہے بادشاہ پالن پور نے اس پر گنبد تعمیر کرایا ہے۔ آپ کی عمر ۴۵ سال کی ہے اور میاں سید میراں کے حضور میں کم و بیش بیس سال کے تھے۔ میاں سید اشرف کو چار بیٹے تھے سید داؤد، سید میراں، سید نصرت، سید شریف

میاں سید داؤد بن بندگی میاں سید اشرف رح:۔ برگزیدہ رب المعید و مشید قواعد دین مہدی موعودؑ میاں سید داؤد بندگیمیاں سید میراں اور بندگی میاں سید نور محمد کے منظور نظر تھے اور بندگیمیاں سید میراں کے حضور میں چند سال کے تھے۔ بندگیمیاں سید نور محمدؓ سے بندگیمیاں سید اشرف نے ان کی تربیت کرنے کہا اور عرض کیا خوندکار اس فرزند کو تلقین کریں حضرت حاکم الزماں نے فرمایا اچھو جی اس فرزند کو تو خود تلقین کر۔ پس میاں سید اشرف نے حکم کی تعمیل میں فرزند کی تلقین کی اور میاں سید داؤد اپنے ولی نعمت کی صحبت میں رہے ہیں اور صحبت کے جملہ شرائط بجا لائے ہیں اور اپنے مرشد کے آخر وقت پر حاضر تھے۔ وقت آخر میاں سید اشرف نے میاں سید داؤد سے فرمایا داؤد بھائی بندہ کے بعد تم اپنا دائرہ الگ کر لو۔ اور دائرہ اور اثاث البیت سب کا سب سید و بھائی (سید میراں) کو دے دو۔ اور کتابوں میں برابر حصہ لو۔ تم کو خدائے تعالیٰ بہت دے گا۔ تم کسی بات کے محتاج نہ رہو گے۔ آنحضرت قبلہ گاہ کی وفات کے بعد چند روز دائرہ قدیم پر رہے۔ اس کے بعد اپنا دائرہ اپنے باپ کے دائرہ کے متصل باندھا اور وہاں رہے اور بندگیمیاں سید راجو کی شہادت کے بعد چند روز دائرہ قدیم میں رہے۔ جب اورنگ زیب دہلی چلے گیا اپنے تمام دائرہ کے ساتھ ہجرت کر کے اور اپنے سب قبیلے کو ملک دھونڈار میں چھوڑ کر آپ دہلی تشریف لے گئے ہیں اور جامع مسجد میں گئے۔ کسی نے کوئی سوال نہ کیا لیکن حضرت کی مہابت اور صولت کو دیکھ کر سب کے سر جھک گئے جمعہ کے دن عالمگیر نماز جمعہ کے لئے آیا اور آپ کو دیکھ کر اسکو دل میں اندیشہ پیدا ہوا اس نے آپ سے پوچھا کہ تم سید راجوؒ (شہید) کا جن کو اس نے احمد آباد میں شہید کرا دیا تھا بدلہ لینے

https://theimammehdi.com

آئے ہو (کیونکہ بند گیمیاں نے اور حضرت شہاب الحق نے) ملاؤں کا قتل پر قتل کرایا تھا اس کی دہشت سب کے دلوں پر بیٹھی ہوئی تھی اور سب جانتے تھے کہ مہدوی بغیر قصاص لیئے نہیں رہیں گے۔ بند گیمیاں سید داوٗد نے عالمگیر سے یہ سن کر کہ کیا تم سید راجو کا بدلہ لینے آئے ہو فرمایا نہیں ہم فقیروں کا مال اور جان سب دوسروں کے لئے حلال ہے یہ سن کر عالمگیر کو اطمینان حاصل ہوا

آپ دہلی سے واپس آکر ہستیرہ میں دائرہ باندھ کر رہے۔ کچھ مدت کے بعد بند گیمیاں سید اشرف کی روح سے معلوم ہوا کہ پالن پور جاؤ فتح خان اس زمانے میں بادشاہ کے حضور سے پالن پور روانہ ہوئے تھے ان کو معلوم ہوا کہ میاں سید داوٗد نے پالن پور سے ہجرت کر کے ملک دہونڈار میں سکونت اختیار کی ہے بس خان مذکور نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو باسعی تمام پالن پور لایا لیکن دہونڈار کے افغانوں نے جو بہت عقیدت رکھتے تھے نہیں چھوڑا اور آپ کے جانے پر راضی نہیں ہوئے۔ میاں نے ان کے پاس خاطر سے اپنے بڑے فرزند میاں سید حسینؒ کو ہستیرہ کے دائرہ پر چھوڑ کر خود پالن پور تشریف لائے اور آخر تک پالن پور میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میاں کو فتوح بہت پہونچی تھی سب کچھ خرچ کر دیتے مگر کچھ کم نہ ہوتا یہاں تک کہ میاں سید داوٗد نے فرمایا وہ کونسا وقت ہوگا کہ لوگ کہیں گے کہ آج سید داوٗد کے دائرہ میں فاقہ ہے لیکن روز بروز رزق اور اقبال میں ترقی ہی تھی۔ اس لئے آپ نے پالن پور سے ہجرت کی تھی کہ شاید اس سبب سے فقر آئے۔ آنحضرت نہایت عالی ہمت تھے اگر دائرہ میں کسی کے گھر شادی ہوتی تو شادی کا پورا خرچ آپ کی طرف سے پہونچتا تھا۔ آپ کا انتقال پالن پور میں ۱۹ / شوال ۱۰۷۴ھ کو ہوا ہے اور باپ کی گنبد کے باہر قبلہ کی طرف دفن ہیں۔ آپ کو بی بی مولاجی بنت میاں سید عطن بن میاں سید علی ستون دین سے تین لڑکے ہوئے۔ سید حسین، سید نور اللہ، سید اشرف عرف اچھوجی

میاں سید حسین بن میاں سید داوٗد:۔ مقامات بلند رکھتے ہیں اور مرشد کی رضا کے موافق ہستیرہ میں رہے ہیں اور وہیں ۱۴ / ربیع الاول کو رحمت حق سے جاملے ہیں۔ اور مقبرہ بھی وہیں ہے آپ کو بی بی بسو بی سے ایک فرزند سید حمید ہوئے دوسری بیوی آجے بی سے چار

https://theimammehdi.com

لڑکے سید لیسین، سید عالم، سید میراں اور خانجی میاں ہوئے۔

میاں سید حمید ہستیرہ میں نہیں رہتے تھے پالن پور میں ان کی شادی سید میراں کے گھر میں ہوئی تھی۔اکثر بحال کسب و روزگار رہتے تھے۔ان کو ایک فرزند سید اعظم ہوئے جو ایک غلام دریا نام کے ہاتھ سے شہید ہوگئے ان کو دو لڑکے تھے۔سید اسماعیل جو ساڑھے تین سال کی عمر میں مرگئے۔دوسرے حسین جی میاں جو کسب و روزگار کی حالت میں کام آئے اور دیوان کے نوکر تھے جنگ کوہستان میں واقع ہوئی جب لاش کو لانا چاہا ہمدست نہیں ہوئی اس کے بعد دھونڈنے پر سر اور سیدھا ہاتھ ملا لاکر بند گیمیاں سید اشرف کے حظیرہ میں دفن کر دیئے۔

میاں سید لیسین بن میاں سید حسین مرد محتشم تھے بلدہ اورنگ آباد میں سکونت رکھتے تھے ان کی شادی شرزہ خاں کی بیٹی سے ہوئی تھی۔بلدہ اورنگ آباد ہی میں ان کا انتقال ہوا ہے اور لاش دولت آباد لاکر میراں سید یعقوب کے حظیرہ میں دفن کئے ہیں۔

سید میراں نے گھوڑوں کی تجارت میں بہت کچھ پیدا کیا تھا ان کی شادی میاں سید یوسفؒ کی بیٹی الہ دتیؒ سے ہوئی تھی آپ گھوڑوں کو بیچ کر دکن سے گجرات آرہے تھے راستہ میں بھروچ میں انتقال کر گئے قبر وہیں ہے۔

سید عالم منجھلے میاں کو ایک فرزند خوب میاں ہوئے اور خوب میاں کو تین فرزند سید عالم سید مراد اور بڑے میاں ہوئے اور سید عالم کو سات لڑکے ہوئے سید عالم، ہچی میاں، خوزادے میاں، خوب میاں، علی میاں، مجھو میاں، مراد میاں۔مراد میاں کی شادی کھنبات میں ہوئی تھی شادی کے بعد واپس ہو رہے تھے جالور میں ٹھرے اور ایک پہاڑ پر تماشا دیکھنے گئے وہاں ایک بت کو توڑ ڈالا اس لئے کافروں نے پکڑ کر قید کر لیا پھر شہید کر ڈالا۔بڑے میاں کو ایک فرزند سید آئی جی میاں ہوئے سفر میں کم رہتے تھے۔

سید نور اللہ میاں بن میاں سید داوٗد ذات مجمع الحسنات تھے اور پالن پور میں رحلت فرمائی ہے ان کو ایک فرزند سید بڑا ہوئے۔جو شادی کے چھ ماہ بعد رحلت کر گئے۔

میاں سید اشرف عرف اچھو جی میاں مناقب اور درجات تعالیٰ رکھتے ہیں تربیت و صحبت اپنے بزرگوار سے رکھتے ہیں ۱۹/ ربیع الثانی کو انتقال فرمایا۔پالن پور میں میاں سید اشرف کے

https://theimammehdi.com

گنبد کے باہر دفن ہوئے۔آپ کو ایک فرزند سید داؤد ہوئے۔

میاں سید داؤد تربیت اپنے باپ کے ہیں اور علاقہ سید کریم اللہ سے رکھتے تھے او اخلاق حمیدہ سے موصوف تھے۔۲۸سال کی عمر میں انتقال فرمایا ہے (۲۷ربیع الاول) کو ان کو ایک فرزند سید اشرف ہوئے جو چوروں کے ہاتھ سے کام آئے۔ان کو ایک فرزند سید داؤد عرف لال میاں ہوئے۔لال میاں کا علاقہ منو میاں سے تھا بہت خوش مزاج اور متواضع تھے ان کو چار لڑکے سید عالم، سید مراد، سید اشرف اور سیدن میاں ہوئے۔

سید میراں بن سید اشرف خلاصہ روشن ضمیران زبدہ حق پذیران میاں سید میراں بہت فتح اللسان اور لطیف اللسان تھے بندگی میاں سید اشرف کی وفات کے وقت بہت ہی چھوٹے تھے اس لئے ان کی پرورش اور تلقین کے لئے میاں سید راجو کو وصیت فرمائی۔میاں سید راجو نے آپ کو تلقین کرکے ترک دنیا کرا کر چند سال اپنی صحبت میں رکھا اور مرشدی کی رضا دی میاں سید داؤد نے اپنے باپ کی وصیت کے موافق دائرہ سید میراں کے حوالے کر دیا تھا اور خود علحدہ رہے ہیں اور میاں سید میراں آخر دم تک باپ کے دائرہ پر قائم رہے ہیں۔جوانی میں رحلت فرمائی ہے اور قبر باپ کی گنبد کے باہر ہے۔۶/ ربیع الاول کو انتقال ہوا ہے اور آپ کو دو لڑکے بی بی جیوماں سے ہوئے۔ایک میاں سید یوسف عرف مٹھے میاں دوسرے میاں سید شریف۔

میاں سید یوسف اخلاق حمیدہ صفات ستودہ رکھتے تھے اور متواضع اور عالی ہمت تھے پالن پور میں ۷/ ربیع الثانی کو دائرہ قدیم میں انتقال فرمایا ہے اور قبر گنبد کے باہر ہے ان کو چار فرزند سید قاسم، سید عالم، سید یعقوب، اور سید محمد ہوئے۔

میاں سید قاسم بہت شکل اور بہادر تھے زبان میں لکنت تھی لیکن فصاحت تمام رکھتے تھے اچانک طبیعت میں خبط پیدا ہوا۔ڈھبوئی آکر ستراساٹھ کی طرف روانہ ہوئے۔مونگیر پہونچ کر موضع مانکیتی کی طرف گئے وہاں راستہ میں رہزنوں نے مار ڈالا۔

میاں سید عالم دائرہ قدیم پر تمکین تھے اور میاں سید یعقوب داؤد خاں کے لشکر میں مارے گئے اور سید نجی میاں کو ایک فرزند سید یوسف ہوئے۔

https://theimammehdi.com

میاں سید یوسف لطیف اللسان اور فصیح البیان تھے تربیت و صحبت میاں خوند سعید سے ہے پالن پور میں ۶/ ذی الحجہ کو ۱۱۷۸ھ کو واصل حق ہوئے ہیں ان کو ایک لڑکا سید محمود سیدنجی میاں المعروف دادامیاں ہوئے جو عربی اور فارسی میں دستگاہ کامل رکھتے تھے۔

میاں سید شریف بن میاں سید میراں حالت کسب میں تھے عمدہ روزگار کرتے تھے جب عالمگیر کی فوج دکن کو گئی اس کے سردار فوج میاں سید شریف تھے ان کو تین لڑکے سید میراں، خانجی میاں، اور نعمت اللہ ہوئے اور سید میراں کو دو لڑکے سید شریف اور میانجی صاحب ہوئے جو جوانی میں شادی سے پہلے رحلت کر گئے۔

خانجی میاں بن میاں سید شریف بڑی بہادری سے پٹن میں مارے گئے بہت متقی اور ہرپیزگار تھے جب ان کو دفن کیا گیا اور مٹی ڈالی گئی تو مٹی زمین کے برابر ہو گئی (مردہ قبر میں نہ رہا)

میاں سید نصرت بن میاں سید اشرف آپ کو میاں سید نصراللہ بھی کہتے ہیں اور عرفیت لاچھا میاں ہے۔ قضائے الہیٰ سے مرض چیچک کی وجہ آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے بہت خوش شکل تھے۔ کسی نے کہا صاحبزادے بہت خوبصورت ہیں لیکن آنکھوں سے معذور ہیں۔ ان کو کون بیٹی دے گا۔ میاں سید اشرف نے کہا جو مجھ جیسا غریب ہو گا وہ دے گا۔ میاں سید ابراہیم نے جب یہ بات سنی بہت آرزو سے کہا خوندکار فقیر اپنی بیٹی خدا کے راستہ میں دیتا ہے اس کے بعد آپ کی شادی آجے بی بی بنت میاں سید ابراہیم سے ہوئی۔ کسی ے میاں سید ابراہیم معذور داماد کو بیٹی دینے کے متعلق پوچھا تو کہا کہ کیسے نہ دوں کہ مرشد نے فرمایا تھا کوئی غریب مرے جیسا بیٹی دے گا یہ بشارت تھی کیسے بیٹی نہ دوں۔ آپ کو دو بیٹے ہوئے سید خضر اور سید اسحاق

سید خضر دیندار اور عالی اقتدار تھے اور اپنی بیوی کو لانے موضع اوجھرہ گئے تھے بیٹی داماد کو لے کر پالن پور کی طرف آرہے تھیے راستہ میں داماد کے ساتھ رہزنوں کے ہاتھ سے مارے گئے ان کو دو بیٹے ہوئے، سیدجی میاں اور سید نصراللہ۔ سیدجی میاں کو ایک پسر سید خضر ہوئے جو پانچ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

باقی سلسلہ ص 225 پر

https://theimammehdi.com

پانچواں باب

بندگی میاں سید نور محمد خاتم کار آخر حاکم حاکم الزماں ستون دینؓ

مقتدائے مقتدایان امام پیشوائے پیشوایان مقبول اللہ الصمد مبشر و منظور خاتم المرشد بندگی میاں سید نور محمد قدس اللہ سرہ العزیز خاتم کار آخر حاکم حاکم الزماں واولوالامر حضرت حسین ولایتؓ کے مانند تھے اور آپ کا فیض کاذ انام مثل ان کے پدر بزرگوں کے بخشش تمام رکھتا تھا۔ آنحضرت کا تولد ۹۶۵ بقولے ۹۶۷ھ ہے کھانبیل میں پیدا ہوئے ہیں اور حضرت شہاب الحقؓ کے حضور میں پانچ سال کی عمر تھی۔ آپ تربیت و تلقین حضرت خاتم المرشدؓ کے ہیں اور آخر تک حضرت خاتم المرشدؓ کی خدمت میں رہے ہیں اور آنحضرت کو حضرت خاتم المرشدؓ نے دین کے ستونوں میں گنا ہے اور بہت سی بشارتیں دی ہیں اور آپ کے فضائل و خصائص بے شمار ہیں۔ نقل ہے کہ حضرت خاتم المرشد نے فرمایا ہے کہ میاں سید نور محمد اپنے باطن میں آگ عشق اتنی رکھتے ہیں کہ تعجب ہے کہ ان کا حجرہ جل نہیں جاتا۔

نقل ہے کہ حضرت خاتم المرشد کی رحلت کے وقت میاں سید نور محمد نے آپ کی تلوار جو زیر بالین تھی لے لی حضرت خاتم المرشد نے فرمایا بندہ کی زندگی میں ایسا کیوں کر رہے ہو کہا خوندکار کے بعد میں اپنی زندگی نہیں چاہتا تلوار سے کسی منکر مہدی کو مار کر شہید ہو جاتا ہوں خاتم المرشد نے فرمایا ایسا کیوں کہہ رہے ہو "آخر یہ بندہ تم میں ہے" حضرت خاتم المرشدؓ نے تمام مرشدوں کے حق میں بشارتیں دی ہیں لیکن بندگی میاں سید نور محمد کے حق میں دوسروں کے مانند کوئی چیز ظاہر نہیں ہوئی۔ اس وقت میاں سید نور محمد نے اپنے دل میں گرانی محسوس کی اور حضرت خاتم المرشدؓ کی تلوار جو تبرگا حضرت کے پاس تھی اور جو بالین کے نیچے رہتی تھی خفیہ طور سے لے لی۔ جب حضرت خاتم المرشد نے شمشیر کارخ تکیہ کے نیچے تلاش کیا اور فرمایا تلوار یہاں سے کہاں گئی کہا خوندکار تلوار میاں سید نور محمد نے لے لی ہے۔ میاں سید نور محمد نے آبدیدہ ہو کر بفراقت تمام عرض کیا خوندکار نے تمام فرزندوں کے حق میں بشارتیں دی

https://theimammehdi.com

ہیں عالی ہمت فقیر سب معزز ہوگئے، میری آرزو ہے کہ اس تلوار سے منکران مہدی سے جنگ کر کے شہید ہوجاؤں اس کے بعد حضرت خاتم المرشدؓ نے فرمایا نورو بھائی اصل دل کو رنجیدہ مت کرو۔ آخر ہم تجھ یں ہیں ۔آخر الاد ایسا ہی ہوا تمام بھائی بند گیمیاں سید نور محمد کے آپ کی زندگی میں وفات پاگئے اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت خاتم المرشد نے فرمایا نورو آخر حاکم ہے اس طرح خلافت کا پورا بوجھ اور حضرت خاتم المرشدؓ اور ان کے خلفاء کا پورا فیض بندگی میاں سید نور محمدؓ کی ذات میں آگیا اور تمام اجماع کا اتفاق آپ کی ذات میں فیض کے اجتماع پر قرار پایااور آپ ہی سے مہدیؑ کا دین برپااور قائم ہوا۔آپ کے بعد زمانہ عیسیٰ پر مقرر ہوئی اور تمام احکام و ارکان کو حضرت مہدی علیہ السلام کے مدعا کے موافق برپا کیا گیا اور گروہ کے تمام لوگ عالیت اور تقویٰ کے طور پر تربیت پائے اور فعل رخصت کو اکھاڑ دیا آپ کا فرمان ہے جھاڑ یا جھٹکیا جھنجوڑیا بھوسہ تھا سو اڑ گیا۔تج کا تج رہ گیا۔ مطلب یہ ہے عالیت پر عمل کی تاکید سے جو عزیمت شعار فقیر تھے وہ میرے دائرے میں رہ گئے اور جو رخصت پسند اور کم ہمت تھے وہ میرے دائرے سے چلے گے۔آپ کی وجہ سے شریعت محمد صلی اللہ علیہ و سلم اور طریقت مہدی موعود علیہ السلام محکم ہو گئی اور کسی کی رعایت اس کے خلاف نہیں کی گئی اگر احیاناً کسی سے عمل صادر ہوتا تو دیکھنے کے بعد حفظ و حمایت احکام کی خاطر اس کو دائرہ کے باہر کر دیتے۔

نقل ہے کہ حضرت خاتم المرشدؓ کے بعد آپ کے تینوں فرزند موضع سروہی سے ہجرت کر کے موضع بڈھاسن میں آکر رہے اول بندگی میاں سید علیؓ نے وہاں سے ہجرت کی اور موضع نگرہ میں ساکن ہوئے اور میاں سید میراں اور میاں سید نور محمد ایک ساتھ موضع سدرہ سن میں چند دن رہ کر دونوں بھائی جائے دیکھنے کے لئے ملک دکن گئے اور دائرہ کو اپنے بھتیجے سید غیاث الدین کے حوالے کیا، جب دولت آباد آئے سہیل خاں جو مرد دیندار تھا نہایت تعظیم سے پیش آیا، اور اپنے قبائل کو لالینے نو سو روپیہ کی ہنڈی احمد آباد کے ساہوکاروں کے نام دی یہ دونوں واپس ہوئے جب جانے لگے میاں سید نور محمدؓ نے فرمایا سید و بھائی آپ جائیں اور اہل دائرہ کو لے کر آئیں ۔ بندہ یہاں رہتا ہے پھر میاں سید نور محمدؓ وہاں رہ گئے اور میاں سید

https://theimammehdi.com

میراں گجرات آئے معلوم ہوا کہ عزنی خاں کو دہلی کے بادشاہ نے مہربان ہو کر جالور کی حکومت دے دی ہے۔آپ جالور آکر ٹھہر گئے۔میاں سید نور محمدؒ نے دولت آباد میں اپنی بہن بوا بی میاں سید یوسف بنی اسرائیل کی بیوی کے پاس قیام رکھا اور دونوں وقت کھانا میاں سید یوسفؒ کے ساتھ کھاتے جب یہ خبر میاں سید میراں کو پہونچی تو میاں سید میراںؒ نے آپ کو لکھا کہ بھائی تم شادی کرلو اور اپنا دائرہ الگ باندھ کر رہو یا یہاں آجاؤ۔لیکن بندگی میاں سید نور محمدؒ نے ادھر توجہ نہیں کی۔پھر میاں سید میراں دوبارہ گجرات سے دولت آباد آئے اور میاں سید نور محمدؒ سے مل کر کہنے لگے نورو بھائی آپ کو نہیں چاہیئے کہ تنہا اپنی بہن کے گھر میں گزران کریں بلکہ تم کو چاہیئے کہ اپنی شادی کرلیں۔میاں سید نور محمد نے فرمایا جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں صحیح ہے لیکن بندہ کو اس سے کوئی کام نہیں ہے کہ دائرہ الگ باندھوں اور شادی کرلوں۔ نکاح کرنا سنت ہے لیکن وہ ایک بار ہو چکا ہے اور اب بندہ جیسا کہ میاں (خاتم المرشدؒ) کے حضور میں اپنی منکوحہ کے فوت ہونے پر اکیلا تھا اب بھی اسی طرح کسی جگہ کسی کے بھی دائرہ میں اکیلا اور گوشہ نشین رہ کر گزران کرلوں گا۔پہلے میاں سید نور محمدؒ کا کار خیر حضرت خاتم المرشدؒ نے دساڑہ کے حکام میں یا ملک زادوں میں کیا تھا اس بی بی کا نام فاطان بی تھا اور بقولے بی بی فاطمہ تھا۔اس بیوی سے ایک لڑکی ہو کر فوت ہو چکی تھی چونکہ دونوں میاں بیوی میں یگانگت اور محبت بہت تھی اس کی وجہ سے میں میاں سید نور محمد اکیلے اور عزلت نشین ہو کر گزران کر رہے تھے اور اپنی والدہ سے بات چیت کم کر دی تھی اور زیادہ عرصہ حجرہ میں رہتے۔ حضرت خاتم المرشدؒ کے وصال کے بعد بھی ایسے ہی رہتے تھے القصہ بندگی میاں سید میراںؒ نے ہر طریقہ سے تسلی اور دلاسا اور فہمایش کر کے کہا کہ میاں نے تم کو چند بشارتیں اشاروں میں دی ہیں۔اور تم کو آخر حاکم کہا ہے اور اپنا فیض تمہاری ذات سے جاری رکھا ہے یہ سب تمہاری ذات سے ظاہر ہونا ہے تم کو اتنی عاجزی کرنا مناسب نہیں یہ سب باتیں بغیر شادی کئے اور دائرہ الگ باندھے کے کیسے ہو سکتے ہیں، جو کچھ کہ حضرت نے فرمایا ہے بے شک ہو کر رہے گا۔میاں سید نور محمد نے فرمایا جو کچھ کہ حضرت نے فرمایا ہے بے شک وہ حق ہے خدا قادر ہے جب چاہے گا ظہور ہو گا میاں سید میراں نے فرمایا تم کو یاد ہے یا نہیں تم میاں کی چارپائی کے

https://theimammehdi.com

پایہ پر سر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے میاں نے فرمایا کہ میرا کوئی نہیں میاں جی سلامت رہو اس وقت میرے دل میں خیال ہوا ہی نہ کس کو کہہ رہے ہیں اب معلوم ہوا کہ تم کو کہہ رہے ہیں میاں سید نور محمدؒ نے فرمایا مجھے معلوم ہے اور اوریاد ہے ایسے ہی کہا تھا میاں سید میراں نے کہا تمہارا اپنی بہن کے گھر میں رہنا میاں کی وصیت کے خلاف ہے تم کو سب کام میاں کی وصیت کے موافق کرنا چاہیئے ۔پس میاں سید نور محمدؒ نے قبول کیا پھر میاں سید میراں نے بندگی میاں تاج محمد (بی بی ہدنجی بنت حضرت مہدی علیہ السلام کے بیٹے) کی بیٹی سے آپ کی نسبت کر کے آپ کے کار خیر کو انجام دیا اور دولت آباد میں آپ کا دائرہ الگ باندھ کر آپ کو رکھا اور بیان قرآن جو آپ نہیں کر رہے تھے ہر طرح سے فہمایش کر کے آپ سے کرایا۔ پھر میاں سید میراں دائرہ جالور کو واپس آگئے ۔میاں سید نور محمد، میاں سید یوسفؒ کے دائرہ میں کم یا زیادہ دو سال رہے ہیں اور بقولے میاں سید نور محمدؒ کا دائرہ اول چند روز دولت آباد میں رہا پھر وہاں سے ہجرت کر کے موضع گنجوٹی میں آکر دائرہ باندھا اور میاں سید اشرف کی شادی میاں سید عالم کی بیٹی سے اسی موضع میں ہوئی اور میاں سید غیاث الدین ستون دین (سید گا چھو) اسی موضع میں عالم بقا کو سدھارے ہیں ۔عرصہ تک میاں سید نور محمدؒ کا دائرہ گنجوٹی میں رہا وہاں سے موضع دہارا سن تشریف لائے دہاراسیون کے جاگیردار درویش محمد میاں کی خدمت فیضدرجت میں عقیدت تمام و بندگی لا کلام رکھتے تھے ۔چنانچہ اپنی بیٹی میاں سید عیسیٰ بن بندگیمیاں سید نور محمدؒ کو دی اور بہت محبت سے اپنا دائرہ موضع مذکور میں کرایا ہے۔

نقل ہے کہ موضع دہاراسیون میں بندگی میاں سید نور محمدؒ کا دائرہ کم و بیش ۲۵ سال رہا ہے ۔میاں بہلول خان کی بہن مسماۃ بی بی خاں نے اپنی طرف سے صدق ارادت سے پیغام بھیجا کہ اگر حضرت مجھے قبول کرلیں تو اللہ واسطے قبول کرتی ہوں۔

بی بی خاں کا نکاح حضرت بندگی میاں سید نور محمدؒ سے واقع ہونے کے بعد بی بی خاں حضرت کی خدمت دل و جاں سے اور بہت زیادہ کرتی تھیں ۔حضرت کے خاطر شریف کی خوشی اور خوشنودی ان کو بہت ملحوظ تھی ۔اور حضرت کی ناخوشی اور ناراضی سے پرہیز کرتی تھیں اور کوئی کام بھی مرضی عالی کے خلاف اور بغیر رضا کے نہیں کرتی تھیں اور تقویٰ اور دیانت داری

https://theimammehdi.com

اور امانت اور حق پسندی کی طرف راغب تھیں اور حضرت ان سے بہت خوش اور شاداں تھے

نقل ہے کہ بندگیمیاں سید نور محمدؒ کے دائرہ میں بجز عالیت اور تقویٰ کے کوئی قول و فعل اور حال نہیں تھا اور دائرہ میں سب خورد و کلاں تارک الدنیا تھے اور ان میں کوئی بھی کاسب نہ تھا اور کسی کے گھر میں گائے، بیل یا بکرا اور مرغی اور کوئی لگنے والی چیز کہ اس سے نفع کی امید ہو نہ رہتی تھی۔ کسی نے لکڑی یا کدو کی بیل گھر میں لگائی تھی حضرت کو معلوم ہونے پر اس کو زجر کیا اور اس بیل کو اکھڑوا دیا اگر کسی کے گھر میں میوہ کا درخت ہوتا تو اس کو حکم تھا جب تک سویت نہ ہو اس کا میوہ نہ کھائیں۔

نقل ہے کہ بندگی میاں سید یوسف بنی اسرائیل نے فرمایا تھا کہ بھائی سید نور محمد دین کے راستہ میں ایک دم (ایک سانس) دوڑے ہیں اور ہم آہستہ آہستہ آئے۔ حضرت بندگی میاں سید نور محمد نے سن کر فرمایا کہ ہمارا ایک سانس دوڑنا اور بیٹھا بھائی کا آہستہ آہستہ آنا دونوں برابر ہیں۔

نقل ہے کہ بندگی میاں سید نور محمد نے فرمایا بندہ نے اپنی ذات خدا کو سونپ دی ہے تم اپنی ذات بندہ کو سونپ دو۔ شیر کی جائے پناہ بیابان ہے اور بندہ خاص بیاباں کے لئے (بیاباں موقف) بہادر شیر ہے۔

نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیر بنی اسرائیلؒ نے اپنے وقت آخر میاں سید نصرت سے فرمایا نصرت جی میرے بعد میٹھے بھائی ہیں، تم ان سے علاقہ کرو۔ جیسا کہ مجھ سے علاقہ کیا ہے لیکن تیرا دل باور نہ کرے گا اور اعتماد نہ پائے گا جب تک تو میاں سید نور محمدؒ کے آگے زانو نہ کر کے نہ بیٹھے۔ میاں سید نور محمد سے علاقہ کے سوا دین مہدی علیہ السلام کی ہیبت سے تو کما حقہ واقف نہ ہوگا۔

بندگیمیاں سید نور محمد اپنی غذا کے متعلق فرماتے ہیں "اچھا یا برا (کھانا ہو) میں نے طرح دیدی ہے۔ آٹھ پہر میں ایک مٹھی گھونگی نماز ظہر اور قیلولہ کے بعد میں نے مقرر کر دی ہے اور اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ آخر عمر تک تین سال اسی طرح گزر گئے کہتے ہیں کہ آپ کے

https://theimammehdi.com

حرکات و سکنات میں ذرہ بھر فرق نہیں آیا چہرہ کی روشنی اور جسم کے فربہ پن میں کمی نہیں ہوئی

نقل ہے کہ حضرت حاکم الزمانؓ کے دائرہ میں تمام مرد اور عورتیں تارک الدنیا تھیں اور اہل روزگار کو دائرہ کے اندر نہیں رکھتے تھے اور جو تارک الدنیا حدود دائرہ کا پابند نہ ہوتا اس کو دائرہ سے باہر کر دیتے تاکہ اس کی کشش سے کم ہمت لوگوں کو دائرہ میں رہنے کی دشواری ہوتی تھی جو شخص پوری ثابت قدمی سے توکل و تقویٰ پر قایم رہ کر فقر و فاقہ سے اپنی جان خدا کو سونپ دیتا وہ رہ سکتا تھا چنانچہ بندگیمیاں سید نصرت نے اپنے فقیروں سے فرمایا تھا کہ اگر بندگی میاں سید نور محمدؓ کے مانند تم کو کھینچے تو کوئی اپنی جگہ باقی نہ رہے گا سوائے سید ابراہیمؒ کے اور سوائے بی بی شاہؓ کے

ایک روز دائرہ معلیٰ میں دعوت تھی دائرہ میں ایک شخص میاں محمد نام نے تھوڑا کھانا سکوری میں ڈال لیا میاں نے فرمایا دعوت کا کھانا کس لئے تو نے اٹھایا نہ تو ابھی کھانے کی اجازت دی گئی ہے نہ کھانا اٹھانے کی، اس نے کہا اپنے فرزند عبدالستار کے لئے لیا ہوں دودھ چھڑایا گیا ہے۔ حضرت نے بہت ہی خشمناک ہو کر اس کو دائرہ کے باہر کر دیا اس کے بعد میاں محمد اپنے پورے قبیلے کے ساتھ گجرات آکر میاں سید اشرف سے علاقہ کر لیا۔ ایک روز دائرہ میں میاں سید اشرف نے بھی دعوت دی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد میاں محمد نے وہاں سے ایک سینوسہ اٹھالیا، میاں سید اشرف نے پوچھا کس لئے اٹھائے ہو کہا اپنے فرزند عبدالرحمن کے لئے اس کا دودھ چھوڑایا گیا ہے۔ میاں سید اشرف نے فرمایا دعوت کا کھانا گھر نہیں لے جانا چاہیئے اسی جگہ کھا کر جاؤ۔

نقل ہے بندگی میاں سید نور محمدؓ کے دائرہ معلیٰ میں ایک عورت راجا بائی نام تھی اس کی باندی نے ایک دن پانی کا گھڑا دائرہ کے باہر مہجی کے گھر میں ڈالا میاں کو خبر ہونے پر فرمایا اس کو اس کی بانو کے ساتھ دائرہ کے باہر کر دو کہ اس نے میرے دائرے کے ۲۵ سال کی حد توڑی ہے کہ دائرہ میں رہ کر کسب اختیار کیا وہ تین روز دائرہ کے باہر رہ کر وہ روتی اور زاری کرتی رہی اس کے بعد حضرت نے اس کی توبہ قبول کر کے ان کو دائرہ میں طلب کر لیا۔

https://theimammehdi.com

نقل ہے ایک گھوڑا دائرہ معلیٰ میں درویش محمد نے خدا کے راستہ میں بھیجا اور اپنی میاں تاج خاں کو کہلوایا کہ جو کچھ کہ گھوڑے کی قیمت ہے قبول کریں بھیجدی جائے گی ابھی قیمت میاں کی خدمت میں نہیں پہونچی تھی عجب شیر نامی ایک فقیر نے یہ خبر لائی خوندکار گھوڑا بک گیا ہے فرمایا اس کی قیمت لاؤ۔ کہا اس کی قیمت تاج خاں کے گھر میں ہے آجائی گی تھوڑی دیر کے بعد گھوڑے کی قیمت کے پیسے حضرت کے حضور میں آئے حضرت نے اس کی سویت کر دی۔اور خود آپ نے اور آپ کے اہل خانہ نے وہ سویت نہیں لی۔

نقل ہے دوسری مرتبہ بھی درویش محمد کی طرف سے دائرہ معلیٰ میں ایک گھوڑا راہ خدا میں آیا میاں نے فرمایا اس کو بیچ دو۔پس اسکو موضع دہار اسیون میں بیچ دیا گیا وہاں سے اس کی قیمت لانا چاہا فرمایا اس رقم کو دائرہ میں مت لاؤ۔جہاں سے کہ لایا گیا ہے وہیں بھیج دو

نقل ہے کہ حضرت نے سفر کے لئے بیل خریدے تھے بعض واقعات کی وجہہ چند روز کے لئے سفر ملتوی ہو گیا میاں نے فرمایا بیل جو خریدے گئے ہیں بیچ دو۔اور جس قیمت پر خریدے گئے ہیں اس سے زیادہ قیمت مت لو۔بھائیوں نے کہا خریدی سے زیادہ قیمت آرہی ہے۔میاں نے فرمایا مصدقوں کو دے دو تاکہ ان کا فائدہ ہوسکے۔

ایک دن بندگیمیاں سید قاسمؒ نے فرمایا دائرہ کے باہر کوئی آدمی نہیں ہے، رہے تو بہتر ہے کیونکہ ہر آنے والے کو دیکھے گا۔میاں نے فرمایا قاسم جی میرے پاس کوئی کیوں آئیں گے یعنی ہر شخص میرے پاس کیسے آسکتا ہے وہی شخص میرے پاس آتا ہے جس کو میری محبت ہے۔

نقل ہے کہ میاں سید قاسمؒ نے فرمایا یہ زمانہ میاں ماموں کے رہنے کا نہیں ہے مگر خدائے تعالیٰ نے اس ذات حتبہٖ صفات کو جو رکھا ہے مہدی علیہ السلام کا دین کیا ہے وہ بتانے رکھا ہے ورنہ ہم تو سمجھے ہوئے تھے ؟جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہی مہدی علیہ السلام کا دین ہے اور مہدی کا حکم صحبت سے متعلق ہے اور میاں ماموں تک ہے اس کے بعد وہ عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ہو جائے گا۔

بندگی میاں سید نور محمد کا صحبت و سند و احکام ارشاد کے متعلق تشخص عالیت پر تھا اگر کسی کو صحبت و سند یافتہ پاتے اس سے خوش ہوتے اگر کسی کو بے صحبت و بے سند پاتے اس

https://theimammehdi.com

سے ناراض ہوتے اور فرماتے کہ صحبت میں رہو۔

نقل ہے کہ داتا سندر سور میاں ابو الفتح (از اولاد میاں ابو بکر داماد مہدی علیہ السلام) ترک دنیا کر کے اور ہجرت کر کے ایک بندۂ خدا کے گھر میں جن کا نام ملک یوسف تھا رحلت کر گئے یہ خبر کسی نے بند گیمیاں سید نور محمد کو پہونچائی میاں نے پوچھا انہوں نے علاقہ کس سے باندھا ہے کہا کہ مجھے خبر نہیں۔ میاں نے فرمایا انہوں نے ترک دنیا نہیں کیا بلکہ مہدیؑ کے دین کو ترک کیا ہے یہ سن کر میاں نے فرمایا علاقہ کس سے باندھا ہے انہوں نے کہا میاں مومنؒ سے حضرت نے فرمایا اب حکم مہدی کا پورا ہوا۔

نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں سید سعد اللہؒ کے دائرہ کار کا کوئی فقیر بند گیمیاں سید نور محمدؒ کے دائرہ میں آیا ہوا تھا کہنے لگا کہ ہمارے میاں کا دائرہ بہت بڑا دریا کے مانند ہے میاں سید نور محمدؒ کا نام بہت سنا تھا مگر دائرہ بہت چھوٹا ہے بند گیمیاں سید نور محمدؒ نے سن کر فرمایا کہ اے بھائی تیرے میاں کا دائرہ دریا ہے اور دریا میں مینڈک مچھلی کھیکڑے وغیرہ رہتے ہیں جو بھی پلیدی اس میں گرے اس کی اس میں گنجائش رہتی ہے اور بندہ کا دائرہ ایک چھوٹا چشمہ ہے اگر تھوڑی پلیدی بھی اس میں گر جائے تو ناپاک ہو جائے۔ اس لئے بندہ ہمیشہ اس کی آب کشی میں مشغول رہتا ہے کہ مبادا وہ پلید ہو جائے۔

نقل ہے کہ موضع سواقلہ کے حصار کے جو مسلمان تھے اور انہوں نے مہدی علیہ السلام کی تصدیق بھی کر تھی۔ گجرات سے دکن آکر رہ گئے وہ نماز روزہ کے پابند تھے اور اپنی دانش کے موافق دین کے علم سے اگاہ تھے اور اپنا دائرہ الگ باندھ لیا تھا لیکن حضرت مہدی علیہ السلام کے آئین اور سلوک اور روش سے بے خبر تھے ہر ایک کے کہنے لگے دوگانہ تحتہ الوضو میں متابعت المہدیؑ نہیں کہنا چاہیئے تھوڑے عرصہ میں یہ بات سب کی زبان پر آگئی۔ بندگی میاں سید نور محمدؒ نے ان لوگوں کو طلب کر کے فرمایا تم ایسی باتیں جو زبان پر لاتے ہو وہ حضرت مہدی علیہ السلام کی گروہ کی روش کے خلاف ہے ایسا نہیں کہنا چاہیے ان لوگوں نے نہایت خجالت اور شرمندگی سے بہت اچھا کہا " حضرت نے فرمایا تم کو تحتیہ الوضو میں متابعت المہدی کہنے میں کیا دشواری ہے ان لوگوں نے سر جھکا کر حضرت کی بات کو مان لیا۔

https://theimammehdi.com

نقل ہے کہ بندگی میاں سید نور محمدؒ نے سعد و نحس ساعت اور تاریخ کسی نیک اور اچھے کام کی ابتدا اور آغاز پر دیکھنے کو منع کیا ہے اور فرماتے تھے جو لوگ سعد و نحس کو دیکھتے ہیں ان کا نیک و بد ہوتا ہے اور جو نہیں دیکھتے ان کا بھی نیک و بد ہوتا ہے (جو ہونا ہے وہی ہوتا ہے)

ایک مدت کے بعد حضرت بندگی میاں سید نور محمد نے دہاراسیوں سے اپنا دائرہ اٹھا کر دائرہ اپنے فرزند سید احمد کے حوالے کر کے موضع کاری سے گجرات کو آنے کے واسطے روانہ ہوئے لیکن مغلوں کے فتور کی وجہ سے خطرہ تھا اس لئے برار کی جانب روانہ ہوئے اور فرمایا برار ہوتے ہوئے گجرات جاؤں گا۔

آپ کی اقامت موضع اودگیر میں بھی رہی ہے ۔یہاں بی بی خاں سے جو بیٹی ہوئی تھی اس کا انتقال ہو گیا۔آپ جب کبھی باہر سے گھر میں تشریف لاتے حضرت بی بی خاں آپ کو پان کا بیڑا بنا کر پیش کرتیں ۔جب صاحبزادی کا انتقال ہوا اس کو دفن کرنے کے بعد پرسے کے لئے بی بی خاں کے گھر میں آئے بی بی خاں نے حسب دستور پان کا بیڑا پیش نہیں کیا حضرت نے فرمایا پان کی پٹی کیوں نہیں لا رہی ہو ۔شاید کہ بیٹی کے سوگ میں ہو ۔خدا کے بندوں کو شادی اور غم ایک ساں ہے ۔وہ دونوں کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں اور اس کی تقدیر پر راضی رہتے ہیں۔

نقل ہے بی بی خاں سے نکاح ہو جانے کے بعد ایک دن آ ج بی بی صاحب نے حضرت سے کہا کہ میاں بی بی خاں کا دل ان سے کہتا ہے ۔بندگی میاں سید نور محمد نے پوچھا کیا کہتا ہے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ " تونے اپنے باپ کا منہ روشن کر دیا " میاں نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے قیامت کے روز میاں سید نور محمد کا (یعنی حضرت خاتم المرشدؒ) کا سمدھی کہکر اس کا حشر کریں گے۔

حضرت بی بی خاں کا انتقال بھی ان کی صاحبزادی کے انتقال کے بعد ہو گیا حضرت بندگیمیاں سید نور محمدؒ بی بی خاں کے انتقال کے وقت حضرت ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فرمایا " جاؤ جی جاؤ تمہارے خسر (حضرت خاتم المرشدؒ) تم کو طلب کر رہے ہیں ۔ پھر ان کے

https://theimammehdi.com

انتقال کے بعد ان کو غسل و کفن دینے کے بعد نماز جنازہ پڑھکر ان کو دفن کیا بعد دفن کے فرمایا کہ میرا دوگانہ (نماز جنازہ) اور مشت خاک خدا نے بی بی خاں کو روزی کر کے اس کو قبول کر لیا ہے اور بی بی خاں اپنے خسر (خاتم المرشدؒ) کے ۔۔۔۔۔ہیں"

بی بی خاں کے انتقال کے بعد خاطر مبارک کو بہت تکلیف ہوئی اس لئے کہ معروری چشم اور کبر سنی تھی ۔ اور بی بی خاں کا دل حضرت کی خدمت کے لئے ہمیشہ حاضر رہتا تھا ۔ اس کے بعد حضرت نے اودہ گیر سے دائرہ اٹھا کر منچپہ تشریف لا کر مقام کیا ۔یہاں آنے کے بعد آپ کے حالات سامی کبھی صحو کی حالت میں رہتے کبھی سکر غالب ہو جاتا ۔یہاں حضرت نے اپنے خلفا کا شمار اس طرح کیا ہے ۔ سید عالم (فانی اللہ باقی باللہؒ) ، سید قاسم (مجتہد گرہؒ) ، سید نصرت (مخصوص الزماںؒ) ، سید اشرف (اچھوجی) و سید نجی و سید سلام اللہ ، ملک ابراہیم و ملک میراں و بہلول خاں ۔ آپ نے دہارا سسیو چھوڑنے کے پہلے وہاں کا دائرہ اپنے فرزند میاں سید احمد کے حوالے کیا اور فرمایا" کسی صورت میں دائرہ نہ چھوڑنا" اور دوسرے فرزند میاں سید عیسیٰ کو خود تعلیمات باطنی سے آگاہ کر کے ان کو بندگیمیاں سید عالم فانی فی اللہ باقی اللہؒ کے حوالے کیا اور پوری تعلیمات سے ان کو آگاہ کر دیا"۔

وقت آخر آپ نے تمام خلفاء کو حاضر کر کے وصیت کی ہے اور فرمایا بندہ کے بعد کہیں فیض مقید نہیں ہے کوئی سیر نبوت اور کوئی سیر ولایت میں ہے اور تم کو بندہ کا پورا پورا صدقہ پہونچ چکا ہے جو لوگ تمہارے پاس آئیں ۔ ان کو دین حاصل ہو گا ان خلفاء کے سوا اور بھی بہت سے لوگوں نے مہدی علیہ السلام اور بندگی میاں کی اولاد سے اور دیگر اصحاب کرام کی اولاد اور ملک زادوں نے بندگی میاں سید نور محمد سے علاقہ کیا اور فیض حاصل کیا۔

بتاریخ ۱۷ محرم ۱۰۳۱ھ آپ واصل حق ہو گئے حضرت کی تمام عمر ۶۷ سال کی ہے اور روضہ شریف منچپہ میں ایک بڑے تالاب کے کنارے ہے نماز جنازہ بندگی میاں سید عالم فانی فی اللہ باقی یا اللہ خلیفہ اول نے پڑھائی ہے ۔ حضرت خاتم المرشدؒ کے وصال کے وقت ۳۰ سال کے تھے کم و بیش دو سال بندگی میاں سید یوسف بن اسماعیل (اپنے بہنوئی کے دائرہ دولت آباد میں رہے ہیں ۔ پھر گنجوٹی اور کاری تشریف لا کر آباد ہوئے ۔ وہاں سیون آئے اور ۳۰ سال

https://theimammehdi.com

رہے ہیں پھراس کے بعد اوسہ، اود گیر اور کوٹ گیر میں آپ کا دائرہ رہا ہے آخر الامر موضع منجپہ میں واصل حق ہوئے یہاں صرف چند روز حیات ہوئی ہے۔

آپ کو بی بی آجے صاحب بنت میاں سید تاج محمد سے پانچ فرزند ہوئے ایک میاں سید احمد عرف ابجی میاں دوسرے میاں سید عیسیٰ عرف سیدو میاں تیسرے میاں سید عبدالحی میانجی صاحب، چوتھے میاں سید عبدالقادر خانجی میاں، پانچویں سیدجی میاں اور چار لڑکیاں ہوئیں۔ ایک بی بی ملکان فاطمہ مانجے صاحب میاں سید زین العابدین نبیرہ حضرت روشن منورؒ، دوسری راجے فاطمہ ملک عبدالفتح بن ملک قیام الدین کو دیئے تیسری بی بی بوا تاج میاں سید خوندمیر میاں سید علی ستون دین کو دیئے پانچویں بی بی عائشہ عرف اچھے صاحبہ بی میاں سید قاسم یعقوب بن میاں سید قاسم مجتہد گروہ کو دیئے۔

بندگی میاں سید احمد بن حضرت خاتم کارؒ: بندگی میاں سید نور محمد خاتم کار آخر حاکم کے فرزند اکبر ہیں آپ کی عرفیت ابجی میاں ہے اپنے والد بزرگوار کے قریب ہیں۔ اور صحبت بندگی میاں سید عالم (خلیفہ اول خاتم کارؒ) سے رکھی ہے جب بندگی میاں سید نور محمدؒ نے وہاں سیون چھوڑا اور گجرات کی جانب ہجرت کی آپ کو احکام ارشادی کو اجازت دے کر اپنا جانشین مقرر کیا اور دائرہ آپ کے حوالے کر دیا اور فرمایا کسی صورت میں دائرہ نہ چھوڑنا آپ دائرہ پر قائم رہے خاتم کار کے کئی فقیروں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے پاس ہی آپ کی صحبت میں رہے کچھ عرصہ کے بعد اس ملک میں شدید قحط پڑا یہاں تک کہ لوگ مردار کھانے لگے اور سب کے سب مقام چھوڑ کر دوسری طرف چلے گئے مہدویوں نے جو یہاں تھے اس مقام کو چھوڑ دینا چاہا اور میاں سید احمد کے پاس آکر ہجرت کے لئے عرض کیا آپ نے فرمایا والد بزرگوار کا حکم ہے "کسی صورت میں دائرہ نہ چھوڑنا" اس لیے میں دائرہ چھوڑ نہیں سکتا اور فرمایا خدا رزاق ہے بندہ پیٹ کی خاطر یہ مقام نہیں چھوڑے گا" لوگ مجبور ہو کر چلے گئے اور آپ کے طالب وہیں رہے، سوائے نماز اور ذکر کے کوئی کام نہ تھا۔ نہ کھانا تھا نہ پانی تیمم کرتے اور نماز ادا کرتے اور ذکر میں بیٹھ جاتے۔ اسی طرح دن گزرتے رہے یہاں کہ شدت فاقہ اور تشنگی سے آپ اور آپ کی پوری جماعت شہید ہو گئی۔ جب لوگ قحط کے ختم ہو جانے کے بعد

https://theimammehdi.com

واپس آئے دیکھا کہ صف پر لاشوں کے کپے رکھے ہوئے ہیں ۔اور حضرت کی نعش مبارک پیش امام کے مصلے پر ہے لوگوں نے ان تمام لاشوں کو صحن میں ایک بڑی قبر کھود کر ایک جگہ دفن کر دیا ۔مگر مہدویوں کے اس مقام سے نکل جانے کے بعد مخالفین نے مسجد پر قبضہ کر کے اس قبر شریف کو میٹ دیا"

مولف اوراق ہذا ایک واقعہ عرض کرتا ہے موضع اپل گوڑہ میں جناب محمد خان صاحب اہل گجویل جو مسکین شاہ صاحب کے مرید تھے پڑھاتے تھے اور مدرسہ لگوایا تھا راقم الحروف بھی یہیں زیر تعلیم تھا وہ اکثر مہدویوں پر اور مہدی مرشدوں پر اعتراضات کیا کرتے تھے ایک دن کہا کہ تمہارے لوگوں میں کوئی عبادت و ریاضت نہیں جیسی کہ محنت اولیاء نے جھیلی ہے وہ تمہارے بزرگوں میں کہاں ہے ؟میں نے حضرت میراں صاحب میاںؒ اہل اپل گوڑہ سے یہ بات کہی حضرت نے پہلے مجھ سے بندگی میاں سید احمد کا مذکورہ واقعہ کہا پھر کوئی کتاب لاکر دی جس میں یہ واقعہ تھا ۔مجھ سے کہا کہ یہ کتاب اپنے استاد کو دو کہ وہ اسے پڑھ لیں میں نے یہ کتاب محمد خاں صاحب مدرس کو دی انہوں نے کتاب پڑھی اجب اس واقعہ کو پڑھا تو آبدیدہ ہوگئے اور کتاب اپنے مصلے پر رکھ کر کہا کہ بڑے بڑے اولیاء اللہ کی بھی طاقت نہیں ہے کہ وہ اتنی سخت ریاضت کھینچ کر اپنی جان اللہ کے حوالے کر سکیں ۔" یہ سب تمہارے مہدی کا فیض ہے"

<u>**میاں سید عالم**</u>: بندگی میاں سید احمد کے فرزند کا نام میاں سید عالم ہے آپ والد کے تربیت اور صحبت یافتہ ہیں ۔آپ کے فرزند کا نام سید محمد غازی ہے ۔

میاں سید محمد غازیؒ آپ اپنے والد میاں سید عالم کے تربیت ہیں اور علاقہ میاں سید محمود بن بندگیمیاں سید عیسیٰ بن بندگیمیاں سید نور محمد خاتم کار آخر حاکم سے تھا ۔ بادشاہ اورنگ زیب نے آپ کو ثبوت مہدی کے لئے طلب کیا تھا آپ اس کے لشکر میں ساڑھے چار برس تک رہے ہیں ۔بہت سے لشکری آپ کے مرید ہوئے اور مہدی کی تصدیق کی ۔ بادشاہ عالمگیر خود آپ کے پاس حاضر ہوتا تھا۔آپ لشکر میں رہ کر احکام دین ، نوبت سویت اجماع وغیرہ ادا کرتے رہے اور بہرہ عام بھی کرتے تھے اور ہر نوبت پر بلند آواز سے تسبیح دیتے تھے

https://theimammehdi.com

عشاء کے بعد جو تسبیح ہوتی اس میں بعض مرتبہ بادشاہ بھی شریک رہا ہے ۔آپ نے یکم ربیع الاول کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کا بہرہ عام بھی کیا ہے اور ناریزہ تقسیم کیا ۔کہتے ہیں کہ بادشاہ بھی اس بہرہ عام میں شریک رہا ہے ۔آج تک اہل یندرگی میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی بہرہ عام کا طریقہ باقی ہے ۔آپ صاحب تصنیف بھی ہیں سوانح المہدی اور قبلتہ العاشقین آپ کی تصنیف ہیں ۔آخر میں آپ کا دائرہ یندرگی (مہاراشٹرا) میں رہا ۔وہیں ۴/ ذی قعدہ کو واصل حق ہوئے ۔مزار مبارک یندرگی ہی میں ہے ۔آپ وہاں کے سلطان قبرستان ہیں ۔آپ کے فرزند کا نام میاں سید مبارک ہے دوسرے فرزند میاں سید علی تھے ۔میاں سید مبارک کے بعد میاں سید علی جانشین ہوئے ۔میاں سید علی کو تین بیٹے تھے ۔ میاں سید راجو، میاں سید مصطفیٰ، میاں سید یحییٰ چھابامیاں ۔میاں سید یحییٰ عرف چھابامیاں کو باپ کی خلافت ملی اور جانشین ہوئے ۔آپ کی تعلیم و تربیت حیدرآباد میں ہوئی اور حیدرآباد کی فاضل العصر بزرگ ہستی مولانا سید نصرت سے تلمذ حاصل کیا اس کے بعد یندرگی واپس چلے گئے اور رشد و ہدایت اور تبلیغ کے سلسلے کو جاری کیا جس کی وجہ بدگام، احمد نگر، بمبئی، شولاپور، گوکاک اور مہاراشٹرا کے بہت سے مقامات پر ہزاروں افراد نے تصدیق مہدی موعود علیہ السلام کا شرف حاصل کیا ۔چھابامیاں صاحب نے علمائے سنت جماعت سے ثبوت مہدی کے متعلق کئی مناظرے کئے اور ہمیشہ آپ غالب رہے اور آپ کی تبلیغی کوشش بہت کامیاب رہی ۔آپ نہ صرف علم ظاہر میں کامل تھے بلکہ عرفان و معرفت الہیٰ میں بھی اپنی نظیر آپ تھے ۔آپ کے فیوض و برکات کے معترف لوگ اب بھی مقامات متذکرہ قدر پر موجود ہیں ۔

<u>سید عالم</u>: حضرت چھابامیاں صاحب کے فرزند ہیں ۔باپ ہی کی صحبت میں رہے اور جانشین قرار پائے ذکر و فکر اور مہدوی قدیم طریق و طور آپ کے زمانے میں دائرہ یندرگی میں قائم رہا اور یندرگی کے مہدوی اپنے روایات قدیم پر عمل پیرا رہے ۔ہر نماز میں مصلیوں سے مسجد بھر جاتی تھی ۔عصر و مغرب کی نمازوں میں یہ تعداد اور زیادہ ہو جاتی ۔سلام پھیرنے کا قدیم طریقہ رائج رہا ۔نماز کے بعد مصلی مرشد کے آگے مودبانہ طور پر تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اس کے بعد اپنے اپنے مکانوں کو رخصت ہوتے جمعرات کے روز صبح کی نماز اور ذکر کے بعد تمام مہدوی

https://theimammehdi.com

مرشد کے ہمراہ حظیرہ کو جاکر زیارت کرتے عرس نامہ کے مطابق ہر بزرگ کا بہرہ عام اور عرس ہوتا۔عصر مغرب کے درمیاں سب کے سب ذکر میں بیٹھے رہتے۔ہر سال مختلف جماعتیں جیسے کہ تبلیغی جماعت، اسلامی جماعت آتیں مگر یہاں کے مہدوی ان کی طرف توجہہ نہیں کرتے اور کہدیتے کہ تم کو تمہارا عقیدہ مبارک اور ہم کو ہمارا۔بہرحال لوگوں میں مذہب سے عقیدت بہت تھی۔یہ کمتریں ینندرگی جاکر دس بارہ روز رہا ہے اور حضرت سید عالم صاحب کی قدمبوسی حاصل کی جو کچھ اوپر مذکور ہے وہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا۔مہدویوں کو مرشد کا فدائی پایا۔ حکم مرشد کے سوا کوئی کام نہیں کرتے تمام فقراء اور مہمانوں کے کھانے کا انتظام مرشد کے گھر سے ہوتا۔صبح ہی صبح سب کو ایک ایک پیالی چائے پلادی جاتی۔ینندرگی کے تمام لوگوں ہندوؤں اور مسلمانوں کو مرشد کا بہت عقیدت مند پایا۔اور مرشد کی دعالیتے رہنا اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔مرشد بھی مختلف مقامات کا دورہ کرکے اپنے مریدوں کو راہ راست کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔مرید کثرت سے جنوبی ہند میں پھیلے ہوئے ہیں۔اوسہ، پرینڈہ، کلم، عثمان آباد، گوکاک، بلگام، سنکیشور، دیشنور اور حیدرآباد میں مریدوں کی کافی تعداد ہے۔ میاں سید عالم کا انتقال 30 / شوال 1392 ء کو ہوا۔ان کے فرزند سید خوندمیر صاحب جانشین قرار پائے۔والد کے زیر تربیت رہ چکے ہیں۔والد کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد ینندرگی سے حیدرآباد آگئے آپ کی ایک مسجد اور ایک مکان چنچل گوڑہ، حیدرآباد میں ہے مگر آپ نے مشیر آباد میں ایک مکان تعمیر کرایا جو حضرت مہتاب میاں صاحب کی مسجد کے قریب ہے اور ایک مکان خریدا اب مشیر آباد کے مکان میں رہتے ہیں دوگانہ لیلتہ القدر کے لئے البتہ ینندرگی جاکر آجاتے ہیں۔

بندگیمیاں سید احمد فرزند حضرت خاتم کار کے ایک فرزند میاں سید یحییٰ بھی تھے جن کے فرزند کا نام سید احمد تھا۔سید احمد کے فرزند سید اسماعیل ہوئے۔ان کے فرزند سید محمد تھے سید محمد کے فرزند سید یعقوب اہل چریال تھے جن کے فرزند کا نام سید جعفر تھا۔سید جعفر کے فرزند سید نور محمد بڑے میاں تھے ان کو سید یعقوب، سید احمد، خوب صاحب میاں اور جعفر میاں بیٹے ہوئے، سید احمد کے فرزند سید نور محمد بڑے میاں، سید یعقوب، سید جعفر، سید

https://theimammehdi.com

ابراہیم عزیز میاں ، اور سید نصرت سردار میاں ہیں ۔ سید نور محمد اور سید ابراہیم عزیز میاں بھی ہیں ۔

میاں سید نور محمد بن سید مبارک بن سید یحییٰ چھابا میاں: بہت متقی اور پرہیزگار تھے تربیت والد کے ہیں اور والد کے خلیفہ سید علاء الدین سے علاقہ کر کے ان کے ہاتھ پر ترک دنیا کیا اور والد کا دائرہ سنبھالا ۔ دائرہ پیندر گی میں تھا اور دیگر مقامات پر جیسے آمور ، اکل کوٹ وغیرہ میں مرید تھے دورہ کیا کرتے آپ کا انتقال ۴/ محرم ۱۳۹۲ھ کو ہوا مزار پیندر گی میں ہے ۔ آپ کے فرزند کا نام سید محمد ہے ۔

سید محمد والد کے تربیت ہیں اور ترک دنیا بھی والد کے ہاتھ پر کی ۔ ایک عرصہ کے بعد حضرت سید محمد اکیلوی سے علاقہ کیا تحسین صاحب کی بیٹی سے شادی کی اب فی الوقت قیام ماند گاؤں برار میں ہے ۔

بقیہ صفحہ 210

میاں سید شریف بن میاں سید اشرفؒ ان کو بی بی بوا تاج بنت میاں سید راجوؒ شہید سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہئیں لیکن ان میں کوئی زندہ نہیں رہا اس کے بعد اولاد نہیں ہوئی ۔ بوا تاج ۲۴/ ربیع الثانی کو رحلت کر گئیں ۔

---

https://theimammehdi.com

چھٹا باب

بندگی میاں سید عیسیٰ مرشد الزماں بن بندگیمیاں سید نور محمد خاتم کارؓ

بندگی میاں سید عیسیٰ مرشد الزماںؒ حضرت بندگیمیاں سید نور محمد خاتم کار آخر حاکم الزماں ستون دینؓ کے دوسرے بیٹے ہیں ۔آپ ۱۰۱۴ھ میں دہارا سیون میں پیدا ہوئے ۔ حاکم الزماں کی رحلت کے وقت ۱۶ سال کے تھے ۔ حضرت حاکم الزماں نے دہارا سیون سے نکلنے کے چالیس روز پہلے آپ کو ترک دنیا کرایا اور اپنی صحبت میں رکھ کر تعلیمات باطنی سے آگاہ کیا اور ماہیت تصدیق و ماہیت کلمہ طیبہ و تعلیم سیر ولایت و تعلیم سیر نبوت و تعلیم بلا واسطہ و تعلیم در سنیہ و نیز جو کچھ اور تعلیمات طریقت سے کہ ضروریات دین سے ہیں ان سے میاں سید عیسیٰ کو سرفراز فرمایا اور اپنے خلیفۂ اعظم بندگی میاں سید عالم (فانی فی باقی باللہ) کو اپنے حضور میں طلب کر کے اپنے فرزند میاں سید عیسیٰ کا ہاتھ بندگی میاں سید عالم کے ہاتھ میں دے کر فرمایا اے بھائی سید عالم تم مہدی کے فرزند ہو تم پر مجھ کو پورا بھروسہ ہے جو کچھ میں نے تم کو تعلیم دی ہے سید و بھائی سے نہ چھپاؤ ۔اور ان کو میں نے تمہارے سپرد و حوالہ کیا جو کچھ میرے سنیہ میں ہے تمہارے سنیہ میں ہے ۔ ہم میں اور تم میں کچھ فرق نہیں اور "تفاوت نہیں" جب حضرت بندگی میاں سید عالم نے حضرت حاکم الزماں کی زبان مبارک سے یہ مسرت افزا مژدہ سنا خود میں نہ سمائے اور خوش ہو کر بے ساختہ اپنے سر کو پیر و مرشد کے پیر مبارک پر رکھ کر عرض کیا فدوی دل و جان سے حاضر ہے جیسا کہ میں حضرت کا خادم ہوں ان کا خادم ہوں پھر حاکم الزماں اپنے فرزندوں کو (میاں سید احمد اور میاں سید عیسیٰ کو) اپنے دائرہ میں چھوڑ کر رضا و رغبت کے ساتھ احکام ارشاد دے کر دہارا سیون سے بزرگوں کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے ۔اور حضرت بندگیمیاں سید عیسیٰ نے اپنے والد بزرگوار حاکم الزماں کے بعد بندگی میاں سید عالم سے علاقہ صحبت کیا اور آپ سے اپنا خاندانی فیض حاصل کیا اور بندگی میاں سید عالم نے مرشد کے حکم کے موافق آپ کی پرورش اور تربیت میں بہت کوشش کی ۔

https://theimammehdi.com

میاں سید عیسیٰ آپ کی صحبت میں دس سال رہے اور فیضان باطنی کامل طور پر حاصل کیا۔ بندگیمیاں شاہ برہان (مولف دفتر اول و دوم) نے آپ کو خطوط لکھے ہیں ایک خط کی نقل یہ ہے

مکتوب بندگیمیاں شاہ برہانؒ۔ بجناب فضایل مآب برگزیدہ ملک الوہاب اعنی بحر المعاقی مقبول ہر دو جہانی میاں سید عیسیٰ سلمہ اللہ تعالیٰ از جانب فقیر حقیر سراپا توقیر اسمہ، برہان الدین قدمبوسی رسانیدہ، عرض کرتا ہوں کہ بعض لوگوں کی باتیں جن کے پاس مخلص اور یگانہ و بیگانہ صحیح اور دروغ یکساں ہے باور نہ کرکے اس فقیر کو ملاقات شریف کا مشتاق سمجھیں نیز یہاں کے حالات جیسا کہ خدا نے رکھا ہے موجب تشکر ہیں۔ لیکن چاہیئے کہ صحت و سلامتی سے اپنی آنحضرت اطلاع دیں تاکہ غریبوں اور شکستہ دلوں کو خوشی حاصل ہو، میں نے بعض لوگوں کے پوچھنے پر ان کو کہا ہے تم کو چاہیئے کہ میاں سید عیسیٰ سیدو میاں کی صحبت میں رہیں۔ کیونکہ تم بندگیمیاں سید عالمؒ کے معتقد ہو اور بندگی میاں سید عالم نے سیدو میاں کی سویت لی ہے اور تم کو بھی ان کے حوالے کیا ہے"۔

حضرت بندگیمیاں سید عیسیٰ کے معاصر آپ کا بڑا احترام کرتے تھے اور آپ کا بہت اعزاز و اکرام ان کو ملحوظ تھا۔ آپ کے فرزند بندگیمیاں سید محمود کہتے ہیں کہ حضرت کا بیان بہت اثر رکھتا تھا۔ مردہ دلوں کو پانی کی طرح تروتازہ کرتا تھا اور اکثر بزرگان دین آپ کے بیان کی تعریف کرتے تھے بندگیمیاں سید قاسم آپ کا بیان سن کر بہت خوش ہے اور فرمایا بھائی سید عیسیٰ نے مجھ کو میاں ماموں (بندگی میاں سید نور محمدؒ) کا بیان یاد دلادیا"۔ میں جس کو دیکھتا ہوں چشم پر آب دیکھتا ہوں بندگیمیاں سید اشرف بن بندگیمیاں سید میراں جب گجرات سے حاکم الزماں کی تعریت کے لئے تشریف لائے تھے آپ کا بیان سن کر فرمایا **الولد سر للابیہ** (بیٹا باپ کا بھید ہوتا ہے)، حاکم الزماں کے بعد بندگیمیاں سید عیسیٰ سے سات ہزار آدمیوں نے بیعت کی بارہ سو مسلمانوں نے مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی اور معتبرین ہنود سے سو آدمی مسلمان و مصدق ہوئے۔ اور چند علماء و فضل بھی مصدق ہوگئے۔ اور حضرت حاکم الزماں کے سو فقیروں نے آپ کی صحبت اختیار کی۔ آپ پہلے شریعت کے مسائل سکھاتے اور

https://theimammehdi.com

کبھی کبھی طریقت کے رموز بیان کرتے ۔آپ کے دائرہ میں چار سو فقیر تھے جو فتوح آتی اسی وقت تقسیم فرمادیتے ۔اگر رات کو اتی تو رات کو اور دن کو آتی تو دن کو ۔مردوں، عورتوں اور بچوں کا حصہ برابر ملتا تھا۔فقراء رات دن یاد الہیٰ میں رہتے تھے اور فتوحات بھی بہت آتی تھیں ۔ بعض وقت فقر و فاقہ کی آگ بھی بھڑکتی تھی ۔آپ کسی کی افترا آمیز باتوں پر خفاء نہ ہوتے تھے ۔ بلکہ مسکرا کر خاموش ہوجاتے ۔آپ کا دائرہ بسیط پورہ (حیدرآباد) میں تھا اسی جگہ ۶۲ سال کی عمر میں ۹ / صفر ۱۱۷۷ء کو آپ کی وفات ہوئی ہے حاکم الزماں کے بعد چھالیس (۴۶) سال زندہ رہے ہیں ۔آپ کی نعش مبارک منچپہ لائی گئی اور حضرت حاکم الزماں کی قبر سے مغرب کی جانب آپ کی پانچویں قبر ہے ۔آپ کی بیوی کا نام مانجے صاحب بی بی تھا ۔وہ درویش محمد جاگیردار دہاراسیون کی بیٹی تھیں ۔ان سے آپ کو ایک صاحبزادے میاں سید محمود ہوئے اور ایک منکوحہ کے شکم سے ایک بیٹی مومن جی پیدا ہوئیں ۔ جن کا نکاح ملک احمد سے ہوا۔

میاںسید محمود بن بندگی میاں سید عیسیٰؒ ۔ ۱۱۳۴ھ میں دادا کے انتقال کے بعد پیدا ہوئے ۔اپنے والد کے مرید و فقیر ہیں ۔آپ کی علمی قابلیت بہت اچھی تھی ۔ بیان قرآن بہت عمدگی سے کرتے تھے ۔لوگوں کے دلوں میں آپ کے بیان کا بہت اثر ہوتا تھا۔آپ فقیری کے باریک رموز بہت خوب جانتے تھے ۔آپ حسن خدمت میں بھی بے نظیر تھے ۔خدا پرستی اور حق جوئی میں یکتائے زمانہ تھے ۔آپ کے مرید بے شمار تھے ۔آپ صاحب تصنیف بھی ہیں ۔ معارج الولایت (ثبوت سیرت مہدیؑ) میں آپ کی تصنیف ہے جس کا ایک حصہ (بنام جلد اول چھپ گیا ہے) ۔رموز ولایت میں آپ نے کلمہ لاالہ اللہ کی توضیح وتشریح میں ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام رسالہ محمود ہے ۔اس رسالے کا ترجمہ اُردو میں حضرت سید ولی صاحب سکندرآبادی نے کیا ہے ۔(یہ ترجمہ مولف کے پاس موجود ہے) آپ کے انتقال کے وقت بعض عقیدت مندوں نے عرض کیا کہ آپ اپنے صاحبزادے میاں سید نور محمد کو جو اس وقت بارہ برس کے ہیں ترک دنیا کرا کر جانشین کر دیں تو ہم سب اپنے دینی تعلقات حضرت کے بعد ان سے رکھیں گے ۔ فرمایا ایسا مجھ سے ہر گز نہیں ہوگا خدائے تعالیٰ کو میں کیا جواب دوں گا جب مجھ سے پوچھا جائے گا اے محمود تو نے خادموں کے واسطے نابالغ لڑکے کو ترک دنیا کرا دیا پھر فرمایا خادم میری ملک

https://theimammehdi.com

نہیں ہیں - یہ دین مہدی ہے گروہ مہدی بہت وسیع ہے گروہ مہدی میں جو فقیر تم کو اچھا معلوم ہو، اس سے تعلق دینی رکھو اور فرمایا میری جگہ بابن بھائی (میانسید محمد غازی بن میاں سید عالم بن بندگیمیاں سید احمدؒ) ہے -آپ کی وفات ۵۳ سال کی عمر میں ۲۹ / شوال ۱۰۸۷ھ کو ہوئی - یہاں سے دوسرے دن لاش منچیہ پہونچ گئی اور باب کی تربت کے بازو مغرب کی جانب دفن ہیں - بندگیمیاں سید ابراہیم (برادر حضرت شاہ نصرت مخصوص الزمانؒ) اور بندگیمیاں سید یداللہ بڑے شاہ میاںؒ، بندگمیاں سید محمود سے بہت خلوص رکھتے تھے -آپ کو دو فرزند ہوئے میاں سید تاج محمد اور میاں سید نور محمد عرف بڑے میاں -

میاں سید نور محمد عرف بڑے میاں:- بن بندگمیاں سید محمود ۱۰۷۵ھ میں بسیط پورہ میں پیدا ہوئے - ۱۴ سال کی عمر میں اپنے چچا عم بندگیمیاں سید محمود غازی (خلیفہ بندگی میاں سید محمود) کے مرید و فقیر ہوئے اور ۲۵ برس اپنے مرشد کی صحبت میں رہے -آپ کا دائرہ متعدد مقامات پر رہا ہے -چند سال آپ مانوی (ضلع رائچور کرناٹک) میں بھی رہے ہیں - پھر وہاں سے ارکاٹ تشریف لاکر دائرہ باندھا -بندگیمیاں سید محمد غازی آپ پر بہت مہربان تھے اور آپ کی تعلیم و تربیت میں بہت کوشش کی یہ بھی اپنے مرشد پر جان و دل سے فدا تھے -جب کسی کاغذ پر نام لکھتے تو لکھتے سید نور محمد غلام سید محمود محمودی -میانسید محمد غازی نے آپ کو اپنی صحبت میں رکھکر یبندرگی سے مانوی بھجوایا اور اپنے ایک فقیر شیخ ابراہیم کو حضرت کے ساتھ کر دیا -میاں سید محمد بھی دو بار مانوی تشریف لائے تھے -آپ (سید نور محمد) گروہ مہدی کے نقائل اور علم عربی، فارسی پر دست گاہ رکھتے تھے اور اس معاملے میں شہرہ آفاق تھے - بندگیمیاں سید فضل اللہ کو آپ سے بہت خلوص تھا، آپ کی ایک تصنیف زبدۃ الاسلام رد تاویل میں ہے میاں سید نور محمد نے ماہ شوال ۱۱۵۵ھ کو ایک معاملہ دیکھا جب نماز تہجد کے لئے ہوشیار ہوئے دیکھ کر دو آدمی دروازہ سے اپنی طرف آرہے ہیں ایک میاں سید سراج کی صورت کے دوسرے میاں سید راجو کے جیسے -میاں سید راجو نے اپنی صورت میاں سید نور محمدؒ کی صورت کے قریب ایک بالشت اتنی دور لاکر کہا کہ تمام اجماع باہر بیٹھی ہوئی ہے اور پوچھ رہی ہے کہ ان تین چیزوں میں کونسی چیز افضل ہے ایک علم دوسرے عمل تیسرے

https://theimammehdi.com

لمان ۔ میاں سید راجو نے کہا مجھے معلوم ہے اگر مجھ سے پوچھتے تو کہدیتا لیکن اجماع کا قرار آپ پر ہے آپ کہیں ۔ آپ نے قرآن کی طرف نظر کی اور آیت **الم ذالک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین الذین یومنون بالغیب** پڑھ کر فرمایا، رسول اللہؐ کی امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ لمان افضل ہے میاں سید راجو نے کہا کہ ایسا ہی ہے اس کے بعد ماہ ذی قعدہ کی ۱۶/ تاریخ ۱۱۵۵ھ میں آپ کی وفات ارکاٹ میں ہوئی مزار مبارک موضع مانکاٹ میں ہے ۔ آپ کی تربت میاں سید یحییٰ کی تربت کے متصل جانب مشرق ہے اور قبر ایک چبوترہ پر ہے اور اس کے اطراف چھوٹی چار دیواری ہے ۔ آپ وفات کے وقت ۸۰ برس کے تھے ۔

آپ کے چار فرزند تھے میاں سید تاج محمد، میاں سید عزیز محمد، میاں سید نصیرالدین، میاں سید محمد عبدالجلیل، یہ چاروں آپ کے خلفا ہیں ۔ خوب صاحب میاں اور میاں سید ولی سیدن میاں (از اولاد میاں سید محمود بنی اسرائیل) بھی آپ کے خلفائیں ہیں ۔ آپ کے جملہ خلفاء کا شمار ۳۰ سے زیادہ ہے ۔ آپ کے تین بیٹے سید اشرف اچھا میاں، سید عیسیٰ سیدو میاں اور خانجی میاں کم عمری میں رحلت کر گئے ۔ اور ایک بیٹے سید موسیٰ ۱۸ سال کی عمر میں مانوی میں وفات کر گئے جو حافظ قرآن کے طالب علم تھے ۔ قرآن مجید کی تلاوت بہت کرتے تھے ایک جگہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اچانک آپ کا انتقال ہو گیا ایک فقیر نے میاں سید نور محمد سے آپ کی وفات کی خبر کہی آپ نے فرمایا جب وہ ہوش میں آئیں مجھے کہو ۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے ہوشیار ہو کر اپنے باپ کو بلایا اور کہا مجھے فرشتے خدائے تعالیٰ کے حضور میں لے گئے پھر مجھے خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے سید موسیٰ تیرا باپ سید نور محمد بہت زاری کر رہا ہے واپس جا اور ترک دنیا کر کے ہمارے حضور میں آ ۔ پھر آپ ترک دنیا کر کے واصل حق ہو گئے ۔ وفات کی تاریخ ۴/ جمادی الثانی ہے ۔

میاں سید تاج محمد بن میاں سید نور محمدؒ مرید و فقیر اپنے باپ کے ہیں بڑے خوب صورت اور شکیل جوان تھے ۔ یاد خدا کے سوا کسی کی طرف توجہ نہیں رکھتے تھے ہمیشہ اپنے حجرہ میں رہتے کسی سے نہیں ملتے تھے اور بات بہت کم کرتے تھے علمی لیاقت بہت اچھی تھی ۔ آپ

https://theimammehdi.com

قرآن کا بیان کرتے تو سننے والوں میں رقت پیدا ہو جاتی تھی آپ نے تا عمر کسی کو مرید نہیں کیا مگر یہاں سید عیسیٰ نبیرہ سید و میاں صاحب طرہ والا کو مرید کیا اور آپ ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے خداوندا مجھے آخر زمانے کے مرشدوں میں محشور مت کر میں چاہتا ہوں کہ عام مصدقین کی صف میں رہو ۔آپ کسی اہل دنیا کے مکان پر نہیں گئے ۔ کوئی اہل دنیا ملاقات کرتا تو آپ سوائے مذمت دنیا اور کلمات محبت خدائے تعالیٰ کے کچھ نہ فرماتے جو فقیر آپ کی ملاقات کے لئے آتا آپ اس کی تعظیم فرماتے خواہ سید ہو یا شیخ یا افغانی ۔آپ کی ولادت ۱۱۰۵ھ میں ہوئی والد کی وفات کے چند سال پہلے ارکاٹ سے نکلے اور متعدد مقامات میں اپنی عمر بسر کی آخر کرنول میں ۱۱۸۰ھ میں وفات پائی ۔ میاں سید محمود عرف میانصاحب میاں بن میاں سید تاج محمد مرید و فقیر اپنے جد امجد کے ہیں ۔ان کی وفات کے بعد میاں سید عزیز محمدؒ کی صحبت میں رہے ۔

میاں سید عزیز محمدؒ بن میاں سید نور محمدؒ: ۔ ۱۱۱۱ھ میں مانوی میں پیدا ہوئے اور ۱۱۳۶ھ میں اپنے والد کے مرید و فقیر ہوئے اور ۲۹ سال والد کی صحبت میں رہ کر فیضان حاصل کیا ۔ اور باپ کی وفات کے بعد ارکاٹ سے گوکاک میں رونق افروز ہوئے اور ۴۹ برس مسند ارشاد پر متمکن رہے آپ نے ارکاٹ کے عالموں سے علم عربی کی تحصیل کی ۔ معقول و منقول میں یگانہ عصر تھے آپ نہایت خوبصورت اور زبردست جوان تھے لیکن نہایت مجاہدہ و ریاضت کی وجہ سے صرف پوست و استخوان رہ گئے تھے منقول ہے کہ آپ ۲۶ سال حجرے میں بیٹھے کے بیٹھے رہے سوائے نماز جماعت کے باہر نہ آتے آپ کی وفات ۹۳ سال کی عمر میں ۲۶ شعبان ۱۲۰۴ھ کو ہوئی ہے ۔مزار مبارک گوکاک میں ہے آپ نے اپنے فرزند میاں سید موسیٰ کو دائرہ اکیلی میں رکھا اور جس وقت آپ کی رحلت کا زمانہ قریب پہونچ گیا بعض مریدوں نے عرض کیا میاں سید موسیٰ حاضر نہیں ہیں اور اکیلی یہاں سے بہت دور ہے ان کا آنا بہت دشوار ہے فرمایا نہیں وہ میرے پاس ضرور آئیں گے ۔ تھوڑے عرصہ میں میاں سید موسیٰ اہل و عیال کے ساتھ حضرت کی خدمت میں آگئے اور چند روز کے بعد حضرت کی وفات ہو گئی ۔آپ کے خلفاء میں آپ کے فرزند سید موسیٰ اور میاں سید موسیٰ کے چار فرزند اور حضرت کے بھائی سید نصیر الدین، ان کے

https://theimammehdi.com

دو فرزند سیدن میاں و خوب صاحب میاں اور، میاں صاحب میاں بن خواجہ زادے میاں ہیں ۔ میاں سید محمود بن میاں سید یعقوب حافظ میراں صاحب میاں نبیرہ حضرت شہاب الحقؒ ان کے سوائے اور بھی بہت سے حضرت کے خلیفے تھے اور آپ کی عادت تھی سب پوتروں کو میاں سید موسیٰ کے تربیت کراتے تھے ۔

آپ کی بی بی کا نام اچھے صاحبہ بی بی ہے جو میاں سید یعقوب بن میاں سید شریف صوبہ دار ادہونی کی بیٹی ہیں ان کے بطن سے سے آپ کو پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں ۔ لیکن سب کم سنی میں رحلت کر گئے ایک میاں سید موسیٰؒ زندہ رہے اور دوسری بیوی سے دو فرزند میاں سید حسن و میاں سید حسین کو چوروں نے شہید کر دیا ۔

https://theimammehdi.com

ساتواں باب

مرشدان خاندان اکیلوی

بندگیمیاں سید موسیٰ بن بندگیمیاں سید عزیز محمدؒ

میاں سید موسیٰ عرف موسیٰ میاں صاحب بن میاں سید عزیز محمدؒ ۱۱۲۷ھ میں ارکاٹ میں پیدا ہوئے ۱۱۴۰ھ میں اپنے جد امجد میاں سید نور محمد کے مرید و فقیر ہوئے پندرہ سال دادا صاحب کی صحبت میں رہے اور دادا کے انتقال کے بعد اپنے باپ سے بیعت کی اور ۴۹ سال باپ کی صحبت میں رہے حافظ قرآن تھے اور قرآن کا بیان بہت عمدگی سے کرتے تھے علمی لیاقت آپ کی بہت اچھی تھی ۔انتقال کے سات برس پہلے سے آپ پر جذب کی حالت طاری تھی اور غذا بہت گھٹ گئی تھی ۔ ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے ایک روز آدھی رات کو وضو کی غرض سے باولی پر گئے اور کنویں میں ڈول چھوڑا اور پاؤں پھسل کر باولی میں گر گئے اور حضرت کے دونوں فرزند سید عالم اور سید محمد عبدالجلیل اپنے حجرے میں اندر سو رہے تھے دونوں کے حجروں پر دستک ہوئی دونوں ہوشیار ہوئے دستک کی آواز باولی کے قریب آئی پھر دونوں سرعت سے باولی پر آئے جب باولی میں جھانک کر دیکھا تو حضرت کو پانی پر استادہ پایا اور یہ حالت سب اہل دائرہ کو معلوم ہوئی اور تھوڑی دیر میں باولی پر مجمع کثیر ہو گیا پھر دونوں صاحبزادے باولی میں اترے اور ایک ٹوکرے میں حضرت کو بٹھا کر اوپر لائے ۔اس وقت سب نے دیکھا کہ حضرت کے سب کپڑے سوکھے ہوئے ہیں ۔صرف ایک انگوٹھا پانی میں تر تھا حضرت نے فرمایا میرا انگوٹھا تر ہو گیا ہے اس کو دھو ڈالو ۔غرض حضرت کو یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ باولی میں گر گیے ہیں یہ کیفیت تمام خدمائے اکیلی میں مشہور ہے ۔آپ کی وفات ۹ / شعبان ۱۲۱۹ھ کو ہوئی ہے عمر ۹۲ سال کی تھی ۔آپ کے چار فرزند سید عالم، سید نور محمد، سید خدا بخش، سید محمد عبدالجلیل ہیں ۔ان کا شمار آپ کے خلفاء میں ہے ان کے علاوہ میاں سید راجو، میاں سید اشرف فرزندان میاں سید مصطفیٰ بن میاں سید مبارک بن بندگیمیاں سید محمد غازی

https://theimammehdi.com

سیدن میاں صاحب و میرانجی میاں صاحب و سید صاحب میاں صاحب ۔ سب آپ کے خلفاء ہیں ۔ ان کے علاوہ اور بہت سے پیرزادے تھے جن کی تعداد ۳۰ سے زیادہ تھی آپ کے خلفاء میں داخل ہیں ۔

آپ کی بیوی کا نام بانو صاحب بی بی تھا ۔ یہ بی بی میاں سید اشرف عرف اشرف میاں اولاد شاہ کی بیٹی ہیں ان کے بطن سے پانچ فرزند پیدا ہوئے ۔ سید یعقوب شاہ میاں کم سن فوت ہوگئے ۔ چار فرزند جوان ہوئے ۔ سید عالم عرف روشن میاں، سید نور محمد عرف بڑے میاں، سید خدا بخش اللہ بخش میاں، میاں سید محمد عبدالجلیل عرف جلال شاہ میاں اور ایک منکوحہ کریم صاحبہ سے میاں سید عالم عرف روشن میاں مرید و فقیر باپ کے ہیں ۔ آپ کی عمر کا اکثر حصہ ملازمت میں گزرا ۔ بہادر صاحب کی فوج میں آپ اکثر جنگ میں شریک رہے ہیں ۔ آخری عمر میں باپ کے ہاتھ پر ترک دنیا اور پانچ سات برس باپ کی صحبت میں رہے ۔ باپ کے انتقال کے پانچ چھ برس کے بعد ۱۹ / صفر ۱۲۲۴ھ کو انتقال کرگئے اور باپ کے قبر کے بازو مدفون ہیں ۔ انتقال کے وقت اپنے بھائی میاں سید محمد عبدالجلیل سے بیعت کی ان کو ایک فرزند سید امین عرف منجھلے میاں ہوئے جو کم سن رحلت کرگئے دوسری بیوی سے سید قاسم، سید یعقوب، سید شہاب الدین ۔

میاں سید قاسم بن میاں سید عالم ۱۱۹۰ھ میں پیدا ہوئے پستہ قد تھے جسم میں طاقت بہت تھی مرید اپنے جد امجد سید موسیٰ کے ہیں ۔ میاں سید عزیز محمد کے انتقال کے وقت چودہ برس کے تھے میاں سید موسیٰ کی وفات کے بعد اپنے چچا میانسید محمد عبدالجلیل سے علاقہ کئے اس کے بعد میاں سید سعد اللہ سے علاقہ کیا ۔ ۱۲۵۷ھ میں وبا سے بیمار ہوگئے اس وقت آپ بسیط پورہ میں تھے اور سب قرابت دار بھی وہیں تھے ۔ آپ ایک آفتابہ لے کر موسیٰ ندی پر آکر ٹھہرے لیکن میانسید امین اور اللہ بخش نے آپ کو گھر پر لالیا ۔ مزاج میں بہت ضعف پیدا ہوگیا ۔ اللہ بخش میاں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ دنیا ترک کردیں تو مناسب ہے ۔ غصہ سے کہا کہ آپ کے کہنے سے میں ترک دنیا نہ کروں گا جب تک میرے جد امجد میرے پیر و مرشد موسیٰ میاں صاحب نہ کہیں ۔ آخر عصر کے پہلے فرمایا کہ اب دادے میاں کا حکم ہو رہا ہے اب میں دنیا کو طلب خدا کے

https://theimammehdi.com

واسطے ترک کر دیتاہوں اسی روز ۴/ جمادی الاول کو آپ کی رحلت ہو گئی۔آپ کی بیوی کا نام بجی صاحب تھے جو منخلے میاں کی بیٹی تھیں ان سے آپ کو ایک بیٹے روشن میاں ہوئے ان کا نام سید عالم تھا۔یہ بہت خوبصورت اور لایق آدمی تھے۔ابھی شادی نہیں ہوئی تھی راجہ پیٹ میں عالم شباب میں ۲۹/ محرم کو لڑائی میں شہید ہو گئے۔

میاں سید شہاب الدین بن روشن میاں بن میاں سید موسیٰ ۱۱۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ مرید دادا کے ہیں اور فقیر اپنے والد کے۔والد کے بعد اپنے چچا میانسید محمد عبدالجلیل (جلال شاہ میاں) سے علاقہ کیا یہ بہت متقی اور خدا پرست تھے ہمیشہ ان کو دنیا سے نفرت رہی جس روز آپ پیدا ہوئے ایک شخص آپ کے دروازے پر آیا اور کہا اس گھر میں آج ایک قطب زمانہ پیدا ہوا ہے۔ایک روز آپ نواح اکیلی میں جنگل میں گئے موسم بارش تھا جب لوٹے نالے کو بہت طغیانی تھی۔آدمی اس سے عبور نہیں کر سکتا تھا اس وقت آپ کے ساتھ ایک صاحب حیات خاں تھے آپ حیات خان کو لے کر اس نالے سے پار آگئے۔نالے نے آپ کو راستہ دے دیا۔ آپ کی رحلت کے زمانے میں آپ کی بیوی حاملہ تھیں۔آپ نے بیوی سے فرمایا تم کو بیٹا ہو گا مگر میں اس فرزند کو نہیں دیکھوں گا اس کے بعد آپ یکم ذی قعدہ ۱۲۳۴ھ کو انتقال کر گئے۔ مشیر آباد میں مدفون ہوئے۔آپ کی بیوی خوزادی بی سے آپ کو ایک بیٹے سید اسد اللہ پیدا ہوئے جس کی پیدائش ۱۲۳۰ھ ہے۔بہت زبردست اور قوی ہیکل تھے ان کے مانند قوی ہیکل جوان بہت کم تھے۔آپ بہت حلیم بھی تھے میانسید محمد عبدالجلیل (جلال شال میاں) کے مرید تھے ان کے بعد سید نجی میاں صاحب سے علاقہ کی ا۔ان کی رحلت کے بعد علی میاں صاحب سے بیعت کی آپ بھی بہت متقی پرہیزگار تھے اور خدا کی طلب بہت تھی۔۱۲۶۸ھ میں سیدا باغ کی جنگ میں شہید ہوئے۔

میاں سید امین منخلے میاں بن میاں سید عالم روشن میاںؒ 1200 ھ میں اکیلی میں پیدا ہوئے۔جب میاں سید موسیٰ گوکاک تشریف لے گئے سید امین منخلے میاں بھی ساتھ تھے میاں سید عزیز محمدؒ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ بچہ بہت با اقبال ہے اور فرمایا اس کی داڑھی میری داڑھی کے مثل ہو گی میاں سید موسیٰ آپ پر بہت مہربان تھے آپ ۱۲۱۹ھ اکیلی سے نکلے اور اپنے

https://theimammehdi.com

ماموں خوزادے میاں کے ذریعہ راجہ پٹیہ کے راجہ کے پاس نوکر ہوگئے پھر رفتہ رفتہ اس جاگیر کے مدار المہام ہوگئے۔آپ کی حسن تدبیر سے جاگیر کی آمدنی بہت زیادہ ہوگئی اس لئے راجا آپ کا بہت مطیع و منقاد ہوگیا۔آپ کو قومی غربا کی پرورش کا بہت خیال تھا۔تین سو مہدوی آپ کے پاس جاگیر میں ملازم تھے جن میں پیرزادے اور شیخ زادے سب تھے۔سب لوگ آپ سے بہت خوش تھے۔آپ سپاہیوں کی بڑی قدر کرتے تھے۔غریبوں پر آپ کبھی خفا نہیں ہوتے تھے۔آپنے سے جو زبردست ہوتا اس سے آپ کبھی نہیں ملتے تھے۔باوجود ملازمت کے دین کے کاموں میں بھی مصروف رہتے تھے۔عصر سے مغرب تک یاد الہیٰ میں بیٹھتے تھے۔ اور کسی سے بات نہیں کرتے۔فجر کی نماز سے دن نکلنے تک خدا کی یاد میں رہتے۔راجہ پٹیہ کی رانی بھی ایک دن آپ کر گرویدہ ہوگئی۔آپ کوئی حیلیے سے باہر چلے گئے اور اس روز سے کبھی محل کے اندر نہیں گئے اور اس کے محل کا انتظام اچھی طرح سے کر دیا۔کسی مرد کو محل کے اندر جانے کی اجازت نہیں تھی جب راجہ پٹیہ کا راجا مر گیا اس کے چھوٹے چھوٹے دو بیٹے تھے۔ اس کی وصیت کے موافق اس کے تمام کاروبار آپ ہی کے حکم سے نافذ ہوتے تھے اور آپ کی حسن تدبیر سے اس ملک کا نام بہت رونق پذیر ہوا۔بعض حضرات کی کوشش سے راجہ پٹیہ آپ سے بدگمان ہوگیا اور میاں سید امین نے راجہ پٹیہ کے راجا کو بدگمان پاکر اپنے اہل و عیال کو حیدرآباد بلوالیا اور تاکید کی وہاں کے کسی سامان کو ہاتھ مت لگاؤ اور سب چھوڑ دو اس لئے آپ کے سب متعلقین حیدرآباد چلے آئے اس کے پہلے سے آپ کے فرزندوں کو سرکار سے تین سو روپیہ ماہانہ ملا کرتے تھے آپ کے آنے کے بعد تین سو روپیہ اور اضافہ کئے گئے تادم زیست آپ کے ساتھ دس بارہ آدمی کھاتے تھے اور آپ کی غذا معمولی تھی۔کھانے کا شوق نہیں تھا۔ شوق یہی تھا کہ پہلے آدمیوں کی پرورش ہو۔آپ جس کے ساتھ وعدہ کرتے ضرور پورا کرتے جس زمانے میں سیدا باغ کی لڑائی کا واقعہ ہوا اس زمانے میں سپاہیوں کی تنخواہ نہیں ملتی تھی۔ بیچارے سپاہی فاقہ کشی سے تنگ تھے۔نعمت خاں صاحب، کرم خاں صاحب دریازئی ہمیشہ آپ کے پاس آتے تھے آپ نے ان سے ایک دن وعدہ کر لیا تھا کہ میں تمہارا شریک حال ہوں۔ جمادی الاول کی ۵/ تاریخ ۱۲۶۸ھ میں نواب سراج الدولہ بہادر ایوان دکن سیدا باغ میں

https://theimammehdi.com

فروکش تھے ۔ چند بہادران قوم مہدی طلب تنخواہ کی غرض سے علی الصبح سیدا باغ جاپہونچے اور ان لوگوں نے عزم مصمم کر لیا تھا کہ جب تک ہماری تنخواہ کا تصفیہ نہ ہو ہم قدم یہاں سے نہیں ہٹائیں گے ۔ سب کے سب مستعد د آمادہ ہو کر کھڑے ہو گئے اور دیوان صاحب کی مرضی بھی تصفیہ ہی پر تھی ۔ مگر محمد خاں جمعدار اور قائم خانی جو مہدویوں سے سخت کاوش رکھتا تھا ۔ نواب صاحب کو نکلنے کی رائے دیا ۔ بہادروں نے ایوان صاحب کو بغرض تصفیہ تنخواہ روکنے کا ارادہ کیا اور نعمت خان دریا زئی نے تفنگچہ (ریوالور) سر کیا اس کے چھروں سے میانہ کے آئینے ٹوٹ گئے اور ایک چھرہ جس کی تعداد سو ماشہ کی تھی دیوان صاحب کے کان میں لگ گیا پھر تو نواب صاحب موصوف کی سواری رک گئی اور باغ کے اندر چلے گئے ۔ محمد خان قایم خانی کے اشارے پر عربوں نے جو باغ کے دروازے پر گھیرا ڈال کر کھڑے ہوئے تھے مہدوی بہادروں پر تاشرا کر دیا ۔ بندوقیں داغ دیں مہدویوں میں ایک ایک نے دو دو چار چار گولیاں کھا کر پلٹ کر عربوں پر یورش کی اوز اتنا سخت حملہ کیا کہ اناً فاناً تین سو سے زیادہ عرب قتل ہو گئے اور بڑے بڑے افسر اور امراء روپوش ہو گئے اور محمد خان قایم خانی فرار ہو گیا اس روز قومی بہادروں کو بڑی فتحیابی ہوئی ۔ تاریخ رشید الدین خانی میں سیدا باغ کا یہ واقعہ مسطور ہے کہ اس روز پٹھانوں نے (مہدویوں نے) ایسی جرات کی کہ فی المثل اگر ہر ایک کو رستم دکن کہیں تو بجاآور ہے اس روز ہماری قوم کے ۱۹ آدمی مارے گئے حسب تفصیل ذیل ۔ (۱) میاں سید امین بن روشن میاں صاحب ، (۲) اللہ بخش میاں بن جلال شاہ میاں صاحب ، (۳) اسد اللہ میاں بن چھابوجی میاں صاحب ، (۴) سیدو میاں بن شاہ صاحب میاں صاحبؒ ۔ (۵) نعمت خان صاحب دریازئی (۶) کرم خان صاحب دریازئی (۷) بلند خان صاحب بن لیسین خان صاحب دریازئی ۔ (۸) دلاور خان صاحب مہمن زئی (۹) نواز خان صاحب غلزئی ۔ (۱۰) سکندر خان صاحب اہل اکیلی ۔ (۱۱) ہمت خان صاحب اہل اکیلی ۔ (۱۲) شیخ دلاور صاحب ۔ (۱۳) زور آور خان صاحب ۔ میاں سید امین سیدا باغ کے دروازے کے متصل کھڑے ہوئے تھے اتنے میں اللہ بخش میاں اپنی تنخواہ کا بندوبست کر کے حضرت کے پاس آئے اور یہاں لڑائی کا سامان بن گیا ۔ آپ نے کہا بھائی آپ نے بہت جلدی کی آپ نے فرمایا جو ہونے کا تھا وہ ہو گیا پھر تاشرا ہو گیا

https://theimammehdi.com

اس تاشرے میں بندوق کی متعدد گولیاں آپ کے جسم میں لگ گئیں ۔آپ نے قریب المرگ ہونے پر ایک شخص کو اپنا دوشالہ معافی دے کر ایسا کہا کہ مہدویوں سے اتنا کہدو کہ منخلے میاں نے اپنے مذہبی آئین کو ادا کیا۔میاں سید امین کی زوجہ مسماۃ آجابی بی خوزادے میاں بن جلال شاہ میاں صاحب نبیرہ حضرت تشریف حق کی بیٹی تھیں ان کے شکم سے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہوئیں ۔میاں سید علی عرف علی میاں، سید محمود عرف چھچو میاں، میاں سید علاء الدین عرف شاہ صاحب، میاں سید عالم جو کمسنی میں مرگئے

سید علی بن منخلے میاں صاحب ۱۲۳۴ھ میں پیدا ہوئے ۔ نہایت عابد اور متقی تھے انتقال کے ۴۵ برس تہجد کی نماز شروع کی اور تادم زیست برابر ادا کرتے تھے کبھی کسی کی شکایت نہیں کی اپنی آمدنی میں عشر برابر نکالتے ۔آپ کے اوصاف بہت عمدہ تھے مرید حضرت جلال شاہ میاںؒ کے تھے اور علاقہ میاں سید علیؒ سے کیا تھا، ان کے فرزند میاں سید محمود کی خلافت میں ۲۳/ محرم ۱۳۱۰ھ کو رحلت کئے ۔انتقال کے چند روز پہلے ترک دنیا کر دیا تھا۔اور انتقال کے کچھ مہینے آگے چاپانیر گئے تھے اور وہاں چند روز ٹھہرے حضرت صدیق ولایت کی روح پرفتوں سے ایسا معلوم ہوا کہ تم میرے ہاں ہیں ۔ان کو سید امین خوزادے میاں، سید خوندمیر، سید شہاب الدین بیٹے ہوئے ۔سید امین ملازم سرکار تھے اور بیدر پر منتظم تھے۔بہت رحیم اور حلیم طبعیت تھے ان کو ایک فرزند سید شہاب الدین ہوئے اور ایک منکوحہ کے شکم سے سید عیسیٰ ہوئے ۔

میاں سید محمود بن منخلے میاں ۲۸ سال کی عمر میں ۱۲۷۵ھ میں مرض دق سے رحلت فرمائے اکیلی میں مدفون ہیں ۔میاں سید علاؤالدین عرف شاہ صاحب میاں بن میاں سید امین ۱۲۵۷ھ میں پیدا ہوئے باپ کی رحلت کے وقت ۱۱برس کے تھے ۔صاف سینہ اور بے کینہ تھے خدا کی طلب ایام طفولیت ہی سے تھی ۱۳۰۰ھ میں عارضہ وبا سے مریض ہوئے فی الفور ترک دنیا کر دیا ۔مرید میاں سید علیؒ کے تھے اور فقیر حضرت سید منور عرف روشن میاں کے تھے ۔ ۲۳برس مرشد کی صحبت میں رہے اور مرشد کی کامل خوشنودی حاصل کی ان کے فرزند سید محمود چھچو میاں ۶/ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ کو رحلت فرمائے سید سعد اللہ، سید عالم سید عزیز محمد بھی آپ کے

https://theimammehdi.com

فرزند ہیں ۔ سعد اللہ میاں بن شاہ صاحب میاں بڑے مدبر تھے اور جاگیرات میں آمینی کی خدمت پر مامور تھے سید عزیز محمد بن شاہ صاحب میاں خوشنویس تھے منتظم تھے وکالت کا امتحان کامیاب کیا۔ان کو سید عیسیٰ ، سید موسیٰ دو بیٹے ہوئے ۔

میاں سید نور محمد بن میاں سید موسیٰؒ ارکاٹ میں ۱۱۵۶ھ میں پیدا ہوئے ۔ جب سن بلوغ کو پہونچے تو ترک دنیا کر دیا ایک روز آپ گھر کے دروازے میں کھڑے ہوئے تھے وہاں کوئی اجنبی عورت بھی کھڑی ہوئی تھی اتنے میں حضرت کے والد میاں سید موسیٰؒ تشریف لائے اور آپ کمال دہشت سے سامنے سے چلے گئے اور دل میں خیال کیا میرے قبلہ گاہ کیا سمجھے ہونگے پس شرم و حجاب غالب ہو گیا تیس تیس سال مسافرت میں کاٹے مصر میں اٹھارہ برس مقیم رہے اور علوم عربیہ کی تحصیل کی فن قرات میں کامل ہوئے اتنی مدت میں توکل و قناعت کے پابند رہے ۔ آخر آپ جب گوکاک تشریف لائے ندی کے کنارے اترے اور اس ندی میں نہانے لگے ۔اس وقت میاں سید عزیز محمد کا ایک بوڑھا فقیر جو آپ کو بچپن میں دیکھا تھا۔آپ کی رانوں پر کچھ لکیریں تھیں آپ کو دیکھ کر پہچان لیا اور میاں سید عزیز محمد کے پاس آکر عرض کیا۔آپ نے چند مصدقوں کو بھیج کر بلوایا۔آپ نے آکر حضرت کی قدمبوسی کی پھر وہیں رہے ایک دن میاں سید عزیز محمدؒ نے پوچھا کہ اس مدت میں تم کو ملازمت کا اتفاق ہوا تھا؟ عرض کیا میں نے اتنی مدت توکل و قناعت پر کاٹی ہے مگر ایک دو بار کمال اضطرار کی حالت میں کوئی کتاب لکھ کر اس کی اجرت اپنے تصرف میں لالیا ہوں ۔اس کے سوائے کوئی دوسرا کام نہیں کیا آپ نہایت لاغر و نحیف ہو گئے تھے ۔ باوجود اس کے ریاضت و مجاہدہ میں فرق نہیں تھا۔اپنے انتقال کے چھ مہینے پہلے میاں سید موسیٰ کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ میرے انتقال کا وقت قریب ہے میں حضرت سے یہ امید رکھتا ہوں کہ میرے چھوٹے بھائی اللہ بخش میاں کو میرے پاس بھیجدیں تاکہ میری تجہیز و تکفین کے بعد میرے جنازہ پر نماز پڑھیں اور مشت خاک دے کر دفن کر دیں ۔جب میاں سید موسیٰ نے یہ خط پڑھا اپنے فرزند اللہ بخش میاں کو گوکاک روانہ کیا۔جب یہ حضرت گوکاک پہونچے میاں سید نور محمد کا انتقال ہو کر سات دن ہو چکے تھے لیکن آپ نے لوگوں کو تاکید کر دی تھی کہ جب تک میرا بھائی نہ آئے میری لاش اسی طرح رکھو

https://theimammehdi.com

جب اللہ بخش میاں گوکاک کے دروازے پر پہونچے میاں سید نور محمدؒ ہوشیار ہو گئے اور کہا کہ میرے برادر اللہ بخش میاں گوکاک کی فصیل کے دروازے پر ہیں جلد قلعدار صاحب سے کہکر دروازہ کھلاؤ۔ اور ان کو لے کر آو۔ اور ایک مرید سے کہا کہ جلد ان کے لئے کھچڑی تیار کرو۔ تھوڑی دیر میں اللہ بخش میاں آگئے۔ اور بھائی سے کچھ باتیں ہوئیں اور کھانے سے فارغ ہوئے اتنے میں میاں سید نور محمد کا انتقال ہو گیا (۲۷/ رجب ۱۲۱۰)

میاں سید اللہ بخش بن میاں سید موسیٰ مرید اپنے والد کے ہیں اور فقیر بھی والد بزرگوار کے ہوئے ہیں۔ تعلیم وتربیت اپنے دادا سے پائی تھی اور برسوں دادا کی صحبت میں رہے ہیں۔ میاں سید نور محمد سے چھوٹے تھے اور خوبصورتی میں سب بھائیوں سے بڑے ہوئے تھے جوان اور قوی ہیکل بھی تھے۔ میاں سید عزیز محمد کی وفات کے بعد میاں سید موسیٰ کبھی گوکاک تشریف نہیں لے گئے۔ حضرت ہی کو نواح گوکاک میں بھیجتے تھے۔ رجب کی پانچ تاریخ کو رہزنوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے ہیں۔ آپ کے دو چچا سید حسن اور سید حسین بھی شہید ہو گئے۔ میاں سید اللہ بخش کو ایک بیٹے چھابا میاں ہوئے جو کم سنی میں ۱۰/ صفر کو رحلت کر گئے۔

میاں سید محمد عبدالجلیل عرف جلال شاہ میاں بن بندگی میاں سید موسیٰ رحمتہ اللہ علیہا

ارکاٹ میں ۱۱۷۵ھ میں پیدا ہوئے جب سولہ برس کے تھے ۱۱۹۱ھ میں اپنے جد امجد میاں سید عزیز محمد کی خدمت میں ترک دنیا کے خیال سے حاضر ہوئے۔ حضرت نے آپ کو اپنے فرزند میاں سید موسیٰ سے تلقین کرا کر اپنی صحبت میں رکھا خود تعلیم کرتے تھے آپ چودہ برس دادا کی خدمت میں رہے ان کے انتقال کے بعد اپنے والد ماجد کی صحبت میں پندرہ برس رہے آپ کی فقیری کے حدود بہت بہتر تھے۔ کبھی آپ کے منہ سے دنیا کی بات نہیں نکلتی تھی۔ آپ کے منہ سے کسی نے سوائے قرآن وحدیث ونقل مہدیؑ کے کچھ نہیں سنا حضرت کے پسخوردہ میں بہت بڑا اثر تھا۔ مہلک بیماریاں آپ کے پسخوردہ سے رفع ہو جاتی تھیں ایک عورت اکیلی میں دیوانی ہو کر ہمیشہ برہنہ رہتی تھی۔ آپ کی آواز سنتے ہی کپڑے پہن لیتی تھی۔ آپ کے دائرہ کے جھاڑوں کے آم اور دوسرے پھل آپ نے کبھی نہیں کھائے بلکہ اس کو حرام جانتے تھے۔ آپ معقولات گروہ سے خوب واقف تھے۔ قرات کے فن میں بھی کامل تھے۔

https://theimammehdi.com

آپ نے اس فن کو اپنے بھائی میاں سید نور محمد سے سیکھا تھا۔انتہا درجے کے سخت مزاج تھے نماز تہجد کے بعد سے صبح تک ایک ہی زانو پر بیٹھتے تھے۔ کبھی زانو نہیں بدلتے تھے۔آپ بہت خوبصورت اور قوی ہیکل تھے۔ سبل کو پاؤں سے دباکر کمان کی مثل بنادیا اور انتقال سے دو روز پہلے گوڑ کی بھیلی (کرنول کی) انگلی سے چورا کر دیا۔آپ فرماتے تھے میں نے کبھی کوئی دوا نہیں کھائی۔آپ کو جس قدر فتوحات ہوتیں اس کو سویت کر دیتے۔فاقہ بہت تھا، حضرت کے فرزندوں میں سے سید نجی میاں صاحب، باوا صاحب میاں صاحب نے صغیر سنی میں کسی جگہ سے کھانا آنے پر اس میں سے گوشت کی ایک بوٹی لے کر کھانے کا قصد کیا۔اتنے میں ان کی والدہ نے ان کو دیکھا اور طمانچہ مار کر بوٹی کو ہاتھ میں سے چھین لیا اور اس کو سویت میں شریک کر دیا۔آپ کو علم سینہ اور علم مجلس میں مہارت تھی۔آپ کے انتقال کا تفصیلی حال حضرت سید نجی میاں صاحب (آپ کے فرزند) نے حضرت میاں صاحب میاں صاحب اپل گوڑہ کو جو لکھا ہے اس کی نقل (معہ ترجمہ) یہ ہے۔

مکتوب حضرت سید نجی میاں صاحب برادر عزیز القدر از جان برابر بلکہ از جان بہتر میاں سید نصرت ساکن اپل گوڑہ از جانب فقیر سید نجی بعد دعائے ترقی درجات و سلام کہ سنت نبیؐ ہے علیہ الصلواۃ والسلام خانو میاں کے ہاتھ سے بھیجا ہوا خط پہونچا برادر عزیز بندہ کے آنے کے ایک مہینہ کے قریب حضرت قبلہ کو حیات رہی ۱۹/ ذی قعدہ کو وصال فرمایا۔ کسلمندی بہت تھی کہ کسی سے دیکھا نہیں جاسکتا تھا۔جب برادر عزیز انور پاشاہ میاں کے موضع الی میں چوروں کے ہاتھ سے شہید ہونے کی خبر پہونچی اس روز سے سینہ اور پیٹھ میں درد شروع ہو گیا جو ہر روز زیادہ ہوجاتا۔ حضرت کے احوال ایسے تھے جیسے کامل بزرگوں کے سنے جاتے ہیں۔ پانچ روز پہلے آپ کی صورت اور وجود دادے میاں کی صورت میں تبدیل ہو گئی تھی۔ارواح مقدسہ حاضر ہو گئی تھیں اس کے بعد بے چون و بیچگونہ کے تصور میں آخر تک رہے جب آخر وقت پوچھا گیا آنکھ کے اشارے بھی حل بیان فرماتے ملاقات پر سب ظاہر ہوگا۔ میں نے ترک دنیا کے لئے عرض کیا فرمایا تامل کرو۔میں نے عرض کیا اب کیا تامل کی بات ہے فرمایا تامل ہے دوسرے روز فرمایا تمہارے ترک دنیا کے لئے عرض کرنے پر خدا کا حکم ہو رہا ہے کہ تم کو قرآن

https://theimammehdi.com

کا فلاں سورہ پڑھاؤں اور اس کی اہمیت بتادوں پھر ترک دنیا کے لئے عرض کرنے پر ایسا فرمایا پانچ بار پانچ سوروں کے لئے حکم حق ہوا اس کے بعد اس کی اہمیت بھی فرمائی اور بندہ سے فرمایا اب ترک دنیا کر دو۔ بتاریخ ۲۸/ شوال چہار شنبہ کے دن مجھے ترک دنیا کرائی ایک مہینہ کے بعد ایک روز مزاج بہت کسلمند ہو گیا۔ دوپہر رات کو بندہ کو طلب کر کے احکام ارشاد کا حکم دیا بندہ نے عرض کیا غلام اس کام کے لائق نہیں ہے فرمایا بندہ بھی نالائق تھا باوا اور دادے میاں نے اپنا بار مجھ پر رکھا بندہ نے عرض کیا بندہ کو صحبت کچھ عرصہ نہیں رہی اور حکم کے بھی قابل نہیں ہوں فرمایا عرصہ کی حاجت کیا ہے کامل کی ایک نظر کافی ہے اور حضرت کو ہر وقت حق کی حضوری تھی۔ جب میں عرض کرتا فرماتے وہی حالت ہے فرمایا ایک ذرہ اس درد کا پہاڑ پر رکھدیں تو پہاڑ تاب نہ لائے گا لیکن خدائے تعالیٰ نے اپنے ادنیٰ فقیر پر اس بار کو رکھا ہے اور بعض خاص باتیں بھی فرمائیں کہ اس زمانے میں کسی کو میسر ہونا محال ہے اور تم کو اور تمام اقربا کو فرمایا بندہ سب سے خوشنود ہے۔

حضرت جلال شاہ میاں صاحب کے خلفاء یہ ہیں۔(۱) میاں سید سعد اللہ عرف سیدنجی میاں صاحب، (۲) میاں سید علی عرف علی میاں صاحب (۳) میاں سید موسیٰ عرف بادشاہ میاں صاحب، (۴) میاں سید یعقوب عرف من صاحب میاں صاحب بن روشن میاں صاحب، (۵) میاں سید شہاب الدین عرف چھابوجی میاں صاحب بن روشن میاں صاحب، (۶) میاں سید علی عرف علی میاں صاحب، بن ابراہیم شاہ میاں صاحب شہید، (۷) میراں صاحب میاں بن میرانجی میاں صاحب۔ (۸) خوزادے میاں بن میرانجی میاں صاحب و (۹) خوب صاحب میاں صاحب فرزندان سیدن میاں نبیرہ بندگمیاں سید محمود ثانی اسرائیلؒ (۱۰) شاہ صاحب میاں صاحب نبیرہ شاہ نظامؒ (۱۱) چھجو میاں صاحب بن جلال شاہ میاں صاحب نبیرہ بندگمیاں سید تشریف اللہؒ (۱۲) جلال شاہ میاں بن میاں سید راجو ساکن پیندرگی۔ (۱۳) میانجی میاں صاحب بن منجھلے میاں صاحب۔ (۱۴) میاں سید محمد غازی خوزادے میاں بن جمعدار خوب صاحب نبیرہ میاں سید تشریف اللہؒ (۱۵) میراں صاحب میاں صاحب ملک زادے۔

میاں سید محمد عبدالجلیل عرف جلال شاہ میاں صاحب کو خوزادی بی بنت میاں سید

https://theimammehdi.com

سعداللہ عرف سید نجی میاں (دائرہ نو) سے بارہ بیٹے اور ایک دختر تولد ہوئیں ۔ ان میں سے سات بیٹے اور ایک بیٹی مسماۃ چاند خاں صاحبہ بی بی کم سنی میں رحلت کر گئے ۔ اور زوجہ دوم مسماۃ راجے بی صاحبہ بنت بڑے شاہ میاں بن میانسید عیسیٰ بن میاں سید منجو بن میاں سید یداللہ سے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی ۔ ایک بیٹا بچپن میں ہی انتقال کیا اور جو بیٹے جوان ہوئے ان کا نام میاں سید سعداللہ عرف سید نجی میاں، میاں سید علی، میاں سید عزیز محمد عرف باوا صاحب میاں، میاں سید یداللہ عرف بڑے شاہ میاں، میاں سید خدابخش عرف داؤد میاں، میاں سید عبدالوہاب عرف سید صاحب میاں ۔

میاں سید سعداللہ عرف بڑے سید نجی میاں صاحبؒ بن میاں سید محمد عبدالجلیل جلال شاہ میاں صاحب آخر رجب ۱۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے اوائل عمر میں ہی آپ کو فن تصوف کا شوق تھا ذہانت ذکاوت طبیعت میں یکتا تھے ۔ اپنے جد امجد میاں سید موسیٰؒ کے مرید تھے ان کے انتقال کے وقت بیس برس کے تھے ۔ آپ پر دادا کی مہربانی بہت تھی آپ کی تعلیم میں بہت سعی کرتے تھے دیوان مہری اور بعض فارسی کتب آپ کو دادا نے پڑھائے تھے تصوف کے مسائل میں آپ کافی مہارت رکھتے تھے آپ کو عربی میں تھوڑی مہارت تھی، مگر مناظرہ میں عالموں کا ناطقہ بند کر دیتے تھے کرنول میں مجمع کثیر میں خوب صاحب میاں سے مسئلہ قوم ولایت میں بحث ہوئی ۔ اس مجمع میں ہزارہا سو مہدوی جمع تھے آپ ہی کو غلبہ ہوا ۔ اور خوب صاحب میاں صاحب مرحوم نے پھر تادم زیست اس مسئلہ میں کسی سے بحث نہیں کی ۔ حکیم نواز خان صاحب مرحوم اس مجلس میں حاضر تھے اور یہ کیفیت خان مذکور نے اکثر لوگوں سے بیان کی ہے اور حکیم صاحب موصوف بیان کرتے تھے میں نے سید نجی میاں صاحب سے گلستان کا دیباچہ تصوف کے طور پر پڑھا ہے ایسا نادر مضمون میں نے کسی صوفی سے نہیں سنا ۔ آپ کو خدا طلبی کی وجہ سے راز دانان تصوف آپ سے کوئی بات پوچھنے میں شرم و عار محسوس نہیں کرتے تھے اور راز کی باتیں طالبان حق سے نہیں چھپاتے تھے ۔ آپ نے بہت سے لوگوں کو اس فن سے ماہر کیا اور خدا کی طرف توجہ دلائی ۔ آپ نے علی میاں صاحب کو توحید کا مسئلہ اس عمدگی سے سمجھایا کہ ان کو بے انتہا تسلی و تشفی حاصل ہوئی جس کا ان کو اعتراف تھا

https://theimammehdi.com

آپ کی عمر کا اکثر حصہ ملازمت میں گزرا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کبھی اپنے مشغلہ سے باز نہ رہے جب آپ کی عمر ۵۴ برس کی ہوئی ترک دنیا کا خیال سے والد کے پاس گئے آپ کے جانے کے بارہ دن کے بعد بزرگوں کے ارشاد سے آپ کے والد نے آپ کو شوال کی ۲۸/ تاریخ کو ترک دنیا کرا کر آٹھ دن کے بعد احکام ارشادی کی اجازت دی اور نہایت الطاف و غایت سے سرفراز فرمایا جب آپ نے ترک دنیا کی، بعض لوگوں نے کہا علی میاں صاحب بیس برس کے فقیر اور سید نجی میاں صاحب چند دن کے دونوں کس طرح برابر ہوں گے یہ کیفیت جب حضرت جلال شاہ میاں صاحب کے گوش گزار ہوئی فرمایا وہ بیس برس کے اور یہ چند دن کے دونوں برابر ہیں۔ اگر مجھ کو تم لوگ اپنی نظر میں کامل جانتے ہو تو کامل کی ایک نظر کافی ہے۔ پھر ایک دن حضرت سید نجی میاں صاحب نے اپنے قبلہ گاہ سے عرض کیا یہ غلام پیر و مرشد کی صحبت میں چند ہی دن رہا اگر پیر و مرشد کا ارشاد ہوتا تو یہ غلام علی بھائی کی صحبت میں رہے گا فرمایا کچھ ضرورت نہیں ہے میں نے تم کو اپنے مثل کر دیا ہے اور کوئی دقیقہ تمہارے لئے پوشیدہ نہیں رکھا ہے میں تم کو پہلے سے فقیری میں محسوب کرتا تھا۔ صرف تمہاری زبان سے ترک دنیا کے الفاظ کا ظاہر کرنا باقی تھا اس کا اظہار ہو چکا۔ غرض آپ نے ۲۸/ شوال کو ترک دنیا کیا اور ذی قعدہ کی ۱۶ تاریخ کو آپ کے والد (جلال شاہ میاں) کی رحلت ہوئی اسی لحاظ سے آپ کی صحبت کے ۱۷ روز ہوتے ہیں والد کے چہلم کے بعد آپ اکیلی سے ہجرت کر کے بسیط پورہ (حیدرآباد) آگئے اور اپنے والد کے ۶ برس ایک ماہ ۲۸ روز بعد عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف راہی ہوئے۔ آپ نو مہینے تک پیچش سے بیمار رہے آپ کے ایام مرض میں کالے ڈیرہ والے بڑے میاں جئے پور جانے کے وقت آپ کے پاس آئے اور اجازت چاہی اس وقت آپ نے ان کو کلمہ طیبہ کی خاص تعلیم کی اور فرمایا پھر تم مجھ سے نہ ملو گے آخر ایسا ہی ہوا ان کی واپسی کے پہلے آپ کی رحلت ہو گئی۔ منجھلے میاں صاحب بن سید نجی میاں صاحب (دائرہ نو) آپ کے پاس تشریف لائے اور آپ کی بیماری کے سبب نہایت فکر مند و پریشان ہوگئے۔ جب وہ چلے گئے آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے ان کی وفات پیچش سے ہونے والی ہے اور نئے دائرے کے بزرگوں کو پیچش کا مرض بہت مضر ہے۔ آپ نے بیماری میں بندگی میاں سید علی ستون دینؒ کو خواب میں

https://theimammehdi.com

دیکھا۔ حضرت کا ارشاد ہوا کہ اے برخوردار تو میرے پاس آاس لئے آپ نے وہاں دفن ہونے کی وصیت کی ورنہ آپ بندگی میاں سید قاسم کے حظیرہ میں اپنی والدہ کی تربت کے بازو دفن ہوتے یا اپنے جد اعلیٰ حاکم الزماںؒ کے حظیرہ میں مدفون ہوتے کیونکہ حاکم الزماں کے چبوترے پر ہمارے دادا مدفون ہیں ۔(بندگیمیاں سید عیسیٰ اور بندگیمیاں سید محمودؒ) آپ کی وفات ۶۱ برس ۶ مہینے کی عمر میں ۱۲/ محرم ۱۲۶۲ھ شب یکشنبہ بعد مغرب بسیط پورہ میں ہوئی اور مسجد کے صحن میں آپ کی لاش سونپی گئی تین مہینے کے بعد آپ کا صندوق نکالا گیا۔یہاں سے آپ کی لاش کے ساتھ ۱۶ آدمی مدک پلی تک تھے ۔ ربیع الثانی کے اوئل میں آپ کی لاش مدفون ہوئی ۔ دفن کے وقت پیر کی طرف کا کفن سرک گیا تھا میت بالکل تازہ تھی ۔ آپ نے پہلے بوابی صاحبہ بنت اللہ بخش میاں سے نکاح کیا ان کا انتقال کے بعد چھانابی بنت ابجی میاں سے نکاح کیا ایک برس کے بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا ان کی رحلت کے آٹھ برس بعد ۱۲۳۸ میں مانصاحبہ بی صاحبہ بنت میاں سید منور عرف روشن میاں صاحب شہید نبرہ بندگیمیاں سید نصرت مخصوص الزماںؒ کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا ان کے بطن سے ایک فرزند خانجی میاں بچپن میں مرگئے ۔ ان کے بعد میاں سید منور عرف روشن میاں ، میاں سید نور محمد عرف بڑے میاں ، میاں سید موسیٰ عرف بادشاہ میاں آپ کو بیٹے ہوئے ۔

میاں سید منور عرف روشن میاں بن میاں سعداللہ عرف بڑے سید جی میاںؒ

۱۲۴۵ھ میں اپل گوڑہ میں پیدا ہوئے اور ایک زمانے تک اسی جگہ آپ رہائش رہی آپ کی ذکاوت و ذہانت ابتدا ہی سے بڑھی ہوئی تھی ۔ آٹھ نو برس کی عمر سے ہمیشہ اپنے والد کے ساتھ رہے اور اسی زمانے سے آپ کے والد ماجد آپ کو ہمیشہ خدا کی طرف توجہ دلاتے تھے ۔ بچپن میں کبھی بچوں کے ساتھ نہیں کھیلے ۔ آپ کا حافظہ اعلیٰ درجے کا تھا جو بات والد سے سنتے یاد رکھتے حضرت کا نام آپ کے نانا میاں سید منور عرف روشن میاں صاحب شہید کا ہے ۔ شہید ہی کی امداد بشارت سے یہ نام رکھا گیا ہے ۔ جب آپ پانچ چھ برس کے تھے ایک رات چارپائی کے نیچے سو گئے وہاں کسی نے نہیں دیکھا گاؤں میں ڈھونڈنا شروع کیا ۔ آپ کی والدہ بہت مایوس ہو گئیں ۔ جب ان پر کچھ غنودگی کی حالت طاری ہوئی شہید نے فرمایا میں گھر

https://theimammehdi.com

میں ہی ہوں ۔آپ کی والدہ نے خواب سے اٹھتے ہی آپ کو اپنی چارپائی کے نیچے پایا۔جس روز آپ پیدا ہوئے آپ کے جد امجد اپل گوڑہ میں تشریف رکھتے تھے آپ کی صورت دیکھ کر فرمایا یہ لڑکا میرا جانشین ہوگا۔آپ حضرت جلال شاہ میاں کے وقت انتقال نو برس کچھ مہینے کے تھے ۔ آپ نے جس وقت ترک دنیا کیا اس وقت آپ کو سولہواں سال تھا۔آپ نے ۱۸ / جمادی الاول ۱۲۶۱ھ بندگی میاں سید شہاب الدین (شہاب الحقؒ) کی بہرہ عام کے روز بسیط پورہ میں ترک دنیا کیا ہے اس روز آپ کے والد نے گروہ مہدویہ کے تمام فقرا کو جمع کیا تھا اس کے پہلے آپ اپنے والد کے مرید ہو چکے تھے حضرت کی صحبت میں آٹھ مہینے رہے۔آپ کی عمر ۱۶ برس کی تھی اور والد کی رحلت کے ۳ ماہ بعد اور ان کے بندگیمیاں سید علی ستون دین کے حظیرہ میں دفن کے بعد اپنے چچا میاں سید علی سے بیعت کی اور ۲۱ برس حضرت کی صحبت میں رہے۔آپ کی زندگی میاں سعد اللہ کی وفات کے بعد ۶۱ برس چھ مہینے ۱۴ روز ہوئی ہے۔فقیری کی حد سے کبھی قدم باہر نہ رکھا ابتدا سے انتہا تک آپ کا ایک طور تھا۔آپ کا توکل اعلیٰ درجے کا تھا باپ کی وفات کے بعد دو دو تین تین روز فاقہ سے گزرتے تھے کسی کی متعین فتوح نہیں لیتے تھے ۔ انتہا کے خوش اخلاق تھے، نماز عشاء کے بعد سے صبح تک مصلے پر ذکر میں کھڑے رہتے تھے۔آخر عمر تک یہی عمل رہا۔آپ کی مسجد میں ۱۸ فقیر تھے سب کے کھانے کا انتظام گھر میں تھا ہر روز ظہر کے بعد ہر فقیر کو ایک ایک روٹی جوار کی اور ایک ایک کٹورا دال کا آپ خود لاکر دیتے ۔ کبھی کسی کے ساتھ بے مروتی سے پیش نہیں آئے جو خدما غریب اور مفلوک الحال ہوتے ان کی خدمت آپ خود کیا کرتے ان کو کھلاتے پلاتے اور رخصت کے وقت ان کو کچھ نہ کچھ دیتے تھے ۔آپ کی فہمائش کا طریقہ نہایت عمدہ تھا۔تصوف کے مشکل مسئلوں کا جواب فی الفور ادا کرتے ۔ ۱۳۰۵ھ میں کعبتہ اللہ کا حج کیا آپ کے ہمراہ عثمان میاں صاحب اہل پالن پور (حضرت سید قطب الدین عرف خوب میاں کے والد) اور سید ولی صاحب سکندرآبادی بھی تھے ۔ ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ ۱۳۲۱ھ میں آپ صبح کی نماز کے لئے مسجد میں آرہے تھے آپ کا پاؤں پھسلا آپ دہلیز کے نیچے گر گئے ۔ کلہ آپ کا سرک گیا دو برس پانچ مہینے پلنگ پر پڑے رہے سخت تکلیف میں مبتلا تھے ۔اپنے اختیار سے کروٹ بھی نہیں لے سکتے تھے ۔ صبر و شکر کے سوا کوئی بات آپ

https://theimammehdi.com

کے منہ سے نہیں نکلی۔ہوش وحواس میں کچھ فرق نہیں تھا۔غذا بہت گھٹ گئی تھی اس حالت میں بھی جو پوچھتے ٹھیک طور پر جواب دیتے تھے سہ شنبہ ۹ بجے رات سے زبان کی حرکت بہت بڑھ گئی۔آخر کار شنبہ کے روز ۷ بجے صبح انتقال کیا۔انتقال کے وقت بہت لوگ موجود تھے۔ حضرت نے اپنے اختیار سے آنکھ موچ لی۔آپ کی لاش آپ کی وصیت کے موافق مدک پلی لے جاکر دفن کی گئی۔آپ کے جنازہ کے ساتھ ۶۵ آدمی تھے ان میں فقرائے گروہ مہدویہ ۱۶ تھے آپ کا دفن چہار شنبہ کے دن دو بجے کے بعد ہوا چہرہ کی روشنی پہلے روز سے بھی دوچند تھی۔کفن کو کہیں دھکہ نہیں لگا تھا۔آپ کے انتقال کا سن ۱۳۲۳ھ ہے۔

آپ کو حضرت چھانابی (جن کا انتقال ۵۶ برس کی عمر میں ہوا) یہ میاں سید امین عرف منجلے میاں ابن حضرت روشن میاں کی بیٹی تھیں۔ان کے بطن سے آپ کو تین بیٹے ہوئے اور دو بیٹیاں ہوئیں ایک سید سعد اللہ عرف سید نجی میاں صاحب دوسرے سید شہاب الدین عرف چھابوجی میاں تیسرے سید عزیز محمد عرف باوا صاحب میاں۔بیٹیوں میں ایک خواجہ زادی بی زوجہ من صاحب میاں اہل اپل گوڑہ دوسری بجا صاحب بی زوجہ سید شہاب الدین عرف چھابو جی میاں نبیرہ بادشاہ میاں ہمنا بادی۔چاند خاں بی صاحبہ زوجہ سید ولی سکندر آبادی نبیرہ بندگیمیاں سید اشرف بنی اسرائیل بوابی زوجہ سید علی عرف بڑے میاں صاحب نبیرہ میاں سید یعقوب عرف یعقوب شاہ میاں ساکن کرنول اچھابی بی زوجہ سید شریف صاحب شمسی نبیرہ عالم اچھا میاں۔

میاں سید سعداللہ عرف سید نجی میاں صاحب مولانا دکن آپ ۱۲۷۵ میں چنچل گوڑہ میں پیدا ہوئے تربیت اپنے والد محترم کے ہیں۔۱۳۰۳ میں والد کے ہاتھ پر ترک دنیا کیا اور حضرت ہی کی صحبت میں رہے۔آپ نہایت متقی پرہیزگار صاف دل اور ہمدرد آدمی تھے اور بہی خواہ قوم تھے۔اصول اور فروغ مذہب سے بہت واقف اور اس پر حامل تھے تصوف اور عرفان میں آپ کو کمال حاصل تھا۔آپ کا زمانہ انتشار کا زمانہ تھا کئی ایک مسائل اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔بحث و مباحث شروع ہوگئے تھے۔حضرت سید نجی میاں صاحب ایسے مسائل میں دلچسپی نہ لیتے یہ تو اس وقت کاروان مذہب جانتے ہیں کہ مذہب مہدویہ کی جان علم معرفت ہے

https://theimammehdi.com

یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ کی توضیح و تشریح جاننا اور اسباب حقیقی سے واقف ہونا اور حق کی توحید پر ثابت قدم رہنا۔ ایک زمانہ ایسا تھا کہ اس علم سے قوم کا بچہ بچہ واقف تھا لیکن یہ بھی خاص الخاص اشخاص ہی میں رہ گیا۔ حضرت سید نجی میاں صاحب نے اس علم کو پھیلانے میں اور اس کو عام کرنے میں نہایت دریا دلی سے کام لیا اور عام تقریروں اور تحریروں میں اس کو ظاہر کرتے رہے اس کا یہ اثر ہوا کہ بہت سے لوگ اہل مذاق ہوگئے اور بہت سوں کے دلوں میں ایک شوق اور ولولہ پیدا ہوا آپ کے وعظ و بیان پر اس کو سن سن کر اوسہ، چن پٹن، اپل گوڑہ، ناگپور، چریال اور گجرات کے لوگ گرویدہ ہوگئے۔ آپ ۱۳۳۵ھ گجرات پالن پور تشریف لے گئے وہاں بھی آپ کی مجالس ہوتی رہیں۔ آخر آپ کا بیان اور عرفانی نکات سن کر پالن پور کے رئیس زبدۃ الملک ہز ہائنس نواب سر شیر محمد خان اور سید گلاب میاں مولف تاریخ پالن پور نے آپ کی صحبت کر لی۔ آپ کی عرفانی مجالس آپ کے خلیفہ حضرت غازی میاں صاحب کے مکان میں ہر شب یکشنبہ میں نماز عشاء کے بعد منعقد ہوتیں گیارہ بجے مجلس برخواست ہونے کے بعد بھی ایک ایک دو دو بجے رات تک لوگ آپ کی خدمت میں وہیں بیٹھے رہتے۔ ۱۳۳۴ھ میں آپ نے کعبتہ اللہ کا حج بھی کیا ہے۔ آپ کا علمی ذوق بہت بڑھا ہوا تھا۔ سینکڑوں کتابیں قلمی اور مطبوعہ آپ کے پاس تھیں۔ آپ صاحب تصنیف بھی ہیں۔ بزرگان مہدویہ کے حالات میں آپ نے خلاصتہ التواریخ کے دو حصے لکھے اور فن تصوف میں مثنوی زبدۃ العرفان مثنوی مولانا روم کے طرز پر لکھی۔ یہ مثنوی چھ جلدوں میں ہے اس مثنوی کی تحریر کے بعد آپ کا خطاب مولانا دکن ہو گیا۔ حصہ ششم میں آپ کے حالات حضرت خوب میاں صاحب نے بالتفصیل اس کے مقدمے میں لکھے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت میں اور بندگی میاںؒ کی شہادت میں آپ نے دو مسدس لکھے۔ آپ کی جملہ تصانیف کی تعداد ۱۸ سے زیادہ ہے۔ مثنوی زبدۃ العرفان کی چھ جلدوں کا خلاصہ حضرت غازی میاں صاحب آپ کے خلیفہ نے زبدۃ العرفان کے نام سے لکھا۔ آپ کا انتقال ۸/جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ کو ہوا حظیرہ شہیدان چنچل گوڑہ میں دفن ہیں۔ آپ کے خلیفہ آپ کے فرزند میاں سید یعقوب، حضرت خوب میاں جو آپ کے والد کے بھی خلیفہ ہیں، حضرت غازی میاں، حضرت میراں بخش، حضرت اشرف میاں

https://theimammehdi.com

مجذوب۔

آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام بوابی ہے جو میاں سید علاء الدین عرف شاہ صاحب میاں بن میاں سید امین منجھلے میاں کی بیٹی تھیں۔ان سے آپ کو میاں سید یعقوب عرف من صاحب میاں، میاں سید نور محمد بڑے میاں، میاں سید عثمان میاں، میاں سید منور عرف روشن میاں بیٹے ہوئے اور تین بیٹے موسیٰ میاں، سید محمود میاں صاحب، میاں سید خوند میر خانجی میاں کم سن فوت ہوگئے۔ حضرت بوابی صاحبہ بھی اپنے شوہر محترم کی زندگی میں ۱۹ / رجب ۱۳۴۲ھ میں وفات کر گئیں۔

میاں سید یعقوب عرف من صاحب میاں بن میانسید سعد اللہ سید نجی میاں:

۔ ۲۲ / ذی قعدہ ۱۳۰۱ھ کو پیدا ہوئے پر حوصلہ اور فراق دل تھے۔ نماز روزہ اور ذکر و فکر کے بہت سخت پابند تھے۔ کم سخن اور نیک طبیعت تھے کبھی کسی کو برا نہیں کہا۔ نہ کسی قومی جھگڑے میں حصہ لیا، ہمیشہ سب سے الگ اپنے کام میں لگے رہتے۔اپل گوڑہ میں آپ کے مرید تھے آپ وہاں بھی تشریف لایا کرتے۔ تربیت اپنے والد کے ہیں والد ہی کے ہاتھ پر ترک دنیا کر کے جانشین قرار پائے۔ایک دفعہ اپل گوڑہ تشریف لائے تھے کس مرید نے ایک دوشالہ آپ کو اللہ دیا کہکر دیا، ایک صاحب نے دوشالہ دیکھ کر اس کی تعریف کی آپ نے دوشالہ ان کو اللہ دیا کہکر دیدیا۔ یہ واقعہ راقم الحروف کے سامنے ہوا ہے اس وقت یہ کمترین چھوٹا تھا اور حضرت ہی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔آپ کو دو فرزند ہوئے سید محمد (محمد میاں) اور سید محمود۔آپ کے دوسرے بھائی سب ہر روزگار پر تھے۔

میاں سید عثمان میاں بن میاں سید سعد اللہ:

۔۲۱ / ربیع الاول ۱۳۲۱ھ کو پیدا ہوئے بالکل فرشتہ صفت آدمی تھے اور بے انتہا بھولی طبیعت تھی کسی کی بات کبھی نہیں ٹالتے تھے اور صورت نہایت ہی پر کشش اور میٹھی تھی۔ طبیعت میں غربت بہت تھی پیسہ رکھنا نہیں جانتے تھے۔ تنخواہ ملنے پر اپنے ہی جوانوں اور سپاہیوں میں تقسیم کر دیتے۔ حالانکہ ان کو بھی سرکاری تنخواہ ملتی تھی اورنگ آباد کی جانب ملازمت تھی وہیں تعلقہ کرفل کے ایک موضع

https://theimammehdi.com

ٹاپر گاؤں پر متعین تھے جب کبھی بازار جاتے ساتھ جوان رہتا وہ جو کہتا اس کو دلا دیتے ۔ چائے بہت پیتے تھے خاموش طبیعت بہت تھے ۔ تربیت والد بزرگوار کے تھے اور ذکر کی تعلیم بھی والد بزرگوار ہی سے پائی تھی اکثر گفتگو میں عرفانی مسائل بیان کرتے ۔ باپ کے بعد میاں سید یعقوب (اپنے برادر بزرگ) سے علاقہ کیا مگر ان کے ہاتھ پر ترک نہ کر سکے ۔ ملازمت پر چلے گے جب آپ ٹاپر گاؤں پر تھے وہاں سے قریب ایک موضع میں ہفتہ واری بازار ہوا کرتا تھا آپ وہاں جاتے وہاں کی مرہٹہ پٹیل آپ کو دیکھ کر آپ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لاکر چائے پلاتا ۔ بعض وقت کھانا کھلاتا تھا ۔ اس کی عورت بہت حسین و خوبصورت تھی اس کا نام نربدا تھا وہ آپ کو دیکھتی تھی ۔ ایک دن وہ اچانک اپنے گاؤں سے پیدل آپ کے مقام تعیناتی کو آگئی اور آپ سے کہا میں آپ کے پاس ہی رہتی ہوں مجھ سے بیاہ کر لو ۔ آپ نے کہا تم سے میرا نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ تم مشرک اور میں مسلمان ہوں ہمارے پاس یہ نکاح جائز نہیں وہ عورت اپنے گاؤں کو واپس ہو گئی ایک دن اس کے جی میں کیا آیا کہ اپنے مقام سے نکل کر سیدھا شہر اورنگ آباد آئی جمعہ کا دن تھا سید باشاہ گنج اورنگ آباد کی مسجد میں چلی گئی وہاں پوری مسجد مسلمانوں سے بھری ہوئی تھی اس نے کہا میں مسلمان ہوتی ہوں اور مسلمان ہونے آئی ہوں اس کی زبان سے یہ الفاظ سنتے ہی تمام مسلمانوں نے ہم آہنگی سے نعرہ تکبیر اللہ اکبر اتنی زور سے بلند کیا کہ مسجد ہل گئی ۔ پھر لوگ اس کو پیش امام جمعہ مسجد کے پاس لے گئے وہ سب کے سامنے مسلمان ہو گئی ۔ امام صاحب نے اس کو کلمہ طیب پڑھایا اور اسلامی نام رکھنا چاہا ۔ اس نے کہا میرا نام نربدا ہی رہے گا پھر اس نے کہا میرے مسلمان ہونے کا ایک سرکاری وثیقہ تحریری طور پر دیا جائے امام صاحب نے اس وقت تعلقدار صاحب کو لکھا تعلقدار صاحب نے آفس کھلا کر اسی وقت اس کے مسلمان ہونے کا وثیقہ لکھدیا اس وثیقہ کو لے کر وہ ٹاپر گاؤں سید عثمان صاحب کے پاس آگئی ۔ سید عثمان صاحب سے کہا اب مجھ سے بیاہ کر لو میں تم کو نہیں چھوڑوں گی یہ راقم الحروف اس وقت وہیں تھا ۔ میں نے دو مسلمانوں کو بلا کر ان کے سامنے ان دونوں کا نکاح کر دیا مہر ۵۰۰ روپیہ مقرر ہوا ۔ اس کے شوہر کو معلوم ہوا کہ وہ ٹاپر گاؤں میں ہے وہ کئی آدمیوں کو لے کر اس کو پکڑ کر لے جانے آیا وہ باہر نکلی اور وثیقہ

https://theimammehdi.com

تعلقداری کا اپنے شوہر کو بتلاکر کہا کہ میں مسلمان ہو چکی ہوں۔ تیرے پاس نہیں رہ سکتی یہ سن کر شوہر سکتہ میں آگیا دم نہیں مار سکا آخر وہ واپس ہو گیا۔ وہ حضرت سید عثمان صاحب کے انتقال تک رہی اور بہت خدمت کرتی رہی اس کا بہت خیال تھا کہ میاں بیوی دونوں چاپانیر جاکر رہ جائیں مگر موقعہ میسر نہیں ہوا۔ سید عثمان صاحب کا تبادلہ ٹاپر گاؤں سے پٹن ضلع اورنگ اباد ہو گیا وہ جب یہاں آئے یہاں کے لوگ ہندو مسلمان آپ کے گرودہ ہو گئے جو بیمار آپ کے پاس آتا آپ کے کچھ پڑھ کر پھونکنے سے اچھا ہو جاتا اور جو شخص مقصد سے آتا اس کا مقصد پورا ہو جاتا۔ لوگوں نے سب مل کر آپ کو پٹن میں گوداوری ندی کے کنارے ایک مکان بنا دیا۔ لوگ دور دور سے آپ کے پاس آنے لگے یہاں تک احمد آباد اور شولاپور سے لوگ آتے کسی نے آپ کو گائے لادی کسی نے پتل تانبے کے برتن لادئے۔ کوئی آپ کو من ڈیڑھ من گیہوں بھیجدیتے، کوئی جوار بھیجدیتیں۔ نقد فتوح تو بے شمار وصول ہوتی۔ عورت نربدا بہت سلیقہ مند تھی۔ بہت اچھی طرح دن بسر ہوئے۔ پٹن ہی میں آپ کو ملازمت کا وظیفہ ملا یہیں پر آپ کا انتقال ہو گیا وہاں کوئی مہدوی نہ تھا اس لئے آپ کی نعش مبارک دولت آباد نہ جاسکی مسلمانوں نے وہیں آپ کو اپنے قبرستان میں دفنا دیا۔

آپ کی وفات کی اطلاع پر حضرت سید محمد محمد میاں صاحب چند آدمیوں کے ساتھ پٹن پہونچے مگر اطلاع دیر سے ملی تھی اس لئے آپ کے پہونچنے تک عثمان میاں صاحب کی تدفین ہو چکی تھی۔ نربدا پٹن میں لوگوں کے بنا کر دیئے ہوئے مکان ہیں میں رہی۔ سید عثمان صاحب کا وظیفہ اس کے نام ہو گیا۔

پیر طریقت حضرت سید محمد عرف محمد میاں صاحبؒ بن میاں سید یعقوب من صاحب میاں اکیلویؒ:۔ پیر طریقت حضرت سید محمد عرف محمد میاں صاحب اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے وقت بہت چھوٹے تھے۔ والد بزرگوار ہی کے تربیت ہیں۔ آپ کے چھوٹپن کی وجہ سے اور دائرہ سنبھالنے کی خاطر آپ کے اہل خاندان لوگوں نے اور آپ کے مریدوں نے حضرت سید قطب الدین عرف خوب میاں صاحب پالن پوریؒ کو جو آپ کے دادا سید منجو میاں صاحب کے خلیفہ تھے اور جو آپ کے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد

https://theimammehdi.com

پالن پور چلے گئے تھے آپ کی تعلیم و تربیت اور دائرہ کی نگرانی کے لئے پالن پور سے بلایا وہ آنا نہیں چاہ رہے تھے بالآخر ان کو ان کے مرشد حضرت سید نجی میاں صاحب کا واسطہ دے کر خط لکھا گیا وہ آگئے اور نو دس سال تک آپ کی مسجد میں قیام رکھا اور آپ کی تعلیم و حضرت محمد میاں صاحب کو جوان ہونے پر خلافت دے کر اور ان کا آبائی دائرہ ان کے حوالے کر کے آپ پالن پور واپس چلے گئے ۔تربیت میں مصروف ہوگئے ۔ حضرت محمد میاں صاحب کو جوان ہونے پر خلافت دے کر اور ان کا آبائی دائرہ ان کے حوالے کر کے آپ پالن پور واپس چلے گئے

حضرت محمد میاں صاحب مقتدائے وقت تھے بچپن ہی سے فضولیات سے متنفر اور نماز روزہ اور عبادت الہیٰ کی طرف راغب تھے کبھی کھیل کود میں مشغول نہ ہوتے یا اسکول جاتے یا حضرت خوب میاں صاحب کے پاس بیٹھے رہتے ۔دار العلوم حیدر آباد میں شریک ہو کر علم حاصل کیا اور عربی اور فارسی پر عبور حاصل کیا۔پرہیزگاری اور تقویٰ شعاری میں فرد تھے ۔آپ سے کبھی کوئی خلاف شرح عمل سرزد نہیں ہوا۔ حضرت خوب میاں صاحب کے آنے کے بعد ان سے علاقہ کیا اور انہی کے ہاتھ پر ترک دنیا کی اور ذکر و فکر میں مشغول ہوگئے ۔ سلطان اللیل اور سلطان النہار کے اوقات کی حفاظت کرتے ابتدائے جوانی ہی سے نماز تہجد شروع کر دی تھی ۔ کبھی کوئی ناشائستہ الفاظ آپ کی زبانی سنے نہیں گئے ۔آپ کے لبوں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی ۔ تبلیغ دین کا بہت شوق تھا۔ مسجد میں نماز جمعہ جاری تھی آپ کے خطبات جمعہ مشہور ہیں ۔پورا خطبہ مہدویت کے اصول و فروغ پر مشتمل ہوتا مہدویت کو مستحکم کرنے اور لوگوں کو مذہبی عقائد کا پابند بنادینے کی طرف خاص توجہ رکھی ۔جو لوگ آپ کی صحبت میں رہے اور جمعہ کی نماز کی پابندی کی اور آپ کے جمعہ کے خطبے سنتے رہے وہ صحیح العقیدہ ہوگئے ۔آیات قرآنی کا بیان نہایت دلچسپ کرتے اور عجیب و غریب نکات بیان کرتے ۔ رمضان کے پورے مہینے میں تیس تراویح پڑھتے اور ایک قرآن ختم ہوتا۔لوگوں کو دینا، دلانا اور کھلانا پلانا آپ کا شیوہ تھا۔دعوتوں میں بہت کم جاتے اور میتوں کے بلاوے میں بھی جانے سے احتراز کرتے صرف اپنے مریدوں کی نماز جنازہ پڑھتے ۔اہل دنیا کے گھر کو جانا پسند نہ تھا اگر عورتیں مرید ہوتیں تو سامنے آنے نہ دیتے بلکہ بیچ میں پردہ باندھ کر مرید کرتے ، جیسا کہ

https://theimammehdi.com

حضرت مہدی علیہ السلام کا طریقہ تھا۔آپ نے ۱۳۸۷ھ میں پانچسو سالہ جشن بیان قرآن نہایت ہی شاندار طریقہ سے منایا۔دوسرے مقامات کے مرشدین بھی مدعو کئے گئے اور ہر سال ۱۲ شوال کو یوم الفتح مناتے ہیں کیونکہ اسی تاریخ کو جنگ بدر ولایت میں حضرت بندگیمیاں کو عظیم الشان فتح ہوئی تھی۔جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔اس روز آپ تمام مرشدوں، فقراء اور خدمت گزاران قوم مہدویہ کو کھانا کھلاتے اور فقراء میں سویت تقسیم کرتے ہیں۔ہر ۱۳/ شوال کو عقیدت واحترام کے ساتھ منقبتی مشاعرہ کا انعقاد عمل میں لاتے ہیں۔۔تاریخ ۷/ رجب ۱۴۰۴ھ کو آپ کا انتقال ہوگیا اور آپ کی حسب وصیت نعش مبارک منچپہ لے جاکر حضرت خاتم کار کے حظیرہ میں خاتم کار کے چبوترے کے نیچے جانب مغرب دیوار کے قریب دفن کی گئی۔آپ کا انتقال قوم کے لئے نہایت ہی حسرت افزا اور نقصان دہ ثابت ہوا۔

آپ کے سات فرزند ہیں۔(۱) سید یعقوب۔(۲) سید قطب الدین خوب میاں۔(۳) سعید میاں۔(۴) محبوب میاں۔(۵) سید عبدالجلیل میاں۔(۶) سید شہاب الدین۔(۷) سید سراج۔آپ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا۔

سید عبدالجلیل عرف جلیل میاں صاحب فرزند حضرت سید محمد، محمد میاں صاحب:۔ لیکن آپ کے بعد حضرت سید عبدالجلیل میاں صاحب نے مسجد اور دائرہ کو اپنی نگرانی میں لے لیا۔تاحال ترک دنیا نہیں کی تربیت اپنے والد محترم کے ہیں۔مسجد کے متعلقہ تمام امور کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہے اور آپ کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد مرشد سے خالی نہیں۔جب کہ دور موجودہ کا یہ حال ہے کہ باوجود مرشدین کے موجودگی کے بعض مساجد بالکل خالی پڑی ہوئی نظر آئیں گی۔گویا یہ معلوم ہوگا کہ ان کا کوئی والی ہے نہ وارث۔بعض مساجد تو ایسی ہیں جہاں نہ نماز ہوتی ہے نہ اذان ہوتی ہے نہ تسبیح۔دوسری باتوں کا کیا ذکر۔اکثر مرشدین یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہمارا مرشد ہونا ہی بس ہے چاہے حدود قائم رہیں یا نہ رہیں۔پابندی احکام ہو یا نہو۔

جلیل میاں صاحب نے والد کے زمانے کے تمام عبادتی امور کو جاری رکھا ہے نماز

https://theimammehdi.com

پنجگانہ خود پڑھاتے ہیں ۔ خوش لحن ہیں ۔ حسب احکام فجر اور عشاء کی نمازوں میں قراءت طویل پڑھتے ، جمعہ بھی خود ہی پڑھاتے اور خطبے بھی خود دیتے ہیں ۔ تراویح نماز لیلتہ القدر کا عمل برابر جاری ہے ۔ والد بزرگوار جو یوم فتح مناتے تھے وہ برابر قائم ہے ۔ سلطان الیل اور سلطان النہار کے اوقات کی پابندی میں فرق نہیں آیا ۔ رات میں ایک دو بجے نیند سے بیدار ہو کر بعد نماز ذکر میں بیٹھے رہتے ہیں کہیں جاتے آتے نہیں دعوتوں میں بھی نہیں آتے بہرحال عمل میں دادا کے قدم بقدم ہیں خدا عمر دراز کرے ۔ آپ کی استقامت فی الدین اور پابندی اوقات دیکھ کر قوم کے کئی مرشدین آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں خدا آپ کی عمر دراز کرے ۔

میاں سید علی بن میاں سید محمد عبدالجلیل :۔ میاں سید محمد عبدالجلیل عرف جلال شاہ میاں کے دوسرے فرزند ہیں ۔ نہایت ہی ستودہ صفات تھے ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے ۔ مرید والد بزرگوار بندگیمیاں سید موسیٰؒ کے ہیں ۔ علاقہ اپنے والد محترم سے کر کے ۳۲ سال کی عمر میں ترک دنیا کیا اور بیس سال تک والد کی صحبت میں رہے ۔ ۱۲۸۲ھ میں حج کو جاتے ہوئے بمقام شولاپور بتاریخ ۴/ ذی قعدہ انتقال کیا ۔ میت لوگڑھ شریف لاکر حظیرہ حضرت بندگیمیاں شاہ نعمتؒ میں دفن کی گئی ۔ آپ کے فرزند سید مبارک عرف یعقوب میاں صاحب تھے ۔

میاں سید مبارک عرف یعقوب میاں صاحب :۔ بن میاں سید علی بن میاں سید محمد عبدالجلیل ۔ آپ کی ولادت ۱۲۰۱ھ میں ہوئی ۔ چودہ سال کی عمر میں والد محترم کے ہاتھ پر ترک دنیا کر کے ۱۷ سال صحبت میں رہے بہ عمر ۴۹ سال ۲۳/ رمضان ۱۳۰۰ھ کو وفات ہوئی ۔

میاں سید محمود عرف میاں صاحب میاں :۔ والد محترم میاں سید مبارک کے مرید و فقیر ہیں ۔ آپ کو چشمہ فیض محمد کہا کرتے تھے ۔ آپ کے فرزند میاں سید یعقوب ہیں جو نہایت متقی پرہیزگار اور مرتاض و عبادت گزار تھے ۔ آپ کے فرزند کا نام سید محمود ہے ۔

سید یعقوب اکیلوی :۔ آپ والد ہی کے مرید ہیں آپ کے جانشین آپ کے فرزند میاں سید یوسف قرار پائے

https://theimammehdi.com

میاں سید محمود اکیلوی:۔ آپ اپنے والد کے انتقال کے وقت صغیر سن تھے ۔ اس لئے آپ کی جوانی تک دائرہ حضرت امیر میاں صاحب کی زیر نگرانی رہا۔ آپ کی جوانی کے بعد انہوں نے دائرہ الگ قائم کر لیا ۔ آپ عالم فاضل اور عربی و فارسی میں مہارت کامل رکھتے، تقریر بہت اچھی کرتے ہیں ۔ صاحب تصنیف بھی ہیں کئی رسالے آپ نے تصنیف فرمائے ہیں ۔ آپ کے خطبات جمعہ جو بہت واضح اور دلچسپ ہوتے ہیں ہیں ۔

میاں سید خدا بخش داؤد عرف میاں اکیلوی:۔ اپ بندگی میاں سید محمد عبد الجلیل عرف جلال شاہ میاں کے چھوٹے فرزند ہیں اکیلی میں پیدا ہوئے ۔ اور ۸۵ سال کی عمر تک دائرہ اکیلی میں ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے ۔ فقیر و مرید اپنے والد ماجد کے ہیں ۔ آپ بڑے ریاضت کش اور شب زندہ دار تھے ۔ آخر عمر میں اکیلی سے ہجرت کر کے مدک پلی آکر دائرہ کیا۔ اور مدک پلی ہی ۔ میں ۲۵ / اجب ۱۳۲۶ھ کو انتقال فرمایا اور حضرت بندگیمیاں سید علی ستون دین کے سرہانے کی طرف مدفون ہیں ۔ آپ کے ۶ فرزند ۳ لڑکیاں ہیں ۔

میاں سید عزیز محمدؒ:۔ آپ میاں سید خدا بخش عرف داؤد میاںؒ کے فرزند ہیں اکیلی (موجودہ ظہیرآباد) میں پیدا ہوئے ۔ عثمان آباد جاکر کسب بھی کیا ہے ۔ نہایت راست باز اور پابند شراع تھے اور بزرگان ملت کے طریقے پر قائم رہے ۔ شہر عثمان آباد ہی میں طاعون کی وبا سے آپ کا انتقال ہو گیا ۔ ۲۶/ ذی قعدہ تاریخ وفات ہے ۔ اپ کے دو فرزند تھے میاں سید سلام اللہ اور میاں سید نور محمد ، میاں سید سلام اللہ نہایت ہی نیک کردار خاموش طبیعت تھے ہر وقت فکر و مراقبہ میں رہتے ۔ گجرات اور دیگر مقامات مقدسہ کا سفر بہت کیا کرتے ۔ آپ کا انتقال بڑودہ میں ہو گیا وہیں مدفون ہیں ۔

میاں سید نور محمد اکیلوی:۔ میاں سید سلام اللہ کے چھوٹے بھائی ہیں ۔ والد کے انتقال کے وقت ۲ سال کے تھے آپ کی والدہ اپنے شوہر کے انتقال کے بعد عثمان آباد چھوڑ کر حیدرآباد آگئیں ۔ موصوفہ کا انتقال یہیں ہوا۔ مشیر آباد کے حظیرہ کلاں میں دفن ہوئے ۔ اس کے بعد میاں سید سلام اللہ اور میاں سید نور محمدؒ دونوں بھائی اپنے بہنوئی میاں سید محمود عرف

https://theimammehdi.com